TightBook

The Drinched Book

text fiy book

PAGE MISSING

UNIVERSAL
LIBRARY
OU_222677
UNIVERSAL
LIBRARY

Osmania University Library

Call No. ۸۹۱۵۴۳۱ Accession No. ۱۲۰۵۱

Author

Title کلیات شیخ قلندر بخش جرأت

This book should be returned on or before the date last marked below.

بعون فضل خدای سخن آفرین

در مطبع کارنامه سنه طبع
وسال بر گ فصاحت

۱۲۸۶

کلیات

شیخ قلندر بخش جرات شاگرد

سنه

۱۳۰۰

UNIVERSITY
LIBRARY
ISLAMABAD

بمطبع کارنامه بباهتمام محمد یعقوب طبع شد

بسم اللہ الرحمن الرحیم

نالہ مو زونسی مصرع آہ کا چسپاں ہوا — نور یہ پر در دا پنا مطلع دیوان ہوا — جنسِ دل یکھا کہ آئینہ خانہ دہر کا — قول لنتر قنی نہیں وہ راز تیرا حیرت ہوا

بان ظاہر ہوگئی بیتابیٔ دل شامل سبب — رہ سبھو کا اپنی نظر نے ہی چشمک پنہان ہوا — دل کی جاذبی سے یہ لبیں آئی ہر رہ رد کہا ہے — سب جہان لبا ہوا ایک اپنا ہی گھر سیارہ ہوا

آکاش دشت یم تنک آنا پتا لطف اشک — گر ہوئی والو کی آب دیکھا گل کو — ہو خفا چہ بیطرح وہ رونق دوجہان ہوا

ہو صرف یہ پیمبر ہی سو کمدہ ہو گیر — خاک ہو کر بھی غبار خاطر یاران ہوا — عبد دل صاف اپنا اتنہ نفر ستان ہوا

ی وحشت یکدو کہ ہر اک خار سے — ذرہ جہان ہو کر گلیکا ہار یہ دامان ہوا — ننگ صد گلشن ہیں یہ گرشہ دامان ہوا

مہ وگیا یہ اتصور جسکا آنکھو نکی حضور — یک بیک تو نہ یکیسا تنگ بیدا ہو ذوق — تیری گردش کی کہیں کیا سخت جی ہنگامہ ہوا

ی تنگ ہوگا گہر اپنا تہا سو اوس در پہ پہنچ — کر چہ ہر غالب میں جرات سو تہیں ذاتی ہوا — پر نیا جو در د کا پیلا وہی افسان ہوا

غزل

تحمد ہے بنی محمد مدح ذات کبریا کیلا — کہر نبہ گر اوسکی مدح دعوی ہے خدا کیلا — سپہر معرفت حقا ہوہ مہر الوہیت — کہ جسکا دین روشن آئینہ ہو حق نما کیلا

سنو رکیون نہ ہو سکی نور سے ہر خانہ طاعت — کہ روشن کر نیوالا ہو وہ شمع پارسا کیلا — بلند اوسکا مزہ ایوان مراتب ہے کہ اوس کے سے

گروہ انبیا میں وہی حق کا برگزیدہ ہے — سوا اوسکے لقب کسکو ملا ہے مصطفا کیلا — رکھو ہے منزلت یہ آستان سرور عالم

اوسکی عشق میں پابند الفت وہ دلارام — کہ ہوگا یہی روز جزا موجب رہا کیلا — سرا پا نور حق نام خدا کیہیں نہ کیون اوسکو

غزل

اگر جام سے حل کرنی ہو عقدہ دو جہانکا — ہون مست مئی عشق میں اوس پیر مغانکا — ہے مبدع فیاض کہ یہی فیض ازلی ہے — ظاہر ہو کہ آگہی ہو وہ اسرار نہانکا

تا اوس گل گلندا حقیقت کا کہو صیف — ہر رنگ ہے اتنی لیے ہمشکل زبانکا — جو کہیو سو لاریب علی نام خدا ہے — یارا ہے کسی اوسکے مراتب کو بیانکا

اوس مہر ولایت سے جو ذرہ بہی کسیکو — سو دو دو عالم ہے نہ یانکا نہ وہانکا — گر یاد جاری کر کہ ہر حکم وہ دیتے ہیں — سہرا آرزو گلشن میں تو کیا مدہ ہو خدانکا

تنگ یکیہ جبلک اوسکی جو نور شید سرمے کی — مقدور کہاں یہ نگہ وہم و گمان کا — چودہ ہین طبق چارد ہمصوم سے قایم — ہر ایک دنیا میں ہی سرور دو جہانکا

۸

ہر رنگ مین گر ہمکو وہ جلوہ نہ دکہاتا
کیون ہوکر فریفتہ ہر جلوہ پہ حیران
گر چور ہی سہی اور تہہ اور سہی پر
جا بیٹہتی ہم اوس بت عیار کی نزدیک

۵

رتبہ گل بازیکا دلا کاش تو پاتا
تنہائی پہ اپنی ہون بہت شرمندہ و حیران
بیصبری دلسے ہوا ارسکا ظہور آہ
ناطاقتی دل اگر ایسا نہ گراتی

۶

کون دیکہکر بہلا اسمین ہر سوائی کیا
سنتے ہی جسکی ہوئی جان سے حسرت ہی جدا
بہ چلا چشم سے کیا رخواک ریاب
شیخ جی ہمتو مین ناداں پہ ادہر نظر
آج دم اپنا سہرا نہین کیا جانے آہ
ہر گیا صبح سو دیکہر تو یہی دل کا ہو

۱۱

غزل

کوئی دنیا مین ظالم کیا نہو گا
کرے گا گر زیادہ مجکو بیتاب
بہا یا جب سری تلمونسے دریا
بلا یہ مین مرا کیا کھینچ اک دم
قیامت آگئی جب مجکو ایکبار

۷

ہر چہ مرضی نہ ذات اونکی تو جرات یہ یقین باندہ
ہوتا کوئی مالک نہ زمین کا نہ زمان کا

گردست قضا قتل عاشق نہ بناتا
کچہہ کام نہ تہا مجکو گرفتاری غم سے
تا زیست رہے ہر روز ذبحی ہم مثل گل شمع
سر رشتہ الفت سے سر وکار ہے ہمکو
نہ کوئی ہمارا نہ کسی سے ہمین ناتا

۹

جرات غزل اک تازہ مضامین کی پڑہ اور
اسطور کا کہنا تو ہمین خوش نہین آتا

بنتا دل صد چاک پہ کیون سرتہ گل آہ
جلد آتی گلا ہونہ اسے سرپہ چڑہایا
تو مجکو وہ دیسا نہ ارسکا ظہور آہ
ناطاقتی دل اگر ایسا نہ گراتی

۱۲

ہر چند کرون نالہ شبگیر مین جرات
پر پنچتی کب نیند سے وہ مست کسی کا

اوسکا وہ چہور کر ہمسے نہ کسی در پہ گیر
واہ مین اور نہ آئی کو کہونگا تو یاہ
حرف مطلب کو مرے سنکر بصد ناز کہا
کیفیت محفل خوبان کی نہ اوس بن پوچہو
برمین و شب ماہ ہی اور یہ شب ماہ ہی رہا
دیکہتے ہی جو کرون اوسکی مین دعوی جرات

۱۰

غزل

پر اسے بیداد گر تجہسا نہ ہوگا
تو اسمین اور تو رسوا نہ ہوگا
تو اس مرنیکا کیا رونا نہ ہوگا
تو اور اک حشر کیا برپا نہ ہوگا
کہ ایسا شخص پہر پیدا نہ ہوگا

۱۳

ترا دل سنگدل دیکہا مین صیاد
ہوا جب بات کرنا ترک بالکل
ہوئی جب بیقراری حد سے افزون
مرے جب بیٹہتے ہی اوٹہہ چلا تو
بس اب یہ بہتر ہے مجہسے وحشی ہی ملجا

۱۴

کوئی دل مانگے تو کہتے ہی ہمارا جی نہین پاتا
ہو ہنسی کی بات تہی سے اوسکا جواب ریختہ
سنہ یہ کہتے ہی تو اب اوسکو نہ دیکہنا پڑا

بسا با تو نین باغ سبز دکھلایا جنھیں	از کی خاطر کشت لیکن تخم غم تو نے بڑا	پڑ دہ کیسے شتر جو کہتا تھا کیکر منہ پہ میں	سو وہ اولٹا ہو کہ میرا مجھ ہی پر ٹوٹ پڑا
۹			۱۱
خدوں پہ ناگاہ بن جراحت اور کی		راہ چلتے جس طرح پاوے کوئی سونا پڑا	
کچھ بھی گمان تیرا اے بدگمان بدلا	تیرے مریض غم نے سو جا سمان بدلا	یوں روز روشن اپنا شام سیہ ہوا ہے	کیسا یہ رنگ لایا اے آسمان بدلا
قسمت نے مجھکو آخر دام میں پھنسایا	صیاد کی خضر سے گو آشیان بدلا	چپ چپ اگر سب گئے کہاں پہچان ہی گیا وہ	گو لاکھ روپ سے ہے نام و نشان بدلا
آرام ہی نہیں وہ واللہ رہے بیقراری	شاید گیا بغل کر دل درمیان بدلا	بدہی تو پھیر دیکھو سیر دل ضعیف اب	لاؤں کہاں سے صاحب ایسا جوان بدلا
گئی دام میں وہ بلبل جو رونق چمن تھی	نیکی کا کیا یہی تھا اے باغبان بدلا	وہ یاری ہی نہیں ہے اگرچہ ہو ہماری	شاید کسی طرف کو اب اوسکا دیا بدلا
اکدم وصال دیکر فرقت کا غم سہارا	آخر لیا یہ تیں نے خوب اسکا جان بدلا	مجھکو اور اوسکو یہ دیکھا تو رنگ اپنا	اس چرخ چنبری نے کیا کیا اس آن بدلا
۱۰			۱۲
اپنا ہی دل نہیں وہ اوس بن گرنہ جراحت	نکچھ زمین بدلی نہ آسمان بدلا		
درد اسمیں مرے جو وان تک نہ تین ہمارا	چین ہم اوسکو تو نہ دیکھو میرا آرام گیا	یوں ہی گر رہے صبا تو لگے آگ سو ہے	شام گیا صبح گیا جی یا صبح گیا شام گیا
فت میں ان نے جو مجھکو کہا ہو گر کافر	جان گئی ایمان گیا جی زین گیا سام گیا	خوبی قسمت کی ہو اوسکو آگئی یاد آج	ہو توقع لطف و کرم کا جب ہیں وہ نا کام گیا
سینہ یا تیغ نے اوسکی زیق کیا ہے	ہیرہ و ہنسا تیغ وہ زیر آب بھی زیر آرام گیا	کیا کیا اوسکو پسینا آیا کیا کیا رنگ بدلا	گرم نفاں جو زیم میں اوسکی ان نے تھا
جسکا ہاتھ میں بھیجا کہ چلا دیں تب	نسیم جو آیا تو خجلت سے لالہ کمون و شمام گیا	عاشق کو جو کہہ بھیجا تو زبان تک نہ لایو آج	گویا اوس ہمارا کو پیار کا پیغام گیا
تھا تماشا کو سی جنھیں الفت کی کچھ اثر کی بات	پھر جو آج جو ہیں نے دیکھا وہیں زیارتگاہ تمام گیا	جسکی نظر پڑا وہ آن بھری پھر ہوا ری آہ	غیرت اس کیا کیا رنگ گیا لو ہم گیا
گویا لیا مردہ دل نے بخش کا جسے کہ اجیاں	خواب میں بھی پھر نہیں نکلا اپنا تو وہ ام گیا	آج اے جراحت دیا نہ بھکو جو ہوا جواب	طاقت رخصت ہو گئی وہ ہمن کہی کر دم گیا
۱۱	غزل		۱۳
آوے کبونکر جدا ہمسے وہ پیارا ہوتا	وہ نہیں ہم میں کہ جس سے وہ ہمارا ہوتا	شکر تم گھر سے نکل آئے ہمیں تو پیارے	بیقراری سے ابھی میں دل بیچارا ہوتا
کبھی آواز تو کانو میں ذرا جاتی	اوسکی ہمسائے میں گر اپنا گذارا ہوتا	کیوں جدا پہرتے ہم دم سے پاس اے اجرم	بخت کا اپنے مگر دش میں ستارا ہوتا
آمد و رفت سے ہے سانس کی سینہ مجروح	کاش جہاتی پہ عوض اوسکی اک آرا ہوتا	دلکی بیتابی فرماتی ہے مجکو صاحب	ہاتھ سینہ پہ جو ہمدم تمہارا ہوتا
قتل پر غیر مرے کہنیچے کیوں تلوار	اوسکی ابرو کا ادھر کرنہ اشارا ہوتا	گل وہ اکبار یہ بگڑا تھا کہ میں تو نہ تو	کمر اسی شکل سے غصہ وہ دوبارا ہوتا
جسنے یوسف بھی ہوئے بیچا و مفلس رات	اور کچھ کیونکہ بھلا اوسکو گوارا ہوتا	ایسی گہری ہے نہ دریا میں محبت میں ہم آہ	کہیں اس بحر کا پیدا جو کنارا ہوتا
محفل یار میں ایک ایک کا دیکھا منہ	بات کہنے کا اگر مجھکو بھی یارا ہوتا	شکر تم آگئے گھر اوسکی نہیں جراحت نہ	سر اوسکا کہ اسی دیوار سے مارا ہوتا
۱۲	غزل		۱۱
خالی اوس بن جو مجھکو نظر دیکھا	ہر طرف آہ آہ بھر دیکھا	شمع ساں ہمدمی کی زبان دراز	اوسکا قصہ ہی مختصر دیکھا
وصل میں دسترس نہ پایا کچھ	سر کو میں پاؤں پہ بھی دھر دیکھا	یہ نہ تب تا کوئی نگر دیکھا	
دہ بدہم بان نہ ہی عالم ہے قہ	خوب عالم کو غور کر کر دیکھا	اس سے خالی نگہ نہ	

جبین نیاز اس سادہ رو کو اپنے حضور
کیا کہیں کیا ترے رقیب کا حال

سادگی سے بھی بہر نظر دیکھا
ہمنے اے شوخ ہیچ در دیکھا

دلین کس کس طرح کا آیا جنون ؛
کل پرستار تھے جو اوسکے لوگ

کیا یہ سبھا تماشا کیون اوسکو دیکھا
آج اون سبکو نوحہ گر دیکھا

۱۳ غزل ۱۰

پردہ غزل اور بس اکرامی جرأت

فکر مین تجھکو بیشتر دیکھا

ابر تر کو بھی جس سے تر دیکھا
یہ نہین جانتا کدھر دیکھا
درد دل کا علاج کر دیکھا
ہمنے اپنا نہ ہمسفر دیکھا
خوب دیکھا کہ تجھپہ سر دیکھا

اک مچھی مین نہین ہے خاک بھی کچھ
جسکو چاہا تو اوسنے چاہا ہے
رات بھر مین یہ شب کہ آنکھ نہ لگا
ہمنے ملک عدم سے سنتی مین
درد کی طرح جان جرأت کو

طوفان چشم تر دیکھا
جسطرف دیکھتا ہون اس جا
سوتے ہی انجو رہتا ہے بہت
منزل ہجر دی مین آپ کو بھی
جنتی حی مرگ کی ہی الفت کو

فتاک مین ور نہ مال و زر دیکھا
چاہ مین اسنے یہ اثر دیکھا
اور ہی رنگ تا سحر دیکھا
کیا تماشا نہ آن کر دیکھا
آ ہی آیا نظر جدھر دیکھا

۱۴ غزل ۱۰

خبر تحیر مین ہون وہ ای بیخبر کسکا
پیام خط کہین اسکے کبوتر پر پرے ہے
جگا تو ہے جو
چلا تا
تو کیا جنجلا کر کہا ہم نہین یہ ہونے

تھا ہی دیکھکر جو اپنے کو ہیچ کر کسکا
یہ ہوس غالب اگر کو ہین گیا تھا سبر کسکا
خدا جانے وہ ہے مین آج ہم منہ دیکھنے کسکا
خدا جانے یہ جانا تھا دل و دست بر کسکا
کہ ہو نہین کون در عاشق ہوا ہون آنکر کسکا

قدم جیتک اٹھا سکتا ہون قاصد منزل جانا نہین ہے
زلیخا کا تو اون سے
دل ناشاد مین خنجر خطر کیا عشق باز ہے
اگر کہتا ہون ذکر تو اوسکا جسے کہتے ہین
گر ہو ہین بیخبر ہم پر کہ آنکھین لگ گئین ہیں سے

یہ ہوس جسے کہ دل مین اشک ہے
ہوا کہنا نہ میرا بیکسی
نظر آیا جرأت کو ہو

۱۵ غزل ۹

ابر غم جب برس کر کھل گیا
تو اوای ہمارا جی
اب کہان ہے اوسکی صورت اوسکو
اوسکی قسمت ہی کشتی کا
دو ہو تین کیا ہستی مین ہی کا

زلف سر تا پا ہمارا آہ سب پر کھل گیا
بول اوٹھا ہر تار نفس کا کس طرح کھل گیا
پھر وہین صیاد نے شانہ کو جو کم کر دیا
اشک صنعت آہ مین شاید در
نیند سا

بیخود مین دیکھا اپکی صنعت اوسکو مے
منہ سے نکلا حرف آپ اپکا کہ قفل
بیقرار اس سر گران پر بھی پھسل گیا
تو اوای دیدہ تر کھل گیا
ب
ہ پر اوسکی ایک مو کر کھل گیا

۱۶ ۱۱

عقدہ دل اپنا جی
ہ بار پر کر دیا

سر زلف سمجھتے ہی کیا کہین ایدیدہ خونبار
یہ خاک مین ملتا ہی دل اپنا جگر اپنا
لوٹا ہی تو ہمدم اوسی لا جلد کہ ہمکو
احوال نظر آ
ہی نوع دگر اپنا
عالم مین ہر گر خوشی و عیش
ناکام کدہ ہمکو نظر آتا ہے گھر اپنا
ہر بات کا بتہر ہی چھپانا ہمکہ یہ بھی
ہر عیب کوئی جو ظاہر ہنر اپنا
تو کیا کہون کہتا ہی غیب شکل ہے مجھکو
کچھ ہو تو ہون ہی ہو نہ کہون نہ پسند کر اپنا

۱۷	کیا یکا ہو وہ مکہ آتی ہی مشر جمین جیرات	مایوس پھرا تا ہو جو بینا پھرا اپنا	۱۱
پر چشم کیا ہو وہ عیار ہو دلبر اپنا	یکو دل ہمکو تیا تا ہو نہین گھر اپنا	حال تجھہ بن ہی یہ ہو شوخ ستمگر اپنا	کہ جو دم نہی بن تو ہا تھہ ہو دلبر اپنا
ناتوانی ہو گر ہو ادیسی کہ پیرا ہو نہ سکی	ہو گیا غبر و بدن ضعف سی تبسر اپنا	آئینہ سی بنی ہو تا نہین محبوب دوچار	پھر یہ حیرت ہو کہ دل کیون ہو کمدرہ اپنا
جا بجا ہی نگہہ یار سی دل دیکھو کوئی	کیسی شاہین ہی کرتا ہو کبوتر اپنا	سنکی در پر مجھی بہ حال و پیسو چی ہی	باہر اب گھر سی نکلنا نہین بہتر اپنا
خون فرہاد ہی پر پیکر نہین موقوف بہ بات	عشق ہر رنگ مین دکھلاتی ہی منظر اپنا	کل سی ہا یوس ہو ہم زیست سی پر ہم یارو	آج کل سی ہی کچھہ احوال ہو بہتر اپنا
گل نہ ہا تھہ مین لیا فرخ سی سہر زخمون گل	ہی ہو جا ئیگا نکہ ہو دل مضطر اپنا	اوسکی تعریف جو کرتا ہون تو کیا کہتا ہے	چپکا بس رہہ کر م کیجی نہ مجھہ پر اپنا
۱۸	جیرات ہا یکہہ تو اس شخص کا گھر ہم نے دیکھا	پھر بھلا کیونکہ نہ مذکو ہو گھر گھر اپنا	۹
گذر اس چوک مین گر دیدہ ہو کیونکہ اپنا	قید خانہ ہو عجب گنبد بے در اپنا	شکل رہنی کی ہو بتی ہین اوس بن اپنی	جیب جنگل مین بنا تا ہو کوئی گھر اپنا
شب کی بیتابی بیان کیا کیجی کہ جو کہتا ہو	ٹکڑہ ہو کر ہی نظر آیا ہین بستر اپنا	ہمنشین اوسکو جو لا تا ہی تو لا جلد کہ ہم	تمامی بیٹھی رہین کب تک دل مضطر اپنا
وہ کہان ہون کہ سدا میکدہ بستی رہتی	بادہ پیش ہو بلبر نہ تہا ساغر اپنا	تاب نظارہ تری لا نہ خورشید فرسا	ہا تھہ جبتک کہ نہ کہہ لے وہ جبین پر اپنا
ہو گیا سر عشق ہی سودہ مین گرفتہ ہکو	ہین نقصان نظر آتا ہو سراسر اپنا	ہو زمین خوب غزل دیکھو اسکو میر	بکہ معمول ہو حیرات ہی اکثر اپنا
۱۹	غـــزل		۹ بر
اسکو فلک نے تیسی ہی در پر اپنا	جسکا گھر یہ ہمچو ہی گھر اپنا	پیشہ گیا ہین ہی کہ جو ہستی ہین کر آہ	بگذر زمین کوئی کرتا نہین بستر اپنا
عمر وفا نہ کی تو نہ کی ہم نے آہ	نہ خور غم سر دیدہ نشاندہ اسر اپنا	دیکھین کیا لیچہ ہی ہو کہون آب رو ان	یان شہر نا نظر آتا نہین دام ہمرہ اپنا
گر ملون ہین کف افسوس ہی ہا تھہ ملتا ہو	ہا تھہ مین ہا تھہ کسی شخص کو دیکر اپنا	وای قسمت کہ ہی تو ہی یون ہی ہا تھہ	فکر لو نہ ہمکسی دھب سی جو اکثر اپنا
ذبح کرتا تھا تو پھر کیون نہ مری گردن پر	زور سی پھیر دیا آپ نے خنجر اپنا	نیم بسمل ہی جگر جو ر گین تم سیارے	تسو یہ تمنی دکھایا ہین جو ہر اپنا
۲۰	کیا کرین دل جو کہی ہین نہو تو حیرات	نکہین جائین کہ ہو سب ہمکو گوارا اپنا	۱۱
تن لیتے سر یون بیخانون کا روہ نہ بن سکتا	کہون ہو مے جہون دھر سنجو کا اوہ تہر سکتا	ہو ہو پیر زمین دیکھی گھر کی ہی حالت جلدی	در و دیوار گر جو مکا نکا اوہ نہ بن سکتا
تجھہ بن قیس کیسو اون سی یہ وحشت کو جو تی	قیس ہو کر کسی کا رو نکا اوہ نہین سکتا	کہا تہا ہم نے کسی کا رو نکا اوہ نہین سکتا	سو تب سنہ مین سی ہو آہ نکا اوہ نہین سکتا
مجکو شاعر نہ کہی میر تو مجہون ہی کہو نکر	بلکہ جان ہو دیکی ہا ہا نہین سکتا	خدا شاہد ہی اسکا جو ہے دل ہو نہ سکے	خیال ہمدان ہی پر کوئی تا نکا اوہ نہین سکتا
بہت نیلوفر و مہتابی اچل بیس آنکا رہو	کہ صدہ تو ہین سی ہو نہ	جلون ہو ن آنکہ بر سر ہو ان نوانی کی	کہ کچھہ دیکہی و ہان سی ہو نہ نکا اوہ نہین سکتا
گھر کر گیا ہی جن مین کیکر اسکو ن اسکا	قدر ہین کا نہ	پر حیران ہون بستر پہ چون چادر تصویر اب	اوہا ہی ہی تن مجہہ تو اسکا اوہ نہین سکتا
۲۱	یہ ہا جو دیکہا	اور ہی ہا تھہ ہی جو ہے تو اسکا اوہ نہین سکتا	۱۲
ابکہ صورت ترا انکو نہ حضور آن بندہ	ہو جو دیہا ن بندہ	شکل ایسا بنا تا ہی دون ہمچو پیر ہو	سامنے سی نظر آیا جو ر یان بندہ
تجھہ سی ہو ن تو بون کا فر ہو کیسا کا ہو خیال	کچھ ع ہم میرے ہان بندہ	از رکا مہر کہ کس جا یگا کاسب ہو نہ سکی	تا رہ و فا اب ای دیدہ گریان بندہ

گر مین تاج اوسکو کوئی شخص ملتا مین نگینہ
مین تو حیران ہون کہ کیا چیز ہے یہ ننگ و نام ہندوستان

ترہوئی تھی ہری بھری نگہ جو اوس محفل مین
سرغیب سے تھا پردہ ہوا نیرنگ خان ہندوستان

بس نوانائی و طاقت کی دلسپری کم ہوگئی
عشق و حسن مین ہے جنگ سلطان ہندوستان

عشق کو وحشت نہ ہو ہرگز کیا ہے یہ ہوا
دشت ہے ہر ذرہ مجنون بیابان ہندوستان

دیکھین موت کرین کس کس کو گریبان چاک
بطرح قتل یہ اوس شوخ کا دامن ہندوستان

وحشتی نوزیدہ ہی ہے کہ حیرت ہر مجھے
کیا تصور تھا تجھے ایدہ حیران ہندوستان

انہہ وعدہ پر نہ آیا کبھی وہ عہد شکن
گرچہ سو بار ہم وصل کا پیمان ہندوستان

سارے عالم ہی سے بیزار رہ کیجئے ہے
آہ حیرت کو خدا جانے کیا ہیران ہندوستان

غزل

۲۲

بہ از گل جانتا ہون چاک مین اپنے گریبانکا
مجھے گلدستہ سمجھا کیا جو مین ہوا بانبا نکا

خدا جانے کہ کیا چاہا کہ کس سے گریبان کو
اوسے دیکھا چمن مین اور ٹھہرا لینا جانا نکا

خدا کرے دیکھنے کوئی بت کافر کبھی آئے
مین جی مفت مین جاتا رہیگا ایمان سلمانکا

خدا جانے دل کیا ہے جو اوس قاتل سے ملتا ہے
اوسے نا آشنا سمجھا تھا مین بیگانہ نکلا نکا

۲۳

غزل اک عاشقانہ اور بھی پڑھ ہمدم دیرینہ

ہوا ہی اتنا بیگانہ تو ہم جانا ہمارا ہجر نکا
کہ جسکو دیکھکر منہ اوسکا دیکھا ہی نہین جاتا نکا

گیا وہ فتنہ دوران جو خوبون کے محلہ مین
تو کس نے نہ اوسکو روزن در سے دیکھا جھانکا

یہ دردون ہی کے آخر آج ہی بیمار پرسے
کرین ہین فی الحقیقت کچھ اور اب جینہین تو ناحق نکا

تماشا ہو وہ کس شکل ہو ہم اوسے پاتا ہی
کہ ہر ذکر جب کوئی سر آسمان پر جاتا نکا

ہوا ہے موہم تر ہر کہ گذرے دین و دنیا سے
شہ اندیشہ کچھ یا کچھ یقین نہ فکر ہو نکا

۲۴

غزل کیا کہون سرد ناہین اپنے جگر گرمانکا
نہان خون ہین کون چراتے کی تقابل ہو

دل پر داغ کی حالت خرابی ہی ہو پوچھی ہر
ہین کتنے ہی دریا گریہ خونون پاسکا نکا

بہ تنگ آئی ہین ہم وحشتی کہان دل کہلاکر
نہان رہ جاہی جنون بیابانی کسی اوجڑ گلستانکا

نہ پایا اس خلش کو اور کہیں تا بہ آپ آیا
کہ وحشت پر ہماری تنگ ہی ہر دیا بانکا

چلا وہ گھر سے سیر ہر اور آیا
گنہا ناوصل کی شب کا بڑا ناسز ہجر انکا

خدا حافظ ہم اب ہمسائگان کی سقف بامونکا
یہین تھا سر سے اگر شور جنون عاشقی ظاہر

۲۵

تو اوس کی خستہ زنہار ہی اور اہی جراتنکا
کہ جس نے نام ہر خاک سخن مین ہجر خوانکا

ہوا ظاہر سرد ہی سے ہمارا ہجر انکا
نہین صدمہ اوٹھانا کوہ صحرا اور دشوار

ہوا ہی اتنا بیدل آہ سے ہر سو ہزار انکا
ہوا ہی اتنا بیدل آہ سے ہر سو ہزار انکا

کہون کیا قصہ کہ کیا اجنبی طالع کی تھا
نہین معلوم کیا ہی ہم نے کیا ہم انسانکا

۲۶

غزل اک عاشقانہ اور بھی پڑھ ہمدم دیرینہ

ہوا ہی اتنا بیگانہ تو ہم جانا ہمارا ہجر نکا
کہ جسکو دیکھکر منہ اوسکا دیکھا ہی نہین جاتا نکا

گیا وہ فتنہ دوران جو خوبون کے محلہ مین
تو کس نے نہ اوسکو روزن در سے دیکھا جھانکا

یہ دردون ہی کے آخر آج ہی بیمار پرسے
کرین ہین فی الحقیقت کچھ اور اب جینہین تو ناحق نکا

تماشا ہو وہ کس شکل ہو ہم اوسے پاتا ہی
کہ ہر ذکر جب کوئی سر آسمان پر جاتا نکا

ہوا ہے موہم تر ہر کہ گذرے دین و دنیا سے
شہ اندیشہ کچھ یا کچھ یقین نہ فکر ہو نکا

۲۴

غزل کیا کہون سرد ناہین اپنے جگر گرمانکا
نہان خون ہین کون چراتے کی تقابل ہو

دل پر داغ کی حالت خرابی ہی ہو پوچھی ہر
ہین کتنے ہی دریا گریہ خونون پاسکا نکا

بہ تنگ آئی ہین ہم وحشتی کہان دل کہلاکر
نہان رہ جاہی جنون بیابانی کسی اوجڑ گلستانکا

نہ پایا اس خلش کو اور کہیں تا بہ آپ آیا
کہ وحشت پر ہماری تنگ ہی ہر دیا بانکا

چلا وہ گھر سے سیر ہر اور آیا
گنہا ناوصل کی شب کا بڑا ناسز ہجر انکا

خدا حافظ ہم اب ہمسائگان کی سقف بامونکا
یہین تھا سر سے اگر شور جنون عاشقی ظاہر

۲۵

تو اوس کی خستہ زنہار ہی اور اہی جراتنکا
کہ جس نے نام ہر خاک سخن مین ہجر خوانکا

ہوا ظاہر سرد ہی سے ہمارا ہجر انکا
نہین صدمہ اوٹھانا کوہ صحرا اور دشوار

ہوا ہی اتنا بیدل آہ سے ہر سو ہزار انکا
ہوا ہی اتنا بیدل آہ سے ہر سو ہزار انکا

کہون کیا قصہ کہ کیا اجنبی طالع کی تھا
نہین معلوم کیا ہی ہم نے کیا ہم انسانکا

۲۶

غزل اک عاشقانہ اور بھی پڑھ ہمدم دیرینہ

ہوا ہی اتنا بیگانہ تو ہم جانا ہمارا ہجر نکا
کہ جسکو دیکھکر منہ اوسکا دیکھا ہی نہین جاتا نکا

گیا وہ فتنہ دوران جو خوبون کے محلہ مین
تو کس نے نہ اوسکو روزن در سے دیکھا جھانکا

یہ دردون ہی کے آخر آج ہی بیمار پرسے
کرین ہین فی الحقیقت کچھ اور اب جینہین تو ناحق نکا

تماشا ہو وہ کس شکل ہو ہم اوسے پاتا ہی
کہ ہر ذکر جب کوئی سر آسمان پر جاتا نکا

ہوا ہے موہم تر ہر کہ گذرے دین و دنیا سے
شہ اندیشہ کچھ یا کچھ یقین نہ فکر ہو نکا

۲۴

غزل کیا کہون سرد ناہین اپنے جگر گرمانکا
نہان خون ہین کون چراتے کی تقابل ہو

دل پر داغ کی حالت خرابی ہی ہو پوچھی ہر
ہین کتنے ہی دریا گریہ خونون پاسکا نکا

بہ تنگ آئی ہین ہم وحشتی کہان دل کہلاکر
نہان رہ جاہی جنون بیابانی کسی اوجڑ گلستانکا

نہ پایا اس خلش کو اور کہیں تا بہ آپ آیا
کہ وحشت پر ہماری تنگ ہی ہر دیا بانکا

چلا وہ گھر سے سیر ہر اور آیا
گنہا ناوصل کی شب کا بڑا ناسز ہجر انکا

خدا حافظ ہم اب ہمسائگان کی سقف بامونکا
یہین تھا سر سے اگر شور جنون عاشقی ظاہر

۲۵

تو اوس کی خستہ زنہار ہی اور اہی جراتنکا
کہ جس نے نام ہر خاک سخن مین ہجر خوانکا

ہوا ظاہر سرد ہی سے ہمارا ہجر انکا
نہین صدمہ اوٹھانا کوہ صحرا اور دشوار

ہوا ہی اتنا بیدل آہ سے ہر سو ہزار انکا
ہوا ہی اتنا بیدل آہ سے ہر سو ہزار انکا

کہون کیا قصہ کہ کیا اجنبی طالع کی تھا
نہین معلوم کیا ہی ہم نے کیا ہم انسانکا

تمنا ہم کہیں سو رنج میں اور کبھی اُنکو تمنا ہم پہ ہوتی ہے	تو تا حق ہو گیا تھا ہم دل اُس سے آفت جانکا	قطعہ	ہوا وہ خوش تو اب لگوں فراز سے سنا دیکھو
کیا اس عشق کی خجلت کو دیوانہ جرأت کر	عجب حال دیکھا ہم کل اُدھر غنچہ و بیرنگا		پڑی تھی موی سر پا یاس تن تنہا رہا پانی
کبھی اُنکو تو ہم تو تا تھا اور کبھی اُنکو تو ہم تا تھا کا تو نیہ	نہ تھا کچھ ہوش اُس وحشی کو اِس بے مہر و بیگانہ		یہی ور زبان تھا اُس طرح سے رہ جرأت
۲۶	کچھ ایسا کر گیا بیہوش جانان جیکو ہوش جانا تھا		۱۵
مت یہ گھبرا کر کہو اب یا نہ سنیدہ جائیگا	کوئی مر جائیگا اب اپنا کیا یا جائیگا		یہ بھی ہٹ کر اور سکایہ کہنا کوئی آجائیگا
کریں ہر دم سکا غم کہنا ہی قوا ہی ہمدم ہو	دیکھیہ بیحیا اک نہ اکدن غم مجھ کہا جائیگا		ہنسیں تو بیشبہیان ہمسے نہ بیہا جائیگا
اب خبر آئی سنکر اوسکا یہ دھکا لگا	دیکھیں جی میں مرے کیا اگر فرما جائیگا		رو بروا اوس شوخ کے کب مجھسے بولا جائیگا
گرم محبت جیسا کہ ہمسے نہو گا ہی وہ	ہمدم کیونکر یہ ہندی ساختن ہا جائیگا		جب کہیں تو مر مٹے گا یہ جھگڑا جائیگا
باندھ سنا اب بستہ و پا سیر نوبت پیچ تو	نا توان میں صید ہوں مجھسے نہ پایا جائیگا		میں نہیں ہوں آپ میں مجھسے نہ جایا جائیگا
اب حقیقت کیا کہوں تیرے مرض عشق کی	با جرا اوسکا مفصل کب سنایا جائیگا		حال ہی پیارا کا ہمسے ندیکھا جائیگا
لوگ کہتے ہیں جو وہ پیر سی تو یہی نہ ہوں	تو ہر کہ کہ بخ نہ سے کچھ اک فتح پا جائیگا		دل مرا بس میں نہیں مجھسے نہ روکا جائیگا
۲۷	مت بلاؤ بزم میں جرأت کو ہر آتش دو آتش		۷
جس گلستان میں کہ وہ شوخ چمن گیا	اوسکا ہر اک رنگ کہ صحرا سا بن گیا		یعنی نہ بعد مرگ بھی دیوانہ پن گیا
رحمہ پہ اوسکا تو سے ہی یاں کوئی اسیر جاں	اجزا قرار کردہ جا دامن شکن گیا		مدت سے وہ نظارہ صبح وطن گیا
تنہا نا توان مرغ قفس یہ تیر اگر بعد مرگ	تابوت میں کچھ اوسکا نہ غیر از کفن گیا		تیر بلا سے تا نہ سر اپا وہ چھن گیا
۲۸	جرأت غزل اگر اور یہی کہتا تو خلق میں		۷
کس جا نہ تو رہا ہی میں خستہ تن گیا	یہ دیکھیے کہ اوسکے کہیں ڈھب نہ بن گیا		رو دھا کیا کیا یا کسی سے جو من گیا
یار و جہاں میں اب کہیں دیکھی خاکجاں	جا تو دیوانہ ذکر کردہ چلن گیا		حسرت کا کوہ دل پہ کیونکر کہن گیا
بس ناصحا یہ تیر ملامت کہاں تلک	با تو نسے تیر تیرہ آہ کلیجا تو چھن گیا		اس دل کا وصل میں بھی تڑپنا نہ بن گیا
۲۹	حیران ہم تجھکو دیکھ کہ جرأت مری تو قسمت		۹
در تک اب چھوڑ دیا گھر سے نکل کر آنا	یاد وہ رانو کسو دہیس بدل کر آنا		دیکھیو چشمہ سو دیا کا ابل کر آنا
قصد جب جانیکا کرتا ہوں میں دل توڑ کر آنا	تیغ ابرو یہ کیوں ہر کس سنبھل کر آنا		اور جو آنا ہی تو سو جا یہ چل کر آنا
چند موں میری سفارش کو تو جا نو ہوں	تیرے جوبن پہ عجب حیف ہے ڈھل کر آنا		جا کر اوجا ہیں یہ عقدہ ہی حل کر آنا
تو بلا بوں پہ عجب حیف ہے کل کر آنا	اپنا رشوار ہی وہ پہ کو اور چل کر آنا		اور لگر خاک میں رل کر آنا
اوسکا بیوفا نہیں ہم پہ چمن سے جانا	گل مرے ساتھی تا تمون سے مسل کر آنا		جانا جب اوسکا تب اک رو بہ چلکر آنا

غزل

۳۰		۹
ہیچ قوت ہی جگر بند نالہ فون ہیدا کیا	سیر ہر ہر غم ہی ہمکو عہد کیا کیا	دم گیا اوٹھ کر ہے ہر کو ہین اور سر گراں
سیر ہر دو لاس شیخ کو اعجاز ہلاست ہوا	مرہبہ طاقت ذکھا یو ہمت تو جرا کیا	جب تلک کرتی رہی نذکو ساو سکا عجز لوک
دیدہ حیران مرا کیہون کیہون نہ رو چرخ نے	استہور ونہ کیا اوسکو ہمین جینکا کیا	دل ہی پر بھی عاب ایسی جگہ ہوتی رہی
دل گنوا تھی ایکبار اوسکی جو سیر کرب سے	عمر بھر ہم نے تہون پہ انہین ہین زبان سیر کیا	سونش دل کیا کہون ہین جیتا ہی ہیتا ہا
۳۱	عشق باز ہین کہا جرات کو ایسے ذلیل کیا	۱۱
اس دل سیہ چو ہوس ناک اوس شوخ ناہ کا	ہر ہے تصور انہی بخت سیاہ کا	کافر ہون کہ خیال ہو گر غیر وجاہ کا
گلہ پہ ہی تا تجھی دیکہی جو راک نظر	کافر شر ہے تری کافر نگاہ کا	گر نہو کہ دل نہان کر کے ہی دل نحیف
حیرت ہی باتکا کہ یکا اوسکو رہی نہ ہوش	انسانہ جو نے مرے حال تباہ کا	یوسف اشخص کو کیا پہ ہین آسیر
جو نہ تو انکی تہ دی دیکر جوں اوسا	تو کہر ہا کا رنگ ہوا برگ کاہ کا	تصویر ہو تو ہا ہون پر ہین تمام رات
حادی عشق ہین مجہی لہین کی ملیز تو	ہر قافلہ سدان مرے فریاد راہ کا	حیران ہو نہین غریب کہ ہو ہین کیس آ
۳۲	جرات پڑہ اس زمین ہین غزل زد کا ہوا	۱۱
دلبر گاہ ولت کو ہین تیر آہ کا	جون یاد آگیا وہ پلٹنا نگاہ کا	کہ دیدہ اوج دیکہیو مری بخت سیاہ کا
تشبیہ کس فرار ہین نذر کہا وسکی دون	کہ دان ہر جانتا ہر مزار دلکا چاہ کا	امید مغفرت پہ تو نازان ہین ہم ولی
سو تا ہون غافلہ کی طرح جاگتے ہین ہم	نذر بکہ ہو ہون کسی غفلت پناہ کا	اوسکو خیال کب ہی ہمارے گناہ کا
پابوس کا ہون اوسکی ہین مشتاق اوسکو	اگر کیجیو سنگ رہ ہمو تو اوسکی راہ کا	وہ رشک ہی ہر یہ رقیب گناہ کا
ملتی نہین پلک ہی پلک آہ کیا کرے	قسمت ہین کیونکی وصل ہو اوس شوخ ناہ کا	اپنا چرا ایک نرخ پڑا ہر نشاہ کا
۳۳	جرات جواب سیر تو لیا ہر کہ کہ کباب	۱۳
پوچہو نہ کیہ سبب سر ہر حال تباہ کا	ناف کا یہ تہر ہر ہے نجیہ ہی چاہ کا	بولا وہ سنکر شور سر راہ آہ کا
جیسکو اجل سو کیونکر مری نکو فوت تہم	بسمل ہوا ہو ہین کسی بانکی نگاہ کا	سینہ لگا تو اسی کیونکر سادسکی روئین
خالی نہین ہر حسن سو اب کوئی اوسکی بات	نصیبی وہ سنتے تو سنے مہر وماہ کا	انکہون نین مرقد ہی سیاہی سی چہا گئی
بس بس کہا نیان ہر یہ تبا دلیکہ دل	مرتا ہون تو تیا دگر ہی ذہب نباہ کا	ہین اور بدی کرونگا تمہاری کسی ہی خیر
کشتہ ہین جسکا دل جہان نیچہ قضا	تیر ہر مژہ غم کی زبان پر ہین کہ ہو ہر	اچہا مزاج سمجہو تم اس خیر خواہ کا
نہی دولت و مال سی ہمو ہوسکی بادشاہ	سو اب خراب ہو ہین ہون اوسکی بجز تباہ	ناکستا رنبدہ گیا ہر مگر آہ آہ کا
۳۴	ہوا ہر بدر بدر ہو ہین بخت نبون سی	۱۱
	تا نہ خراب ہو ہیر اس دلکی چاہ کا	بیسی گدا کا روپ بنے بادشاہ کا

کل جو رو ذبح پر مرے تھے دہیان دیکھ کر	ہنسکے یون کہنے لگا کچھ نکتہ مین کیا پڑ گیا		پانون پڑنے کا جو اوسکے مجکو چپا پڑ گیا
جنگ جوئی کیلئے یون اوسکی کر کل پر گئی آہ	صلح تک ہو نہ پائی تھی کہ جھگڑا پڑ گیا		ہاتھ رکھتے ہی ہتیلی مین پسینہ آ گیا
جو مری بگڑی مین تم اوسکو سمجھتے ہو بھلا	واہ وا مجھسے نہین یہ بیر اچھا پڑ گیا		آہ کس بیدرد کی ملنے مین تو ٹوٹا پڑ گیا
بہتری کا منہ نہ دیکھا مرہی کر پائی نجات	گر ستم کرتے تھے دل سر آپ ایسا پڑ گیا		سنکے کچھ آہٹ کہو کیا دلمین کھٹکا پڑ گیا
رک گیا ایسا ہی وہ جو بہر نہ آیا کل جو شک	ہاتھ اوسکے پانو نہ بہوا اسپر ایسا پڑ گیا	ق	اور سارے شہر مین کچھ اور چرچا پڑ گیا
۳۵	گر جو ہون مین نیم کو جرات بلب اوسکی طرح		آنکھ اوٹھا سکتا نہین یہ دلمین خطرہ پڑ گیا
			۹
جو دم لب پہ گھبرا کے آنے لگا	تو شاید مرا دل ٹھکانے لگا		نہ آنے کی جب مین سنانے لگا
وہ دلبر کسی سے ہوا ہمکنار	جو دل بر مین کچھ تلملانے لگا		یہ کون آکے بیٹھا کہ محفل سے وہ
مین رو رو کر جو کہنے لگا درد دل	وہ منہ پھیر کر مسکرانے لگا		کیا اوسنے جو سیر دریا کا غرم
تمہون خود بخود دیکھو نکتہ تحلیل مین	تعجب مجھے اس پہ آنے لگا	ق	کہ مجھسے وہ رشک مہ چار دہ
۳۶	کہا طبع نے اور لکھا اک غزل		قلم جب مین جرات اوٹھانے لگا
			۹
اوسے رحم جب مجھ پہ آنے لگا	تو صحبت ہی گر دون ہو جانے لگا		یہ جانا جب اوسنے کہ مرتا ہی یہ
کہی جو پوچھا خفا کس سے ہو	اشارے سے مجکو بتانے لگا		محبت سے دل کے آخر کو آہ
تب اوس پاس قسمت ہمین لائی آہ	کہ گھر سے کہین جب وہ جانے لگا		منانا پڑا اور اولٹا مجھی
غرض دل کی لگجاتی ہی عشق مین	عجائب تماشا دکھانے لگا	ق	کہ منت سے بہلائے تھا جو مجھی
۳۷	دیا اوسکو جو در یہ جرات نے جی		تو الحمد للہ ٹھکانے لگا
			۹
نیند بھی اوڑ گئی یا رب یہ ہوا مجکو کیا	مین تو حیران ہون کہ یہ روگ لگا مجکو کیا		مین تو کہتا ہون نجا کو جو یہ قاتل مرا دل
سہو کرین کل کو انہین باتون مین کہا مجکو کیا	اوسکی قد مونسی دلا سر نہ اوٹھا مجکو کیا		اب جو قسمت مین ہوا وصل تو مین حیران ہون
کہتی ہین آکر وہ کچھ بول گیا اے ہمدم	جب وہ آیا تو کچھ ہوش نہ تھا مجکو کیا		کیا رقیبون کو بلا ذبح کرا تا ہی مجھے
ہر شمل یہ کوئی جیسا کرے ویسا پاوے	تیری اس خانہ خرابی سے دلا مجکو کیا	ق	مین تو کہتا تھا نجا کوئی پریرویان مین
۳۸	جرات اب شعر تو پڑھ اور یہ تعبیر دلیف		اک غزل شعر ہی سیری ہو بلا مجکو کیا
			۹
گر کہون غیر سے بہر ربط ہوا مجکو کیا	تو برا مان کی کہتا ہی بھلا مجکو کیا		سر اوٹھانا نجبھی بالین سے ہو دشوار مرا
ہم اسیران قفس کی کھلین خاطر ہون نہ	واہ اے اپنی جبل اے باد صبا مجکو کیا		گر کیا اوس سے جدا مجکو تو کہدے یہ فلک
ہاتھ اوٹھا کے کہا نہین عشق سے مرنے کو تو	تو نصیحت ہی مرے ہاتھ اوٹھا مجکو کیا		کیون دلا بستر غم پر ہی تو خاموش پڑا
اب وہ مرتوض ہوا نامہ و پیغام ہی	حرف غیر نکا اثر کر ہی گیا مجکو کیا	ق	میری مانی ہی کیا منع کسی نے جو تجھے

۳۹	پیک اشک آنکھوں سے چلی جو خط بر سے ہی	جرات اب کچھ تو بتا اس سے لگایا تجھ کو کیا	۹
چلا ہے اس سے ہر دان ہر بار اور ٹھنا ہے	یا ہوا ہر ضعف سے دشوار اور ٹھنا ہے	کچھ الم کچھ درد سے ہر کچھ ستم ہر کچھ جفا ہے	بھول جانا ہی ترا یار اور ٹھنا ہے
اور تو کیا مشغلہ ہر ہجر میں تیرے بن مگر	دل کی بیتابی سے سو سو بار اور ٹھنا ہے	لطف ہم کیا کیا اور ستاوین اب تکلف یار کا	گر یہ سیر ہو گئی تو دو چار اور ٹھنا ہے
کی کہیں ہم یار کا ہم اور جلانا ہی مجھ	دم بدم محفل میں تیرا یار اور ٹھنا ہے	اور کیا تک آوازیں یہ اوچھے ستم ہے	گر یہ سیر ہو بس تو یار اور ٹھنا ہے
خم تو بہر دھیان پر غضب ہی یہ ترا	ہر قیامت شوخی سے ترا نام خدا	تیرا ہی ہر تیرا ہی	گر یہ سیر اکرا ہی ہے یہ خوار اور ٹھنا ہے

۴۰	بیقراری سے ترے بن یہ ہی حرات کی حال	تو ٹھنا بستہ یہ اور ناچار اور ٹھنا ہے	۷
اس ترے یاد فراموش نے بیہوش کیا	غیر سے یاد بدی ہمکو فراموش کیا	جام مے کی نہیں اب ہمکو طلب اے ساقی	بس تری آنکھ سے وہ کیفیہ ہی نوش کیا
دل کو کیا پوچھ ہر اک قطرۂ خون تھا ہم	سو غم عشق نے آخر ہی یہ سرجوش کیا	غصہ اک پرتو نشین کی یہ ہی شکل کہ آیا	ایک عالم ہے میں اس چین پیشانی پر
کیوں ہو حیران سے کیا آئینہ دیکھا یا ری	کچھ تو بولو کہ یہ کیا تم میں خاموش کیا	گر ہوا وصل دلی دل کی رہی دل میں	جلوۂ حسن نے ایسا ہمیں مدہوش کیا
	دیکھتے ہی سے اب اس شوخ کی حرات کا یہ حال	میں نے خلوت میں عبث شمع کو خاموش کیا	۱۰

۴۱	تو ہے اب جو شکل ہر قرار اس فتنہ گر کا	تو بتا دے ہر جانا	۹
اگر سب کچھ نہ اوسدم بھول جاتا ہو تو کافر ہو	تو بیتابی سے پھر ہمکو اودھر جانا	ہوا نظر نہ سے وہ غائب تو ہم نکو پھر ہی	کسی شکل سے نظر آتا نہیں ایسا کافر
بھری ہے حسرت دیدار دل میں دم ہے آنکھوں میں	محبت جب یاد آتا ہے ترا اے عشوہ گر آنا	مرا دل عشق پر خوں بات کہنے میں ہر آتی ہے	مجھے مشکل نظر آتا ہے ہر حرف
خدا کیسو اسطے جلدی اجل کو بھیجدا کرتا	خدا کیسو اسطے جلدی اجل کو بھیجدا کرتا	جواب خط کی جواب دل میں کہ کر آتا ہے	کہ تب یہ دل میں گلیمیں جاکر
مرے گھر میں ہو وہ یا تو ہو پھر کہیں کو دل	یہ کہنا جب کہ یکبارا تا ہے اور سر آنا	مرے گھر میں ہو وہ یا تو ہو پھر کہیں کو دل	یہ جانا تا کہ دل میں
مزے سب وصل کی شب کے اور اوتیا ہم کو	دریا نہ پر اس نسیم آہ کا وقت سحر آنا	خدا کیو ہاتھ کچھ فکر کر جلد اپنی ہی حرات	یہ کچھ اچھا نہیں ہم پر غش

۴۲	نہ تو مرا دل پر اضطراب سے چھوٹا	غزل	۹
نہ تو مرا دل پر اضطراب سے چھوٹا	بلا سے جان گئی میں عذاب سے چھوٹا	یہ جوش اشک تو اتنا نکل کہ صبح قیامت	بس آنکھ کر تو ہم چشم پر آب سے چھوٹا
یہ خاک میں تو بھی نہ کو چہ گرد نیگا	خیال ہیں دل خانہ خراب سے چھوٹا	نہ لاگ دل کی بجھا سری تو بعد مرنے	اگر لہو ترے جسد ہی کی آب سے چھوٹا
ہمیں ہے سر چشم اشک گردہ اوسکا	کبھو یہ ہاتھ نہ جسکی رکاب سے چھوٹا	یہ شرم عشق ہوئی اشتو اپنی راس گیر	کہ دیکھنا ہی ہوئی حجاب سے چھوٹا
کلام ہے گور دوانہ کی قبر کو وہ میرے	نہ بعد مرگ بھی میں اس خطا سے چھوٹا	فلک نہ داغ دیا تم نے شمار کہ میں	نہ اس حساب سے ہرگز چھوٹا
	بلا سے جان گئی میں عذاب سے چھوٹا	بلائے جان ہی ہستی تھی قبول حرات کو	۷

۴۳	درد فرقت کا الم ہر دم ہمیں گھیرے رہا	تم گئے ہر دان عیش میں ہمیں غم گھیرے رہا	کچھ عجب عالم سے نکلی تھی اوسکی گھیرے رہا
داغ گی عاقبت جوں دیو ہمیں گھیرے رہا	جیسے بسان گور وہی کیفیت دل میں گھیرے رہا	تھا قصد رات کسی کی کان کی بالیکا آہ	کل سحر بازار اک عالم ہمیں گھیرے رہا
گر یہی وحشت ہو تو کل کو جا بجا ہمیں گھیرے رہا	[illegible]	غصہ ہی تھا غصہ کی کیفیت کہ تم سے ہر ہر	صبح تک اک حلقۂ ماتم ہمیں گھیرے رہا
	[illegible]	[illegible]	اشک غم میں گھری تھی ہم ہمیں گھیرے رہا

خاک میں اب نک و نام اپنا برسوائی ملا
یعنی ہم خانہ نشین اور یار سر جائی ملا
جوش سودا سی مرے رگ رگ کو یوں کھاتا ہی
چاہنے والا ملا چاہ کو تو سودائی ملا

بس بادیکو جانتی ہین اپنا ہم غمخوار آہ
یہ جو کچھ بیکسی میں درد تنہائی ملا
انکھ کھلتی ہی نظر صبح قیامت آگئے
خواب میں تجھسی جو شب تیرا شیدائی ملا

در وداعت زیہ کچھ صورت بنادی ہی کہ آہ
جو ملا غمخوار سکو سو تماشائی ملا
جی اور اپنا بہتا ہی کچھ آج اوسکی آمد پر سرا
بوسہ گل کے ساتھ کسکی بو صبا لائی ملا

جا کھر رکھا تھا جسکو غنچہ لب نغمہ سنج
قطع بیتابی کا جا تھا گوش ہم پیرولی
ہنسنے جانا خلعت صبر و شکیبائی ملا

۴۵
بیٹھی کی اوسکی در پر ہم میں جرأت سی کہان
نور دیدہ تیرے سب اوسکے تولوائی ملا
۱۱

اوس بن جو اتفاقاً ایک لحظہ مجکو سونا
تو جو کہتے ہی اپنے دشمنو سے منہ کو ہوتا
امید ہو اگر گلشن دیکھنے آگی کیون نہ رونا
کیا قہر ہی اوسیکا اسوقت سین سونا

گو سن پر ہین نازان مہر و گوری بیٹھی
لیکن کوئی بلا ہی وہ سانولا سلونا
اوس بن نہ بیکلی سی نیند آوی گریہ ہوتا
تنہا بھی تو جاگر اور فرش گل بچھونا

عالم بیابان کر رہی ہی جو وسعت دو عالم
اوس سی وسیع اپنے دل کا ایک کونا
جس سے کہ ہو رہی بس اپنا ہی وہ فسون چشم
کوئی عمل نہ ایسا دیکھا نکونی ٹونا

اوسکا اثر نہین کچھ یہ چشم تر نہ بس
بہونکی سنج چھڑیان اوسپر وہی ہی
تو بھی ہر اک پلک مین نشتر چبھیا ہی

کہتے پھرو دیکھیو یک کندنی سی دمک ہی
جرأت سو وقت آخر پوچھا جو یہ کسنے
ہوشیار رہو کی ہی ہر بون مفت جان کھونا

۴۶
تو وہ مریض الفت رو کر لقوان ہوا
گنتے لگا کہ ناداں کیا پوچھتا ہی ہونا
۱۱

شب ہجر کی کہون کیا اظہر تر ہی جھکتی ہم
ایسی بس خیال تہا دیدم کہ ابھی تو پاش وہ ہوا
تو ہمدم اور غیر گلستان تو کردن اب کہان
شب ہجر کی بلا ہی عجب ہی بلا کی تم
کہ بخوشی باش تا برغنیم یہ بہانہ بار شبخون کا تہا
کہ الم جدا کا ہر زمان مرے ایک دیدہ از تہا

شب ہجر اب یہ بتلا ہی ہر زمان نو ہر گھڑی
وہ رخ اب نظر کہان ہی کہ رخ شبخون صبح بہار تہا
تمک اور آنکھ ملانی ہی ہم قول و قرار تہا

ہوئی حسرت اب جو دو چند یان دل و دیدہ خیز
رخ یار سا کہو سر سان مگر آئینہ سی دو چار تہا
یہ تو نہین کہ تجھ کو کسی نے نہین دیکھا

دم قتل کوئی آتی دل و دیدہ خیز ہوکیا وقفہ
اخر بہ تنہ غیر گیا یہ تہا شکر گذار تہا
کوئی نادیدہ ہی تو کہے کیا ہی کیسا ہی

۴۷
غزل اور قافیہ کو دل مین سناؤن یار کو محفل
مرا مختصر قصہ یہ یک غزل کہ بر فسانہ بار تہا
۷

بعد از زوجودہ آنو یہ جی جاگ تہا
کہ ہر دلین تہین حیرتین اور ہر نہا نا کہ کہان تہا
کہ ہر جوش نہک ہی ہر در سر کل جہا کی بجز بر
نہ ہستی آج چہ چشم تر تو خدا نخواستہ کال تہا
کہ ہر گلی کی طرح میان سر آب تیغ دال

جو اتین ہی در قفس ہوا تو مین اور سیر گلزار تہا
یہ ظلم ابکی برس ہوا ہی قہر اگلا بھی سال تہا
اگر سر ہی دم قفس ہوا تو مین اور سیر گلزار تہا

۴۸
نہ کہنے در کی جرأت اب کہ تیر گریہ عجب عجب
جز مہو گی ہم نہ کہینگے سب کہ نزدیہ اہل کہان تہا
۱۳

اگر چہ دل کی بہلا تی مین کسی نہین جاتا
وا جو دہان ہر دلکو سوا صلا نہین جاتا
تو شیخی اہل بیر ہی کو جو حیرت کا
پر نگ بلبل تصویر پر بہا نہین جاتا

تماشا ہی کہ باس نہ ہو تماشا نہین سکتا
اور اتنی تنگ حوصلہ تیرے ہر بیٹھنا نہین جاتا
قدر جانا یہ کیا سمجھا کہ سمجھا نہین جاتا

لیلیٰ بہرا جو چاہو نہین تو پر بہرا نہین جاتا
حقیقت در دل کی پوچھ تو کیا ہی کیا نہین جاتا
یہ حالت ہی کہ سینہ کو فراہم نہین جاتا

وہ بعد از مرگ بہی تنگ لاش کو ہلکا نہین جانا
کہہ گیا کوئی مرتا ہی ترا بیمار اوس تک
تو کیا شوخی ہی کہتا ہی وہ بیدرد نہین جاتا

نفس کو ہے صفیر رکہ کہا آشنا نے تنگ گلشن ہم
وفا عاقبتی سے کیا کریں تر پا نہیں جاتا
وہ آتا اور سکا اور جانا ہمارا چھٹ گیا ہے ہم

کئی ہے شام سے آتا سحر اختر شمار ہیں
تصور سے جو وہ اک چاند سا مکھڑا نہیں جاتا
ٹپک پڑتا ہے آنسو نرم مرغابی نہیں جاتا

۴۹
تڑپ دیکھ کر جرات کی یہ حالت ہوگئی صاحب
کرا نپڑ ہے تو اور سکو بہتر نظر دیکھا نہیں جاتا
۱۵

سفینہ کو زم ہے گرداب سے بچنا محال اپنا
دل آبلہ سا آنکھوں کے آگے جھلک گیا
گلشن میں اوس سے آنسو کہ جب ہم چلے تو آہ

اللہ رے حسن دیدۂ خونبار دیدنی
جلوہ کیو اوسکی دیکھ کر کیا جھک گیا
مرگ شکستہ پا نہ بغیر اوسکے آئی اور

آیا تہا شب کو جھپ کے وہ تر تک چین سے آہ
پہلی ہی بچوری ہی کا کلمہ زبان سے
نکلی ہی

آنکھوں کے آگے اوسکے تصور میں رات کو
سو بار ایک چاند سا آکر چمک گیا
اہی ہمنشین نرکیو مری دلپہ دست لطف

تیغ ترے جو لجھو کی تری خاک گر پہ اب
سو بار اوسپہ آنکہ پانی چھڑک گیا
زر کی طلب میں تو نہ طلبگار اسکا ہو

آغوش میں خیال کی تنہا نہ تنگ کی
اہی عندلیب یہ ہیں گل اسکے تنگ کی
تہا بیر میں تسکل ہیں ہر آتش زدہ دل

کل سو خرابہ دنیا چمن میں تا توان نوراں
اوسکا اگر گہر ہے کہ چہرہ دلبر تنگ گیا
تو اوسکی شوخیان کہوں کیا کیا کہ بام سے

۵۰
چیرا ہے غزل اک اور بھی لکھنا ہے ہم
تبدیل قافیہ ہیں یہ مطلع ٹپک گیا
۷

تھی سیر راغ میں دل ابھو لگ گیا
ان گرمیون سے جان کلیجا سلگ گیا
گذرا جگر کو پار سے پہ دل سے اٹک گیا

جھوٹا تھا کہ چاہ یا لقد دل مرا
افسوس تجکو مفت وہ برباد تک گیا
تہا تجھ لطف حلقۂ زہ تا نہیں جان

اوس بن کسی سے ملنے کو جی چاہتا نہیں
گو بار جگ سے ہم گئے اور ہم سے جگ گیا
فصاد کہو نہ چوٹ لگا فصد کھل سری

۵۱
جرات گلی میں اوسکی نجاؤن تو کیا کروں
جیتا نہیں جیہا ہے مرا دل جیکہ لگ گیا
۹

سر تن سے سیر ہو تو فسانہ کا راوتارا
اکثر کو محبت میں مجھے مار اوتارا
کس شخص زبان لاکے یہ بیدار اوتارا

کیا جانو حقیقت میں ہی تو کون پہ ہنسے
انسان کو قالب میں تجھے بار اوتارا
سر کٹنے کا قاتل میں کروں شکر کہان تک

ہم گھر گئے اوسکے تو رہا ہاتھ سے دوشوخ
ہیچ اوسکو گردون نہ زنہار اوتارا
افسوس تب اوسکو نکاہر پہ تسلسل

کل سیر چمن میں ہی کہے شخص وہ کافر
پریوں کا ہو جون جانب گلزار اوتارا
اوس شوخ کے کل باتون ہی باتون میں ظلک یہ

۵۲
دو باہی تہا میں بحر محبت میں یہ جرات
اوس دیدۂ گریان نے مجھے پار اوتارا
۱۳

پہرا گرو سر تک نہ تہم سے درمان تو پایا
سکا وہ پھر دوڑ کے اوسکو خاموشی
کہین قسمت سے اوسکی ہم ہمسایہ ہیں گہر پایا

جو زار و نزار اوسکے ملنے کو ہمارا
ایسا کیا تہا محض شوخ نے پردا کر اتا
کہ جب چہرہ تہا تو ثابت ایک بھی پیمانہ پر پایا

نہوتا صبح محشر وہ جہان جو میل کی شبکو
برہا یہ تم سے خون ستیا جیقدر جیا
غم فرقت نے جو دلکو بہت کم زور کر پایا

اگر یہ ہمرو کا حسن ہمشہور عالم ہے
اس آفت سے تیرے ہم نے وقت سحر پایا
نہ بیٹہا کوئی سایہ میں نہ کچہ ہم نے ثمر پایا

جہان فانی میں ہے وہ غیرت گل مجہ صفت مجہ
جب کہ یہ صورت دیکہ یہ کیا تو نے ہنسا ہے
تبا مجھکو کیا کچہ ترنے پیدا اسے سمیر پایا

یہ بیری ہو گئی صورت کہ پہچانا نہیں جاتا	فگار دل کسی بہبود روح کا مدعا پایا	عجب کچھ مجمع عشاق میں ہوتی ہے کیفیت	کسیکو غمزہ ان دیکھا کسیکو نوحہ گر پایا
۵۳	تمرہ دلبر یکیا صد حیف کہ ہوں ناامید اب	تجو جب ہنسے پایا یا یہ تب باختیم تر پایا	۱۱
عجب انداز سے کل بزم خوبانمیں تھا آتا تھا	کہ ہر پہلو دلوں ہی دلمیں ہر کوئی قربان جاتا تھا	خدائی ہے کہ مرجھکو بہ منت کھر بلاتا تھا	بنہانیکو کسی کی آج سودہ بے اوسا تا تھا
مین کہتا تھا جو رو رو مرغ دل اپنا کہ بیتابی	تو ہر کیا کیا ہنسی مین میری باتمین اڑاتا تھا	مرا حال پریشان جو سب مخلصین دوستہ	تو ہر کچھ کچھ سمجھکر کچھ نہ سمجھا کہ دہنا کنہ بڑھاتا تھا
عجب کچھ دن ہوے گر دل تڑپتا تھا مرے تن مین	تو ہر سینہ پر اپنے ہاتھ کو چپ چپ کے بھی جاتا تھا	تری بیجا کرو دیکھا تو کچھ چینین تھی تن مین	کسیکو پردہ آنکھون کا نشانہ سے بلاتا تھا
اگر چہ بزم خوبان تھا اک مظہر خدا لیکا	دل نا تربتان بن اسکی کسکا فکر رہتا تھا	یہ بیتابی ہے تجھبین شکل تھی میری کہ ہر تک	کسیکو مین خیالات سے نہ اپنا منہ دکھاتا تھا
جو پوچھا مین کہ اب کرتے ہو مجھبیار یہ صورت سے ق	تفاہو تو ہی گر انمین مین عرصہ لگاتا تھا	تو دیکھا سنتے ہی دردہ یکیا حسان میرے منہ پہ ہنسا	کہ دہ دن جو بان اتا تو اہو خوش آتا تھا
۵۴	غزل اب اس زمین مین پڑھتا ہون اور اہل سخن	کہ جس زمانہ کے اشعار تو اگر سناتا تھا	۱۳
اگر گہ کبھی وہ محفل مین جو مین تلملاتا تھا	تو مجھکو اور اوسکو دیکھکر ہر اک سمجھ جاتا تھا	الٰہی پر گئی افتاد یہ کیا تیرے الفت پر	وہی یہ خانہ دل ہے جو اوسکو کھینچ لاتا تھا
اجی آداب ہر شیوہ خدایا ان تمکو لایا ہے	ابھی یہ حال تھا میرے کہ دم اوکا نہ جاتا تھا	خدائی ہے کہ وہ بت اب تو ایسا نہیں سنتا	وگرنہ روٹھتے ہی اوسکو مین ہر دم منا تا تھا
نہ بیٹھی بیٹھ کر وہ کہتا تھا چل بہ دل فی ہو جا	معلم اسکو جو مین ورنہ ان لفظون کو پڑھاتا تھا	پڑا تھا اس خرابی مین اک اک غلام اگر چہ	کہ اوسکو دیکھکر حالت کلیجا منہ کو آتا تھا
کہون کس سے مصیبت اپنی جدا کی کہ دون میں	یہ کل کی بات ہے اک مرغ دل میرا بھی	بچو حرمت کی ہے بات تم سے پہ ان دنون	کہ تجھکو دیکھکر کیا کیا وہ شکل اپنی بنا تا تھا
کبھی حیرت سے تکتا تھا کبھی مسکراتا تھا	کبھی وہ دھنا تر یا فت کرتا تھا	کبھی کہتا تھا اور پھر مانہ کا ہے کو نوچ	کبھی ہنستا تھا آہین اور کبھی فریاد کرتا تھا
نہین کرتا وہ بات اب یا پہ تمین نہین کرتا	پس دیوار سے آواز مین اپنی سناتا تھا	جرات	۱۴
۵۵	کہو اللہ تو پھر وہ کون اور ہم کون اہے	ہماری اور اوسکی اک محبت ہو گئی تھی	
ہوا ہے جست زدہ پھر تا تھا آوارہ پھرا	کہ ہین ہم بھی محبت پیشہ کل مارا پھرا	مونہ مجھتون پہ میرے کہتے ہو	
کچھ بحر غم کا اب نہ ہمارا کچھ کارا نہین	بہتیرا حیران پھرا دیوانہ پچارا پھرا	صرف گریہ رات ہی کو دل جگر نوچ لے	
دور بیٹھا اسکا کوئی کیا نوبت عشرت تا بجا	جبکہ خود گردون ہی اک مدتا سا لٹا پھرا	تماشہ ظلم ہے اتفاق اگلی اسکی قضا	
انکیدن اور برق وش کی دیکھی جو چمک	آجتک گردون پہ کالی ہو کر اک تارا پھرا	ترے مین بھی سانسا اور کا نہین مجکو تو	
جان برلب عمدہ بیٹھکے بستر غم پر مین ہم	ہمرا اغیار خوش پھرا ہو پیارا پھرا	کوئی بھی کہتا نہین اتنا کہ ہو پیمان شکن	
۵۶	جنگ حسن و عشق مین کیا کہیے جرات حیف ہے	تمہارا دل نام اگر ان سر مقدمہ مین نکلا	۸
حسن بیجان نہین رہتا کسی کا	پیر یہ احسان نہین رہتا کسی کا	ندر کی جیب تو اے جوش جنون	اب یہ دامان نہین رہتا کسی کا
پردہ مت منہ پہ اوٹھا نا زنہار	مجھمین اوسان نہین رہتا کسی کا	تو چلا اور یہ جی اس تن مین	کسی عنوان نہین رہتا کسی کا
گل کو کیا رو تی ہے تو اے بلبل	یہ گلستان نہین رہتا کسی کا	دل کو رخصت جو کی تو تو ان ق	اب یہ اک آن نہین رہتا کسی کا
آنکہ اپنی امانت لیجا	پہر تحمل و ہمیان نہین رہتا کسی کا	ہجر کے غم سے نہ گھبرا جرات	اتنا حیران نہین رہتا کسی کا

دم آخر ہی بالیں پہ آ اگر تو کیا ہوگا	حیا نہ اب بھی تو دو آنسو بہا اگر تو کیا ہوگا	ابھی تم جاؤں جاؤں کہتے ہو اور نہ نکلتا گر	۱۰
سبھوں کے گھر میں جاتے ہو مرے گھر بھی کبھی آؤ	یہ ویرانہ بھی اک دن یاد آئے گا تو کیا ہوگا	ابھی تو تشنہ پیکاں ہی میں اک شام کا گھبرانا	
نگاہ شرمگیں ذمجملہا میں کیہ کہیں ہوں	کب جملہ ہوتم انکہیں لڑاؤ گے تو کیا ہوگا	ابھی ہم غیر ہیں ہر بات پر ہوتے ہیں بیگانے	
ابھی باتیں ہی ہیں اور دست و پا سوا مرے یار	یہ دل پر جو ہے اس گھر کو لاؤ گے تو کیا ہوگا	رکھاں اور کی تسلی سے کہیں اتنا تڑپتا ہو	ق
ہوا اس بات سے ہر چند خرش دل مجکو امید شہ	ابھی تو اور کچھ پندار ہیں اگر تو کیا ہوگا	جو رہ سہا میں تو ہے حرات کہنے یہ ہیچمدان	
۵۸	غزل		۷
میرا اور اس کا جو چھوٹا ہے بس ربط کیا کیا کچھ تھا	ہر دل اور کا سپر گیا ایسا گو بابا کچھ تھا	ہیں یہ ہیچمدان تھا کہ ہیچمدانی سے بڑھ کچھ کچھ دعوے	
سب اسیران ستم کی ہو گئی کیا مخلصی	تیغ قاتل کی گلہیں شور رغوغا کچھ تھا	کچھ ہیں تم ہنسی ہو مرزا یہ جمہ کیں کہ آوہ	
میرا اور اس کی محبت ہو گا ہے سارا بگاڑ	جانا جب کچھ تھا ظاہر تو جگر کا کچھ تھا	رات جو ہے جمع میرا اور تھی بزم طرب	ق
۵۹	پر تو خو سے کسی کے جرات ایسی ہے جو اس	مر گیوں ہیں ہے تم گویا کہ جو کچھ کچھ تھا	۹
بستا تھا کب قفس یہ جیا دا سطرح کا	ہر اپنو دم قدم ہے ابا دا سطرح کا	صورت ہی تیری ایسی ہوا دا سطرح	
یوں دل کو چھین لیتا سیکھا ہے کس نے تجھ سے	ہر گز نہیں کسیکو دہب یاد اسطرح کا	جب خاک تی چمن میں جب ہم قفس کی	
ست شیخ جی جہر اتم دخت رز کو جمع	دیکھو نباد گا پھر داما دا سطرح کا	دیکھا نہیں کسینے ظلم میرے دل پر	ق
جس پہ پہ در دغم ہو الحمد ان کیجو یارو	ہو شاد کسطرح سے ناشاد اسطرح کا	ہر دل پہ کوہ غم اور جو دم ہے خونفشاں ہے	
۶۰	کہ اس زمین میں جرات کی اور بھی اغزل تو	خوش آیگا سبھو کو یہ اوستاد اسطرح کا	۹
کچھ تو کیا ہے اوسنے ایجاد اسطرح کا	جو اسکے غم میں ہر دل ناشاد اسطرح کا	نقاش دہر اپنا جیسا خیال کشتہ	
قاتل کی دیکھ ابرو کیونکر نہ قتل ہوں ہم	خونریز تیغ ایسی جلاد اسطرح کا	دل ہر اسیر الف دلدار اوس کے	نا قابل
کہیچ تو ہو مجوزن دل دادہ ترے	ہر اہو کہ مستانہیں شہتاد اسطرح کا	تیکر لہو جو دست تو قوت قصد اوسکی	
نہی جای عیش عشرت اب اگلی بی نہیں ہے	کوئی نگر کہ ہر سر ہو بار اسطرح کا	آبادی جہانکو کہا تا تہا تنگ ہیں یہ	
۶۱	جرات کو دیکھ غنچہ گلیں کچھ کہہ کہ ہو نہ	سر ہا ہو تو ہا ہو ناشاد اسطرح کا	۸
ایسے جا کی ہیر ہجر میں حال سوا ہوا	ہجر ہی میں مرا وصال ہوا	در د دل ہو جو دم نکلا رہے تے	
چپہ ہو فراد جا کر بلبل	رنگ گل اسطرح سے لال ہوا	نخل نو خیز کی طرح میں آہ	
خواب میں تم کو دیکھتے ہم جمعین	اونکے ملنے کا اب خیال ہوا	اب تو ترسا ہو لگ گئے ہیں ہم	
تہا ہو اک سرگزشت کا جرات	وہ بھی آخر سے افسال ہوا	اوس غزل شعار کو جرات	
۶۲	غزل		۱۱

ہمہ کرتبہ خوبی چشم کم سے ستم دیکھو	یہ آپ ہو کہ ہو اوسکو کھنچ تصویر	سنا ہو اوسکو ہو اشوق کا غذ ادے	کبھی اپنی وہ یار کی شوخ پر تصویر
شبیہ پیچ میں یہ اوسکی کب نہ ہو جہ	ہنسی ہو یہ کہ کمار فرنگ پر تصویر	یہ آرزو ہو کہ اوسکو کھینچ کر کوئی	نگاہ گھر کے مرے ہر اک پر تصویر
نگاہ یار کہ ابرین ہیں ہر طائر دل	کھنچے ہو نازکی جیسی کلنگ پر تصویر	تمر مرتع عالم میں ہر وہ یک شکل	کہ ایک دیکھ نہ ہیں رنگ و ہنگ پر تصویر
۲۷۱	خیال کش ہو وہ جرأت مرا مصور کہ	سخن کرے کہ نہیں ہی سو سو رنگ پر تصویر	۱۳
میرا ن سہو سر دیکھ مرا اپنی زمین پر	دیکھو تو ملا کیا ہی مری لوح جبین پر	ٹر یا دم رخصت دل مضطر جو زمین پر	اک تملکہ محشر ہوا عرش بریں پر
یہ دل کی طپش ہی ہو قلق جان حزیں پر	گو یا کہ کوئی دیدہ ہی ٹپکتا ہو زمین پر	جس نور کو اتھ کو مہ و خور نہ دیکھا	کم بخت یہ دل ٹوٹی ہی اوس پر نشین پر
بتاب مجھی دیکھ کہ تیرتی ہی اوسکو	انگشت بدندان گہی گہہ ست جبیں پر	چھڑکی ہی نمک زخم جگر پر کوئی شوخ	کاش انکہ نہ پڑتی مری حسن نمکین پر
ایدھر کو سہی ہم آواز ہماری	پرواز زمین مصرون ہیں اور اپنی ہیں پر	کس کس ہی گرفتار ہیں دنیا میں الٰہی	افسوس کہ عاشق ہو اور کیوں ایسی حسین پر
آزردگی یار کہوں یا غم اغیار	کیا کیا نہیں اندوہ و محن جان حزیں پر	ہو پاس نہ بدنامی کا تا یہ تو کہوں میں	کہدو اوسے تو نام کو دو حرف نگین پر
تخ تاج جو کہتے ہیں کہ تو دل کو ہو مراحت	بیکل کوئی دنیا میں نہ ہو تجھ سا زمین پر	ایک ہنسی خ آرام کی صورت کبھی دیکھی	کیا ٹوٹ پڑا غم کا پہاڑ آہ ہمیں پر
۲۷۲	جرأت غزل اک اور ہی پڑھ داد کبھی دے	جو کیونکہ نہ لگا ہی تیر نگاہ کسی کی زمین پر	۵

تصور اب یہ بندہ بیقرار اد میں ہوتا ہون یار تجھ پر	جو وصل ہو وے میسر تو ابھی طالع کے یاور ہی سے	جو ہو دل بیقرار اپنا تو کیا ہی ہو جانسی تصدق ہون جان میں یار یار تجھ پر
جو ہو وے مل بیٹھنا میسر تو ابھی طالع کے یاور ہی سے	میں روز و شب ہون اس آرزو میں کہ دیکھون مرا ہے کیا بیقرار تجھ پر	بلا میں لیتا کے زلف و رخ کے خدا ہون سیل و نہا تجھ پر
جو بس چلے کچھ بھی میرا تو جی کی کیا کیا نہ کاموں حسرت	نہیں ہر کچھ اختیار اسا میں کہ ہو نہیں بے اختیار تجھ پر	
فعل ہر آنکھو نکو دیکھ نرگس نہ ہو نچھ قامت کو سرو سیماں	کھون نہ کیون تھکو تجھ پر تک گلشن کہ ہی قیامت بہار تجھ پر	
۲۷۳	غزل	۱۴
جو آج چھپا تی ہیں ہمیں خوش برقع	دو دن کو ادا ر نیکی دی لوگ زمین پر	کہہ سکتی ہیں غم جو ہر کچھ جان بر لب
ہر جا و تو خوبی ہو یہ ترتیب کو مرد دیکھے	تم گل کو کہو گر کہ یہ عاشق ہما ہین پر	وا عقدہ دل برسل کی شب ہی ہو آہ
عمری سے گیا رنج چمن آپ پر تو صیاد	کر دیجو گلشن ہی ہمیں اوسکی کمین پر	سر رشتہ صد کفر گلے اپنے پڑا آہ
اب جو ہر خلق آئینہ دکھلاتی ہے اوسکو	ہی آبلہ خط یار کی چہرہ ہی حسین پر	مجھ ست کو کیون بہانہ وسانوں اوسے
کر نوچ جو بالوں کو ہو اب اوتو ہو کی	ہیو ہ ہے بکتی نہیں قطرہ ہی نہ جبین پر	خون بستہ فرتاک کا ٹپکا و کری ہی
ہر دم کی پڑا شوق سکی مجھیں ہیا	ہو اسلی ہیر کر غصہ ہر جبین پر	وان جا ہیں اب کل نہیں پتا کا
۲۷۴	غزل	۷
رہ ان شب کو کافر مرے چشم تر پر	نمک چھڑکی ہے مرہم کے جگر پر	لگا ئے ہو زخم اوسنے داغ جگر پر
تو یہ ہیوں ہے ہو گی اس سیر پر		

چلو صبح گھر کو دعا ی کاش کو ئے	نگا دے سراحت روئی سحر پر	تھپیڑہ شفین تو ند بجا کہا نے	کو ئی سنگ جنگ نہ ا دیگا ر پر
کھلی بات دا نا ئی کہ آ می ہی ین کیا ہے	برستی ہی خفت سی کیہہ نا مہ پر	دہ بید سر بوہ مرے تو ر با زو	ا ژدہا ہتھی ہی آ ہین بل و پر
	غزل اور معشوق کے عاشقی کی	کہی جنے جرات یہ طرز دگر پر	
۲۷۵	غزل		۹
نظر پڑتی ہی ا سکی ہر گان پر	ہوا تیر سا یار ا نے جگر پر	ہوا غمی کا بیدہ جون ماہ فو ڈ	قمر شک کہا تا تھا جس سیم بر پر
دو اب خود ہی خا موش مانند غنچہ	دو لب جسکی ہنستی تہی گل ہا ی پر	دکھا ئی تہی بیٹھو کر راہ انہی جنسی	سو کی منتظر ہی پس رہ گذ ر پر
کیو ملک دل جنبی کنتو نکی غا رت	سوا فت پر وا د سکی دلکی نگر پر	گر فتار تہی جسکی خا نہ بخا نہ	سو چو کی ہی اب عشق کی ا سکی گھر پر
ہو ئی زند گی تج کو ہ محبت	پڑا ہا ہو ا ر سکے ذرا سی جگر پر	کہ لا کھون ذو جون کو ہ کن کر کے جرا	سد ا جان شیر ین دو جیس اب تسکر پر
۲۷۶	غزل		۱۴
تبا ر ہین جو سو با نو کی فتر و انگی پر	شا د یا ہی ہے اک بات مین پنجا ہیر اگر	کہی یا نو مین یون یا لیکہ جنبش گو نگی ہو	کہ ہو ن ابر سیتین کو نو ہم ہی بجلی سحر اگر
نہیں بتیا ذ دلکی اب ا دھت کب جا نین کی	کہ جو جہا ذ سی لگ جا تا تہا ا گر چنچہ ا گر	جو ا ب نا مہ کر تو چھپو کیا ہو ر ا ہی یا ر	مچلکا جا ہو خط دیکھ لگی ہی نا مہ بر ا گر
فلک کو ہلکی ہین ہا ئی یون بتا نے عاشق	کہ صبیٰ دم ہین پہنچ جا ہی خ تیر پر ا گر	غضب ہے نہ ہین پہنچو کہ مجھ پا س تو بکر	کہی پر کو ئی نظر و تین کہ تم ہیو ا ہو سر ا گر
سنا ا ب نہین آ وا ز ہو تم ہی کو ہو یا ر	چلی جا ی ہین ہم یا س گہر کو تہیر ا گر	شب تہا ر ہے سب کر نے ہین سیر ا ور ہین	جلا تا ہلکو جون خو رشید مختسر ہو قمر ا گر
دم گر یہ کنج غم کہین کیا نہیں بتا بی	تسلی کون دیتا ہی بجز لخت جگر ا گر	سلو ک انہی سے کیا ر کھا کہین ہم حیلہ	کسی ہم سخن ہو تا ہی کو ئی عشو ہ گر ا گر
نظر آ تی نہین ہم کو سو ی تیر تو عجب کیا ہی	کہ غا ئب ہو گیا آ نکھو سے ا ک جا ہ نظر ا گر	خد ا کیو سطی پیغا مبر کہید یجیو ا تنا	یگا نہ کر کہ ہو کسیکو یا م پر ا گر
نکلو یا گیا ہی جو تمہا ر ہو گھر ہی و ہ منصف	ہیں دیوا ر رستا ہی کہر ا و د و ہیر ا گر	کہان آ ل کہان بیٹھو سمجھتے کہ نہین جرات	یہ ہو جا تا ہی جکھو خو د سی د ا نی گھر ا گر
۲۷۷	غزل		۱۰
ا و س گل کی سی بنا ئو بہا ر آسمان پر	مہر ا ہتی ہین جہر ا ئی ہزا ر آسمان پر	دا غو نکا د لکی ہو نہ شما ر ا ہی ہم کہ	تا ر و نکا کر د کھا ئی ہزا ر آسمان پر
کر تا فلک زمین سی یہ بیقر ا ر جا ہی	جون برق پھر نہ آ ئی قر ا ر آسمان پر	نیز ز مین جو کبھی خبر یا د بعد مر گ	ا ٹھر جا ئین سنگہا سے مزا ر آسمان پر
کو کب ہمسر سمجھتے ہین مر دم سیہ مر ے	ا ک آ ہ کی ہو ا ئی ہزا ر آسمان پر	ا و س سر و قد کی یا د مین کہینچو ا ہ سرد نا ک	جل کر بجھو ن تو جا ہی نجا ر آسمان پر
ہو ر ق آسمان و ز مین ہی سو ر نگین	یہ عکس گو ہر ا ئی ہے کا ر آسمان پر	تبد یل رنگ ہی ہر مر ی با ر د آ تشکا	ہو تا نہین ہو آ ہ یہ گذ ا ر آسمان پر
یہ نقش پا ہے ا سکا ہو د یکھو ا ٹھا کے آنکھ	سو جی کہ ہے سو ا ری نگا ر آسمان پر	گر جرات غمین کو خلک ہو کو ا ئی ا ہے	ا ندو ہ کا ب ہو یا ر آسمان پر
۲۷۸	غزل		۱۴
قدم ا یون رکھو جو ہ پا ر ا ز مین پر	پر ہکا ہو ہیر ہو گذ ا ر ا ز مین پر	ٹیو ہہ ا نہیر یا ر کی کہ ہ حقیقت	کہین ہین اب ا و سکلو ا تا ر ا ز مین پر
چلو تم ہر ہا س ہی قد سمجھ لو	قیا مت ہو ئی ا شکا ر ا ز مین پر	جو ٹہہر د و تر و ہ نہر ا ہی و ر نہا	نہ پید ا ہو جب کا کنا ر ا ز مین پر

گمان یہ فلک پر کہ ہم تیرہ دولت	عجب مارقی ہین نظارہ زمین پر	یہ کوچہ ہی گنج شہیدان ہی جیسا	نہین یا نجوم سحر نیلا زمین پر
مقام اسکا آخر یہ زیر زمین ہی	پڑا ہے یہ لشکر جو سارہ زمین پر	زمین پہ کی ہے زیر زمین کچہ تو بیجا	کہ آتا نہین بہر دو بار زمین پر
نہ سمجھو اسی آسمان پہ کہ سنی	عجب طرح کا جال مارا زمین پر	در گوش دیکھہ اوسکا کانپہ ہین اختر	کہ نکلا یہ کیسا ستارا زمین پر
تجھی دیکھہ کہتے ہین ساکن فلک کی	آلہی گذر ہو ہمارا زمین پر	یہ زیر زمین ہی سنا شور ہنسے	قدم زور سے تنگ ہوا زمین پر
کہ غافل نہین خوب یہ چال چلنا	کبھی اپنا بھی تھا گذارا زمین پر	جو رہنے دو کوچہ مین انپر وہ حرات	تو ہی تو ہی ٹھاوان گورا زمین پر
۲۷۹	غزل		۱۳
روز حشر ان سا بیہون ہر مین پر	رکھو تم جو کبھی شب مرے گھر مین اگر	سانس لیتے مین جواب آہ تو لگا ہی	ایک پر چہ کہ نوک سوزن مژگان اگر
ہم جگر سوختہ گھر سے جو نکل آئے تو آہ	آگ اک اور لگا ئی گی ہر بن اگر	جیسے ہر بن سے نظر عکس شفق تا ہی	خون دل جمکے ہو یون دیدہ تر مین اگر
در پہ ہون اوسکے پر انوا بکا حیلہ کرکے	مارہی ہو رسے کو ئی تا وہ کمر مین اگر	اگر پسر مردہ ہو انوک مژہ پر یون دل	خشک ہو جای ثمر جیسے شجر مین اگر
دیکھون جب اوسکو تو کہتا ہو خدا جانی	انپر تین کنکر دکھا یا ہی نہ ہر مین اگر	تمنا ہی انکی مدہ ترا لی کہین ہم مار گر	اب کہان جا ئیگا آپ اظہر مین اگر
جب نہ ہست کر کہین پا ہی غم عشق بنا	گھر بنا یا ہی اوس دل کی نگر مین اگر	ہم ہر یان گی گھر ہی جو بان اوراق	نہ سنا ئے ہمین آواز ہی در سین اگر
کیا کہین کیسی خرابی سے پسر اور کیسے	دیر تک سیر جو مین بیٹھی ہو گھر مین اگر	جرات آیا تھا نظر ہمکو یہان اک دم	بیٹھتی پھر وان مین اوس راہگذر مین اگر
۲۸۲	غزل		۹
دور سے کل ہمنے اوسکا استا کمو دیکھکر	رو دیا کن حسرتون سے آسمان کمو دیکھکر	شمع کو آتش زبانی کا نہایت تھا گھمنڈ	ہو گئی خاموش پر سر زبان کو دیکھکر
سُنتے ہی سُنتے کہا نس بتیان ہی ہی تھے ہم	خانہ ما یون ہی سکا کمو دیکھکر	کہنہ یہ کہتا انکمہ اوٹھا کر سنگون ہی ہمپر	مخمل خوابین ہم اوس بدگمان کو دیکھکر
وعدہ کر آدھی رات سے دوڑے ہی کیا جون گردباد	ناقہ لیلی کی مجنون سا یا نکمو دیکھکر	باری حیف غم ہی ہمکو کی نہین طاقت کبھی	آسمان روز و یا مجنہ تو نکمو دیکھکر
آئین کوچی مین ہے تراشی سنگ کل تو ہر طرف	دشتین کرتی لگین باغ جنا نکمو دیکھکر	شام فرقت یا الہی یہ کدہر ہی آگئی	مرحبا ہم اوس بلائی ناگہانی کو دیکھکر
دل ہنسی دی ہی مجھی دلدار سمجھکر	جان بلب ہے جرات اب ایک طفل دا نکی تیے	سخت جی کہتے ہی اپنا اوس کو دیکھکر	۷
ٹک تو ہی ہمین دیجیو آزار سمجھکر	اوس بزم مین تو شمع کا رونی یہ کیا ہی		تو روئیو ا یدیدہ خونبار سمجھکر
دل ہو جو ہمکہ تو ہی گرفتار سمجھکر	یان مل گئی ہین خاک مین عشاق کی سو بار		کوچی مین قدم کیسوا ہی یار سمجھکر
دشنام لگا ئی تو وہ دیکبار سمجھکر کر	سر دینا تو آسان ہی پر مشکل ہمین اما		تم کہتے ہو شا یہ ہمین دشوار سمجھکر
۲۸۲	آزار کا جرات مین بہانا کرون شاید	یان آدمی عیادت کو وہ جا سمجھکر	۱۲
جو رو ہمین در دل سی تلملا کر	تو وہ ہنستا ہی کیا کیف کھلا کر	یہی دیکھا کہ اسوائی گئی بس	جو دیکھا ٹک ادھر کو آنکھ اوٹھا کر
بھلا دیکھین یہ کن آنکھون سی کیونکے	کسیکو دیکھنا ہمکو دکھا کر	کہان رہنے ہمین وہ اب کہ جو شخص	اوٹھتی ہی سر ہمکو بٹھا کر
کیا وہ دل ہی پہلوی کہ جسکو	کبھی روتی ہی چھاتی سے لگا کر	چلی جاتی ہی تو ای عمر رفتہ	یہ ہمکو کس مصیبت مین پھنسا کر

خط آیا دہانسی ایسا جس سے اپنا	نوشتہ خوب سمجھی ہم پڑھا کر	ابھی گہری نہین نکلا دہنس پر	چلا گہر بار اک عالم لٹا کر
دیا دشمن کا دل سی کچھ وصل مین ہائے	بگاڑی بات گردون نے بنا کر	محبت ہوگئی گھٹ اندنون واں	تو کچھ باتی نہین اوس پاس جا کر
مگر ہم شوق کی غلبہ سی ہر بار	مخجل ہوتی ہین نامہ انبا پڑھا کر	نہین منہ سی نکلتی اور کی کچھ بات	کہینگے کیا کہا جرات سے آ کر
۲۹۳	غزل		۸
جب ناز سی وہ شوخ کبھی گام زمین پر	برپا ہو وہین حشر کا ہنگام زمین پر	کیا لطف مجالین ہی غرض اہل جنون کو	رکھ گشت سر بیابانی کرین آرام زمین پر
دلدار نہین ساتی تو می کا نہین مجلس	شیشی کو کہین توڑ پٹک جام زمین پر	سایہ جو پڑا زلف سیہ فام کا تیرہ	سب کہتی لگی ذلکو ہی شام زمین پر
ایسے ہی ہوا دلمین طمع دانہ کی میرے	صیادنی رکھا ہی بچھا دام زمین پر	ہو سیر زمین چین حوس دلکو نہ ہووے	ورنہ کبھی ہیگا نہ مین آرام زمین پر
دشمن مین کبھی تجھ پہ ہین ہم اشک کی موتے	گر خون روان کوتے ہین گلفام زمین پر	اگر روتی ہین سو دانے کہ ہنستے ہین جرات	[illegible]
۲۹۴	غزل		۷
جبکو دکھلاتی ہو جو تم دمبدم تمغہ تیر	بانکی مٹکی کی نہین کہتی ہی تم شمشیر و تیر	خط مین یہ نامرعا اوسکو جو کہتی لکھا	دو جواب اوسکی کیا اوسنی رقم شمشیر و تیر
بی سبب جنبش نہین مژگان ہر دم کو تیرے	مشورت بین قتل کی ہین یہ ہم شمشیر و تیر	قتل کو میرے سنبھالی ہی بخشتے وسنا تین	میری خاطر ہی ترا جوڑا ستم شمشیر و تیر
سیکڑون دل چاہیوالے کی ہیں ہر ہر ادا کے	ہر سی ہین اوکی گلی مین ہر قدم تمغہ شمشیر و تیر	شنگدل کیا جانے زخم عشق کی درد والم	کرتی ہین بار بار اثر تیر یہ کم شمشیر و تیر
۲۹۵	آرزوے زخم مین جرات کا دل تڑپا ہی	ہاتھ مین لیناہی جسدم وہ ستم شمشیر و تیر	۹
اب خاک تو کیا ہی دل کو بھلا جو کر	کرتی ہو اتنی باتین کیون تم خفا خفا کر	عاشق کی گہ کی تمنی نیارا کہ بیٹھا یا	غیر ذکو پاس اپنی ہر دم بٹھا بٹھا کر
یہ بھی کوئی ستم ہی یہ بھی کوئی کرم ہی	غیرون پہ لطف کرنا ہمکو دکھا دکھا کر	اسی بت نہ مجکو ہرگز کرو جو سی ادا ادھا	آیا ہون یان فلک مین ظالم خدا خدا کر
ابتر بتر یہ کر دیا ہون خان مان مین اور	اودہر وہ دیکھتا ہی انکھین چرا چرا کر	کوئی آشنا نہین ہی ایسا کہ یار ہووے	کہتی ہو تم یہ باتین ہمکو سنا سنا کر
جلتا تھا سینہ میرا ہی شمع تس پہ تو نی	دونی لگائی آتش آنسو بہا بہا کر	ایک ہی نگاہ مین کی سینہ ہی لیگیا وہ	ہر چند دلکو رکھا ہنسی چھپا چھپا کر
۲۹۶	جرات نی اور انہی جبکو جن سے گنوا	ان جیسون سی دل کو لگانا کر	۷۶
جاتی ہی سیر بستان تن زار چھوڑ کر	تو بہ کہین نجا بھی ای یار چھوڑ کر	پیر ہر کی ہس گلی ہی مین آشیان	بلبل کہین بھی جا ہی گلزار چھوڑ کر
تیری ہی آستانہ پہ آگر تو ہین ہیچ	دیر و حرم کو کافر و دیندار چھوڑ کر	ای ہم صفیر تو آہ تم آزاد ہو چلے	کنج قفس مین مجکو گرفتار چھوڑ کر
طولی کی ہمکو شیخ نہ ترغیب تو دلا	جا رنگی ہمرسایہ و دلوا چھوڑ کر	بان تو ہم کو آگیا تو ہا دیار دل	جبوقت سے گیا ایسے دلدار چھوڑ کر
کیا جانین ہیر عشق مین جرات کہ کیا	بہرا ہی کوہ و دشت مین گہر بار چھوڑ کر		۶

نہین تل جو اے رشک ملک ہے تیرے چہرے پر
نزاکت سے یہ عکس مردمک ہے تیرے چہرے پر

اگر یہ اور ہی ہین خوبرو پر حسن کا تیرے
جہان مین شور ہے ایسا تمک ہے تیرے چہرے پر

[illegible] کی کب ہو کیفیت بیان ہم سے
قیامت ہے ترا قد اور جھمک ہی تیرے چہرے پر

سوادِ خط سے کچھ بگڑا نہیں ہے حسن کا تیرے — جو عالم تھا سو وہ ہی اب تلک ہی تیرے چہرے پر
اگرچہ پوچھو تو یہ خط نہیں رخ کے صفائی سے — یہ عکس زلف کے پیارے جھلک ہی تیری چہرے پر
یہ کیا آزار تھا تجھ کو کہ رت سے ہوئی صحت — پر اے جرات نقاہت آج تک ہے تیری چہرے پر

غزل

۲۸۸ — ۵

کیا جانیے کیا لائی فلک پیکرِ گل پر — ہیرے نہیں روتی ہے شبنم سرِ گل پر — اوراق گل اڑتی ہوئی پھرتی ہیں چمن میں — یہ لائی غضب باد خزاں تختِ گل پر
جو تجھ میں چمک ہی سو کہاں اور کسی میں ہے — غالب ہے ستارا ہی ترا افسرِ گل پر — نہ گل ہی نہ بلبل ہی نہ سنبل ہے نہ نسریں — چڑھ آئی ہے طرح خزاں لشکرِ گل پر

۲۸۹ — ۹

جرات نہ رکھی سر پہ جو آنا ہی کلہ کج — اب تجھ سے ہی گلشن میں ہوا کیا سرِ گل پر

جو دیر سی اوس بت عیار کی رہتا ہوں منتظر — تو کچھ دلمیں سمجھ کر بات وہ ہنستا ہی قہقہہ کر — بلا یا دعا کیوں رخصت خنجر کیا تو نے — رکھا تھا دست قدرت نے ہی کسوٹے پہ کسکر
کہتا ہوں کہ آ بھی میں تنی وسعت ای یار — اگر پہونچی نہ دہان تو سہی تنگ ہی پہ کر — جواب پر سوں نہیں جاتی تو کچھ پر نہیں اوسکر — گئی وہ دن کہ بنا بنا تا تھا وہ دہن گاہ گاہ کر
بہت نکرا سہی جو بات ہو دلبند ان کو — کیا تو ان کو حال لکھوا نی مفی اوس سے کہدہ کر — سنی سی نہ مجنوں کی یہ خاطر میں نا ہے — یوں ہی جاگی ہم ہی جھاؤ مو یہ سہ کر
ہو جو شیشہ دل تو تہ ہی گرنی ہی سو ہے — یکایک وہ گیا خاموش وہ دلدار وہ در — کہاں ہی دسترس یہ جوگی ہاتھ تہ وہ کی منگ — یہ شکل ہی کہوں گر نہ مرا کہی گہنکہ کر

۲۹۰ — ۵

تری قہر مین مون جرات فنی ہی جانی ہی — مجی نا ہی وفا دی کی جی نی ہی یہ رہ کر

ہو نہ یچی ہین جو انسو دیدہ گریانی سی یہ کر — اوسی ہین ہیلے شعلے دل سے انسی رہ کر — گریبان چاک کیون گل ہی کی کہنچی کو گنیون چنگی
نکی در دل سے سیر کلیہ اخر نکی نا ریکی — ہوا شرمندہ آخر ہیں تہا نا سی کہہ کہہ کر — بہی رہا ہی تو عالم نظر نا ہی پہر جانی — غرض عمان نوح انسو سیر لا دینگی یہہ بہہ کر

۲۹۱ — ۱۲

سحر مین نہ چہا نا ہوا حال جرات کا — بچا ہیتا جو درد غم شب ہجر انسی سہ کر

ہیرتی نظر جو آتی ہین خوبان اوسہر اودسہر — انکھین پہ بکھوڑ ہوندی ہین تا اوسہر اودسہر — کانو نگی مین اپنی چپ و راست کر نظر — بیجا نگہ کہ نہ پی ہین میکان اوسہر اودسہر
فیندا بہ تمام شب نہین آتی ہی یار بن — رہتا ہون کروٹون ہی مین غلطان اوسہر اودسہر — سیر اب گشت ان ہوئی اپنی اور سدا — ابر کرم کا برسی ہی یاران اوسہر اودسہر
کیا جانوں ہنسی مین وہ دل لیگا کہ کدہ — پہرتا ہون اوسکو ہو ندا گریان اوسہر اودسہر — پوچہا جو مینی دلکو تو بولا وہ ناز سے — ہوگا کہین پڑا ترا دل بان اوسہر اودسہر
وہ سیکس بکھوڑی نظر بہر کا ہر زبان — مت بیچ بنا بہر تری زبان اوسہر اودسہر — کہتا کا مجی ہیگذری ہی انیکا غیر کے — دن وصل کی نہ کیہ تو جانان اوسہر اودسہر
کاش کہ پتنگا رہوتا یہ راز عشق — پہرتا ہی اب مجہسے وہ پنہان اوسہر اودسہر — شاید دری ہی فوری سیر وہ طفل شوخ — دیکہی ہی تبع کر کی وہ عریان اوسہر اودسہر
تغیر رنگ سے روہی جرات ہلائی ہی آستین — ہی دوستی پہ پیر ہوا دامان اوسہر اودسہر — جلوہ تجہی کس آئینہ رو کا نظر پڑا — جرات جو دیکہتا ہی حیران اوسہر اودسہر

غزل

۲۹۲ — ۷

جیکو دلکی خبر ہی نہ دلکی کی خبر — تری بغیر کسیکو نہین کسیکی خبر — جو زندگی سو ہی منظور ہی تو ای ہمدم — خدا کیواسطے وہ دیکہ اوس گلی کی خبر
نہ اوسکو اپنی خبر ہی نہ اوسکی اپنی خبر — ہزار رنگ سی کیون بلبلین ہین بلبل — اوسہین بہی پہونچی ہی کیا میرے دلکی خبر
کہو یہ اگر مجہو رہتا ہی اپنی ہستی پہ — نہو ہین اگر ای نہایت نیستی کی خبر — سنی ہی آج ہین بطرح وہان کسی کی خبر

۲۹۳	بدلکی تازہ کیسی غزل اک عدد سہی	چربیہ بھی شاعرون کا ہے اپنی جگہ خبر	۱۲
بتاؤن ہمنفسا کیا مین گلستان کی خبر	تفس مین مجکو نہین اپنے آشیانکی خبر	تمری خیال مین دو نو جہان ہم گنوا رہے	نہ اس جہانکی خبر ہی نہ اوس جہانکی خبر
مثال شمع کرین سوز دل بیان کیسا	زبانکی کہتی ہین لیکن نہین زبانکی خبر	خدا ہی جانی مری جان دل پہ کیا گذری	نہ اوس یکین کی خبر ہی نہ اوس گمانکی خبر
ہوئی ہین ایسی جلا میں اسیر ہم کہ ہمین	نہ کچھ قفس کی خبر ہی نہ آشیان کی خبر	بہت وہ مجکو ستاتا تو ہی پہ ای یار جو	نہین ہی اوسکو مری نالہ و فغان کی خبر
ذرا گہر ہنسی گر شرم کیا تم ہی کہ یار	نہو دی صاحب خانہ کو مہمان کی خبر	تہ تخت دلکو ہمکو یہ گر خیال ہندکر	رکھی ہی قافلہ سالار کاروان کی خبر
کہین تجہ جا کی بتہا مرغ دل کہ ہمین نہین	قفس سے بیجی گئی گردہ آشیانکی خبر	چمن کی سکو خبر ہی نہ سکو خبر ہی زرسکہ حیران ہون	نہو چہچہہ مجسی نوای ہم صفیرونکی خبر
بزنگ بلبل تصویر کیا کہون تجسی	نہ اپنی مجکو خبر ہی نہ گلستان کی خبر	[illegible]	نہ اوس فراق مین جرات نہ اوس وصال کی خبر

غزل

۲۹۴			۵
اسکو ہے کیا کبھی ملاقات کہین اور	ذکر تو ہو جسی رہو راستہ کہین اور	کیا بات کوئی اوس بت عیار کی کہو	بولی ہی جو ہمسی تو اشارت کہین اور
اس ابرمین پاؤ نہین کمان فتنہ گر	رستی ہی مدام آبوہ بدر آہ کہین اور	جس رنگ میری چشم سے بہہ کر ہی جا بجا	اس شکل سی دیکھی نہین برسات کہین اور
۲۹۵	گہر اوسکو ملا ندر کیا رنج وہ جرات	بولا کہ یہ کبھی ہی مدارات کہین اور	۹
اوس بیوفا کی در پہ ہین سر بار بار کر	جب اوسنے چلا تو گہر ہین وہ بولا پکار کر	جب پکہ تک جانہ سکا یہ تیر تو آہ	آخر گل پر آیہ ہماری ہی ہار کر
صیاد کیا اسی لیی لایا تہا دام مین	جو اپنی سیر ہی چہوڑ دیا ہمکو وار کر	جب دیکہین اوسکو تب ہی کہتا ہی جور	دن کیا دیا ہی جان بھی اسپر نثار کر
رسوائی خلق تیری ہی خاطر تو ہین ولی	اتبو تو سیری طنی ہی ہنستے ہنسا کر	ای عندلیب رہیو نہ تو بن کی خفا	ہی گوش گل گر چہ بظاہر ہزار کر
بردہ شب اب نہین بھی رکہش کی پیا	مجسی نہ بی سبب خفگی بار بار کر	ایدل نہ کہینچ آہ جہا سوز دم بدم	کوئی گہڑی تو جبر بھی تو اختیار کر
۲۹۶	گہر اس زمین مین اور غزل کہہ یہان بہت	چرات تو بہی شاعرون کا ہے اپنی جگہ	۱۱
جب گہر کردہ چلا کسی ہمکیس کو مار کر	کچہہ کہتی کہتی رہگئی سب نہ بسیار کر	اے چارہ گر تہا تمہارہ محبت مین دل کہیو	سب کچہہ بسا طرابی مین ہنہا ہون ہار کر
گلگہ کبھی ہو گا ہی یا آپ آئیگا	ہون سخت بیقرار مین کہہ تو قرار کر	وہ عین اتصال طبیعت آزردہ ہو گیا	صحبت مری فلک نی بگاڑی ہزار کر
جاتا ہون مین گلی ہی تری پر ہی چوتہ	بلکون ہی اسکو کون رکہی گا ہمار کر	اک روز بات کہسہ کہ ہو مجسی صرف کل	یون اور مجہہ بہ جور و ستم تو ہزار کر
اوس بدگمان کو تو ہی نہ الفت کا ہو یقین	رکہدے مجہو اسکی آگ اگر سو ہزار کر	آنکلی یار کی ہو خبر کوئی دم بہلا	ایجان بر لب آمدہ اور انتظار کر
ایک آہ سرد کہینچ کی رہ جاتی ہین گہڑی	دل کو سوسوں بہانہ سے باندہ لیا ہمار کر	کہنا کسیکا یاد جسے آتا ہی ہمین	آستانہ پہ ہیچ کے مجکو تو بیقرار کر
۲۹۷	چرات آسی نہ غیر جگر انیا تہام کر	رہ جانی ہی ہو بولی ہی کوئی ہمکا کر	۹
راہی نوک مژگان پر دل پر ہ ہون	کہ جاتا ہی گل جس رنگ تماشا گل ہمارا	ہو اوا ہ کی گرمی سی دنا خیمہ گاہ	کہ ہستی ہی نہایتہ اپر سا یار گرمار کر
کہین تیری ہی نگہ و غمزہ نہ اچانک	خدنگ ادا سلی ہین بن کی سیج ہی یہ	کہین تو ایک بوسہ سے ہمارا منہ سی میٹہا کر	
قفس مین ہم سے یہ فریاد بی صبی	سیم صبح تو مت بوی گل ہمراہ لایا کر	نکل پہلو سی ایدل اسقدر مت شور و غوغا کر	

ہوتی ہی جب کہ دیگر غیرت آنکر شریک	گئی ہی اوسکی اور نہ آیا تمہاری ہی	دلی ہین کی باتون کا بس انکہین ہی	سحر ہوتی ہی یہ رات اوس کی کہ جسکی
۲۹۸	نہ ناہید جیتا ہی وہ نہ یہ خاطر بانی ہی	رکہ دین کس شکل حیرات ہین	۶
رنگین یہ وحشیونسی ہین ای یار رنگ و حنا	ہین اب جہان غیر تکلف رنگ و حنا	تہہ گئی ہین انکہین جھپکی نہین پلک	تجہہ بن ہین اپنی دیدہ بیدار رنگ و حنا
مانند قیس و کوہکن اب کوہ و دشت ہین	غمخوار ہین تو ہین میری غمخوار رنگ و حنا	یہ گل چمن کی اور یہ جام زمردی	ہی تجہہ بغیر ای بت مینو رنگ و حنا
مائل ہوں جسکا وہ بت نوخط ہی شنگرف	وین کیون نہ ہو تجہہ دیوانہ کا زار رنگ و حنا	گو فرش گل ہو اور ہو بالین مخملی	تو ہر ہین ہو نہ اپنی تو ہی یار رنگ و حنا
۲۹۹	ابکہ پہ ہے حیرات دیوانہ کیونکر جاے	اوسکی تو بالون پہ تلی ہین سر بار رنگ و حنا	۷
دل تجہہ کو دی ہم ہین بلا ای ہمدم کہنہ	یہ دیکہنا ہر بار کا دکہلانا ہی کہنہ اور	کل درد کی صدمے سے نہ یہ حال تہا اچہا	دل آج مرے پہلو ہین دکہہ جاتی ہی کہنہ
سرکوبی یہ بیوفا نہین میری طرفسے	شاید کہ رقیب آ ہوا سجدے ہی کہنہ در	کل تک تو ہم ربط و تسلی کی تہین باتین	پر آج مری جی ہین ہی فرمانی ہی کہنہ اور
غم کہانے ہی دنیا کا ای ہی کام نہین ہی	جو کوئی کہ عاشق ہو وہ غم کہاتا ہی کہنہ اور	ہین اور توقع یہ اوسی بیجون پہ	اصرار بالسی سر خط کا جواب آتا ہی کہنہ اور
۳۰۰	حیرات غزل اور اسمین باندہ زرگہنہ	مضمون بہلا دیکہین تو اب لاتا ہی کہنہ اور	۶
اے عشق تماشا مجہو دکہلاتا ہی کہنہ اور	کتا ہون کہ آرزو نہ نکلا تا ہی کہنہ اور	ناصح کی حماقت کو ذرا دیکہیو یارو	سمجہا ہون نہین کہنہ اور مجہہ سمجہاتا ہی کہنہ اور
کیا دیدہ و فہمیدہ ہی نسبت ہی کہ یہ اسپر	برسا تا ہی کہنہ اور وہ یہ سیتا ہی کہنہ اور	روزاوی مجہی ہنس نہ تو ہم کہ تجہی آ	کہنہ اور ہی بہاتا ہی مجہی بہاتا ہی کہنہ اور
پنجابہ بڑہا ہی یہ اوسمان کنوای	پوچہون تو نہین کہنہ اور مجہہ بلاتا ہی کہنہ اور	حیرات کہ طبع حیز ہو ہی یہ نہین جا	کہتا ہو کہنہ اور نہ نکلا ہی کہنہ اور
۳۰۱	**غزل**		۸
رو ہون نہین ہو وا کو دیوار کے اندر	سو راخ ہے گیا ہین یہان دل جگر کے اندر	پیمان شکن جو ہر گز نکلا گہر سے باہر	ہی دیکہتے ہین یہ تو شکل حباب کی سی
بیمار غم کا نیرے ہو حال جا حسیر	اک جنبش مژہ ہو دو دو پہر کے اندر	ہی دیکہتے ہین یہ تو شکل حباب کی سی	کیا کیا نہ پھر پیدا دریا اوس پتہر کے اندر
رونا ہون دردوں گر گر ہین تو ہو رہ غم کا	کہتا ہی جو تو نہین ہو تم نظر کے اندر	کیا جانین کیسی گذری ہے سیر نیلوفر کی	پیٹے ہین غم زدہ سے دریا جا کر کے اندر
اور ہاے جنکو اوسکا منظور رہا ہا	وہ فکر کر رہے ہین کیا اور کہر کے اندر	کہو قافیہ بدلکر طرحے غزل اب ایسی	حیرات ہو جسکا شہرہ ہر یک نگر نگر کی
۳۰۲	**غزل**		۸
بہر کے ہراس غم ہین ہون آتش گر کے اندر	ہر دم مری طپش ہی دل کے اثر کے اندر	نہ گل ہین باس ہے وہ نہ یاسمن ہی اوسمین	جو بو ہو ہاگ کی ہر گو سب بدن کی اوسکے
دیکہا ہو گل کو اوس بن ان کا مکر ہی گریبان	ہیٹے ہین ہم کلیجہ ہاتہہ جگر کے اندر	کیا ضعف لاغر نگیا نی ہی بیان کر	چسپان ہین جوان رگ گل ہم سر بسر کے
گر دش ہے ہاتہہ ہی ساغر کی جون مرد یا دہ	گویا ہی ہر نام غربت اسپر وطن کو اپنا	وحشت سے کیون نہ سر پہ رہے دشت گلی کے	باہر نکل پڑی ہین لیلا نہ بن کے اندر
۳۰۳	ہر دم نئی زبان ہی ہر دین شمع کو ہر ہے	ہر دم نئی زبان ہی ہر دین کے اندر	۷
علجا و کچہ نہین ہین تنہا تر نگ بہر	نام خدا ہو تم تجہی کیا کیا تر نگ بہر	اوس سبز رنگ کہ کہو نگیا وہ رنگ	نور و زا بکا کہ ہم ہین ہر سبز رنگ
لطف بیخودی کی ہو خوشی اسد اللہ کو	کیا مبتلا ہوا یہ کسی خانہ رنگ بہر	دنیا نہ رنگ کو کوئی دل پہ بہ بدہ	نکلہ دیکہو کوئی ہیر تربت کہ رنگ

کیا کیا بن اٹھکر شکوہ بہار آتا ہو دل پر		آغوش وا ہو کہ کے خالی پلنگ پر	۶۳	سہرے سے جو نہ ہو اوس کھنڈ پر
۳۰۴		جرات دیا کسی نے تجھے یہ پیام کیا		سنتے ہی انگلی جو شاشت کر پر
ہم اسطرح رہم باراں نہ نگاہ سو رہے		غریب جون کوئی رہ جا کہ کارواں نکلو		۱۱
چمن کہا یا نہ صیاد کبھی ہمکو		رکھا قفس کو بھی دیوار گلستان سے دور		پڑے تڑپتے ہین ہم نرم کلر خانے دور
خیال اوسکا مجھ سے نہ ہو تو بہ آہ		یہ وہم رکھیو میان اپنے ہمگمان سے دور		خدا رکھے مین اس شخص کو مگار دور
قریب مرگ مین پہونچا خدا ہی شاہد ہو		رکھا فلک نے مجھ تک فضل تبا سے دور		رکھی بہا کہ تیرے خدا فراسے دور
ازل سے ہو یہ فلک آہ فقر پیرا	ق	رہون نگینہ مین اوس انے دستا سے دور		تو کس ادا سے وہ کہتا ہے چل ہٹا مجھ سے
۳۰۵		کہی اگر تو انہین قافیہ نہین اور غزل		یقین کیجیو تم ہی یا سمان سے دور
ٹھہا یا ضعف نے یون ہمکو کارواں سے دور		مریض جون رہے یاران زندگانی سے دور		۱۴
گزرنہ پاس چمن کی تو اشک خونین سے		نبا یا منہے ہی ایک باغ گلستان سے دور		خبر ہین نہین کیا کہیو یہ گمان سے دور
جلا ہو دیگا اہو مرغ دلکو سوز فراق		الہی کہیو یہ برق اوسکی آشیان سے دور		کسیکے پاس رہے جا کر تو ہو جا نے دور
کہونہ خانہ گینی مین چین سے رہا		ملا جو گھر ہی تو اوس یار کا مکان سے دور		نہین ہو باد صبا کو بھی تیغ کا خانے دور
جو پاس پاس چمن کو کہا ہا تھ ہو بہا		وہ ہو بجو بر گل اب مرغ خوش الحان سے دور		سنان آہ مری ہو بجو اتنا سے دور
رکھا ہو ضبط فغان نو مرغ فلک نا یم		کہ دلکو ہا تھ مین تھامون تو ہا تھون سے دور		جو بیٹھتا ہون مین اوس شوخ بد ا کے پاس
۳۰۶		غزل		۱۱
گلشن مین جو صیف اہیکا کہون مین بیان نگاکر		ہر گل سے ہو بلبل کو سنے کان نگاکر		ہر بار بھولتی ہو یہ سیکا ہی تجھ دہیان
منظور کہین کس کا تجھے تیس ہی قاتل		دیکھو ہر خوشہ تیر کو تو سان نگاکر		گر وعدہ پہ کل کی ہمیں تجھے آتا
تک دیکھیو داغون کو عجیب سیر دکھائی		سینہ پہ ہر خونے گلستان نگاکر		کیا مفت مین آنی تہین سو ایکا تو نے
جا ہی کہان یا نفس فرو رہے دیکھیو ہر گز		ایک تیر جگر پہ تیرے یان نگاکر		اہی شوخ ہی جی ایدل نادان نگاکر
مستو کہ مجھ محفل مین دو اوسکے غرہ تر		آہو او یگا رنیکا دہ طوفان نگاکر		سینہ سے مرے تو کبھی سینہ کو نگا جان
۳۰۷		کیا جانیے دیوانہ ہو کہان جا کر رہا ہے		
ہم اوسکے دانستہ اوس کو کہو تو تیر		خاطر ستہ ہوں کیون ہم ہی سزا وار تیر		
نگہ تیر ہی نہین کہ سا ہے وہ ہین ہی		بیشتر غمزہ ہا سے تیر		
معاش فی کی پیدا نہ بان تیشہ		شک ناخ آہ سے تیر		
بو کہ ل اسا ہی ہو طلب کیجیو		یون تو ہر جو ہین کو ہی نہ تیر		

۳۰۸	جوابات اب اور ہی کہ نہ سکے گا کوئی جن کا حل	۶۷	خامہ کیا کوئی نوہین تو یہ جوڑی تیر ۹
آنکھ کا گونگ نہ تیر نگہ مچھوڑی تیر	رشک صد مجنوں کو سیکڑوں مدد ہی تیر		اہو بیرہ نہ لگا تو نگ جفا صد سہ زار
روح فرہاد کو کسا رہ پہ خجلت ہوں سو کیا	پاؤں پر ذہن سر کے ٹیکن جوڑی تیر		دیکھیو سنگدلی نزع میں عشاق کو یکہ
ہو اوس بت کو یہ ہی بات کہ تنکا ہر جو توڑ	بت ہو رہ جائیں گے ارادہ ہوں گو ڑی تیر		دلمیں اوس بت کے ہو نا ونکا اثر فاک کرنکا
مار و نخل ہی لو زم مرد اک تربت پہ	شاید آ کر وہ کبھی دو سے چھوڑی تیر		ابہ خطاب آخر دیا ہی مجھ تیر پہ پورا
۳۰۹	جوابات اب کیجیے نیا اک محل ریختہ اور		تا یہ جانیں خوب ہی ہی جوڑی تیر ۹
ہمہ چھاتی پہ لگا گو کہ چھوڑی تیر	دہنہ پھوڑ و کلیجے کے بیں پھوڑی تیر		دل کامل دانشا گیا کل کی طرح ہی یارہ
دستو نین مجو شیرین کہ جو دیکھی تصویر	تیری تصویر سے سہر منہ کو نہ موڑی تیر		ہمہ چھاتی پہ رکھ دو سری تو ڑ ی تیر
نگہ یار ہو سینہ کو مرے کیونکہ نہ پار	یہ وہ ناوک ہی کہ بس چھیدہی تو ڑی تیر		سنگ بر سینہ ہوں کہتا کیہ کیا کر یاد
آنکھیں تیہرا مین مری دیکھہ پر یہ نام	کیونکہ وہ سنگدل اور ہے چھوڑی تیر		جا ہ گل آ کو چہ یا جا یگا تھو ڑی تیر
۳۱۰	اب تو اوس کو چہ مین یہ حال ہی حوالات اسا		شہو کرین کہا تی ہین جون بات کر و ۹
قصد جانیکا نہ ملک دلسی تو ایجا ن کر	سن مہری تب اس آبادی کو تت ور انکر		ای خلک ہر بہر کر تو اوس گہر ہو کر تو ر یا
میر ی لگ چلنے سی یون بولا دو دم غو ر	آدمی ہر بات کر تے ہین یہان پہچا نکر		اس دلبر انکیو ہی یار ب کہ ہین اوس ان کر
اوسکو ملنے کی کر ی جو صنع ہو مجھکو دا	ایک پا یا ہے جسے سارے جہانکو چہا نکر		خواب ہین جو لگ گیا تہا وہ گیا تھی آنکر
سانس سکتے نہین ایسی ر ہی ہو ہی ز یر	کچھہ تو اوسی ظالم ہماری در دکا در مان کر		باغبان ہم شہین جان اور گلو نکی کا ل
۳۱۱	اس زمین مین چا ہیہ جرات غزل ایسے کہہ		تو کہ قا بل ہون ترے اشعار تجھکو جانکر ۹
چیکے چیکے رو نے مین منہ پر دہ چھپا تا ن کر	گر ہو باد آیا کیسکا اپنر گر مین آن کر		منہ لپیٹے ہم پڑ ہین مین مزا تہا نکر
قصہ فرہاد سن مین کچھہ لگا کہنے تو وہ	بولا کش شیرین زبا نی سی کہ سن او ہبان کر		یہ کسی پر دہ نشین کا کیا پیام آیا کہ آہ
دیکہ کچھہ ہنسنے سی کھیلنے پر یہ ہو ہنسو	ہنسو کیا جانین یہ مانیکا کہنا نا نکر		دیکہ پیغام اب کوئی دم مت سر کہ مجہ پاس سے
جوش حیرت سی ہین اب دیکہنی کر کہ کمال	بس جمال یار آتما ہی نہ تو حیران کر		ہون تصور مین جو میں اک شمع چہل تو نکر
۳۱۲	مشکل عشق اتبو جلت پر ہی ہر خدا		جلد مشکل اہی یا مشکل کو آسان کر ۱۴
ہو شمع شعلہ ہی ہر طپش اپنی جان پر	اک آہ کر تو آ یا تہا پر گئے زبان پر		یار ب تو خیر کیجیو پر ہیر کے باغبان پر
ہر ذرہ ہین دسیہا ہیں مرگ ہی جہا	اسدم ہی اپنے کر کوئی اوس آستان پر		پہلے رہین جو منع مین تہا سو اسکی آہ
پیٹا ہو ذکر اسکا ہو نالہ ہی مثل رقص	گا ہ زمین پر ہر کہو آسمان پر		ایدل خدا کو کر یہ سے زیادہ کیجیو ضبط
ہم درد غم ہے جان و جگر پر ہمی ہو	کہتہ ہو وقت نزع یہ تیہا ہی آپ ہو		مر تا ہون مین تو جان تمہارے اوپر

قاتل خلق کرد واسطے شیشہ بدل کینچی	بار گراں یہ سر ہی تن ناتواں پہ	وقت اذاں ہی کاٹ رہی تیغ وقت کی	گر دو چھری تو لا تندہ دکھا جلو کاں پہ
پھر پھر کے دل فدا ترے تیغ مژہ زبان پہ	بس خوب جا دیا ہے تیرا امتحان پہ	گھبرا نہ اے تمہارے یہ نظارہ ہر دا کہ آپ	قا بیٹھو تو میرے پاس ہیں ہم تو ہر زبان پہ
جانا کہیں ہی اور بھی تقصیر ہو معاف	جو دل میں ہی تمہارے ہو سو اپنی زبان پہ	کیا جانیں ہیں وہ کاکل و چہرہ میں جرأت یہ کیا ہیں	کل دان ہو جو حشر خلق تمہاری کی جان پہ
۳۱۳	غزل		۱۲
جوش گریہ سے دم رخصت یاد آتی ہے نظر	ابر جو شان کا نبد ہا جیسو کنار آتی ہے نظر	رنگ گلزار جہان گر چند ہزار آتی ہے نظر	جین پہر وکو گہان جیکہ نیا یاد آتی ہے نظر
اپنا جب کوئی تصور میں گذار آتی ہے نظر	حسرت پکین اور ہر صورت یار آتی ہے نظر	ہو نہیں کس نخوت گلزار کا زخمی کہ مرے	ہر بن مو یہ گل زخم نہ آتی ہے نظر
ہو جہاں جنبش لب کا ہو نیا یاد آتی ہے نظر	منہ کہاں یہ کہ زبان ہو نہ کنار آتی ہے نظر	ہم وال فروختہ وان جو سر شک ہیں آہ	نہ جہان یک صبا کا ہو گذار آتی ہے نظر
سر بلندی و فرخندہ جبین چہرہ کو ہے بیر	کہ بروئے سخن و عدہ پہ گفتار آتی ہے نظر	جیکہ ہر روز کہن وعدہ پہ گفتار آتی ہے	کیون نہ ہر دن ہیں پہ ر و شمار آتی ہے نظر
ہو اصبد نگ شگفتہ ہے دریا دو دل باغ	ہر طرف جلوہ گل ہائے بہار آتی ہے نظر	چار سو نشہ سرای ہیں ہر خان چین	شاخ در شاخ عجائب گل و بار آتی ہے نظر
موج دریا اور ہر گلبن یہ کہ ہالہ کیا ہے	یک طرف ابر ہیں ہنگامہ آرا آتی ہے نظر	ہو دو اطراف سے گلبانگ گلستان گلگشت	کونہ بلبل کی ہو اور پرتو بہار آتی ہے نظر
ایک طرف سرو و سمن ہیں یہ کہ لالہ کیا ہے	گردش جام ہر جیون گردش دوران	یا تندہ ہیں مطرب سنو خوش آتی ہے نظر
اب بہ بیاض سفینہ ہے جو جاہیں وہ ہو	گلشن زیست کہ تب ہلکو بہار آتی ہے نظر	عاشقا نغزل اب نہ کوئی حرف آتی ہے	شعر دیکھ تا ہی یار و کو یاد آتی ہے نظر
۳۱۴	غزل		۸
[illegible]	[illegible]	[illegible]	[illegible]
[illegible]	[illegible]	[illegible]	[illegible]
[illegible]	[illegible]	[illegible]	[illegible]
[illegible]	[illegible]	[illegible]	[illegible]
۳۱۵	غزل		۱۳
[illegible]	[illegible]	[illegible]	[illegible]
[illegible]	[illegible]	[illegible]	[illegible]
[illegible]	[illegible]	[illegible]	[illegible]
[illegible]	[illegible]	[illegible]	[illegible]
۳۱۶	غزل		۱۶

شوخی ہی جب یہ پیش نظر آئی ہی نظر	کیا حال دل کا تیرہ و زیر آئی ہی نظر	شب خواب میں جو یار کا در آئی ہی نظر	کہلتا ہی آنکھ موت کا گھر آئی ہی نظر
در پر تری پڑا تہا جو یک بار دامن عجز	سو اسکا اب جہانی سفر آئی ہی نظر	جیون برگ گل پر ہی کو ذوق خار ہی	یون اب مزہ لخت جگر آئی ہی نظر
بیخود کیا ہی تو نے مجہ عشق سی جسے	غش میں پڑا وہ درد دو پہر آئی ہی نظر	وحشی کی آنچ پوچہ نہ کیہ سر گذشت تو	اب کو یکو وہ خاک بسر آئی ہی نظر
آنسو ہر ایک غیرت طوفان نوح ہی	اب جوش پر جو دیدۂ تر آئی ہی نظر	پہیکا لگی ہی حسن تبان یون ہی حضور	جون رو سر بر و شمس تر آئی ہی نظر
اشن میں جا ہی جو دل افروختہ ترا	افشن زدہ ہر ایک شجر آئی ہی نظر	کیا جانیں کیا اسیر دن ہنگدری کی گزر	خالی ہین اور نوۂ پر آئی ہی نظر
یکہ نکرنہ جا ئین بزم تبان ہین کہ ہان ہمین	قدرت خدا کی ہیچ نظر آئی ہی نظر	یعنی کہ رشک سد بری دو شیل برق	چشمک زنان ہر ایک بشر آئی ہی نظر
معدوم ہی بصورت عشقا قرار صبر	ہر سو جہان ہین فتنہ شر آئی ہی نظر	ابنای ہر کہتی ہین باہم عجب خبا	برگشتہ اب جدر سی پسر آئی ہی نظر
لیکہ غنیم غور تو اسکے جہان ہین	جو عیب تہا سو اب وہ ہنر آئی ہی نظر	کی ذر ری فلک نے جوانی عجیب کی	یا بی ہر ایک صاحب زر آئی ہی نظر
اس دہر ہین خدا شر خاکو کیو تباہ	ہر دم جہانکا طور تبر آئی ہی نظر	جراب غرض یہ مصرعۂ قوت جی حسب حال	رنگ زمانہ نوع دگر آئی ہی نظر

۳۱۷ ردیف الراء ہندی ۹

سب چلے تیری آستان کو چہوڑ	بد زبان اب تو ہس زبان کو چہوڑ	مت اٹہا یار تیرے کو چہ ہین	آن بیٹہا ہون دو جہان کو چہوڑ
باغ سے وہ چلا تو مرغ چمن	سب چلے سایۂ گلستان کو چہوڑ	ہنتیمن کہہ تمام قصۂ عشق	آج کل پر ند آستان کو چہوڑ
وقت سختی کی آہ یاقی ہی	جان بہی جسم ناتوان کو چہوڑ	صحبت راست کب ہوئی ہی ہزار	تیر آخر چلا کمان کو چہوڑ
یہ مرا حال ہی کہ وہ قاتل	اوٹہہ گیا دم کے مہمان کو چہوڑ	جسطرح پیر علق پر خنجر	دی کوئی مرغ نیم جان کو چہوڑ
	گر جوانی پہ رحم جرات کے	پس خم عشق اس جوان کو چہوڑ	

۳۱۸ ردیف الزا ۹

نشست نا کسی صورت سی ہر دو ان پر ہو	پیرون ہو ان ہی ایسی ہین کہان کہان پر ہو	پیام اب وہ نہین بیجتا زبانی ہی	کہ جسکی لیتے تہی ہو نہو نہین ہم زبان پر ہو
کیسکے ہین قدم ہی جہان ہو فصل بہار	نظر آیا ہی ہر دان سرو خرام ان پر ہو	خوشی سی مرغ دل اپنا تہا جو نغمہ سرا	کر ہی اب قفس تن مین وہ فغان پر ہو
تماشا کرتا ہی ہر شب فسانۂ شادی	وہ کان سنتی ہین اب غم کا داستان پر ہو	وہ چشم کیسکو میسر ہی بحر حسن کی دید	سر تماشا مرج تنک اوس کے ہر دان پر ہو
کہی بہاتا ہی جیبان جو بانہ تہی سوا	اب اپنے سینہ ہی گلتی ہین ہر زبان پر ہو	پیام بر ہین دیر تو جو کہ مژدہ وصل	وہ آکے کرتے ہین اب اور کہ پیمان پر ہو

۳۱۹ ۱۱

گر سکے کیونکہ بلا پاؤن دور نجور دراز	فراق مین کسی پردہ نشین کی ای درات	جگر پہ لکتی ہین سو سو جسم ہی پیکان	
یون نہ سو جانی اوس تلک سے پر پر ہن	جسکو تبر ہو خفتن کرسی پر دراز	صبح محشر ہی کہا سکی کہ سحر ہوئی تو ہو	چہ نیہ وقت کی قیامت شب دیجور دراز
عبد وکیا ہی یہ خدا جانی تصور سی کیا	دیکہہ کر جسکو کرے دست ہوس حور دراز	دم مین سو بار ہو مضطر امید جانا تا سو	اب کئی پاؤن پسارے ہی طرف گور دراز
جو چیان جنکی تصور مین کلیجے کی ہر ن	ہاتہہ کرتا ہو ہر دم دل ہیجو ر بیدا	کیون فلک چیل کی شب کو نہ سحر کرتا ہی	اور شب ہجران ہو بے فی فور دراز
	تیر ہر ژگان ہین وہ کافر بت مغرور	زندگی مین تو دل آرام سو یہان نہ کر	چین سی اب ہی تہ خاک وہ مغفور دراز

اختیار آنکہ اُٹھا ذکا جیں کو ہو نوان	کر سکے کیونکہ زبان پیچ کو دُہرا دے	کیونکہ قاتل تمہیں ہم نا صح مشفق ہمچیں	سارے عالم میں ہے تصدا جا شہورا
	ملیگی جرات سے اگر پاس ہے بدنامی کا	نہیں تو بات پہنچے جائیگی یہ دردا	
۳۲۰	ردیف السین		۸
کچھ بھی نکلے نہ دل زار سے یا رہوس	جو کرے جین ہے جلا کر یہ بیمار ہوس	کہتے ہو کشمکش دام ہے مرغان اسیر	کھینچ لاتی ہے ہمیں جانب گلزار ہوس
اور ہاتھ آئے ہے ہر بازار جان ہے کیا شے	ہاں مگر اک خریدار میں ہیں خریدار ہوس	کاش پوچھو وہ دم قتل تو کیا ہے پیرو	ایک بوسے کے کہے ہے یہ گنہگار ہوس
دیکھ ملجا کسی گوشہ میں وگرنہ دلکی	ہم نکالینگے کسی دن سر بازار ہوس	جان لب ہون مجھے محفل ہے اپنی تو ابھی	اور یاں ہے کوئی دم بیٹھو ادھر یار ہوس
آجیسی ہم نے کوئی دم کوئی آن	دم نہ لے کر کہے ہے کوئی بیمار ہوس	کہنہ غزل اور یہ تغیر قوافی جرات	پر ردیف اوسکی ہے کیسو تو یہ کرار ہوس
۳۲۱	غزل		۹
اب نکال اپنے کچھ پیار کی گردش افلاک ہوس	ہونگے جب خاک تو پھر نکلگی گرد خاک ہوس	صحبت یار سے ہے عیش سو وہ دن ہی گئے	اب تو شیخی ہے عشرت ایدل غمناک ہوس
مست مے اوسکو اگر پاتے تو بیٹھا پہ چمن	نکلی کیا دلکی یہ زیر تیہ تاک ہوس	آشیانہ کو مرے پھک دو اے اہل گلشت گل	یہی رکھتا ہے ذلیل خس خاشاک ہوس
قتل عشاق ہے کب جرم محبت پہ روا	ڈر خدا سے نہ کر اے بت بیباک ہوس	کر نگاہیں طرف دامن زین اور کہا	اب یہ کچھ باقی ہے اک صید ہلاک ہوس
رکھنہ قدم آنکہ تربت پہ میری بہ خدا	بعد مرن تو یہ نکلی بت سفاک ہوس	حق تو یہ ہے کہ یہاں تیر ہے قدموں کے	خاک ہو جائے یہ کہتی ہے سر خاک ہوس
۳۲۲	ملیگی خوبانی جرات کہ ہے ارشاد حضور	عشق کی کرتے نہیں جا اوراک ہوس	۵
غم ہمارا کر جو بیٹھون کسی غمخوار کے پاس	بیقراری یہی کہتی ہے کہ چل یار کے پاس	منہ نہ کھلوائے مرا چپکر رہو جانی تو	آپ جیب جیب کو نہیں طاقی ہیں اغیار کے پاس
ہین الم میں ہون دل زار تو بیچارہ تمام	آہ کہتی نہیں بیمار کو بیمار کے پاس	دور کر بات لگو لوگ ہیں ہمانی اوکو	اب جو گھر ہمکو ملا خانہ دلدار کے پاس
	ہم اسیران محبت کو چین ہی پہر کیا	جانین یا وہین جو نہ اپنے گل نیچا کے پاس	
۳۲۳	ردیف الشین		۷
لگ اوٹھی یون دل سوزان مجھ پر کو آتش	جیسی اک گھر ہے لگی ویسے گھر کو آتش	آب و آتش ہے ہم جمیع تعجب ہی تجھے	شمع سان کیونکہ نگودیدہ تر کو آتش
آپسے تو جلا یون دل ویران میرا	خود بخود جیسے کہ لگ اوٹھی ہے گھر کو آتش	آنکھ لگتی ہی مرا جسم و جگر ہوتا ہے	یا تہی لگی اس آہ سحر کو آتش
دیکھو ہے اب عزت نہ گنہگار ہی	جی ڈہر کتا ہے نہ لگجاوے تمر کو آتش	جل بجھا ملک تن اس عمر کو گر کہ نہ بجھا	حیف صد حیف لگی ساتھ مگر کو آتش
۳۲۴	آہ کیا کہیے ہے جرات تو یہ کہتے ہین لوگ	ذکر کرتے ہی لگی ہے یہ کدھر کو آتش	۷
مہر شک و حسد و جنگ سے ہے دل گئے تاب و کبھی تاب و گئے تاب و تش		طلاقی نور گر ہو جیسے داخل گئے تاب و گئے تاب و تش	
تو وہ پہ پوشش ہے جسکی خاطر شرار دن لکھنہ لکھنہ دلفگار جنگ		بہاتے ہین اور جلاتے عاقل گئے تاب و گئے تاب و تش	
کہ دیوان گر وہ نوع غرناک تو یہ ہی صورتا ہو جیسے کوئی		کرے ہے گر نیکا قصد جاہل گئے تاب و گئے تاب و تش	
سمجھے کے اک کھیل کیا غضب ہے ہمارے اشکے کو بجھ مردن		سپہ دکرتا ہے اب وہ قاتل گئے تاب و گئے تاب و تش	

گریبن ہین کتنے پرستش نار کتنے پوجین ہین آب دریا	تیرا ہی جلوہ ہو شمع محفل رکھے بآب و گھے باتش
او نہین ہے کیا خوف آب و آتش جو صورت روح ہین سکرو	کہ باد جیتی ہی جیسے مل مل گھے بآب و گھے باتش
غزل دم گریہ و فغان کہہ اک اور یہ چاہیے کہ جرات	ردیف او سکی بھی ہو یہ مشکل گھے بآب و گھے باتش

غزل ۳۲۵ ۷

یہ سرد و گرم زمانہ ہی دل گھے بآب و گھے باتش	کہ خشت سازنے کی جیسے ہو گل گھے بآب و گھے باتش
یہ تشکل باران و برق ہر لحظہ گریہ و آہ کی بدولت	رہے ہے شغول میرا مائل گھے بآب و گھے باتش
گذار رحبس جا پہ چشم گریان ہو آہ ہم سے جلے بلونکا	دو چار وہان ہون سب اہل محفل گھے بآب و گھے باتش
بہائے دریا جلائے صحرا ترے دیوانے نے اے پریرو	مسافر دن کی ہر اتبو منزل گھے بآب و گھے باتش
یہ سوز رشک عشق جان گداز اب ہوا ہی یہ رنگ آہ اونکا	کہ جون گل شمع ہوے شامل گھے بآب و گھے باتش
خیال مین اوس گہر سے دندان و لعل لب کے جو سو گئی شب	تو خواب مین ہم ہوے مقابل گھے بآب و گھے باتش
یہ کچھ ہی دل سے سوا دالفت کہ ہنیم خشک جیسے جرات	برابر انگشت ہوے داخل گھے بآب و گھے باتش

ردیف الغین ۱۲

۳۲۶ بلبل کہو نہ کیون کر چمن مین کہ باغ	او تنگ ہو ہی مین اجس خاشاک جا ہی باغ	آجا ہو گر چمن مین وہ رشک فراہی باغ
ہو کی نہ رنگ سبزہ بیگانہ پایمال	ایسی بری گھڑی ہی سکر آفات ہی باغ	ہر گل کی جیب چاک ہی بلبل ہو گھر گھر
ہم گریہ ناک مگر کی اک آہ کھینچ کر	لاس آتی تجھ بغیر ہوا ہوا ہی باغ	نالہ تری گلی کا ہون مشتاق ہون ترا
داغون کی ہی سبب سے سینہ ہی بہار	گر گل نہو شگفتہ تو کیا ہو فضا ہی باغ	ہو صبا یار تخفہ لالہ کو مت سمجھ
ہو گل تری گلی کی ہی بلبل جا ہون مین کہان	بلبل کا جی کہین بے لگی ہی سوا ہی باغ	مین کیا کرون جو ہوا ہون گل داغدار
ہی عندلیب و دیدہ خونبار یہ مرا	دیوار و در تفس کا ہی کرکہا ہی باغ	یون عشق سے ہی دل دیوانہ داغدار

ردیف الفا ۱۱

۳۲۷ گرانی ہی نہ بیجا گمان اور طرف	کو دیوانہ کر اپنا نہین ہی بیان اور طرف	بان تلک نہ رہی مین تک رہتی ہی اوسکو
ہو گیا کہان آنکھ جا نی ہی چپکے یار سے	دل کسی اور طرف جا ہی جا اور طرف	شب ہے مرا نو ہی سہا ہے ہو ہی مین تنگ
ہر سخن ہی بات کیسکی تو دکھا مت انکہین	دل تجھ مین ہی سیا گر چہ ہین گمان اور طرف	ہر جانب کو جو انکھ کر وہ شاہ سوا
ہت کیسکو مالا لب اپنا کہ بس آہ	ہو تجھ سے نہین ہر زبان اور طرف	سارا ن فتہ کو یہی طرف مجنون تو
ہرت ناوک غم ہو تی مین ہم صید زبون	جیکہ جاتا ہی وہ دلبر کمان اور طرف	مت کھو فیکو میرا ترتی گر تک جا کر
۳۲	گر سنون یا نہ جرات تری تو کہیو معان	کیا کرون مین کہ بنا جا ہی جہان اور طرف

۳۲۸	ردیف القاف		۹
ہو یہ کل کہ اور اسکی آب میں فرق	جیسے پانی میں اور گلاب میں فرق	لب خوبان کہاں و لعل کہاں	ہے بہت بے حقیقت اور خراب میں فرق
لاکہہ گالی کہو ہم کم مت دے	میں گنہگار تو حساب میں فرق	زاہد از بہر تو پڑھا میں عشق	ہے تری اور تری کتاب میں فرق
او شرابی گزک تو کرتا ہے	کچھ تو کردوں میں اور کباب میں فرق	آنکہ جیسے کھلی نہ دیکھا کچھ	زندگانی میں اور حباب میں فرق
کچھ یہ بین کرتے تم جو شعلہ میں	اور اوس رخ پہ پیچ و تاب میں فرق	ہے زمین آسمان کا یا رب	ذرہ میں اور آفتاب میں فرق
۳۲۹	کیونکہ جرات ہو شیخ تجھ کہ ہے	پیر ہی اور عالم شباب میں فرق	۷
فیض اور مرحبا ہی تو ہا ہی ہو	پر الٰہی مجھکو یہ کیسا دیا آزار عشق	سنہ ہری گرچہ ہوا مہ کی پر آخر کل	آہ و نالہ سے ہمارا گرم ہے بازار عشق
شوق گل بیل کو دنیا سے کیا تو ہی ہو	ہی ہو روز ازل سے ہی خمیر کار عشق	تن سے میرے سر اوتر جائے تو ہو جاوے سبک	اب اٹھا سکتا نہیں میں اپنی سر پر عشق
او گیا ہے رنگ و کا اور ہوا میں خشک لب	تیر ہی جیسے ہی نیاں میں [illegible] آثار عشق	چشم تر تیری کہ تیری ہی در دل ترا	کیا ہوا تہ ہی جو کوئی نہیں دار عشق
	ہمسے کیا حاصل چھپا ہم ہیں آفت	کیوں نہیں کرتا ہے حرات ہمسے اظہار عشق	

۳۳۰	ردیف الکاف		۹
ہو ہی جمعیتہ آفرینش نظر لاکہوں ایک	کیا پریشان ہیں باہم یہ شیرازہ لاکہوں ایک	ظرف وضع کا تیرہی عالم او جو عالم دیکھا	حق سے مانگی ہیں دو عالم او دو لاکہوں ایک
گر تہ خاک نہیں جا اقامت تو بہلا	مور کیوں زیر زمیں رکھتی ہیں گر لاکہوں ایک	گرچہ ہے صورت انسان میں فرق صورے	نخل دعوت کا مگر ہیں یہ ثمر لاکہوں ایک
شیشہ نکو وہ لاکہوں کرتے ہیں کہ تو ہی	لاکہوں جا جلوہ نما ہو ہی ہے لاکہوں ایک	روز و شب گرچہ کیا کرتے ہیں آہ و نالے	دل میں کرتی نہیں پر اسکا اثر لاکہوں ایک
صدف چشم میں انہو وہ پر از خون و سرشک	رنگ جیسے کہ نہیں لعل مگر لاکہوں ایک	نہ ہے نرم دل لطف رفاقت کا دلیل	یعنی دین جو ہاشل میں ان لاکہوں ایک
کہہ غزل اور نکہہ فرق کر اسمیں مرا	فرد تا کہہ یہ سکیں اہل سخن لاکہوں ایک		۷
جا تہ میں تجھ ہی پر شک کر لاکہوں ایک	کیوں شب ہجر نہوں کر نکیرین لاکہوں ایک	کوئی بیدرد و جا ہو کہ نہیں پاتی آہ	قطرہ آب جہاں تشنہ جگر لاکہوں ایک
واہ کیا ملک عدم گاہ ہی سیدھا رستہ	زاہد یتیں ہیں ہمنگام سفر لاکہوں ایک	لشکر حسن ہے جان بر جگر و دل شہ میں	ناموافق ایدھر اور ادھر لاکہوں ایک
ایک عالم کو کیا حسن نے اپنے کیسو	باندہ ہر رستہ ہیں دیتا ہے پہرہ لاکہوں ایک	آہ کیا جاوے وہ تہا کرن ستمگر صیاد	کل اور آتا تہا کہ دام میں لاکہوں ایک
۳۳۲	میں بھی جرات ہوں کوئی تو مجھ سا ہو	گو مرے قتل پہ یوں باندہے ہو گر لاکہوں ایک	۱۱
نہ سکوں اور نہ سکوں گو ہیں کو اور گر دن تک	کر دن کیا بسر گہر کی نہیں یہ اگر دن تک	کر دے ہو رخ کن انکھیلو نہ سہ اب کہ خنجر کو	وہ بیچ تا ہو در لا تا ہو سو بار گر دن تک
مرض عشق پر کیا تا ہے اپنا دم کرنا	کہ لا سکتا نہیں یہ بار تہ دہ بار گر دن تک	کیا چاہو ہو کہ کیلیو فان بر پا پس نہ دو اشنا	کہ پہونچی موج خون اب دیدہ خونبار گر دن تک
[illegible] میں پہنسے کہ جو تیر ہو ہوس ہو کو	گنا ہگو ہیں ہو صید ہم تہا ر گر دن تک	در اشک اپنے انکہوں سے نکل پتلیں میں بیکبار	نہ جا تا ہی جیب او سکی صراحی بار گر دن تک
سر او نہ ہو ہی اہل ہنر میں ہو کہو جا ہے	جو او ہوں قال کی یہ نیچی تیغ جوہر گر دن تک	تو ہو ہو کیوں نہ اسکا شتہ نار گر دن تک	
ہو ہو فرق بار عشق میں او ر بار دنیا میں	کہ ہو یہ دو شیں تک و ر ایستا دہ ہا ر گر دن تک	بلا ما لب ہو لب تو ہو ہو بہت شیدا ر جا نا ہے	کہ سوت آر زو پہونچا نہیں کیا ر گر دن تک

۳۳۳	نہ موڑوں منھ جبتک بھی منھ کہ پاؤں میں نہ تجھ کو جزا سے	جو ہو بچے سر سے ایقاتل ترے تلوار کر تن تک	۹
جسم دل یوں طپش دا غ تمنا خشک	تا پھر شیشہ ہی ہو جا ہیں رگ جاں تا خشک	اشک ساں دن کی ہی جا ہم دہ مگاں ہیں گاہ	اپنی ہمسایہ کی بھی نہیں پرتا خشک
یہ فنی عشق ہے کیونکر نہ کہوں چشم تر کو	ساغری کو کوئی کہتی ہیں متوالی خشک	ترکی اوس تیغ نگہ سے ہو کیوں چشم حزیں	ایسی گھائل کی کہیں ہوتے ہیں زخم آلی خشک
کیفی اس چشم گریاں کی ہو ہم مستوں کو	دو عدد میں جبکہ ہو ہر کہوں پیالی خشک	دشت پر خار میں ہو آمد و رفت اسکی مدام	تیرہ دیوانی کی ہوں پاؤں گیا چھالی خشک
جوش نے گریہ خونی کو اگر چہ نظام	تن بدن سب ہے عشاق کا گرد الی خشک	پک گیا یوں تن زار آہ شہر یار ہو	ہو ہو جیسے کہ جلا دیتے ہیں پر کالی خشک
۳۳۴	گلشن دہر میں ہم ہیں غنچہ ہی جرات	عین ہم چشم ہیں جس محل کو سب دالی خشک	۹
دل دے چکے ہیں تیرے بھی ہم ہی قدر ہی جان تلک	بیر حمی تا ہی بت کافر کہان تلک	صیاد اسقدر بھی ستم تک قفس مرا	صبا خدا کرے سنبلے تو بوستان تلک
لو خاک ہی کیا نے تو اے بخشم تم کہین	نکلا ہے نسے خون جگر ہا جہان تلک	سینہ تمام عشق کی آتش سے جل بجھا	پہونچی ہی نوبت اب تو دل خستہ جان تلک
یون نقش پا بجا ہو فیقو نے دی	پہونچی نہ کاہ صنعف سے ہم کارواں تلک	گر ایک آہ کہینچے تیرے فراق مین	جل جائے سب زمین سے لی آسمان تلک
توڑے ہو جاں پر تو رہا دام سے ہوئے	ممکن نہین جو پہونچ سکین آشیان تلک	اتنا بات کرتے جرم مرا کل جو لیگیا	جلاد مجھکو اہیں بتا مہربان تلک
۳۳۵	جا ہا مین جرات اوس سے کہ حال دل کہون	آیا نہ ایک حرف بھی میرے زبان تلک	۱۰
کہر ائی مین مرا وہ بت دل خواہ ہی ایک	لوگ سچ کہتے ہین یہ بات کہ اللہ ہی ایک	رہ گئے دن کہ سدا شور و فغان کرتے تھے	اب نہ ایک آہ بھی سینہ مین ہے نالہ ہی ایک
بزم مہ مین نہ ہی مرا یہ ہی یون جلوہ نما	جیسے انجم ہین بہت چرخ پہ ہر ماہ ہی ایک	اوہی باتون مین فریب اوسکے دیا ہا عظ کو	کام مین اپنی غرض وہ بت گمراہ ہی ایک
رات تک رات کے ہم یاد دلاتے ہین اوسے	چھیڑ اچھی ہے یہ ہمارے گلہ بیگاہ ہی ایک	اسی غم عشق سلامت رکھی اللہ رکھے	نہ ہی تو یان سیر احوال ہے گاہ ہی ایک
مرتے مرتے بھی ترا نام زبان پہ ہی رہے	آرزو لین ہماری یہی دا نہ ہی ایک	سو طرح کا ہین ہمہ لین گمان گذرے ہی	دوست اپنا بھی اگر یار کے ہمراہ ہی ایک
کیا عجب ہی نگہ ہمپہ جو وہ ہنسکی نگاہ	ہمسے لاکھون ہی گدا ہونگے پہ شاہ ہی ایک	جرات اس عشق کی منزل کا عجب رستہ ہی	سیکڑون جسمین بھٹکتے پہرین گو راہ ہی ایک
۳۳۶	غزل		۷
بلبل کو ہو سیر گل و گلزار مبارک	اور مجھکو ترا دیکھنا ہو یار مبارک	باری کہین ہو جاکے ہوا نالہ گر فقا	ہو مجھکو تو ہی جاہ دل زار مبارک
یاری ہی ہفت مین تری ہی مین کا ہون	ایسا ہو مجھی عشق کا آزار مبارک	کافر ہون جو ہو یار مجھی خوش طولی	ہو مجھکو ترا سایہ دیوار مبارک
ہم اور وہ کل گل سی تو دیکھے او سکو	بولے زرہ طلعت سب اغیار مبارک	ہو اوس زلف کی تصور مین لڑیان	رونا تجھے چشم گہر بار مبارک
	اوس بار سی ہو سیل اب تجھی یان ہی	جرات	
	ہو مجھکو یہ ہی طالب دیدار مبارک		
۳۳۷	ردیف الگاف		۷
رکھتا ہو جو ارادل تنگ رنگ تنگ	سو وہ تمام خلق کا ہو تنگ کا دشمنگ	بڑھتی تجھسے کہ تا ہی دم محشری طمع	سیکھا تجھسے دل ہی جنگ رنگ دشمنگ
ہتا ہین جہان آسے بذات نیکذات	یا وہی کہا گہ کہ طمع تنگ رنگ دشمنگ	ایسا تنگ ہے جہنگ مین ہی نیزہ نیچ	رکھتا ہو جو ارادہ گلرنگ رنگ دشمنگ
عجب سی یہ ہی تنگی ہے مین کیا طرفہ گذرا	گل یکہ ہے ہی تنگ رنگ دشمنگ	دل صاف تہا تو خوف نہ تہا کچھ ہی ہمیں	ایسا یہ کہا ہے دلکا ہی رنگ دشمنگ

۳۲۸	جو نگ بنگ شعر مین جرات کی ہی سیر	پاوی نہ کوئی سیکڑون نسنگ نگ ہنگ	۷
یہ حال دل ہی غمسے لگی ہی سلگنے	جیسے کسی بہ کی کلجا گے گھر کو آگ	آنسکدہ مین سہکے رہ سرگون کہ یان	جو شمع سر اٹھاتا ہی لگتی ہی سر کو آگ
وہ تیجے جا جرات سیر اس شہکے گرم کا	اس عشق نی لگا دی ہو جسکے جگر کو آگ	جب مرغ نامہ بر مرے نامہ لیکے چلا	اور رتے ہی بس ہوا پنکھی دل پر کو آگ
شاید تجھی کو دیکھ کے کہا یا ہی بہنے	ورنہ سیدا کے کیون ہی لگی کب غم تو آگ	اب ملک دل کو پھونک چلے اپنے دستو	کیا جانیے سجھے گے جا کر کدھر کو آگ
۳۲۹	وہ تیغ مرد جو لین نہین ہی تو جرات آہ	گذری ہی دل مین یہ کہ لگا دیجی کہر کو آگ	۷
کرون جو یاد ذرا آستان یار کا سنگ	تو بعد مرگ ہو مکڑے مرے مزار کا سنگ	نہ سنگ دل کو ہوا تاثیر حد تیغ غم عشق	کہ سوز سے ہی کباب آتش و تر سر سنگ
جو کیفیت ہی سپیدی چشم عاشق کی	نہو وے کوہ بلورین مین ہان کا سنگ	نہ آیا وعدہ پہ وہ مین یہ ہوا مگر سے	لگا جو شیشۂ دل شب انتظار کا سنگ
جو بیخ کو دیکھیے تو ہی بصورت گل تر	ولی ہی دل کے مراوش شوخ گلعذار کا سنگ	گل چین ہی تربت کے رو برو دیا	کہ گل کہ ساتھ جیسے ہو کوہسار کا سنگ
۳۳۰	قدم کو انکے موسے اپنے لگا ہی جرات	لگا تھا پاؤن سے کسکے یہ گلعذار کا سنگ	۹
کرے چراغ مرگ کو گل آہ سرد مرے	تہ سپہر اوسکی بیر مین جنبی کی کیا تاب مین	کچھ اور سوجھتے نہین ہمکو سوا مرگ	
آخر گئی زبان تک درد عشق سے	کہتے مین زندگی جسے اک انتظار ہی	آئے ہین سب علم سے جہان مین برابر	
گم کردیا ہی مجھکو شعیفی نے یان تلک	جینا ہی تیری ہی لیے جب تجھے نہ ہو پاس	ہی زندگی سے یہ مین کیونکر نہ ہمار مرگ	
شاید ترا مرض محبت ہوا تمام	جو گرہے اوسکے کلے چمکتا ہی مرگ	خفت یہ ہو کہ پہنچ نہ کہا ہی مرگ	
۳۳۱	جرات ہی زندگی کا بلا کچھ یہی علاج	لازم ہی آدمی کو نہ دیسے بھلا ہی مرگ	۱
نیرنگ محبت نے یہ اپنا تو کیا رنگ	دیکھے کوئی جدھر کو تو ہر سو ہی نیا رنگ	حالت مری تغیر پہ جسکے لیے ہر دم	پوچھا نہ کبھی اوسنے کہ تیرا ہی کیا رنگ
تغافل سے جو غنچہ گرفتہ چہ دل تنگ	کھینچے جو ہوا بیکہ وہ تو کھلا ہی ہوا رنگ	جب چہرہ پہ میرے ہی نام کو سرخی	تب ہنسکے کہا اوسنے کہ ہوا ہو کھلا رنگ
سچ یون ہی کہ جینے کی کوئی شکل نہین اور	ہر دم ہی جدائی ہو اب اپنا تو سراسر رنگ	دن ہجر کا جیسے ہو مرا آہ تو ای دا	کیا کیا دل ناداں کے سنکرتے ہین بہانگ
کرتی ہی جو فصل مین بہار کا سا وہ ادا	تو وہمین رخ شمع سی کا فور ہوا رنگ	آتی ہی خزان کی یہ ہوا پر گئی کیسی	ہر گل کے جو چہرہ سے ہوا آہ ہوا رنگ
جیسے تک اکی ہاتھ مین گل تیغ رہا ہو	مین کیا کہون کیا آرش دل صاف کا تھا رنگ	رنگت کو تری دیکھکے کہتے ہین یہ جرجان	اب تک نہین دیکھا نہ دیکھا نہ سنا رنگ
گو اور بھی گلرو مین مرتع ہین جہانکے	لیکن تری صورت کا ہی سبھو سے ہی جدا رنگ	جو حق نزاکت ہی سو نقاش ازل نے	خوبون ہی کی تصویر مین ترسے ہی ہمارا رنگ
	جرات کمر اب جیسے تو اوسکا ہی تحمل	الفت کا ترے چہرہ سے جھلکے ہی پیا رنگ	
۳۴۲	ردیف اللام		۹
کل تکتو تہا نہ روز مین آتا تھا دل	پر اج چشم ہی مری بنہا تا رہا دل	روز اہی گرمی بازار رخت دل	یعنے ہین طفل تنگ خریدار رخت دل
ہمرا ہی کینگے سیر چمن کرکے بیٹھین	پہولا ہے اج چشمہ گلزار رخت دل	لخت جگر تو ہنکو نہ سیر بہار دے	تسپر ہین اپنے چشم طلبگار رخت دل
لڑکونکی دوستی مین ہی ہر طرح کا ضرر	[illegible]	اوسکی تکمین ہی دل صد پارہ پیا	فرغم نہین ہمارا کوئی غمخوار رخت دل

دن جگر سینی پر پارا نما مل عشق	سوا اس شیخ ہی مجھکو ملا یار لخت دل	دہن میں کردی یارہ یاقوت کی ہما	ہو دین اشک چشم مدد گار لخت دل
۳۴۳	طوفان اشک و آہ کی کشتی یہ رہ چلی	جرات اب اس جگہ ہی خدا یار لخت دل	۱۱
داغ سے ہی بہار لخت دل	چشم ہے لالہ زار لخت دل	نوک مژگان پہ آگئی ٹھہرا ہی	بیقراری قرار لخت دل
ساتھ اشکوں کی یہ گیا مجبور	نہ رہا اختیار لخت دل	اشک جو تھم رہے تو یہ آنکھوں میں	ہی مگر انتظار لخت دل
یہ گئے بے شمار آنکھوں سے	کیا کروں میں شمار لخت دل	کشتی چشم اشک میں ڈوبی	نہ اڈہا اوس سے بار لخت دل
مدر کو اوسکے خوب کام آیا	جان کیجئے نثار لخت دل	عشق بھی خوب گل کترتا ہی	دیکھیو ایک بہار لخت دل
اپنی آنکھوں بہا کر خون جگر	اب ہیں امیدوار لخت دل	ایک نالہ کہ ساتھ اور جاوے	تا بگردون شمار لخت دل
۳۴۴	اشک خونیں کو کہو نہ اے حرات	ہیں یہی یادگار لخت دل	۱۱
سخت گھبرا ہی آج اسکے ملاقات ہی دل	اٹھ گیا یار کے اٹھ جانے ہی سب کا ساتھ دل	کس خرابی سے ہوئی صبح نہ پوچھو یارو	کیا کہوں ہا کہ کفن میں نہیں رہتا ہی دل
عمل حسن پرستی میں ہو کیا مصروف	ابھی واقف جو نہیں اسکے مکافاتی دل	داغ حسرت کہ سوا اسکے نہ دیا اوسنے ہمیں	آہ خوش ہی کہ ہوئی جسکے مدارات ہی دل
جسکی چہرے پہ یکہ کے ہو دست پسینہ ان خلق	لگ گیا تو طرہ اوسی کے گات ہے دل	ہوں وہ کیفی کہ اٹھوں بیٹھوں تو مرکر انہوں	جیتے جی اپنا اوٹھ گانہ خرابات ہی دل
دیکھنا ہمکو تو ہر آنکھ مہ تاب سے	دہر کیکیوں کا ہمرا ایسے شناسات ہی دل	اک نظر شیخ جی ضد اوسکو تو کہیں تو کہوں	اب بلا پیر تو ہو کشف و کرامات ہی دل
ابھی ناکبھی بگنا کبھی ہنسنا پھر دن	کیوں نہ ہر ادسکا کہ ہی سے علاقا سی دل	نام ادسکا کہ کیا نہ ہر دہندی سا نہ سر	کیسکے دل کرتی ہو کیونکر ہو ملاقا سی دل
۳۴۵	بولوں گر اوس سے تو جنجیلا کے کہو اسی حرات	تو نکر بات کہ رکھتا ہی تو ہر بات ہی سر	۹
اجنک ستی ہی کس دھوم سے ہنگام وصال	کیسے شیخ میں تباہی کوئی ایام وصال	بہر نظر ادسکو جو دیکھا تو لوٹ انکلیں	کوش کر ہوں جو سنا کبھی پیام وصال
منقلب گردش زمانا ہوا برسوں نہ سلام حرام وصال	نہوئی صبح فراق اپنی کبھو شام وصال	آہ اس مکیدہ دہر سے آخر اپنے	جام معمور ہوا پر نہ سلاحام وصال
گرچہ سہرات کنند آہ کی بیکا کی پر	دست کوتہ نہ لگاتا بلب بام وصال	قفس ہی میں صیاد ازل نے رکھو نیا	روز اول ہی سے قسمت میں تہا دام وصال
آہ کن کن کو نہ برآئی مقاصد لیکن	دل ناکام کو حاصل نہوا کام وصال	جلکے اغاز شب وصل ہی میں ہو گئی خاک	شغل پروانہ ہوا اپنا نہ انجام وصال
۳۴۶	جز غم و درد فراق آہ نہ دیکھا حرات	نہیں دنیا میں کبھی راحت و آرام وصال	۱۱
حافظ اوس ہی رہیو تو ای یار اجکل	مرتا ہی تیرے عشق کا بیمار اجکل	کیا جانیں کیا کریگا وہ خونخوار اجکل	رکھتا بہت ہی ہاتھ میں تلوار اجکل
جو ہو سو آہ عشق کا بیمار ہو دوا	پھیلا ہی بطرح سی یہ آزار اجکل	آتا ہجوم خلق تو خالی نہ جائیگا	گرتے ہیں اوسکے کوچہ میں دیوار اجکل
یوسف کی بھی زمانہ میں تھی خوبرو ولے	تجھ سا نظر نہ آیا تہ حدار آج کل	وعدہ خلاف آکے ملیگا بھی تو کبھی	کیونکر شکار کرین ترے ہر بار اجکل
ہم غلسوں ہی کیا کوئی دل کہو لگے	سیکڑوں ہیں خونخوار اجکل	کون اٹھ گیا ہی پاس سے کیا ہو گیا ہی جو	پڑتی نہیں ہی مجھکو دل زار اجکل
لیا کر ماہ سال کا جاوے جگر	روز ہے نہو دیدہ خونبار اجکل	افسوس ہی کہ تھو تو ہی میں دام میں	اور کہیل رہا ہی کیا گل و گلزار اجکل
۳۴۷	آنکھیں ہیں تہ نکلیں لب سینہ چاک	جرات کہیں ہوا ہی گرفتار آج کل	۹

سیر کر دلکی زرہ پردہ ہی منہ یار نکال	دیکھیو تو لا یہ کیا نخل تمو یار نکال	ذکر بخل مین جو اوس ابر زر خیز کا چلا ایک ہر ایک لکا دور تلوار نکال
کچھ کہیے تجھسے دل زار تو بیمار پہ تو	آنکھین غصہ سے نہ اشوخ ستمگار نکال	در کو تکتا ہی پھر اوسکے ہمین کہراہی غضب گہر جس شوخ نے مجکو دیا سو بار نکال
اوس شمرہ کی مے بیسی کو تی جاوی کیونکر مین تو اوس شوخ کو کب آنکھ سے ہٹا دیکھیو تو	دو نہین تیر کہ ان کہنچے کہ سو پار نکال ہان مگر کو ئی طرح تو دل بیمار نکال	ہنسنین اوسکی کلیجین کی نکالتا ہو چھپ لیجو جلدی نہ مرے پانو سے وہ خار نکال
	نیر مین تو نے نکالی ہی اے جبات	اسی انداز کے کچھ اور بھی اشعار نکال ۸
کہین سرسبز ہی دلگیر ہی ندی یار نکال	صدف چشم سو ہے گوہر غمخوار نکال	جن لیا یار نے یون سینہ کے اجناس سے دل جیسے سب ہی مین ہے اجان خریدار نکال
ہم تو ہین فقط جرم محبت پہ مجھے	اپنی بستے سے دیا شکل گنہگار نکال	سینہ کر چاک مرا گہر ہی مین گذار نکال
دلکا بون جنبش ابرو سے دھلی دور مرا	جسطرح لیتی ہی ناخن سے کوئی خار نکال	بیٹھین گے نامہ اعمال کو سب یار نکال
اگر اوسوقت ترے سامنے کہ دم نکلا	چاک کر سینہ کو اپنا دل افگار نکال	اور بھی جی کا بخار اپنے تو اے یار نکال

غزل

۳۴۹ — ۱۱

عید فردا کر بھی دلگیر ہی ہمین یار نکال	جو مین آتا ہم گلا کاٹ تی تلوار نکال	تک رہون تجھکو تو آنکھین سے نکلوا تیر چاک کر سینہ کو دل شوخ ستمگار نکال
آبرو شکل ہی مجھ مست مے الفت کی	بیٹھ جون نشہ مین آنکھین کو نہ میخوار نکال	سیکڑون اس سے شوخ جنو نسی کو ئی ابتار نکال گہ گریبان سے گہ گن کے یہ تار نکال
خواہش جان ہی جو دل کا تو اوا حاضر ہی	تو جو چاہی تو کلیجہ ہی ہمین دون بار نکال	دان جواب سخن اوسکو تو جنبش سے بھلا کیونکر جل ہی جیل نہ جیسے نہر پانی مین کبھو زنہار نکال
اتبو آجان شتابی سے کہ لے آیا ہم	جان آنکھون مین تراطالب دیدار نکال	کفر و اسلام کو سمجھے ہی جدا تو زاہد دانہ سبحہ سے تو رشتہ زنار نکال
اسقدر کیون دل دیوانہ تو آشفتہ ہی	نسہ ہی خشت ہی کچھ پانی اب ہموار نکال	پیچھو سر ضبط کو گلمت گہت کہ مرے جی جاوی نکل اس سینہ سے زخیر کی جھنکار نکال
	کہکو شعر اور بھی حیرت غزل حالی کہتا	پوچھی کی ہی تو ہا تہ در بھی ہی چار نکال ۵
رہ کر پہلو مین مرے تو دل بیمار نکال	کچھ تو اب منہ سے مرے جا تو نہ نکال	کی تبتبال ہی ذرا یار کہ پہلا سر و پا رہگیا نوک زبان مرغ گرفتار نکال
تیغ ابرو سے جو دل صاف مین اوا آگاہ	ترک چشم اوسکو شاہ کر مرحل مار نکال	پیچھون کر دل کی مین اوسکو تو نہ جھلا کہ ہاتھون کو دوا دن مرے آج ہی سب پیار نکال
	غصہ غارہی گر اوس شوخ ستمگر ہی ہمارا منظور	دل ہی تو اپنی ہی کھیل تو دو جا نکال ۵

ردیف المیم

۳۵۱ — ۹

باکہ کر اوسنے نشین وقت کہی بھی رات ہم	تو نہ ہین کر تو مین اپنا کہ سارہی رات ہم	سوز شب ہجر مین اوسکی ہی اوس تک گداز کو چہ گردی مین رہی تا مین اوا وہ راہی رات ہم
یاد کر سینہ کہ تو ہین کیا کیا ہی	پیار ہی پیار ہی اپنا تو تمہارہی رات ہم	تم کہان کب ہو ملو گے اور اگر کسدن ہی یہ زبان پر صبح تک کہتی ہی مین ہارہی رات ہم
یاد کر اوس نو اسنج کو کہ جو اوس چشمہ مین	کھیلتے پیار سے اپنے پر پیار رہی رات ہم	دن مین اوس کی کو دیکھ لیتے تھے عوض فشان شمع شبنم کر تو مین کیا کیا نہ روی رات ہم
کیا کہین تم سے جو کیا تم نے ستم ہی ہی آرام جان	کون کہتا ہی کہ تو ہی ہی ہمارہی رات ہم	ایک تو خود جا طلب تھی مین تسیر صبح تک دیکھکر تو مین کہی کیا کیا ہی راہی رات ہم
	شمع کہتی ہی کہ تو ہی ہی دیکھ جیسا ہی	در دل ہی کہتی ہی مین یہ ہی ہی رات ہم ۹

آگئی آواز پائے جب در پہ بتا جاتا ہوں	لب پہ سیر صرخا شی لگا جاتا ہوں	شکل برق آمد و کہا کرانی پر چونچ پیر
کھل گیا ہے خوب تیسرا بھی مرا حال زبوں	ایکدم کی کیسے پہر کیوں سہا جاتا ہوں	کیا کہوں کیا کیا مجھ سے ہو جب قفل دوا
بیٹھ کشتی میں چلا جاتا تو ہو لیکن ہے	زور قسمت ہی کہ خشکی میں دبا جاتا ہوں	روز و شب تا مجھ میں اور دل میں ہے چشمک
بیلی ہے کل پہ کیونکر کہ اگر کوئی دم	یاد پہلی رطب پر مجھکو دلا جاتی ہوں	کچھ نہیں رہتا ہے پاس استخوانی تکو آہ
۳۵۳	اک غزل تو اور بھی پڑھتی ہے ہر بزم سخن	اہی میان جرات بھی گہر پڑھا جاتا ہوں
۷		
تک جو پردہ میں جبک اپنے دکھا جاتا ہوں	اور جبک سو مرے دیکھو گا جاتا ہوں	آپکی ہوں حکم میں یاں تک کہ سل نقش پا
میں تو سب کچھ چھپا ہوں تمہارے واسطے	چھوڑ کر تنہا کہیں پر تجھکو کیا جاتا ہوں	میں حیران ہوں کہ وہاں کیونکر کروں تسبیح جان
اچھلا ہے کسکے یاد اہی خشک دل آبی	خود بخود جوشی ہی مینہ کی ملا جاتا ہوں	آپکی جائی ہی کا زمین پر چہ کہتا ہوں ہوس
۳۵۴	آپ میں پھر نہیں آیا کہ چلتی ہے آنکھ	شکل پر تک ہوں میں جرات کی آجاتا ہوں
۷		
دل جگر جان غم عشق میں کہو شی ہم	بیکسی کی سو طرح سے ہو ہمیشی ہم	بان تک وہ ذکر آنکھوں کو بھر لاتی ہے
جسطرح نقش قدم بیٹھ کے پوچھا نہ کسی	تیری کوچہ کی بس رہی ہو جو بہی ہم	پہلی ہی موج میں گہرا ڈبو بیٹھی ہم
دور دور آنا ہمارا تمہیں بد لگتا تھا	اب نہ آوینگے میان خوش ہو تو بہی ہم	ہاے دل دیتی ہی بس غمزدہ ہو بیٹھی ہم
۳۵۵	جرات اب غزل کھینچ تا زبی انت	اشک پیہم کی تو اشعار کو در ہو بہی ہم
۷		
کوچہ یار میں جو ہو سو ہو بہی ہم	بد کہو دو ستو یا نیک کہو بہی ہم	اپنا تو قصد یہ ہی یا قفس نہ رہی ہرگز
پہر توقع یہ نہیں ہی کہ یہاں آوینگے	ایکدن آکر مہ بزم میں گو بہی ہم	آج جیتی ہی کوچی سے نہ ہم جاوینگے
کبھی رنجش کبھی غصہ کبھی پیار اور اخلاص	نت نئی دیکھتی ہیں آپ کی خو بہی ہم	دل کو اوس شوخ ستمگر سے لگا کر جرات
۳۵۶	اب یہ بچتا نہیں اور کہتی ہیں در در پر ہا	شوخ کی ملنے سے کیوں ہاتھ دھو بیٹھی ہم
۷		
یان فوج غم جو ٹوٹ پڑی آکے تمام	تا رات کر دیا مرے دل کا نگر تمام	آنسوں کے ساتھ بہہ گیا لخت جگر تمام
اک نالہ کھینچ بلبل مسکین رہگئی	کلیین چمن سے گئے گل تو ر کر تمام	چھپتی ہیں شمل خار بیان بال پر تمام
کرتا ہی قصہ گھر سے نکلنے کا تو ولے	گیہ زندگی وا دخواہ تر ا رہگذر تمام	جل بل کر خاک ہو گئی دل و جگر تمام
۳۵۷	اب جون چراغ صبح کوئی دم میں سوا	اور سر اٹھا وہ اور ہو ہم اور تم
۹		
نہو اکدم کی خاطر سرگران تم	کہان یہ بزم پیارے اور کہان تم	ولیکن ساتھ ہیں جاؤ جہان تم
جہانے کیوں ہو باتیں اب پیارے	نہ رکھتے ہو کبھی ہم سے زبان تم	ہوئے نامہربان اسی مہربان تم
ملایا خاک میں نبد زکو اپنے	نہایت سنگدل ہو اے جبان تم	کہو رہتے ہو اب تو شاد و خندان تم
جو کچھ باتیں تمہاری دل میں آویں	ہمیں کہتے رہے سو ایکبیان تم	اب آگے تم ہو اپنی زبان تم

۳۵۸	میان جرات تمہین کیا ہوگیا ہی	سدا رتی ہو کیون گریہ کناں تم	۱۱
مدرسہ محبت زور تی آسنا کو مارے ہم	کبھی ہین ہس کنا رو کبھی ہین رو کنا رے ہم	عرق آلودہ چہرہ بار بار آنکھون کو آگی ہی	تو حیرت ہو کہ بس دیکھا کرتے ہین تمہارے ہم
تماشا ہی کہ ہم تمہارے خانہ دل مین	اور آتے نہین پیارے زور عدد رک تمہارے ہم	سیہ بر خشت ہو کر کیا کرون دل ہی لیین یون ہی کہتے ہو	آلی لگ گئی کیون ایسی دیونہ یکیا تم
چلے جاتے ہین مضطر سی جو دو ر گلی جانکو	تو پھر کر کسکی دہلیز پہ ہین کب پکارے ہم	اجاڑا باغبان کیون فصل گل مین تم ظالم	پر تم ہو کیا کنج کا شمین کہین بے پر بہارے ہم
انہا کر انکہ تم دیکھو مہمان کون رہتے ہین	ذرہ مہربان تم نے دو مہینے تم ہمارے ہم	مگر پر جون انار انشی کو ہین اون جیسے	تو کیا کیا جھوٹ کہتے ہین سنے تھے اور تمہارے ہم
فراق یار مین کیا آنا جانا سانس کا کہیے	کلیجہ پر سدا کینچی کیا کرتے ہین آرے ہم	یہی حالت رہی ہی تم بس معلوم ہوتا ہی	یون ہی مر جائینگے اک روز بیتابی کی مارے ہم
۳۵۹	جہان خیر اور ہی ہو پر ہی غزل کو دیا ان جرات	کہ شتاق سنے شعر آپ ہین تمہارے ہم	۵
جو راہ ملاقات تھی سو جان گئے ہم	اے خضر تصور ترے قربان گئے ہم	جمعیت حسن آپکی سب پر ہی ظاہر	جس بزم مین ہم بامحال پریشان گئے ہم
اس گھر کے تصور مین جو شب بند کرین آنکھین	صد شکر کہ بے منت دربان گئے ہم	ایک واقف کار ہی سو کہتا ہی یا ثابت	جرات کی جو گھر رات کو مہمان گئے ہم
۳۶۰	کیا جانیے کہ بخت نے کیا ہم پہ کیا ستم	جو بات نہ تھی مان فراموشان گئے ہم	۱۱

تصور باندھتے ہین اس کا جب وحشت کے مارے ہم
تو پھر کرتے ہین آپ ہی آپ کیا کیا کچھ اشارے ہم

کہے ہے یون دل مضطر سے اس بن جان عمدہ
چلو تم رفتہ رفتہ آتے ہین پیچھے تمہارے ہم

گئے بار آسنے دیکھا آج چشم تر سے ہم کو
سزاوار عقوبت تو ہوئی اے بخت بارے ہم

نہ مانے دل نے اپنے اور نہ ہم نے بات ناصح کے
ہمین کہہ کہہ کے ہارا وہ اوسے کہہ کہہ کے ہارے ہم

ہوئے ہین چاہنے والے تمہارے سیکڑون پیدا
یہ سچ ہے جے کہ کس گنتی مین ہین اب یان بچارے ہم

وہ جب آئینہ دیکھے ہے تو کیا کیا مسکراتا ہی
سمجھ کر یہ کہ یہ ہین قیامت پیارے پیارے ہم

ملا لطف سخن کیا خاک ہم کو اوس کی محفل مین
کہ چپ بیٹھے رہے جون نقش دیوار اک کنارے ہم

نہ کہیے غیر سے انکہون مین کچھ تو ہم ہوئے رخصت
نہین نادان ایسے سب سمجھتے ہین اشارے ہم

کرین کیا آہ اور کس سے کہین ہم اپنے بے چینی
کہین چین اب ترے ہاتھون نہین پاتے ہین چارے ہم

قرار یکجا نظر آتا نہین ہے بے قراری سے
گل بازے کی صورت پھرتے ہین بس مارے مارے ہم

ہمین کیا خطرہ جان ہے کہ ہین ہم نام کو جرات
نہون پھر کیونکہ میدان محبت مین اوتارے ہم

غزل

۳۶۱			۱۰
کیا جانیے کیا ہوتی ہی ہر آن نہین معلوم	ہم مرتی ہین اوسپہ جسے اتنا نہین معلوم	یان بات اشارہ نہین ہو سکتی زبان سے	درمان ہی یہ گمان اسکو اشارہ نہین معلوم
یان زیست ہے کس کو تصور مین ہمارے	وہ سمجھی ہی اسکو سے زینت نہین معلوم	آواز ہی کے سنتے سب کھل گئی پردے	پر اسکو نہ یہ گوش محبت نہین معلوم
الفت کی وہ آتش ہی کہ پرہ مین جلائے	اس آگ کو پر اسکو تو حدت نہین معلوم	ہی دیدہ بالوں ہی ہمین دیدہ شب و روز	اس چشم کو پر اسکو بصارت نہین معلوم

آنکھ نے سے جدا کب ہے حقیقت مین لیکن — اوسکو تو تصور کی خقیقت نہین معلوم — دل جہین ہو ایک خلق کا وہ تو ہے ہی ہنستی — پر اوسکو ابھی اپنی خلقت نہین معلوم

باطن کی خبر اور کسکو ہین کہی مگر جہ — صورت کو وہ سمجھا ہی پہ سیرت نہین معلوم — اُنکا ہی دل اوسمین کہ یہ کہتی ہین بیکار — کیا جانیے کیا ہونی ہی جرات نہین معلوم

غزل

۳۶۲ — ۱۴

تنگ آئی ہین الفت کی پیچ و تاب سے ہم — جو مر مٹین تو چھٹین اس عذاب سے ہم — کیا سوال جو اوسنے کیا کہ تم آتے ہو — تو کیسی رکھی منہ دیکھیے جواب سے ہم

تن یہ خاک کا پتلا ہو اور یہ بحر عمیق — گھلے ہی جاتی ہین ہر دیدہ پر آب سے ہم — یہ جانا نہین ہی غیر اوسکے دیدہ خورشید — اٹھائین خاک مژہ سیاہتاب سے ہم

وہ شہسوار نظر خواب مین نہین آتا — خدا کرے اوسے سینہ کو کوئی چاک کرے — کہ جان بلب ہین اب اسکے اضطراب سے ہم

ندیکھنا جو تصیب نہین ہی تو وصل مین بے — اگرچہ ہین ہزار روزن ہین عالمین — زبان پہ لاتے نہین آب اکتساب سے ہم

جہلک ہی جسکے ہو مثل آئینہ حسان خورشید — بیان نسخہ دل کیا کرین کہ کیا کیا کچھ — علوم کرتے ہین معلوم اہل کتاب سے ہم

تو اب ہی جو یہ کہیے کیا خوش کرنا — گلی مین جائے بن اوسکی دل نہین رہتا — کہان تک کہین اس خانماں خراب سے ہم

جو ہمسے ہو کہ مخاطب کبھی وہ دلدادہ — جو دیکھتے ہی کہا سے رہ دیکھی ہی جرات — تو اکثر اپنی جو رہتی ہین اضطراب سے ہم

غزل

۳۶۳ — ۱۱

یا تو اوسکی گھر ہی آتی تھی نہ اپنی گذر کرتے — یا اب اُنکی گلی مین بیٹھے ہی دیتے ہین دکھائی آہ — پہ یہین سب سنتے ہی پر رو کر چپ ہو رہتے ہین

جب نہین ملتی کوئی ہمدرد وقت اضطرار — تب لگا چھاتی و زمین کو مضطر کوٹتے ہین — جی مین آتا ہی گلی پر یہین خنجر کوٹتے ہین

واہی قسمت یار پر آیا جو وہ مہر و تواہ — اُنکا یہ ہاسکتے نہین اب ضعف سے اوپر کھینچا — ہاتھ وہ مرگان پہ جون خار نظر بیکار کھینچا

لگ گئے ہی آہ یہ پاؤن نہ زمین جسکو کبھی — دل کو لیکر گو ہمارے پر سے وہ جاتا رہا — ویسے جاکر کوئی دیتی ہین اوسکو برکھا

جیسے سائی کو نہین پاؤن اوسکے دھرتے — مت زبان پر لاؤ تم حرف وفا و مہر و مان — کہو لیو ہونگی ابھی اوسکی ادھی دفتر کو ہم

خون کیا اپنا جگر اور کچھ نہ آیا کام حیف — خاک جانا دل سے زانکا کیا آتا ہی یاد — راکھ ہوتے ہی دکھتے ہین جب کسی جگہ کو ہم

۳۶۴ — ۱۲

جاتے دنیا ہی سے یاد اوسکی نہ گذر جاتے ہم — دل کو لگ جاتی ہی بہتیرا کہ مر جاتے ہم — دیکھ سکتے ہی درسی جرات نہین اوس کو ہم

دیکھ جدائی کی ہمین تو داد کیا دیتے ہو تم — کانکی وصل ہی مین جیسے گذر جاتے ہم — کوئی جانا نہ سنی کبھی ضبط نہ گر جاتے ہم

پونچھ کہ رہتے ہی حقیقت وہ ہمین نخچیر یا — راز دل کہتے نہ کاش اوس سے اگر جاتے ہم — جون صبا یار تری بزم مین یا تو بلا

تا رجاتا وہ نگاہ ہو نہین نہ جاتے ہم — اوسکی کر آنکھ کہا ہی سو نہ دُور جاتے ہم — جلتی جلتی کوئی دم اور ٹھہر جاتے ہم

دیکھیے بحر جہانکو کوئی دم شکل حباب — اپنی ہستی پہ گر ایسی نہ ابھر جاتے ہم — ٹک جو مر کر بھی ہمارے پاؤن پہ دھر جاتے ہم

مر قمر تو یہی ارمان رہا ہمین کہ آہ — جاکر اوس پاس کسی کل سے پھر جاتے ہم — گرد بار رہ ہیں ہر بار کہ نہ آتے جرات

غزل

۳۶۵ — ۱۳

یہ گیا ہجر کہ لہو یون دل زار تمام — آہ کس مُنہ سے کہو کوئی جہاں تک — ضعف ہی اتنا ہو کہ ہی پس دیوار ہم

گر اٹھا یا تو ہو کوئی ہم پس دیوار ہم

موسم گل مین تم ہو مجھ بن یہی آتا ہی جنون	کہینچ ایکآہ چلا دیکھیو گلدا رتمام	کل کمان اسکو جو ہاتھ آئی تو بن غرّاکر ہوا	گر پڑا مجھ کو لگا منھ چڑانے تمام
مرض عشق کو تھوڑا نہ سمجھنا ایدل	ایک دن کام کریگا یہی آزار تمام	تیر ہر نام کو پہنچے ہین سب اوجہ بتا دیکھ	ایک مذہب پہ ہوئے کا فر و دیندار تمام
آیا اس گرمی سے وہ محفل خوبان کہ سرد	ہوگئے غرق پسینہ مین طرحدار تمام	تیر ہر بیمار کا پہنچا یہ مرض وروداد	ہوئے مرنیکی ترکیب اوسکی پرستار تمام
ہوئی صبح درخشاں تو ہوا نہا منیہ نقاب	منتون مین ہوئی وصل کی شب تار تمام	کیا کہون زخم دل اپنی کہ مین بیتاب کو	سینہ جون جاک قفس ہوگیا افگار تمام
دردون ضعف سے جگر جان کنی مین تھا	تیر ہر عاشق بیہودہ ہوا ختم یہ آزار تمام	ابتو یہ حالت ہی کہ کہتے ہین سب اوسکے نخوار	یا الہی کہین جلدی ہو یہ بیمار تمام
۳۶۶	کہہ بدل قافیہ جراتؔ غزل اک اور بسیر	منتخب جسکو کیا دیوان مین اشعار تمام	۱۱
ہوگئی سنتے ہی ہم وصل کا پیغام تمام	کام اُس کچھہ نہ بر آیا کہ ہوا کام تمام	مزع دل کسکے پہنسا زلف مین پہرہ پہرا	گھر کو آئے مین یکیہ پہر سی شام تمام
کشور تن کی مری ہی یہ تیرے بکل کہ جون	ہون ٹکسکسی تہی کے در و بام تمام	ہم بھلا خانہ خرابی کو کریگا کیا یاد	ایکدن بھی نہ کیا ہمکو بارام تمام
بیکلی دیکھہ بصد رنگ تری عاشق کے	دیکھن کچھہ سوجھ کر بیٹھی ہین گل اندام تمام	اب نشان کچھہ نہین دنیا مین اُس عاشق کا	مٹ گیا دفتر ایام سے یکنام تمام
ہون یکبارہ ین اور دم ہمرا پہ آیا	یہانسے چلنیہی کا ہی یہ تو ہے انجام تمام	اوسکی ملنے کی دعا مانگون ہون نہین رہی رات	دیتے ہین اہل محلہ مجھے دشنام تمام
نہ تو صیاد نے آواز نہ تربہ پائے	ناتوان ہم ہوے آواز ہی یہ آہ تمام	جان لب پہ تھی وہ عیار یہ کہتا ہی مجھے	نکرے کام یہ کیا غم ایام تمام
۳۶۷	ایکدن کا جو ہو رونا تو کہین جرات ہم	یہان تو روز ہی کٹی زیست کا ایام تمام	۹
ہی یہ اُسکے نقاب کا عالم	ماہ پر جون سحاب کا عالم	کچھہ بھروسا نہین ہی جینے کا	زندگی ہی حباب کا عالم
سارے عالم سے کچھہ جدا ہی آہ	دل خانہ خراب کا عالم	مینخوری مین نہ بول اے زاہد	یان ہی اسدم شراب کا عالم
صحبتین وصل کی کہون کیا مین	تھا وہ گویا کہ خواب کا عالم	ساتھ سونے مین منھ چھپانیا	بل بے تیرے حجاب کا عالم
رہی ہر گالی سوال بوسہ پر	دیکھتی ہو جواب کا عالم	سوز ہجر انسودن کا حال ہی یہ	آگ پر جون کباب کا عالم
۳۶۸	کیا چمک بر ہر دیکھیو جرات	اُس رخ پر حجاب کا عالم	۹
دھو مردن کسیکا تھمین کی نہین ہی	چھوڑ یو مجھ بیتاب کہان بیٹھی تم	ہوگیا خانہ تمام یہ میرا خانہ عیش	بزم اغیار مین کیون کر یان بیٹھی تم
گر مروت تھی تو اجاں کسیوقت سے	واں سے یہان جاں بجاں بیٹھی تم	دیکھیو کیا میرے رونیکا اثر ہو دیگا	بزم عشرت مین تو ہنس ہنس فغان بیٹھی تم
کیسی یہ دوستی ہی ہمسے کہ جاکر افسوس	جس جگہ اپنا گذارا نہین یان بیٹھی تم	آہ کر ساتھ گئی جان اگر اپنی تو فقیر	گھر مین کرتے رہو گرا فغان بیٹھی تم
اشک تھمتے نہین اک آن خدا شاہد ہی	منھ چھپا ہمسے جو اب تک یان بیٹھی تم	حیف صد حیف کہ کہتی ہین غیار سے ہم	کسکے اندوہ مین ہو گریہ کناں بیٹھی تم
۳۶۹	قافیہ سیکا بدل کر کے میان جرات اور	کچھہ کہو شعر ہی کیا کرتے ہو یان بیٹھی تم	۷
کیسے محفل مین مری جان یہ جا بیٹھی تم	یک بیک تن جو مرے یاد سہارا بیٹھی تم	اب بن آتی نہین کچھہ بات بنائے نہ بنے	کیسے ملنے سے منھ اپنا چھپا بیٹھی تم
گھر کی بستی نظر آنے لگی ویران مجھکو	خانہ خیمہ کر جو ہم سے سب بیٹھی تم	خوہوا گر مری آتی مین گرہن سر پر	دیکھو کیا مجھکو تو مہوش بنا بیٹھی تم
جی مین مرے ہی یہ آتا ہی کہ یون بن کر رہ	دیکھو پھر ملنے کی مانگو گر دعا بیٹھی تم	ماہی دل پہ مرے ہو جو تم ثبت انداز	عشق کو مجھکو تو دریا مین دبا بیٹھی تم

۳۷۰	صبر و طاقت کا چلا کوچ کر اب بیچارا	اہ میان جرات اب ہن جا پہ کرن بیٹھوں ہم
گا بیان دینے لگے نام میرا دانستم	کہنہ مکر چاہ کی کھل جاتی ہے کھل جیسے تم	قلق دل ہے بدن آتا ہے جنبش میں تمام
۳۷۱	اللہ اللہ آنسو نہ اب کیونکہ پڑے سوتن ہم	چھوڑ تنہا ہمیں آنھوں کی چلے سیلم
سینہ دل سوز ہا کی گئی پر بھی رسا گرم	دیکھ ہر جا ہاں آگ تو ہتی ہے وہ جا گرم	نک سک کو درستی ہو تو زیبندہ ہو گرمی
کیا خاک پہ راتوں ہن ہو ہو سیہ چرخ کے	گرمی ہے نگی آتش کلکے جو صبا گرم	اللہ رے شرارت تیری اللہ رے شوخی
تا صبح میرے آہ جہانسوز سے کل رات	کیا گنبد افلاک پہ حمام سا تھا گرم	یہ کہکے شب وصل ہن سگار نے کیجہ
وہ حال ہے صحرا ہے محبت ہمیں اب اپنا	کیا قطع منازل پہ ہوں ہم بہ زمیں ہا گرم	جیسے ہو مسافر کوئی تنہا نحقانی
۳۷۲	طرح کرتے ہی یہ گرم رہن در تو جرات	کر تو سن فکر اپنی کو تمنا گل تھا گرم
گر کہیں نل کیجیو ہمارے بھی در گرم	تو آنکہ پھیکے نازہ ہے کتنا ہے وہ کیا گرم	اہ آہ نگر ہی دل بیتاب کو ہو جا
انکار ہے رخسار ہی ہمن آپ پہ کہنا	پانو نکا فیا ست ہے وہ کافر ہو ہا گرم	کہنچے ہے دم گریہ جو دل آہ جہاں آ
قاتل ذرا کمر قتل پہ عشاق کی باندھے	ہوا یہ قدر آج ہر بازار تضا گرم	جون شعلہ فانوس فقط سوز در دل
رکھا جو قدم آسنے سری تیر پر اگر	اور سنگ ہے تربت کی ہوا تک کفن پا گرم	تو کیا کہوں کس رسوا کر دیا لا
۳۷۳	بے چین ہے گر تو طپش دل سے تو جرات	انداز کی اک اور غزل ہم کہ سنا گرم
ملہ ہے فقط اسکا نہیں نام خدا گرم	کافر وہ سراپا ہے سبھو کا سا ہا گرم	تنہا بہلو میں دل جسکی سدا گرم فغاں ہا
شمشیر بہ جہاں ہے تو قاتل کرم قتل	مجمہ سوختہ عشق کا یہ خون بہا گرم	جون شمع بظاہر حرکت کم ہے پہ ہر دم
جس گہن کہ قیدی تر ہے گرم فغاں ہن	دان روز ان پو اس کی ہوا گرم	جبکدا کہ ہوا سر زمین کشتہ صد زخم
کہتا ہے پہ عشق ہن غم اور ہی ہے	خون جگر سوختہ تبر یدی جا گرم	ہر سینہ سوز ہن جیہ کہ یا دل ہما
۳۷۴	وہ سوختہ عشق ہو جس اسکو کرے جگر	ہر داغ ہے خورشید قیامت سے سوا گرم
جوان ہی ہے ہے اس کے وداع کا ہم	اٹھتی ہے مدینہ کے اپنا جگر تمام کا ہم	منھ ہی منہ ہن کیا کرتے ہے لیا دوا
تا نع عشق بتان ہو بہ خدا مت ناصح	نکرین کام اگر تو ہن کسی کام کا ہم	گھر ہن جاتا تو لہان اسکی میسر
خون میدا ہے یا تنک ہی ہمن ضبط کا مہ	ہمین یتیری ہمن ہر سر ہی تری دم کا ہم	انکہ دیکھا ہمین جب سر آنظر تیغ ہما
آہ کیا منہ کرین جا کر سوال بوسہ	اسکی نزدیک تو قابل نہیں شمار کا ہم	اپنے خون ناحق ہان آہ بہشت ہی ہمین
تیر تختی ہمین دل زار نے دی جانی تو	سنگ کہتک رہین مرزد کہ ہمین شمار کا ہم	جس سے اکدم نہ جدائی تی خدائی ہے کہ
۳۷۵	سن سفارش سے مری جرات کی جیو ہمین ہو تو	آستانا ہو ہمین ایسے کوئی بدنام کرے
تو ہن آنکا دیکہ راہ ہمین تم	واہ خوب آئے وعدہ گاہ ہمین تم	آنکہ پر غیر سے لڑا بیٹھے

روشنی انکی ہی یہ منہ دیکھو	جلوہ فرما ہو مہر دماہ مین تم	کسی بیرحم پر نہ کھینچو تیغ	پکڑے جاؤگے اس گناہ مین تم
شبہ ہی عید کی بھی ملنے پر	کہ ملے ہم سے اشتباہ مین تم	بیضین اب چھٹ گئین نجاؤ مجھ	جیسے اس حالت تباہ مین تم
کر رہی ضعف ہی تو حضرت دل	ہوگے آخر بس ایک آہ مین تم	نہ حوالے کر خدا کے بتان	مجھے اپنے رکھو پناہ مین تم
۳۷۶	تو جگہ جا کر اے میان جرأت	جی دیا چاہتے ہو چاہ مین تم	۱۲
فرکیون کر رہین یہ کہتے ہو	کہ غیر از نفی ہستی ہو تو اور نا چار کہلائین ہم	حجاب عشق اور پاس ادب ہی وصل مین مانع	پہلا پہر نہ ٹوٹا کیونکر رنج دل اور کھینچین ہم
نہایت سجدہ لیکر شیخ ہم پر طعن کرتا ہی	خدا رندا کلی مین اور کعبہ مین نا دیکھینگے ہم	نہین لگتا دل آبادی مین اب ہی پر یہ گذر کیجے	گریبان چاک کر کر دامن صحرا دیکھینگے ہم
بہار اب کیونکر نہ ہو عشق تیرہی جانکر روتے ہین	جو نت پہلو مین اپنے دو دلکو اتم دارید دیکھینگے ہم	شروع دردلفت ہی مین جو رسے چلا یارو	دکھاتا کیا ہی رنقہ زخم دل تا زہ دیکھینگے ہم
یہ وہ معمورہ دل ہی کہ جسمین یار بستا تہا	بہار اشک کو کرتی انکھ نہ ہو سیر دیکھینگے ہم	لب بہ جا گاہ سر انکر یکبار اے پیارے	کہان تک دیدہ حسرت ستی سو تا دیکھینگے ہم
دل ناکام شاید کام آیا کیون چھپاتا ہی	نہین کیا خونسے اولوہ پیرہن دیکھینگے ہم	زنوکی تب تمہین تکلیف ہین اے صبح مشفق	کہ جب تابش گیا نہین کیون ہی تارا دیکھینگے ہم
گیا نور نظر جب رو تر روان تب آہ کو تم	بھلا تب تو اب کیونکر ترا دیدار دیکھینگے ہم	سنا ہین کیا جرأت تہہ ترے احوال کا تم نے	جو تیرا نام لیتے ہو ہو ہے پیر دیکھینگے ہم
۳۷۷	غزل		۱۱
شکل آئینہ باصفا ہین ہم	دیکھنے ہی کے آشنا ہین ہم	نہین دونون جہانسے کام مین	اک نقطہ تیرے قابل ہین ہم
دیکھہ سایہ کیطرح اے پیارے	ساتھہ ہین تیرے اور جدا ہین ہم	ہم بھی کچھہ چیز ہین میان لیکن	یہ نہین جانتے کہ کیا ہین ہم
تک تو کر رحم اے بت بے رحم	آخر شش بندۂ خدا ہین ہم	شعلۂ ناتوان سے کا فسد	ہاتھہ ہین تیرے او صبا ہین ہم
زلفین کہتی ہین اوسکے عاشق ہے	مار لیتے ہین تو بلا ہین ہم	جیسے پیدا ہوئے ہین ہم ویسے	آہ گردش ہی مین رہا ہین ہم
تو جو کہتا ہی ہر گھڑی تیری	دیکھتے ہے بہت خفا ہین ہم	کیا کرین یار تو ہی کر انصاف	تجھہ پہ مائل نہین ہین یا ہین ہم
۳۷۸	دلکے ہاتھہ سے اے میان جرأت	زندگانی سے بھی خفا ہین ہم	۷
کب رکھی خاک شہیدان ترنجھل پہ قدم	ناز سے جو کہ نچتا ہو سرو گل ہے قدم	نقش پا تیرے بزنگ گل نظر آئی مجھے	یہ حنائی یا رنگی ہین خون بسمل کے قدم
سجدہ گاہ خلق ہو جاوے اسی میدان مین	ایکبار ہی تو اگر کہ تفضل سے قدم	خاک کوچہ ترے ہی پاؤن تلے آرام ہی	مت گذر آنا شتابی رکھنا مل مل کے قدم
ہاتھہ پہنچا نہ پہنچیگا اہل دنیا کے حضور	رکھیو تو ہاتھہ ہر صبح اوٹھکر تو کل سے قدم	جرح فی خار بیابان پہ پہر آتی تھی	صبح ہوتے ہی تو بسمل سے قدم
۳۷۹	گر کرو نہین یہ دل نرمی سے ایکبار ہ میز	تو ہو اے جرأت نرکہی وہ بیکدل ہے قدم	۹
ہر تیر کہ جو ملین اوس بت بیمہر سے ہم	دیکھتے ہی یہ کہا آتے ہین مٹنے دو ہم	دل مرا انکر یون ٹوک شمہ پر بولا	حق تو یہ بات ہی کچھہ نہین منصور سے ہم
ساقیا جام مری بھی کہ تو لے گلگون کا	نشے مخمور ہین اوس نرگس مخمور سے ہم	دل صد رخنہ ہی کرتے ہین علاوہ کی طلب	چاہتے ہین عیسل خانہ زنبور سے ہم
جان دو ایمان دل و دین مگر نوا نہی	دیکھو کر میہی فروغ عشق مین مقدور سے ہم	نہین معلوم کہ کیا دانغ غضب ٹوٹ پڑا	یک بیک ہو گئی اسطرح جو رنجور سے ہم
نوا کر ہو ہی بہ جنت مین تو ہی یا رب	آنکھہ ہرگز نہ ملا وین سے پر حور سے ہم	ہنسی ہر چند کہا پر نہ وہ آیا یان تک	کیا کہین بات بنا کر دل مجبور سے ہم

۳۸۰	اپنے پہلو سوے جب اُٹھہ کہ جلا ہی جراُت	اُسکا منہ دیکھہ کر بس رہگئی مجبور ہم	۵
خط کا کہون یا زلف گرہ گیر کا عالم	ہر تہی ہی تری حسن کی تصویر کا عالم	ہوا و نہین پر دل دیوانہ کہون کیا	عریانی کا یا پاؤن کی زنجیر کا عالم
کہتا ہون کہ مت ہو کہ زیادہ سی غافل	قاتل ہی مری آہ کی تاثیر کا عالم	باتین تو سبھی کرتے ہین ایجان جہانیر	ہی سب سی نرالا تری تقریر کا عالم
۳۸۱	حیران مجھی دیکھکے بولا وہ ستمگر سی	ہی لیج تو جراُت کا بھی تصویر کا عالم	۷
عشق کی تہی فقط مگر مین دہوم	بُرگئی دل کی بھی نکر مین دہوم	دیکھہ تک اکی نظر اشک نہ آہ	کیا مچائی ہی چشم تر مین دہوم
ہی یہ اپنے خبون کی دولت سے	بعد مجنون کی ہی جو بر مین دہوم	آج نکلا ہی گھر سے وہ قاتل	ہو رہی ہی جو رنگ گذر مین دہوم
سگ و در بانسے اور دلسے مرے	روز مجھی ہی اوسکے در مین دہوم	جلد آجا کہ تیرے بن بیمار	دل مچا تا ہی میرے بر مین دہوم
۳۸۲	آج شاید مری ہی جراُت آہ	بُرگئی ہی جو اوسکے گھر مین دہوم	۹
تک ملا سکتے نہین آنکہ نہ رستی ہم	اور جو خواہش کہ ملین آنکہ پہ رستی ہم	وصل کی راتین ہو تہجو تہجو دل پہ	یہ فصل کہین گو وقت سے سستی ہم
ملکر ملو و نسے خاسینہ پہ سر رکہو تم	جان کیا اپنا کہین سونپ جگر سکتی ہم	کر سکے بات جو وہ آپکی آگے کیا منہ	رو مین کس شکل سی شبیہ تر رستی ہم
لاؤ تشریف دم بنجری تم افسوس	پوچہہ جاؤ تمہارسی نہ خبر رستی ہم	تم تو رک جاؤ ہوا کیا ہی کہتے ہے	ہم بھی ہو جاتے خفا ہوا گر رستی ہم
وقت جب اپنا برابر ہو سدا ہا دا وقت	عرض کرتے ہین یہ بادیدہ تر رستی ہم	جیتے جی ہو نہ جدا تم سی بتبر ہر گز	ہسے خصت ادہر تم اور ادہر رستی ہم
۳۸۳	جا ہی حیرت ہی کہ کہنکو تو مراُت ہین دے	تک ملا سکتے نہین آنکہ نہ رستی ہم	۷
تر نم عشق سو ترسے نہ نخین ہو تو ہم	یاد اجل کا ہی کو مرنے کے تئین ہی ہم	جب سے مر پاس ہی وہ آنکہ مین جا بیٹہی ہم	جی مین گذری ہی کہ اہی کاش مین آئی ہم
اگر تصور نہ کسی آئنہ رو کا ہوتا	اتنے حیران نہ دم بازپسین ہوتی ہم	نہ بچا تو بس ہم ہوش کہا شند و نہ	کو ہہ یار کی اگر خاک نشین ہوتی ہم
کیون جگر مثل کتان ٹکڑے ہمارا ہوتا	گر نہ عاشق ترہ ایسا جبین ہوتی ہم	تری باعث نہ خوشی ہی ہمین اک دم گذرا	کاش پیدای نہ ہوا جان حزین ہوتی ہم
۳۸۴	روز کہتے ہین وہ آوی تو کہین غم جراُت	جب وہ آتا ہی تو اوسوقت نہین ہوتا ہم	۷
کب تلکہ قاتل ترہ شمشیر کرین ہم	جنبش بھی نہ جون آہو تصویر کرین ہم	خط اُسکا دم نزع جو آیا تو بس اب کیا	فرحسرتا واحسرتا اوی تحریر کرین ہم
بر ہم ہوا بھی جملہ کتب خانہ کہین	گر مصحف رخ کی ترہ تفسیر کرین ہم	آیا نہ عیادت کو وہ انصاف ہی سمجھکر	بیمار کو کیا اور بھی دلگیر کرین ہم
جلتا ہی سو گا تو ہو سو ہی نزع مین جراُت	اب کسکے حوالے تری تصویر کرین ہم	ہو سیر جو وہ نیچ کرہ اور بحسرت	نظارہ قاتل ترہ شمشیر کرین ہم
۳۸۵	وہ نزع مین ہی جسکے جو آیا نہ تو جراُت	حیران ہین کہ اب کہون ہی تدبیر کرین ہم	۷
پردا نہین اوسکو اور ہوے ہم	کیون ایسے پہ مبتلا ہوئے ہم	گو بیس ہی دن ہوا جون حادثہ	پر چھوٹے نہ پاؤن مین چھوے ہم
تر کان دراز اُسکے کر یاد	جہانے پہ گرتے ہین سوئی ہم	اک بار ہی عشق مین عاری	کہتے ہین وگرنہ سب جوے ہم
ہر بانکو بن اُسکے دیکہتے ہین کیا خاک	مٹی کے سمجھتے ہین تہوئے ہم	دم نکلہ نہین آرہا ہی آب جان	جلد آ و گرنہ بس موے ہم
۳۸۶	آئینہ جا قر ہی جراُت اوسکے ایسے	معلوم نہین کہ کیا ہوے ہم	۱۳

نظارہ کنان جیب بدر یار ہوی ہم	کچھ نکتہ چینی ہی نقش دیوار ہوی ہم	دل چیخ کی اک شوخ ستمگار کا ماتھون	اچھا ہس خوبی کے خریدار ہوئے ہم
ہستی کی کھلی بات ہے بس از مرگ کہ تنہا	جب نبد ہوئی آنکھ تو بیدار ہوئے ہم	کہتا ہی مرے دیدۂ خونبار رہی ہے	نواب تو یہ از تختۂ گلزار ہوئے ہم
کچھ اور بس اپنا نہ چلا عشق جتان میں	مجبور سگر رشتۂ منحار ہوئے ہم	کا زہون جو مرہم پہ بھی باندہا دیکا	مشہور غلط محرم اسرار ہوئے ہم
کین بند جو دیبان آسکے مین آنکھ مین تو تنگ	ہنگام قیامت ہی نمودار ہوئے ہم	بے بازہ جنبی مین نہ مرتے ہین کہ ہم سے	تاموش ہی اجل ایسے کہنگا رہوئے ہم
جرست دو جسدم کہ چمن مین نہا کہلا	افسوس نہ اسوقت بیگذار ہوئے ہم	گو کام دو عالم سے رکہا پنج نہ ناکام	پر کار محبت سے نہ بیکار ہوئے ہم
حاصل نہوا کچھ ہمین گلزار جہان مین	آوارہ و سرگشتہ و لاچار ہوئے ہم	جو جنس گرانمایہ ہی نایاب زمانہ	افسوس درسے کی ہی طلبگار رہوئے ہم
۳۰۷	کیا در زمان تہا کہ گئی جی ہی ہجراں	ظاہر مین نہ دور دور رہی ہمارے ہم	۱۰
چڑہا کر دل نے می عاشقی کا جام تمام	کیا وہ کام کہ آخر کیا ہی کام تمام	سفر ہوا دل وحشی کو تو کیا ہی پیش	جو بود رباش کہ سنسان ہی مقام تمام
نظر پڑی جسے اوس رخنہ صبح ازلی سیاہ	ہوا تر پہ کے وہ سودائی ناشاد تمام	خدا کے واسطے جلدار سکو لاو نبد پر سے	وگرنہ دم مین ہوا ما جو غلام تمام
وہ شیک مہر جو ہو صبح آے جلوہ کنان	تو کیون نہ غیرت خاور ہو سخن ابہم تمام	سنا نہ مست می حسن نے کبھی اک حرف	کہا مین قصہ غم اوس سے گو مدام تمام
فراق گل مین یہ تیرے اسیر مو بلبل	کہ مرغ جون رگ گل ہو گیا ہی دام تمام	وہ یکتا آینہ دیکہی ہی رخ سنور ذرا لف	کریگی صبح سی یون دن کو تا بشام تمام
ہر اپنے کام مین مصروف وہ اوسی کیا کام	بلا سے اوسکو کسی کا اگر ہو کام تمام	زنبکہ سوختہ عشق ہی تو اے جرات	جلا جانا نہو کیونکر ترا کلام تمام
۳۸۸	غزل		۷
بغیر اوسکے حیران ہین بغل ریکیے اپنے خدا کو	گر کروت ا نہین سکتے ہین جو بن تصویر تمثالی ہم	کوئی آتش کا پیکار ہو وقت مجھ ایسا تو اے	تو سمجھین کیسے ذن انگا یکلما ہی نہای ہم
ارادہ گر کیا دشنام غیی کا ہمین پیارے	تو لب سی لب ملا کر ہین کہا نیگا ہی ہم	کرین وصف جمال یار ہین اکثر گر ہو زون	تو سمجھین انتخاب جملہ اشعار جمالی ہم
جو ہو دو را زخیال مانی و بزاد ہو حیرت	بغیر از سوے قالم کینچین وہ تصویر خیالی ہم	نہو سہل ہین اپنے جب وہ سبزہ رنگ ہی غالم	تو پر کیس رنگ ہی کا ہین بلا سے رنگ کالم
۳۸۹	زہی حالات عشق اے ہم طبیعی سعد اختر	بطرز عاشقانہ آہی ہین اشعار حالی ہم	۹
نگہ جو پرسے ہین جملک اپنی دکہا جاتے ہم	اور جیتک ہو سکے مر دلکو لگا جاز ہوتے ہم	آ پکر ہون حکم ہین بانتک کہ تسکل نقش یا	خوفسا نہین جس جا بیٹہا جاتے ہم
ہین تو خجلت چہپوے بیٹہا ہون مہارے واسطے	چہپو کر تنہا کہین ہر گز نہ بلا یا جاتے ہم	سو رو شب تا صبح ہین اور دل ہین ہم جنگ و جدل	چہتیہ چلی اس لیے آنکہین پر آجاتے ہم
ہین تو دیران ہو کر ون کیونکر نہ کہا جاتا ہم	سا نہو ہے تو ہی ہر دل ہین تا جاتی ہم	یکلی ہو کل سے کیونکر کہ اگر کوئی دم	یاد پہلے رطب محبلو پہر دلا جاتے ہم
اجلا ب کسکی یاد اہی حضرت دل آئی ہی	خود بخود ہو بیٹہی ہی تلا جاتے ہم	آپکر جانے سے کافر ہون جو کہیے تا ہو شب	ایسے ہیچ کار دار کو کیا جاتے ہم
آپ مین ہیرن نہین آتا سکہ کہتے ہی اسکو	شب کو جو گئے تہا مین جرات کر آجاتے ہم	۹	
سر دیف النون			
دام مین ہمکو لاتے ہو تم دل اکہا ہی اور کہیز	شہر پر بلا ہم سے اور ضمون کہا ہی اور کہیز	انکہین ندا اور سر ملا کر نیچے کیا ہی اور کہیز	بانکی فرت ہمسے نہا نادان کا ہی اور کہیز
تو نہ کہا وت ہے کہ تو بہا کی ہو تو بہا کی ہو کہیز	مجکو کہیز دیا ہی اوسی ہو تو ہم اوسی کہیز	ہمسے تو بانی نہ کہو تم اوسی ہو تو ہم اوسی کہیز	دکہہ چہپا نہا اقرار کیا ہی اور کہیز

کہو کچھ ہمدرد سی میرے آتی ہو تم مجھکو نظر	ہمسا کوئی شاید چیارے ملکو ملا ہی اور کہین	دیکھا کہ مجھکو جو تھی ہوتم آرمیں بات کرو	باتین یہ سب ظاہر کی ہین انمین سچ ہی اور کہین
بیٹھی ہو مجھ پاس ولیکین گھبرائے لگی ہو	آنکھ بچا کر اور طرف جانیکا دیتا ہو اور کہین	باتین کرکے لگاوٹ کی کیا فرش گرجہ بچھا کر	دلکو سہارا لیتے ہی جی نام خدا ہی اور کہین
۳۹۱	حیف ہی اسکی تجھپر جو یاد کرتے غیر کو جا	جرات ہین نہین سو ایسی باتین کیا ہی اور کہین	۹
یہ تصور ہین جو دکھلا تے ہیں بیدرد ہمین	سوالفت ہی کے سب فسانے بنا رہے ہین	قفس مین سنوا ہی اسیران کہنہ	بہر شاخ نوآشیانے بنا رہے ہین
جا جانے اوس گھر مین کیا ہی کہ چکی	کئی در کے آگے روانی بنا رہے ہین	وہ آنسو ہین اپنے کہ خلقے گرہ سے	کئی مرتبون سنکو رانے بنا رہے ہین
ہوا یہ دیار محبت کی بگڑی	کہ سب رہنما وانکی شانے بنا رہے ہین	لگے کیون نہ تیر نگہ دل جگر پر	کہ اوس چشم کے نیانے بنا رہے ہین
ملک تیری باتہون بری ہو جو دنا	سو اب آپکے بلبلے ہین انہ بنا رہے ہین	غضب خونریزون کی ہی سادگی ہر	کہ پھینسے مجب صوفیانے بنا رہے ہین
۳۹۲	بخیل اب پھینسے نہین کیونکہ جرات	کسی خلقے جو انمین کہانی بنا رہے ہین	۱۱
یاد کر وہ حسن سبز و رانکہ یاد	کاتھ رو رو کے ہین سانوکر راتین کالیان	دیکھین کیا انکی لچک اُس غدا ئر نجیر	کھینچے تھے ہین کیون ہین کانون گلے دراز
کچھ نہ کچھ کہتا تھا ہین بات اوسکی ہر خلاف	تا کسیصورت وہ دے دھنجھلا کے جھگڑا کالیان	ہہ سیر بالا دسکا دیکھ بالا کہون نہو	خندہ زن ہو شہر ہر جیکے جرا کو بالیان
تبسکو جو اُسکا تصور بندھ گیا تو ہمنے سر	اوسکی مُہر کی بالین صبح تک کیا کیا لیان	وقت اظہار وفا تخلل مین ہوا جب سے انکمہ	ل گئی تو بس وہ سب باتین اوہی چڑھ بالیان
ہر گل گل انکو کہون یا پارہ یاقوت وہ	دیکھیو ہن پان کھاکے اون لبونکی لالیان	کوچہ قاتل کو گر مسلخ کہون تو بیجا	جب نہ تب دیکھو تو تھے ہین اموکی نالیان
قہون دل آنکو کہون بہر آہ جب آوے میتر	وہ ہی گلرنگ کہ ہر ہر کر دیتی پیالیان	تاک جہانک اوسکی کہون کیا ہین طعلی میتر	اوسکو باتون مگر کر دیوے رونمین سر جیسا
۳۹۳	کاش جرات دل کا دان ہوتا جلد سم نصیب	ہمکی تو کہانی جاتی ہین یہ باتین کا	۱۱
کیون نہ تم باتین سے ہم جانین بھلا اور کہین	جی تو لگتا ہی نہین یان کی سوا اور کہین	ندیا تین جو ہم ہر وقت مین تمہا اور کہین	مت برا مانیو ہر وقت مین تمہا اور کہین
یہ رعا ہی کہ ترے کوچہ سے اٹھین مر کے	جیتے جی یانسے یہ بیجا خدا اور کہین	ور دول اُس بت بیدرد سے کیا تو کہ	جا کہ یہ رام کہانی تو سنا اور کہین
میں تو جاؤن ہی نہین در سے یہ کرون کیا پیارے	کوئی کہتا ہی مجھے یانسے بجا اور کہین	خاک ہی مضمحل خوبا نہین لگا اوس مین آہ	گو کہ ہین یہ ہون اول ہی مرا اور کہین
بیخودی کیا کہون کہ کیا کہو جو ترے کوچہ سی	اُٹھ کے گھر اپنے چلا مین تو گیا اور کہین	دیکھ بوسہ مجھے قبضہ نہین جتا تا ہی وہ شوخ	ایسا پایا ہی مرا تو نے بھلا اور کہین
کیا خدا نے ہی کہ اب آتے ہین تم پاس قمر	اپنے جا بیٹھتے ہین آنکمہ چرا اور کہین	یا نہ آتے جو ایکدم تو یہ آزار ہی تھا	یا نکلتا ہلاص تہ پاکر ہوا اور کہین
۳۹۴	خاک بیجا پہ بھی اوس کو ہو نہین اتا ہی یہ	یا نسے بیجا اور ا کر نہ صبا اور کہین	۱۱
نذر شب تم ہو نہین ہم تو وصل کی دیر ہی	پر کہین کیا ہو سکے جو ملنا نہو قسمت مین	تیری صورت کو کہون تصویر سے کیونکر کھینچون	ہین کہان یہ گریبان شیر خیال تصویر مین
قید ہستی ہی ہوا شاید رہا تیرا اسیر	آج شور و غل نہین ہی خانہ زنجیر مین	صاف دل کی پار گذر ہی ہی تری مژگان کج	راستی یہ ہی کہ بسیا تو رہی ہر کس تیر مین
صبح ہوتے ہی جو آؤ گھر ہی وہ شب کہ سہر	پاتر گاہ نہ دیکھا نا ئر شبگیر مین	تشنگی غمزن اوکی ہی جیکی لبتون مین نہین	ہنسیہ جو ہر نہ سمجھا تو ہی تو ہر دی شمشیر مین
ایک سی ہی جیکی انکمین نرسو آہن کی	فرق کچھ کمر تہ نہین و خاک اور اکسیر مین	اب بھی دم انکو کہون نہین ہوتا تو آجاؤ	کام ہو جاویگا یا اور نہ یان خیر مین
کہا اس غمزہ و پر کرشمہ کا کہا تو نظر	کچھ بھی گر ہو تا شر پس آہ از تاثیر مین	اور سو دل مہلتی کی نہین کوئی مگر	ہجر کے دان کا [illegible]

۳۹۵	تیرِ نگہ سے جیل مل پہ گئی حیرتِ کمال	ساکنانِ ہند گو یا خطۂ کشمیر ہے	۵
دو دن سے کس قرار و سکوں کو ترس گئے	گھر میں جی لگتا نہیں باہر نکل سکتا نہیں	سوزشِ دل پوچھتے کیا ہو کہ پہلو میں مرے	کروٹ کسی وقت ایک پھوڑا سا پکتا نہیں
لگ گئی کیوں تجھکو چپکے ایرلی دیوانہ	کیا ہوا اوروں سے ہنستے کو آج کیوں بکتا نہیں	خوبرویوں میں ہے ایسا کون بہرا سکو ہلا	کیونکہ کیسے بحرِ خوبی کا در یکتا نہیں
۳۹۶	لاؤ اُس آئینہ رو کو مت دکھاؤ آئینہ	اور کچھ حالت ہجرات کی کہہ سکتا نہیں	۵
شب ہجر میں مت پوچھ کہ کیوں تو نے یاں ہمیں	قصور باندھا ہوا سو کاصحیح مگر کچھ کہتا نہیں	جو کچھ ہو غور کر تو خود بہ کل بالکل مجھ میں ہے	کبھی ہوا کہ حباب آسا کبھی دریا ہو تا ہوں
تیرے کہنے سے جیا ورنہ میں مر کر کبھی کا	نہیں تو یوں تو لاتعلق یوں کہ کن کہنا نہیں	نہیں قسم مزہ صحبت غیر سے کیا ہے تجھ میں	کہوں کچھ حال دل کا پر مزہ تب ہو تمنا ہو
۳۹۷	یہ جوشِ اشک و طوفانِ آہ یا ہجرا سے	کہو کچھ شوخیِ چشمِ تر تو کوئی دم کرو تم	۹
کوچہ جانا سے جا ہی جا سکتے نہیں	گو اُٹھا دیں قدم پر اُٹھا سکتے نہیں	سیرِ آبِ نیل و منظارِ آبشارِ کبک کو اب	پاس تجھکو اور کسی سے بٹھا سکتے نہیں
ہم میں ہو جا ہے محبت کا تو اوسکا امتحان	دل کو بے صبری سے پر ہم آزما سکتے نہیں	مشقِ دریا و دخانِ گرتہ ہیں مژگانِ چشم	وضع بنا لو تو کسی پر کچھ بڑا سکتے نہیں
کوئی اوسکی در ہمارے کیوں صبح و شام دے	مل رہے ہیں دل تو ہیں پر ہم ملا سکتے نہیں	اپنے پہلو میں دل تپاں ہے وہ غم نرده	جسکے ہاتھوں کہ کبھی آرام پا سکتے نہیں
کیا ہے وہ ان جو پیدہ پیغام آتو ہی جاتے	اتنا درد ہجر کرانے اُٹھا سکتے نہیں	صورتِ اپنی تم کسی صورت دکھا جاؤ ہمیں	ہیں پر اسے بس میں ہم لاچار آ سکتے نہیں
۳۹۸	اک ہم اندر کی پرسی بیانِ حیرات غزل	اس سی تصویر آپ کیا مضمون لا سکتے نہیں	۱۱
حال دنیا اوسکو محفل میں جا سکتے نہیں	دل پراگندہ کو اپنے ہم تو ملا سکتے نہیں	کیا کہیں کیا بے حجابانہ ہیں ملتے ہم سے	ذکر جسکا ہم زبانی اپنی لا سکتے نہیں
تیرِ غمزہ سے ہوا جانا ہو سبب ہو اگر	اور غضب یہ ہے کہ ہم اوسکو منا سکتے نہیں	تو تماشا دل قدر بیتابی کو لیکن کیا کریں	ہاتھ اوسکے دامن کو ملتے لگا سکتے نہیں
دیکھتے ہیں کیا اوسکی دستِ حنا سے پہ تو دور	پاس اپنے پر کسی سبب سے بلا سکتے نہیں	بیٹھنا تو اک طرف جیدہ پر کہ جاتا ہم	کہہ بھی کیا کہ ہم اوسکو آنکھ اوٹھا سکتے نہیں
جب کہیں جاتا ہوں وہ گھر سے تو پہیرا ہے ہمیں	قصد کرتے ہیں پر لیکن جا نہ جا سکتے نہیں	گھر میں اوسکے جا کے کریں کیا جب کہ ہو تم ہی نہیں	پر جو کہیں طلب ہے اوسکو تو دل سے نکال
ہفتہ عشرہ جو اوسکی خدمت سے آنا نہیں	وہ بھی پاس اپنے بلا سکو بلا سکتے نہیں	دو بھی اوسکے آنکھوں میں ہم کہتے ہیں ہم	تم بلا سکتے نہیں ہم آپ آ سکتے نہیں
۳۹۹	ہی میں سو بار آکے ہم حیرات نملو یار سے	پر تجھ کو دلمیں کچھ ہو سو کہہ سکتے نہیں	۹
کونسا ہم جسکی خاطر جان پر سہتے نہیں	کیا تماشا ہم کہ کیا ہو کر خبر سہتے نہیں	مت خفا ہو میں ہوا تا ہو تو ہر دو دور	یہ خطا ہیں دل کی ہی ہم فتنہ گر سہتے نہیں
شام سے غمخوار رہتے ہیں مگر سہتے نہیں	وہ امیدِ زندگانی تا سحر رہتے نہیں	گر تقابل تجھ سے تجھ میں ہو تو ہیں تسلیم تک	تو بزرگی ہیں کہ یہ ہے ہر ترے رہتے نہیں
انتظار یار میں گر غور کرو کیا کیا کیا	تو سا دن ہر گز نہیں سو دن نہیں رہتے نہیں	دل ہی اوسکا گھر ہے کا ہے کو کوئی کیا کرے	ورنہ ایسی حوروں میں تاثیر میری نہیں
جو ستم ہیں تم کہاں کیا میں ہی یہ سہتے نہیں	شہر میں کس دن شکایت گاہ میری نہیں	بس نہ کہیو تم کسی سے کچھ ہمارے تم تو ہو	یہ خطا طرار اوسکو کچھ ترا مہ سے نہیں
۴۰۰	کونسا دن ہم کہ حیرت حالت اوسکو نہیں	وہ دل سو دم بدم نوع دگر رہتی نہیں	۱۱
نا توانی ہے ہمیں حیرت کہ ہم رہتے نہیں	دل پہ سو شد ہیں ہمیں جو کچھ نکلتا ہے نہیں	کیوں تو ہوں میں ترا کہ ایک نقشہ ہو تصویر	سوزِ دل آنکھوں سے اگر سو دہ ٹپکتا ہے نہیں
ترے ہم مو ہمیں ہیں جیدہ ہیں یا کہ ہیں کیا کیا	جی کو بہلاتا ہوں لیکن وہ بہلتا ہے نہیں	بیکسی کیا کہیں ہے شہر میں عیسیٰ ہم ارکوئی	اپنی حالت پر کف افسوس ملتا ہے نہیں

ہم ہی کچھ عشق بتا نہیں آہ بتا ہو سو ہو گو	ناتوانی سے کوئی بات نہیں ہوتا ہے	یوں ہی الفت کی سہی ہو گر تیر ہم	یوں نبھارے سے کوئی بھی نبھتا ہے
دل گیا دل در جگر یوں ہو گو آنکھوں سے	ہجر کا دن کیا ہے کہ ڈھلتا ہی نہیں	نصل گل آئی ہزار اب پر یہ اپنا نخل تر	یوں نہال گلشن قصور پر ہیتا ہے نہیں
کی شبِ جس سے دل تہا منہ سو اب آہ	ایک بیت سم چراغ اسکے گھر میں جلتا ہے نہیں	گو زمانہ چال بدلی اور ہو اوئے ہیں	بر کسی صورت مزاج اپنا بدلتا ہے نہیں
۴۰۱	مند پیارے کون ہو بات یہ عجز عشق میں	دو تبا ہے بان جو کوئی پہار چلتا ہے نہیں	۱۱
ملاقات ہوا ایک کہیں	دل ربا دار سکو کہ آیا تہا جو مہمان نہیں	میری بیتابی سے محفل میں ہے کہرام اور	انہہ کے ہونے نہ لگے میر تو زبان میں
کہ بہکو ہے جو کچھ پوتی ہو حضرت دل	کیا بلا جانے گنوا آئی تم احسان کہیں	درد و غم رنج و الم خوب سبہی ہیں دلمیں	مجکو دو ہے کہ یہ نبی نہو دیران کہیں
دم میں اوسکے دلا چشم ہی مت کچھ تم	اتنی رونیکا بہی بندہ جانے بلو فان کہیں	دیکہکر سب ترے بیمار کو یوں کہتے ہیں	یارب اس شخص کی شکل ہو آسمان کہیں
ایک جو مونس ہے میرا دل تو یہ ہے اوسکی شکل	بات کرتا ہے اگر مجہسے تو ہے وہ ان کہیں	انتظار اوسکی میں تا نہو یہ در سرکا نہ ہو	یوں ہے رہ جائیں نہ یہ وعدہ حیران کہیں
دل مجروح کی کیا پوچہتے ہو مجہسے ہے خبر	خاک و خونیں وہ پڑا ہوگا غلطان کہیں	جا بجا پہرتے ہیں ہم لیک نہیں ہا آہ	دیکہنا اور کا یہ کیسی عنوان کہیں
۴۰۲	آج کی نیر ہے قلق سے مجہے دو ہے حرارت	کہ نکل جاوے ہے گہبرا کر نہ ہی جان کہیں	۱۰
گہر سے نکلا ہے نازنین نہ کہیں	ورنہ ہم دیکہتے کہیں نہ کہیں	دل مضطر نہ کاڑ دو میرے ساتہہ	ٹکڑے ہو جاوے سب زمین نہ کہیں
سرو کی کہینچی میں آہ سرد تو سب	بولے برساہے مینہہ کہیں نہ کہیں	خوب کا ئیں انہیں راتیں پر	نظر آیا وہ چین نہ کہیں
جیسے مخزون ہیں ہم تم ہی میں آیا	ایسا ہوگا کوئی خرین نہ کہیں	اوسکا عاشق مجہے کہیں ہیں سب	پر اوسی ہو وہ یہ یقین نہ کہیں
میں جو مرتا تو بول اٹہا کر اسے	یا نسے لیجا کر اب کہیں نہ کہیں	خوف آنے لگا ہی اوسکا	وے ترب کر یہ جی کہیں نہ کہیں
ہشت خس ہے یہ چشم زار و لا	کہینچیو آہ آتشین نہ کہیں	ایک غزل اور کہہ تو جرات	ایسی پاویگا ہیر زمین نہ کہیں
۴۰۳	غزل		۷
خوش ہوا ر ہے میں غمین نہ کہیں	جی اولجہا رہا کہیں نہ کہیں	دہیان میں میں کسی کے بیٹہا ہوں	تو کیو مجکو ہنشین نہ کہیں
عہد ہوں میں پہک رہے ہے اگ	بیٹہیو تم میرے قرین نہ کہیں	کچہہ بہت ہے چراغ چشم سے ربط	کر دے گل اوسکو آستین نہ کہیں
درد دل بہی بہت کہا لیکن	اوسنے باتیں کچہہ پنین نہ کہیں	وعدہ وصل اوس سے لوں کیونکر	دہم کر بیٹہے وہ نہیں نہ کہیں
۴۰۴	سر دفتر ہے بات بات پر جرات	ہو گر فتار یہ کہیں نہ کہیں	۹
لب زمین پر وہ نظر پڑتی نہیں	آسمان پر کوئی جنگ آزما بہلا ہے نہیں	حال دل کہنے کی طاقت نہیں تن میں	مرض دل نے یہ بیچارا کیا ہا ہے نہیں
کیسے کیسے ہی ہم مجکو نہیں خوش آتے	تو یہ فرماؤ جی کس لیئے تم بہا ہے نہیں	حیکو جانے ہے نہو آنکہ یہ ظالم نظر	کیوں دلوا ہے پریزاد نظر اس میں نہیں
تو دن رات کی رونے کے بدولے ہوئے	یاں پی پی کر گلی کو سنے ہما ہے نہیں	صبح ہوتی نہیں گلہیں کیا شب یار	کاش اک جن کی جدائی کی شب کہا ہے نہیں
مرض عشق میں جو آئی علاج تو لب تک	نگہ ان دیکہہ کے وہ اسی ہے کہ ہا ہے نہیں	گر گلی کوئے یہ بیمار کہ منہ پر ہی ہے	ایسی حالت تو بہر اللہ نہ ہو لا ہے نہیں
۴۰۵	در عہ مندانہ غزل اور پڑہ ایسی جرات	گفتگو کی سنے ہے تری مجہ سے آہیں	۹

ناتوانی تو کم ایسا ہم کیا ہاہی ہیں	کہ نہ دُھونڈھ ہی سو بھی بہتر کہ پاتا ہی نہیں	میرہ جاتو ہی وہ اُٹھتا ہی تو کل کا ہی یا ت	تو نہیں ہیں تو کیوں رکتی تمنا آتی ہیں
یوں تو ہر بات کہ نہیں کاش کوئی پوچھتا	مار کر فن کرے بارے کہ تماشا ہی نہیں	اک نظر دیکھ کر اور لیں نرہ جا ہوس	جان ہو نچی ہی لبوں پر کو قریب آیا ہی
ایک تو پردہ نشیں تس پہ ہی پابند حیا	دلبری چراوے کہ ہو کیونکہ یہ ہلا ہی نہیں	جستجو میں ہی خراب اور کی ہو تم تو ہی بجا	جیہ دل دور ہی وہ پہر کیونکہ دور آیا ہی
اب وہ آواز رہی کا تو ہیں نہ ہی	کوئی ایسا نہیں ہوس ریہ جو پہونچا تا ہی	یہ دعا ہی کہ گنہگار سیجہ حاکم شہر	پس دیوار ستم ہیں بھلائی ہیں

۴۰۶			۹
	ہر خصب کہ ہیں ہی دور آ کیو جاتا ہی شیخ	اور دل کہ پہنچے یہ جا ہی ہاں ہاں ہی ہیں	

رکھو مضمون یہ یار و فرق ہو کر سیاہی ہیں	کہ سب کچھ ہم بھلا بیٹھے کسی کا یاد گار ہیں	جو ہو تاثیر بیدا کچھ یہی اپنی آہ و زار ہیں	تو پھر کیا کیا تو ار آجائے وہ دلکش جو ار ہیں
جو ماگر ہو شب تو یہ ہو تو نہیں کہ ہی	کہ تیسے جان بلب لاکھوں ہیں اپنے وار ہیں	نہ آیا دو قدم وہ ہمرہ تا یا رت ہی ظالم	قدم گنتا تہا ہیں عمدہ یہ چکے ہم شمار ہیں
اس نہ شیہ ہی وہ تشریف فرما ہاں یا ہیں	کہ جانے ہم بیدار اوق آدی ہیں ہیں	اتر آلودہ ہیکا ایک ہی تمرہ ہی ہم ہی	بر نگ بر گذر ہی عمر ساری اسکی ہیں
شمل ہو یہ کہ نہ مکیو ہی ہم ہیں	سو ہونا تہا چہاں بنا جی تب تہا ہیں	چڑہا وی جو خ پر برق اپکو چڑہا گہان ہی	چمک جو ہو تو ہی وہ انکی قدر ہی کہ ہیں

۴۰۷			۱۳
	بار خا و حضور اوسکو ہی جان عرض کرتا	خول اس اور ہی اسنے کہی ہی ہیں	

وہ جو ہی ہی کہ کیونکر تو تو ہی فرقت ہا ہیں	کہ تا شب وصل کو ہو گذر ہی تو کیونکر ہیں	اتہا تو ہیں ہیں اور کہ ہم نہ ہیں ان نگاہ ہیں	کرے اے ابر تک سایہ بہ زار غم کا ہیں
تمہیں تو ہا ر با تو نا ہا را یا ر خا ر ہی	ہیں سو جو ہی ہو ہر کب نیک بد ہر اختیار ہیں	تصور زیبہ گیا کس شوخ چنچل کا رہ ہر دم	سلا با خوش شکل بر تن ہیں ہم جو ار ہیں
کوئی گر مسکرا دی مجمہ پہ اور ہیں جو کا تو	کہی ہو دیکیا ہے یہ فائدہ تو ہیر ہی ہار ہیں	جو دیکیا مضطر با تجہکو تغفل ہیں کسی ہی	یہ کہتا تہا کہ ہ لطف محبت راز دار ہیں
جلایا آہ سوزان نے خزیر والامان مجکو	قیامت ہی یہ جو ہر تن طپیدہ شعلہ بار ہیں	ہوا دانپر نگا ز دوستہ دشمن ہنگامہ ہی ہی	یہ عالم بلیکی کا ہو کسیکی دوستدار ہیں
میں رو دتیا ہوں تہا ہے اپنے ہیت ہنستا ہیں	کوئی مصروف ہی کیا کیا کیسکی غمگسار ہیں	ترسی کشتہ کا لاشہ بعد مردن کیوں ہمارے ہی	گیا حسرت بہر اجیسے وہ سوا امید وار ہیں
مرے بنا آخ کہ ہر موج حاصل ہی کہ ہر ہے	وہ بیٹہا تا ہو اگر ان یا نہ لہا آ ہیں ہیں	خدا نہ دے تجہی ہا رہ وہ معصوم سن جیو	یہ آنکہوں کو ہی جرات ہی اسی امید وار ہیں

۴۰۸			۷
	کہ شب کو تو بر پر و لو تا ہی سو اور دو ہیں	پر خ فو جو نکو ہوں شاہ سیما کہ سوار ہیں	

وہ کی طپش ہی صدمی جو برق جان پر ہیں	گا ہی زمین پہ ہیں ہم گا آسمان پر ہیں	اب ہم جو مضطر ہی کی ہر دم ہیان پر ہیں	مانند شبنم و گل جہا ہی زبان پر ہیں
بندہ کی سن سفارش بولی وہ یوں کسی سے	عاشق یوں ہی وہ خانہ خراب جہان پر ہیں	اور اگر ہی تو تو لیں یہ تو کہو	اللہ ہم ہی ہیں کس آستان پر ہیں
قربان جاؤں کس پر بھی ای تصور	میہ کسی کی گہر میں اپنے مکان پر ہیں	پر واز کی ہوس میں کس صید کو یہ ارا	گلشن میں جیکے اور قد ای باغبان پر ہیں

۴۰۹			۱۱
	جرات اب ہیں میں ہیں ہمتہ قزلباش کر	پڑہ اور ہم کہ تجہسے ہم استحان پر ہیں	

ابہ اور کیا کہ کیا نے مجہہ ناتوان پر ہیں	تم تو زمین پر ہو ہم آسمان پر ہیں	اس سادگی کے ہم تو قربان اُن ہیں	اک بات میں ہو ہم ہیں دو سو کان پر ہیں
وہ تیغ کی مین قاتل کیا کیا کہا ہی ہم نے	یہ بیل اور یہ تو ہو جسکی میان پر ہیں	سمجہا ہی جو دلکو تو بس جواب دے	وہ غمزہ ہیں ہیں ہم ہیں کسی کی دسیان پر ہیں
جو ہا ہمدم ہیں اوں سو بت یہ ہیں ہیں	اب جا دو تم وہ اپنا ہیر پھیر ہیں	ہو ہم عذاب کیا کیا ناحق کی جان پر ہیں	
وہ کیہ ہیں اور سب ہیں جو ان ہیں	تیو ٹرا ہی جگر کی ہیں نوجوان ہیں	ڈر کر جو سو جگہ سے آیا تو کیا کہیں بس	وہ سب کہ ہیں شیخ و خستہ جان پر ہیں

۴۱۰	جراُت وہ قصہ تم ہی اپنی ہو کہانی	سب چھوٹ بہو سر روتے جس داستان پر	اس عشق کی وہ چوٹیں ہر آنو ہیں پر
۴۱۱	جراُت خوشامد ہم کیا جانیں	انہیں شیخ ہی اکثر اشعار خاص بہ	۱۱
۴۱۲	ہم دونو نکو کہ یاد اس بن آوے بہ من ہر	دل ہم ہے بیچ جی ہم دوں ہی ہے خبر یہ	۱۱
۴۱۳	نام ہر نو غزل میں جراُت میلا	کمینہ جی تیغ کہ سر دینے کو تیار ہیں	۹

۴۱۴	جراُت ہوا ہے عاشق اک بت کا کیا کریں	ہاتھ سینہ پہ ہر آن میں الٰہی کیا کریں	
۴۱۵	جراُت ہوا ہے عاشق اک بت کا کیا کریں	جا کو ان ہم سے کرتی ہیں الٰہی کیا کریں	
۴۱۶	جراُت ہوا ہے عاشق اک بت کا کیا کریں	گاہ چشم گاہ قد تر میں الٰہی کیا کریں	
۴۱۷	جراُت ہوا ہے عاشق اک بت کا کیا کریں	آج کل سب ادبہ میں الٰہی کیا کریں	

۴۱۴	دیکھو جو رات کو نہ در پر ہی سہر نے تم ہو ہائے	مشورہ ہو دان یہ شعر ہون یا ہی کیا کرین	۱۱
خیال خواب کہان سوز غم سے جلتے ہین	تمام رات یہ کروٹین بدلتے ہین	عیان ہے سوز دل اپنا کہ شکل گلخن آہ	دہن سے جا زبان شعلے کی نکلتے ہین
جو قبر پر ہین تری تشنگان یاس کے نخل	نہ ہو تو ہین وہ موسم ہین اور نہ پھلتے ہین	یکایک پلٹے ہے انگور ہی گو رہی پاؤن کو	خدا کرے تا نہ سی ہاتھون کو تم ملتے ہین
گلیمن اندھی ہین ہین اوس نگہ کی تشنگی کے	کہ جیسے خاک پہ پانی پڑے مچلتے ہین	بزور حضرت عشق اب ضعیف پا کر آہ	مرے کلیجے کو کس کس طرح مسلتے ہین
سہر کے جائیو فاصلہ رہ تو جانب یار	کہ زندگی جو یہی ہے تو ہم بھی چلتے ہین	کہے ہے دیکھ وہ بیدرد اپنے کشتونکو	پڑے ہے مرنے سے پہلے خاک تو نہین ملتے
بیان فکر و برق و ضبط اشک و سوز عشق	یہ دل جلے تو نصیبون ہی جلتے ہی ہین	رکھین ہین سوختہ عشق سوزش اوزار	کہ پنبہ آجکل ہی نہین سوز غم سے جلتے ہین
۴۱۵	جواب اپنی غزل کا تو آپ کہہ حرات	کہ جیسے کہتے ہین تو شعر اور کیسی دلتے ہین	۹
[illegible]	[illegible]	ترے مریض کی ملتی ہے جو کبھو ہائے	وہ مسیحا ہے کف افسوس اپنے ملتے ہین
[illegible]	[illegible]	ہزار غم کہون پر ہون تو بان نخچیر ہے	سنا نہین ہے کہ نہیر کمان سے چلتے ہین
[illegible]	[illegible]	خیال ہین کسی پیدہ شین کی محو ہین	تو گہر ہے ہم ہی کہین یہ ہین نکلتے ہین
[illegible]	[illegible]	غرض کہ صدقے ہین اوس تاب تنا کر	کہ جسمین آہ قیامت کا دم نکلتے ہین
۴۱۶	[illegible]	یہ شعر کہتے نہین زہر غم اوگلتے ہین	۹
[illegible]	[illegible]	کہو کیونکر کہا جاتا ہون	کہ شکل دود گلخن آسمان ہے کو مین جاتا ہون
[illegible]	[illegible]	وہین بس دیکھکر چارون طرف کیا تلملاتا ہون	فراق یار مین زانو سے مٹک گر سر اٹھاتا ہون
[illegible]	[illegible]	دل بیتاب کی کرتا نہین جب کوئے غمخوارے	تو ہر ناچار مین ہی اپنے چھاتی سے لگاتا ہون
[illegible]	[illegible]	نہ تھا جبکو مرا اوسنا گوارا ایک خدا سے ہے	اب اوس کافر کو کیا کیا منتین کرکے منھاتا ہون
[illegible]	[illegible]	رہے ہے سو طرح کا خوف اوسکی جنگ جوئے سے	گر آنکھین اوس سے عین صلح مین بھی لڑاتا ہون
[illegible]	[illegible]	مین کہتا ہون ادہر دیکھو ادہر دیکھو اجی صاحب	نہ دیکھو گے تو دیکھو گے تماشا کیا دکھاتا ہون
[illegible]	[illegible]	جگر ہوتا ہے ٹکڑے [illegible] اے رشک گل میرا	ترے فرقت مین اپنے حال پر جب مسکراتا ہون
[illegible]	[illegible]	[illegible]	کوئی اب محفل عشرت مین اوسکے بار پاتا ہون
[illegible]	[illegible]	[illegible]	غزل پر درد اک اوراس سے بیتر پڑھ سناتا ہون
۴۱۷	غزل		۱۲
[illegible]	[illegible]	بگر مبہم ہو تو یارو اوسکو مین [illegible]	پھر اوس محفل ہی مین تہتہ ہو کہ مین [illegible]
[illegible]	[illegible]	[illegible]	[illegible]
[illegible]	[illegible]	کہو گر کوئی وہ [illegible]	تو اوسکی زلف کے مین پیچ و خم [illegible]

ہوں کیا در دجگر اس سے ترے کیا کل نہ جو رات	کسی صورت نہ ہیں آرام کیا ایذا اٹھاتا ہوں	کبھو کہہ کر کہ اپنا پانچکا ہوں ہیں سے	کبھو جتیہ پتیا ہی کی مارے قلقا ہوں
ہو جاتا ہے وہ ہنسا ہوں آسکا	تو بہر زور کر دیا ہے ہنسا ہوں	کبھو آواز اوسکی سی جو آتا ہے کانوں میں	تو دل چاہا تہہ کو کھدے ہیں اوسکو لگاتا ہوں
بھی اسکا جو بلوا تا وہ مجکو یاد آتا ہے	تو بہتیرا بلیتا ہوں کہ آیئے کون جاتا ہوں	پہر ہیں کر کسی کو اوس آتے ہی	تو مطلع پر کہ یہ رو تا ہوں اور اوسکو رلاتا ہوں
۴۱۹	تو اوس تسلہ دکر ہیں کیا جاتا ہوں	نظر آتا ہے اوس آتش جبہر کو آنکلا جاتا ہوں	۹
ہم ہیں نوان جب اوسکو چہیڑتا ہوں	تو کل نفس ہر فہم سے بہیڑتا ہوں	غضب ہے یہ کہ جسکے عاشق ہیں جیسے جاتا ہوں	کہ ہم تبلک ہیں محبت آزماتا ہوں
تو ہی ہو سو ہر سو طمع کی بات کلے ہے	عیان ہتا ہے الف اور بہی بجز جوں چہپاتا ہوں	جبھکنا وقت باتوں ہی جو اوسکا یاد آتا ہے	تو مل کر کیف ہوس کیسا ملاتا ہوں
جنوں عشق ہمہ بدلا ہے ہیں ہیں نہیں رہتا	اگر غم مجکو کہاتا ہے تو ہیں ہم کو کہاتا ہوں	یہ رد اٹھتا ہے دل ہیں تیر اوسکا ہے کہ یکبارے	کلیجہ تہام کر اٹھتا ہوں ہیں بیٹہا جاتا ہوں
ہر رو یہ ہیں پہ اوسکو حسرت سے جو آتے ہے	تو یکبارہ آئینہ ہیں ایسی بچہ کو دکہاتا ہوں	کوا گر یقیناً ہے اوسکی حسن نو از ل	تو کچہ کچہ سچ کہا بالکل ہیں اوسکو بتاتا ہوں
۴۱۴	اگر ہم شوق تیرے کا شبہ کا تو سب اب ایجاد	نوان اوسکے عاشقانہ اور ہے تیکہ پستاتا ہوں	۱۱
کہ ہم جبہ تغلس ہیں کر اوسے گہر بوجہاتا ہے	نو ہیں اوسکی یکایک کو کیا ہے اشارے سے جتاتا ہوں		
کہا تا ہے کہ عشق ہے ہوتو ہو پر بہتر ہے	پر اوجہا ہے یہ آب کیا کیا تلہاتا ہوں	ہوا ہو مقبلا اوس تند خو پر ہیں کہ آلدم ہیں	وہیں ہیں دہ بتا جاتا ہے جو ہیں ہو نہیں نہاتا ہوں
ہے جو آپہ ہی آزردہ خاطر مجکو پر اوسکو	بگڑتا ہے وہ کیا کیا گزرہ ہیں دیتا ہوں	نکو دیا بات پوچہی ہے تو پہر کر تا نہ سہہ دیکہی ہے	یہ مجکو کون لاتا ہے جو اوسکو گالیاں تاتا ہوں
کہی گر کر اوسے عاشق کو سات تو یہ کہتا ہے	سمجہتے ہم نہیں ہو جبہ مجکو ہیں ستاتا ہوں	ہم اغنی کو جب اوسکے تب اوسکو	تصور باندہ کر کیا کیا کہ اوسکو ہیں لگاتا ہوں
جبہ تغفل ہیں ہے کہ یہ بولے ہے	ہلا مد ہیں یان کیوں لوگ ہیں کو بلاتا ہوں	بچا کر آنکہ سے یہ دہ اک اس سے یہ کہتا ہے	آپ ہیں تو کیا ہے ہیں کسکو سناتا ہوں
۴۲۰	اگر شیکو پر آزار اوسکو نید آتی ہے	تو جرات ہیں ہو تنک کتنی سو اوسکو جگاتا ہوں	۱۱
تصور تیرے صورت کا جو باندہ ہے ہی یا لیتا	تو سر نا یا بلا ہیں اوسکو سو بار لیتا ہوں	یہ حالت ہے کہ آجاتا ہے جسکو ہم ہیں وہم	ہنسی آتی ہے اوسپر ہیں جو یہ لیتا ہوں
ہوا وہ تو آدہی شکو ہے وعدہ پر تو انہی	عجب ہیں قول تجہسے ہی بت عیار لیتا ہوں	نہیں آتا زبان پر تا مدعا دن جسکی مصرع	جو اوس زبان ہیں فرہنگ لیتا ہوں
جنوں اوس دن ہی کیونکر کہ ہم مارا لیتا ہوں	کہی کہ مجکو تجہسے سیکڑوں ہیں مار لیتا ہوں	وہ کیا کیا مجہسے کہتا ہے کہ کیا کیا سوچ کر ہیں	جو بیٹہا اوسکے گہر اوسکو سر بازار لیتا ہوں
مجہو کیا ہے ہنر خیر و کاوہ بیجا دن دیتا ہے	نکلتی ہیں جب اوس گہر سے تو ہیں لیکا لیتا ہوں	کبھو جو اوس سے روٹھ آتا ہوں دل کا ہیں سکا	تو آپ ہی جا کر اوسکے قدم ناجا لیتا ہوں
نہیں ہو دلا سا تا پیر ہیں ہیں انجمن ہیں ہم	تجہی آغوش میں اوسی غیرت اگلدار لیتا ہوں	خریدوں کیوں سودا عشق کا بازار دنیا ہیں	کہ تہہ ہی کی کہ جیب خویش کا کار لیتا ہوں
۴۲۱	نہ لیجے نام اوسکا کہ کہہ کر اوسی جرات	تمامی ہر کرا اوسکا نام سو سو بار لیتا ہوں	۱۱
یہ کیونکر کہا تا ہے کہ گہر ہیں تخت جیران ہوں	کہ جس مہمان کو جاؤں سو ہیں اکرام کا مہمان ہوں	جو ہم ہنسنے لگے تو کیا ہے اوسپر خجل ہو	تو یہ ہر ہر سر ہیں ہو طوفان ہوں
جو ہو پیدا کہ رو ہا تہہ ادہی تو کیا اپنے	نگاہوں اوسکی کس شکل دیکہا کیا ہیں ہیں ان ہوں	ہزار انہہ چیاؤں چاہو یہ ہیں ادہی لیکن	دہن اوس کا کہ جسکا ہے خیر پیدا ہیں دان ہوں
نہ جو ہو جلا تجہہ ہیں کہ ہو رہ راہ الفت کا	مصیبت کا ہوں ملا غمزہ ہو خانہ ویران ہوں	کہا تک اوس دل خستہ کی ہیں دست گریبان ہوں	کہ یا رب ہیں مخلص غم جو ہیں محبوس زندان ہوں
نہیں کہا تا ہے کہ ہیں تو سا تہہ شکوہ کا جاتے	اب اوس ہیں مخفل خوبان ہے پیدا علی تجہسے	سبھو یا تا کہ ہو ہر ہر بو ہے تم	یہ کیونکر ہا تی ہو جو ہیں ہو ہیں ہے تو ہیں ہو

جو لیلیٰ بن ہوں اگر میں تو مطلق جی نہیں لگتا	اگر یوں جاؤں تو اور بے قراری جان کھوتا ہوں	غرض بن کے گیا دل سخت دلگیر اب ہی ہے	کہ ہر جا جان کھاں ہیوں کر کوئی پہچانے میرا ن
۴۲۲	حقیقت کیا کہوں اب جرأت بیمار کی یعنی	بہت میں نے پکارا یہ نکلا منہ سے کیا جانوں	۱۰
بعد عجز اور کہا اگر سر تو نہ کعبہ میں نہ بتکدہ میں	ہر دو کے بیچ میں اک آن کا صومعہ میں نہ بتکدہ میں	قدم دو ہی رکھا تھا اور کہا سبحہ میں نہ زنار میں	کعبہ کو لوگ پوجتے ہیں اور میں صنم پرست ہوں
کہاں جاتا ہے جگہ اور کس کی ہے تو ہی تو ہے	کبھی چھپ کر کبھی ظاہر کبھی آ کر کبھی جا کر	میں جب کہتا ہوں جاتا ہوں تو سو گلشن ہیں جلوے کے	قفس گلزار ہو جاتا ہے سب اپنا برگ و بار ہوں
برنگ نخل آتش خوردہ ہوں میں باغ دنیا میں	جلا ہے جب ہوا نے فصل گل کیا کیا پھلا ہے	خدا جانے کہ کس برق و شش کا سامنا ہے مجھ کو	کہ میں کچھ بیٹھ بیٹھے خود بخود آنکھیں جھپکتا ہوں
نہیں تنہا کو اُن کے غم ارجو تک پاس ہے میرے	پرا کو ہر میں اک ہر غم کہ کیا کیا یاد آتا ہے	وداع اس کے ہی وہ آنسو کا جو مجھ کو یاد آتا ہے	تو کیسی طرح کرتا ہوں میں ضبط اشک کو ہمدم
چلا ہے جب وہ اٹھکر دل پہ کیا کیا غم گذرتا ہے	نہ ہو سکتا ہے دل میں کچھ نہ میں کچھ ہو سکتا ہوں	بنا جائے جو ہے وہ ہی جو ہونا ہے سو ہوتا ہے	تو یہ رو رو دگھر کی اک قدم ہر میں اٹکتا ہوں
۴۲۳	غزل		۹
تہ پیرہن جو مجھ کو فقط موسم جاڑا لگو	کیا قہر ہے بھلا کہ میں ایسا نبرا لگو	بیگانہ وار سے لیے کرتا ہے مجھ سے بات	تا انجمن میں دوسرا کوئی نہ آشنا لگو
دن عید کا جو ہے تو ہے ہلا لگ رہا لگ	ظاہر تمہارا دوس ہے یہ گلا کسی کیا لگو	کہتا ہے آئینہ میں تو شکل اپنی دیکھ کر یہ	نظر نہیں ہے کسی کو یہ ہلا میں ہلا لگو
پیری میں سر جھکا ہے عاشق کا اسلیے	شاید کسی کے پاؤں تلک اب ہی جا لگو	جاتا ہے اس کی خجلت سے عضو عضو ہو کر	مردہ سا کیوں نہ آج میں تار بنا لگو
ایکبار کوئی یار کی محبت تلک ہوا کرے	تو پھر کسی کے ہاتھ نہ میں جوں صبا لگو	کرے کوئی گھر اجھ کو گرا دے کسی طرح	جم جاؤں اس طرح کہ زمیں میں گڑا لگو
۴۲۴	جرأت یقین ہے تو ہی کنارہ کر وہ	شوخ	۱۱
جسے ست پوچھو کہ ہمساز کسی کہتے ہیں	میں تو محرم نہیں ہمراز کسے کہتے ہیں	خانہ برباد قفس ہم میں اسیری صیاد	تو بتا تو ہی ہمدرد کسے کہتے ہیں
دل تنازا کی ہوس نے کیا ہے ہمدم	تم سمجھتے ہو تمہیں ناز کسے کہتے ہیں	کہہ کہ غیر تم سے ہمرازوں ہر سو جی ہے	مجھسے پوچھو کہ غماز کسے کہتے ہیں
مرغ دل صحن میں کیا بس نگہ یار میں ہے	منہ سے نکلا جو کہ باز کسے کہتے ہیں	بعد مرنے کے مری لاش پہ لانا اس کو	اب ہی مت پوچھو کہ اعجاز کسے کہتے ہیں
تیغ نے تو اسکی گلے لگ کے دیا یا مجھکو	میں جو کہتا تھا ستمگر فسوں اس کو کہتے ہیں	نہ ہو اُس پر نہ ہو گوش زد اپنی اے وائے	وہ بھی کیسی آواز کسے کہتے ہیں
جب سے دل ہم نے دیا ہو کر بیٹھے کیسے	کہ ملاقات باغماز کسے کہتے ہیں	ہائے وہ دن بھی عجب تھے جو ترستے ہمکو	خلک تقوی پہ دار کسے کہتے ہیں
۴۲۵	شرح جرأت تو نہ پوچھ اس سے مخاطب ہو کر	جو سمجھتا نہو انداز کسے کہتے ہیں	۹
سحر شب کیا کہوں اصل ہجر کہیں وہ سیاہ کیسی	جتیے مر تو رہیں جو سو سو بار ہم اک آن میں	کب تلاوت ہو گا اوس کا مصحف رو کے	بس کہ ہے یہ حال ہمکو دیکھ کر قرآن میں
یار کی جھمکی ہی سنجھاتے یہ وقت فراق	یا یہ بجلی تو تھی ہو دور دہ امان میں	جب کہ کوئی کچھ بات کہتا ہی کیسے کانپیں	کیا عجب آنکھوں ہی محفل میں وہ دیکھی ہو ہو
خانہ ویراں میں ہوں اوس دشت کا مجنوں جس کے	یا وہ پیدا کرو وحشت زدہ میدان نہیں	بات کہتے میں زباں غم آفریں ہوا	فی الحقیقت یہ سخن ہی کچھ نہیں اب انہیں
کر رہم آخر ہر ہو اوس کی انکھ کا تارا سب	رہم مرجا و ترا ہمدم جہان آدمی جانہیں	سوز دل کیا بیان کیجیے کہ شمع	اوس میں شعلہ شعلہ وہ گریاں نہیں
۴۲۶	جو نہ تک بیدرد دلہا ہی ہو کہ نکلیں غزل	جس سے ہو سر سبز تیرا ہی سخن رو بہ نہیں	۱۱
ہیں نہ وہ مرد نگہ اوس کی جو ہو صید نہ کرے	ایک تو ہو ہیں ہو رنگ اور تیسرے کا کیا	جانسے کہ مرکر کو اوس کی ہو قدر تب ہو کیا	اسیر گلشن اور یہ گریبانی ہے تا نہیں

...ہوا ہین یوان ...	...	...	...
...ہے	...ہیں	...ہیں	...ہیں
...نہ یہ کہنا ہی خوش آمد ...	...ہیں	...ہیں	...ہیں
...دیکھیو شوخی کہ چوش ...	...ہیں	...ہیں	...ہیں
۴۲۷	گریہ یا دام ہوا ...	...ہیں	۱۱

بلا دیکھو تو ہم تم ایک ہی بستی مین بستے ہین			سو تس پہ یہ غضب ہی دیکھنے کو بھی ترستے ہین
جنون عشق سے یہ حال ہے اپنا کہ ہم وحشی			کبھی ہنس ہنس کے روتے ہین کبھی رو رو کے ہنستے ہین
خیال زلف خوبان مین جو لگ جاتے ہی آنکھ اپنی			تو گویا خواب مین بھی دل کو کالے ناگ ڈستے ہین
بغیر از نخل شعلہ مزرع دل سے ہو کیا پیدا			کہ جاے ابر اس کھیتے پہ آنگارے برستے ہین
نہین لیتا ہو کوئی شیر کیرون کے مول بھی انکو			دل عشاق کیا کوچے مین اس قاتل کے سستے ہین
کیا ہی ذبح ہم کو آپ کے تیغ تغافل نے			کمر ہم بسملون کے قتل پر کیا آپ کستے ہین
جب اس کی بزم مین جا بیٹھتے ہین ہم تو کیا کیجے			نہین جی چاہتا اٹھنے کو بہتیرا اٹھتے ہین
اگر امید ہے آج اس بادشاہ حسن و خوبی کے			کھڑے جو دست بستہ لشکر خوبان کے دستے ہین
بن اسکے کیا کہین صحن چمن مین آتش گل سے			یہ حالت ہی کہ ہمتو ہمارے گرمی کے بہتے ہین
چلے ہین اب جو اٹھتے بیٹھتے ہم ناتوان اوسجا			تو سنتے ہین کہ سب آج اس گلی کے بند رستے ہین
سنا کرتا تہا جو اشعار اپنے روز و شب جرات			سو اب آواز بھی ہم اسکے سنے کو ترستے ہین

غزل

۴۲۸			۱۱
جو ہی جو ہی یہ میرے لگاؤ کا اگر کہیں	ورنہ دل برسنگ سکل جا سکا کہیں	نصیحت و خشت ہی تجھی ہی دل دیوانہ خضر	اتنا آنا ہی نہ وہ چھوڑ کے جنجال کہیں
محبت یا ہی اور خوف ہی جا سو سو کا	دل سودہ زدہ مت بولیو جا کر کہیں	آشنا نہی ہی واں اور ہی خوف آنکھ	کہنے کچھ یا نہ تھا ہم آسے پا کر کہیں
دل شرمندگ جو آیا تو یہ دھرکا ہی کہ	گریہ بے جو گل شہ مردہ نہ جا کر کہیں	خوف اوس کم مین ہی لگ خفقان سے ہی ہی	کرنکا دیر یا نہ سنے کچھ یہ اکتا کر کہیں
جب تلک کہا کہ غم آبرو جو مین ہی کہ اس	لکھنہ گر کہی لگا ہی کہ کہا کر کہیں	وضع ہمراز ہی نہی کوئی تو بس	مشورہ چپکی سی کیجیے مجھے بلوا کر کہیں
دیکھو اوس جا دہی ہین ہس خط سبز ہی اوس مین ہم	کوہ لا کیجو فریاد نہ واں جا کر کہیں	دیکھیو مجھکو ہی واسے نہ نکلوا تو	بھولے سے دست ہوس یا نو نیہ دو کر کہیں
۴۲۹	کی رہ عشق مین یوسف نے جو راہ ہی دغا	جون چلا جا سکیو کوئی بھلا کر کہیں	۲
کجا گل سی طاقت ابدا ہی ناتین نہین	ہمرہی خدا کے واسطے مت کر نہین نہین	کیا رک کر وہ گھوڑا ہی جو ہمارے لگ چلون	بس بس پھر کہے ہو شوق یہ اپنے تئین نہین
اس بن جہان کچھ نظر آتا ہی اور ہی	گو یا وہ آسمان نہین وہ زمین نہین	پھولون کیا کہین جگر دل کا کیا ہی رنگ	کس زخم کی نہین ہی تمہارے تئین نہین

فرصت جو پاگیا کبھی دردِ دل سوا ہی
وہ بہ گمان کہ ہی کہ مجھکو یقین نہین
آتش سی پیچ و تاب ہی ہر مرتن پر جین آہ
جب سر کہ دھر دیا ہی تو پھر اٹھین نہین

کیا جانے کیا وہ آہین ہی جو ٹوٹے ہی جبہ جی
یون اور کیا جہانین کوئی حسین نہین
ستا ہی کون کس کو کہون درد بیکسی
ہم مین نہین ہی کوئی مرا ہمنشین نہین

ہر غنچہ ہی بہ رنگ شب ماہ و سیر باغ
اندھیر ہی یہی ہی کہ وہ مہ جبین نہین
آنکھون کی راہ نکلی ہی کیا حسرتون کا دم
وہ سد ہزار جوا نہ دم واپسین نہین

طوفانگہ یہ کیا کہین کسوقت ہنشین
موج سرشک تا فلک ہفتمین نہین
جیتی ہی ہم کو کونسی حرات وہ جین سے
جس بن ترا جیکو ہمارے کہین نہین

غزل

۱۲

۴۳۰

دل وہ جب سے تو دل نہیں نہ تمکو باہم کہین
واہ ری قسمت کی خوبی وہ کہین ہم کہین
اور کی آنے مین دیکھو ہمہ ہمدم کوئی ہم
دم کا مہمان ہون میان دا چرخ جاوے دم کہین

جان دیتے ہین پر ہم کنج تنہائی مین آہ
ہین رفیق اپنے کہین لوگون کہین ہم کہین
کوئے گلشن کی ہنسی جا اوس بن کی ہمیں
پر نیا یاد دلاوے شکل گل خورم کہین

یار بن دل پر ہمارے محفل عشرت سی آہ
یون لگی ہی چپ جیسے ہو وے ہی ماتم کہین
تیری غمخوارین کہتا کہا دل غمگین ہون
کہا تو کہا تو غم مجھے کو کیا بنا دی غم کہین

خاطر جمع ہی اپنی وصل مین یہ خون ہی
وہ جو ہو سر ہم تو بیر صحبت شور بر کہین
جا کر سر جا بار بن گودل کر ہلا بنکا ہم
قصد کرنے مین بہت پیر لگی ہی کم کہین

جوش گریہ ہی یہ خطرہ ہی کہ شکل خار و خس
تفرقہ پردازی گردون نے کیا مارا ہمین
یا نصوا تو ہی جہا ہم اور وہ اکیلا ہم کہین
بانہ ہی ہم ہتے ہین اب اہل ہمت مین شمار

اس زمین مین پڑھ غزل بیدل سے جرات اکیلا در
تیرے شعور نکا سا کیا نہین عالم کہین
تیرے شعور نکا سا کیا نہین عالم کہین

غزل

۱۲

۴۳۱

تفرقہ سا ہم کم دیکھا ہی ہم کہین
دل کہین ہی جگر کہین ہی دین کہین ہم کہین
آمد و رفت نفس کب بہ سبب ہی جلد جلد
ہو نچتا ہون تمسے اہل جہانین غم زدہ
اتنا بلا و جہانین ہی دل خورم کہین
متصل شعلے نا بنسی شمع سان آنسی لگی
تن جلا کر خاک کر ڈالا ز سوز غم کہین

ابا جو رابطہ اوسی ہوا انہون تو یہ دھوکا لگا
آہ یہ اخلاص اسکا ہو نجا جا کم کہین
بیتیا اسی ز تو دل کر کھو دیا سیر عوس
یا الٰہی کم ہو یہ جہان کا میری غم کہین

تک او سر کو دیکھیو اللہ رے عالم ترا
سارے عالم مین نہین کیا ہی عالم کہین
دیکھو چشم خونفشان ہی تک اسکی ابر وی کی جھک
اب دیکھا ہی کسی شمشیر بن دم کہین

تھا مکان ہو دل بیتاب کو تو وصل مین
تو بھی تک بہر خدا اسی موج گریہ کہین
آنکھ نہا کر دیکھتے ہی آنکھ کہیں جاتے ہی آہ
بیٹھتے ہین جب آپ مین ہی تک اگر یا ہم کہین

ہجر زبانیر انہی مراحات اب یہ مطلع زار کا
درد فرقت ہی جو کل تجھ نہین اکدم کہین
جھوٹ جاوین نگی باتون سی جو نکلا دم کہین
خاک اپنی زندگی ہی تم کہین اور ہم کہین

غزل

۱۱

۴۳۲

ایک گھر مین رہے کہے ملکے نہین بیٹھتے ہین
ہم کہین بیٹھتے ہین آپ کہین بیٹھتے ہین
دور کہنیے ہے وہ کیا اپنے تئین وا ے نصیب
کہین قسمت سے جو ہم آسکے قرین بیٹھتے ہین
لطف آتا ہے عجب شکل کا اوس صحبت سے
اک جگہ مل کے جو دو چار حسین بیٹھتے ہین
ہمدم اوس بن مجھے یون آتے ہین جیسے گئی شخص
گرد بیمار دم باز پسین بیٹھتے ہین
دیکھہ ہم خاک نشینون کو وہ بولا کہ کہین
اور جا گہہ نہین کیا یہ جو نہین بیٹھتے ہین
خاک اوٹھنے کے ہو ہم رو سیہ ہو یا کو امید
بیٹھین جس جا پہ تو جون نقش نگین بیٹھتے ہین

سب پہ کہل جاے ہے بنتا بنے دل کیا کہین آہ	جب ترے در پہ ہم اے پردہ نشین بیٹھتے ہین
اور بیٹھتے ہے چبھتے ہین آنکھون کے تلے تارے سے	جب جدا تجھ سے ہم اے ماہ جبین بیٹھتے ہین
نا جہان سے نہ اٹھین ہم نہ اٹھین گے یان سے	کوے جانان مین یہ کر کے یقین بیٹھتے ہین
بن ترے دیکھتے ہین آنکھہ اٹھا کر کیا خاک	زانوے غم پہ دھرے سر کو غمین بیٹھتے ہین
اور تو شغل ہے کیا کلبہ احزان ہین مگر	دیکھنے کو کبھے دیوان حزین بیٹھتے ہین
دیکھے منت سے مرا کوئے تمہانا جرات	اور اُس شوخ کا کہنا کہ نہین بیٹھتے ہین

غزل

۴۳۳ ۱۱

چشم بد دور بارکی آنکھین	ہین قیامت بہار کی آنکھین	سہر گئین اُسکے انتظار مین آہ
دور سے تیر ہی جدا نہین ہوتین	اس ترے خاکسار کی آنکھین	پردہ ماہ و خور سے دیکھتے ہین
می کے پینے کا مت کرو اخفا	نہین چھپتین خمار کی آنکھین	اوسی کو چہ مین جو گیا کیا تہین
منہ مین بعد مرگ بھی میری	کشتہ انتظار کی آنکھین	چرخ گردش کو بھول جاے اگر
ر جہان سے گذر گئین دل سے	جو ہین اُسکے دو چار کی آنکھین	کیا کہون تجھسے ایسی ہین جرات

۴۳۴ ۷

نہ دیکھین گل کو حیرانی سے مجھ دیوانہ گیر کی آنکھین	جسکی آنکھون سے لگ نہین سکتین	ایک سے لے ہزار کی آنکھین
ہو گر ان سا کہو کہیں دیکھا تو قاتل کو	کرین کیا دیکھ گلشن مل تصویر کی آنکھین	مرے دیوانہ پن پر کیا عجب ہی ہنسا کرین
ھو یون تو ڈورے دیکھتا ہون ہاے القا تل	نہ بادہ خوار ہم اس صاحب التفات کی آنکھین	تور وئین ڈر سے کاف طلوع زنجیر آنکھین
	کہ جون مکھ کبھی صبا دو نیچہ کی آنکھین	جسے دیکھا نظر بھر کر تڑپ کر رہ گیا وہین
		لگا جلدی نشانہ کر نیا ہی مجھ پہ اپنا

۴۳۵ ۵

ریت مین اک دم فنا محسوس دل کی نہین	کہی کیون کر غزل سب سے جدا جرات	کہ فن شعر مین کبھی مین ایسی شیریں آنکھین
تا توانی کیا کہون اٹھنا تو یار دور کنار	اور دو بار زندگانی پھر ملتی نہین	مت تلطف دل پہ پھیرو ہاے نسیم صبح گاہ
	طاقت اب بتر پہ مجھ بیمار کی نہین	مجھ دل افسردہ کی گلرو کہون خفا ہی اسقدر

۴۳۶ ۶

دل مرا مجھ کو نہین اے ہمنشین ملتا نہین	اسی سے جرات ہمین زر خرید کا خوف ہی	فعل بد کر ساتھ اپنے شمن کے نہین
خود بخود سر پہ ہی مقدر کہ دعدہ دیدار تو	کسو طرف جاتا ہون کہ ہر طرف کہین ملتا نہین	دل کی تون ہین تک نہ دیدہ مین ملتا نہین
دو تو سو مرتا ہون مین بے ہجر کی تنہی سے آہ	آہ واں کیونکر ملے گا جو یہین ملتا نہین	زلف سے یہ ہوا معلوم جو مرد و مکر ہی
	شہر بت اوس اب سے مجھ جوگی کہین ملتا نہین	جھوٹ کہہ جرات بجز بسمل ہو کس کا ناز کا

غزل

۴۳۷ ۶

ہجر مین جینا مجھ بیدل کا نظر آتا نہین	دل تڑپتا ہے ہر تپش کیون کر نکل جاتا نہین	کیا ہے دن وہ چور تھا تو سد ہم کیجا
		اتنا تو درد ہی مین تو آپ دکھاتا نہین

مری ساقی ہی ہوا ہی ابر ہی لیکن مین	آہ اُس گلرو کے مین کیجیے یہ سمان تا نہین	غلا یانہ لوگ جا جا حال کہتے ہین پڑہ	سو سو برا نہ مجھے اگر نہ برا تو تا نہین
کیا بہلا حال ہی دیوانیکا سمجھا نہین آہ	کوئی اتنی بات ہی جسمین ناصح تو سمجھا تا نہین	آپ ہی حرات کوئی بہر ہی ہو سو اول	عشق مجھکو ہی سو اب کچھ کام فرما نہین

غزل

۱۱

۴۳۸			
جاتا ہی جلد جشم سے تک رو اُن کہین	ہرگز نکر ی مقام نہ یہ کارواں کہین	نہ یہ زمین نو جہین ہو ہوس جینوار کو	گردش سی ہاتھ اٹھا ہی اگر آسمان کہین
آوارگی ہی شہر مین صحرا مین دشت مین	آرام میرے جی کو نہین یہ یہان کہین	کہتی ہی لاں حسن بہت اور کہ روبرو	اس شمع جل نجا ہی یہ تیری زبان کہین
عشقکی طرح حسکو ملا نام دہر مین	اُسکا کسی نے بہر نہین یا یہان کہین	جلاد ہی بسی تیغ لگا تو مجھے کہ لب	ایک تار ہی لگا نہ ہی درمیان کہین
دلکا بھی ساتہ آہ کہ اب قصد کوچ ہی	پر رہ بجا ہے مین بتاتوان کہین	انہو تو وہم مین ہی نہین غیر کا خیال	تجھکو خدا نکردہ نہ ہو وہم گمان کہین
واقف نہین ہو رند و نکہ تب ہی جی جی	جلدی پہانسے بہا گیے اب ہر یہان کہین	حرات کہ بود باش سی آگاہ مین نہین ق	اُس خانمان خراب کا ہو گا مکان کہین
۴۳۹			
	پہر اشنا جا تا ہون کو ایک رہ گذار پر	تر بے تہا خاک نہین ایک نیم جان کہین	۶
دلکہا کہ آج سہر سے جلوہ کہو ہین	آرام نیر سے ہین نہین ای ماہ رو ہین	بر گھر ہمارے سا تھ سے منت بول اتر قسم	واللہ بر خوش آتی نہین گفتگو ہین
ای ہم تو قفس مین اسیر و تم چمن مین	کیون ذکر ہی فصل گل کی ذرہ تو ہو ہین	اک آرزو ہی دل کی نکال نہ تو آہ	مرنے نلک رہیگی یہی آرزو ہین
یون دید مین تو آی بہت گاہ گاہ پر	آئی نظر کسی مین وفا کو نہ پو ہین	کیا کیا غم فراق سے احوال ہو حکا	پوچہا نہ اُسنے آنکہ حرات کہ ہو ہین

غزل

۷

۴۴۰			
ہجر ہمارے ہی اجل ہی نہین ہلکا دشمن	وصل جلد آکہ تو ہی میرے اجل کا دشمن	دلکو کل آوی ہی جو تو وعدہ پہ کل کرآوے	دہر سارا ہی مجھی کہنہ سخت پہ کل کا دشمن
دلکی باتون سے اذیت ہی مجھے اٹہہ پہر	سچ کہا ہی کہ عدو ہی چین بغل کا دشمن	دور کر پہاڑ غیر کا تب مجھکو ملا	یون نہ آؤنگا میان مین خلل کا دشمن
عشق کو نام سے کچہ دشمنی ہی ناصح کو	کتنا بد جو ہی کہ ہی نیک عمل کا دشمن	مجھکو یکسان ہی ترقیب آج کا اور کل کا	کم نہین دشمن صد سالہ سی پل کا دشمن
۴۴۱			
	آج کل ہی نہین کچہ عشق جو مجھکو جھوٹے	یہ تو حرات ہی ہر روز ازل کا دشمن	۷
دل ہی پہلو مین ہی مرے روز ازل کا دشمن	جان ہی لیکہ یہ جھوٹیگا بغل کا دشمن	گر چہ لبریز ہو ہر روز ازل کا دشمن	پر یہ دل جینے نہ دیگا بغل کا دشمن
دشمنی ہی تجھے فی خوا سی نہ زاہد واللہ	بد مزاجی ہی ہر تو نیک عمل کا دشمن	دشمن جان شب غم ہو ہی بہا ہر لیکن	ہمپر کا ون ہو کہیگا اُس سی نہین ہلکا دشمن
ہمسے نکہ سے کیجے جو عہد کرتا ہی	تو جواب ایسا کہی اس میرے غزل کا دشمن	کیونکہ دشمن نکہون اُسکو کہ خط بہیجے بکال	مجھسے مانگی ہی وہ ملنے کا مجہ کا دشمن
	اُسنے گیا غیر تو حرات غم فرقت آیا	آہی موجود ہوا اُسکے بدل کا دشمن	۷
	ہجر جیون ہوا اُلودہ تہ شمشیر لہو مین	ٹکڑے خوب طرح دیکہہ کہ ہی خون شدہ دل کے	دُور ہی سدا رہتی ہی تصویر لہو مین
بچہ نہین سکتا ہی بچہ نچیر لہو مین	لیجاؤ مرا خون کہ ہی تسخیر لہو مین	تن خشک مرا در ہی خونخوا پیاسا	در تا ہون کہ دُور ہی نہ تر انیر لہو مین
ہدہد کہ لہو سے نہ محبت کا لگا نقش	نت غرق ہی رہتی ہی یہ زنجیر لہو مین	گلچین نہ ستا غنچہ شگفتہ بسطراہ		
ای چشم خیون گریہ خونی ہی ہمارے			دُو با سہو ابتہا ہون مین دلگیر لہو مین
۴۴۳			
	اسنے جینے کی گردن پہ شفق ہو کہ خنجر ہی	حرات یہ ہی ہجر مین موتی تا نیر لہو مین	۵

ان ہی ہم تھے یوں دل لو مین	پھر تو ہے ہی ہی تھی مین	مجھے کل سو جو نہ دے تجا تو	تر پتے جو ترکے قال لو مین
ن اس کو تھا کہ دل مین	تھے سے ہا تھ گیا تیل لو مین	کل تیرے مین سیر دل ہو دے	پھر لو تے تھا اک گھا ئل لو مین
۴۴۴	عجب تھا مین تھی کل حیات جا ان	تر پتے ہے وہ سب فضل لو مین	۹
ت کہ ہو مین جمعہ کو ہے ہوا لی	ستم خانگی ہے ہوتے ہو ان کو مین	سمجھ کو ہیں کہ نہ ہے ہو ن تو پتے ہین	نفس کم ہم سو دا ہو اسو کو پتے ہین
یا کا مین جلے جو ن تب ہی ہم	لگو ن کی طرح سر پہ ہا ہے گا ہم	کریں فریا د جو ن دل شو تو کی آتش غمے	ہے پند شکستہ کی جو ن آگ پر دانے پتے ہین
ہ جیسا ہو ن نہ تھا ہے تو ان کو	کہ وہ سکے نہ تھی کی ہزار ہن سو ل کی مین	مری آنکھو نے تم تم کر نکلتے ہین جواب آنسو	تو ہم کر سو دہ خت جگر شا ہا نکی ہین
ر آنکھ جیسے کا غ خا م کہ تا ک رو ن	کہ تا کہ ہین کہ تم آ ہین دو سے کی گیر	قدم پہ ہا تھ جب کہتا ہو ن سو گند کتا نکو	تو جلا سے یہ خا م نا نہ کو تیر ہو نکہ ہین
۴۴۵	ستا رے شب کو تکلین پر ہی کی قطر ہی سے	یہ اچر ج ہے کہ جرا ت ذکر جو ن تا ر پتلی ہے	۷
تیرے ہے کا شات جی مین	جی تجھے ہو تیری ذات جی مین	تو نے کیا تفل گو یہ ذلت	سمجھا مین اوسے نجا ت جی مین
و ن غم یہ مجھے یہ مہر با ن ہے	سب شا د ہین ذی حیا ت جی مین	اس ہمگ د ہا ن کی سخن پر	یا ن گذرے ہین صو نکا ت جی مین
ر دم ہو ہزار جلو ۂ تو	دیکھو ن ہو ن تری صفا ت جی مین	دم ہو شمو ن پہ آ رہا ہے جرا ت	گذرے ہے یہ آج را ت جی مین
۴۴۶	آجا دے تو حال دل سنا مین	رہ جا دے نہ جی کی با ت جی مین	۸
ف دل و بہ مگراہ مین کس سے کہون	تو تو سنتا ہے نہین پھر مین کس سے کہون	اپنے کو جے سے اٹھا یا اس بت پر ہم نے	کس سے جا ؤن ہے اللہ مین کس سے کہون
کو ئی تے چا ہ تیری ہے جا نا ہے مجھے	تہ نو ا ہی دلدا رتیری جا نہین کس سے کہون	جا ن جلتی ہے جدا اور دل جدا جلتا ہے آہ	تیر ہر مو ژش نا لۂ جا نکا ہ مین کس سے کہون
ی خو شی ہے پہ لطف کیا اظہا ر کا	وہ تو ہے احوال سے آگا ہ مین کس سے کہون	در د دل اپنا کہو کچھ اور رکھیے ہر اسنے	کو ئی محرم ا ب نہین ہے مخوا ہ مین کس سے کہون
۴۴۷	دل بہکا جا تا ہے اب طبر ت کا عہد آہ سے	آہ مین کس سے کہون ہے آہ مین کس سے کہون	
ہ ا ی ہے ا ی دا ہ مجھ مین حال نہین	تم جو سمجھے یہ آ زا ر مجھ مین حال نہین	کیسا کا دل جو کسی سے ہو گا خدا نکرے	ہوا ہے جیسے یہ آ زا ر مجھ مین حال نہین
فس کو ا سکے بجا یہ تیر جس کسی نے	کہی ہے سچ مگر فتا ر مجھ مین حال نہین	نہین ہے تن مین نو ا کی نظر خو ن بس آ گے	نہ ر تو د یدۂ خو نبا ر مجھ مین حال نہین
ن ا سکا اگر یہ جا ہی ا ی ہمد م	تو مجھ سے بیشو فیر ا ر مجھ مین حال نہین	نہ پہر مجھے تو آنکھین کہ تیر ہے آنکھو نکا	ہوا ہون جیسے مین جا نہ مجھ مین حال نہین
ری تو نیفتی ہے سے کر و یا ہل	عبث تو کہتے ہو تم ا ر مجھ مین حال نہین	بیون ہے جان ہے آنکھو نمین د مغرہ خو نبا ر	ستم کہ ہو پھر ستمگا ر مجھ مین حال نہین
۴۴۸	غزل یہ تم نے سنا د کہی ہو ن کہا جو ت	نہ پر ہیوا مر تو شعا ر مجھ مین حال نہین	۷
ہم جا د یک نگہ یہ ستم دیکھا کر ین	تو کہ ہے غیر سے با تین د ر ہم دیکھا کر ین	ہی ہے تیر آشنا دی تو نہ چیر سر نقا ب	گو نہ دیکھا ہین تجھے یہ غیر کم دیکھا کر ین
ھو ن نہ جب مین ہے ہی یہ ستم ا یسا نا کہ	تجھ سے د یہان ہے کہان ا ی نو ج ہم دیکھا کر ین	نا ک اور ہی ہے جنگا ہ ا لٹ ہے خو ن عا لم ہو ا	کب نگا ہ غیر د ن پہ ہم تیر کم دیکھا کر ین
ہ تو نگا ہ آ ر زو شتا م د ہی	چشم حسرت سے کہان تک جو ہہ دیکھا کر ین	جب کہ جیسا ئی ہو کیا ا ستگ سے جو ہر دو ستو	آ ئینہ کیا ہے آگے آ ئینہ جا ہم دیکھا کر ین
۴۴۹	نا لۂ گر د ش سوا جو ت نہین گو ہر کو	دیدۂ خو نچکیدہ کا نہ ہم دیکھا کر ین	۱۹

...ر صبا وہ کیا ہوئے گل	خاک اوڑنے لگے ہر کیون چمن مین	بتا بی دل کرے ہو رسوا	کیا جایئے اسکے انجمن مین
...یرا ہی رہیان اور کچھ اب	باقی نہین میرے خستہ تن مین	جلد اوسکو دکھا دی شکل ایجان	رہ جایگی ورنہ من کی من مین
...ین جو نہین وہ یار جرات	گھبرا ہی ہے اپنے جان تن مین	ہو جی مین کہ خانہ کرکے ویران	جا بیٹھیے اک اوجار بن مین
۴۵۴	غزل		۹
...نے کا کچھ بنا دہ نہین	وہان لگا دل جہان لگا دہ نہین	پاؤن کیون دانبے نہین دیتے	گر کسیکا تہین دبا دہ نہین
...ل کا علاج کیا کیجیے	قابل مرہم اپنا گہا دہ نہین	ایسی دریا مین بہ چلے ہین کہ آہ	جسمین ناؤ نہین ہو نا دہ نہین
...ت جلوہ گاہ یار بلند	دیکھین کیا یانسے کچھ دکھا دہ نہین	دسترس وان ذرہ نہین اورہا کے	دل مین کیا کیا ہمارے جا دہ نہین
...ل یون کہے ہو جیون مین	اب مری بزم مین تم آدہ نہین	گر سفر کو سدہا ہی ہو تو آد	جا کے وان چھاؤنی تو جما دہ نہین
۴۵۵	کیونکہ جرات لگائین ہم لگا	کہ فرشتہ کا دہان لگا دہ نہین	۸
...یون نہ دکھلائے کہین تو ہین	ذبح کر جائے نہین تو ہین	دم بدم دیکھہ دیکھہ روتا ہے	...رسنے والے ہنسے نہین تو ہین
...ن نہ مایل ہون اُس پہ ہم یارو	ایسا تبلا دہ ایک حسین تو ہین	ہنسنے لین جان فشانیان کیا کیا	لہو تک منہ سے آ رہے نہین تو ہین
...ہین کا نہین ہے نام	ہمدم و ہین ہی و ہین تو ہین	زندگی مین رکھا دلا بیتاب	...ہین دے تک تہ رہے نہین تو ہین
...پہ ہم جان دکھلاؤ	شکل یک وقت دکھا دیں تو ہین	ایک دن پہونک دیگی ای جرات	آہ یہ آہ آتشین تو ہین
۴۵۶	غزل		۱۱
...ت دل سمجھو نہ میری آنسو دکی تار	پہ سرہان یا خوت کہ ہین تو نکی ہار ہین	کر دیا زنگین یہ ارنگل یا دنگا ہر آنسو	گل مین کب لطف ہی جو تجھہ بن دکھا خار ہین
...یہی اپنا نکا نا عشق کرتا ہی کہان	کوئی صحرا مین مرا ہوا در کر دکھا ہین	درد اپنا کہی رتا اور رولاتا ہین	سو اب آتی ہی نہین طاقت سرشک بہار ہین
...خاک اوپر گہر مین اپنا جی لگا ای ہمدم	ہمتو یان ہیچہ ہین لیکن دل ہی کو دیا ہین	انتظار اب نہین اوسکا سہا یا ہی کہ اب	خواب تک پا ئے جگہ اس بدہ خوبار ہین
...تی گہتی مین ہو نین آہ وہ نخل رہون	غیر تلخی کچہہ شیرینی ہو تو کی بار ہین	ہر تمنا دل کی مجھکو نہ کیجیو قتل تو	جم رہیگا خون ای قاتل سر تیرے ہوا ہین
...ل مجھکو کیا درد محبت نی ہلاک	مبتلا ہو کے نہ یار سا کو ہی آزار ہین	حال اسکا سا ہی اب تیرے مریض عشق کا	جنبش دا کر نیکی طاقت ہو نہ جس بیمار ہین
۴۵۷	پڑہو غزل جرات ایک ایسی ہی نہین ہین اور غزل	مضے رنگین بہت ہون گے ہر اشعار ہین	۹
...ت دلکی ہی اب آمد دیرہ خونبار ہین	دیکھیو کیا ہوتا ہی گل گہر ہی دو چار ہین	احتیاط باغ کر جا ہو تجھکو باغبان	بیٹھنے دیوے نہ تجھہ بن ایکدم گلزار ہین
...ہل روش دیکھی کسی سرو رواں کی بن نہ	جو کہ بن لکھیلیان اس شوخ کی رفتار ہین	آئین جتا ہو نہین در آئین تر تا ہو	کچھہ عجب اسرار ہی اس عشق کی آزار ہین
...وس بہر کر کیون نہ جوں غنچہ بجوں گل سو دل	روز رتی ہی زبان مو لذت اس تکرار ہین	ورنہ ہر کیون جا رسو آب رواں کہسار ہین	
...لف کو کوچہ تلک تو کب سا ہی ہمدم	آنہین سکتی مین ہر گز کوچہ دلدار ہین	کاش ہم ہو شکستہ ہوا ی بخت سیاہ	تو بہر کدم تیا وہ ہو کر خستہ دیوار ہین
۴۵۸	کر دیا مجھکو جلا کر خاک جرات شمع سان	یہ اثر دیکھا مین اپنی آہ آتش بار ہین	۹

دل خود یا جان ہی تجھ معلوم نہین	مجھ سے تیرے پہان ہی تجھ معلوم نہین	اور کیا تو کوکب مشق بتاتا ہون نہین	اپنا یہ راز نہان ہی تجھ معلوم نہین
کیون اکڑتا ہی جو کچھ نہانی ہی تو دلون مین	سب ہے ترے دل پہ عیان ہی تجھ معلوم نہین	آنچ خود تجھ پہ نہ کرنا ز تو اتنا ای گل	کل کو ہے پیش بتان ہی تجھ معلوم نہ
سخت غافل ہی دلا دوست جسے جاتے ہی	آہ وہ دشمن جان ہی تجھے معلوم نہین	یار کیا پونچہی ہی ہت پونچہ تر کو تجھے	کون تو گویہ یہ کہان ہی تجھ معلوم نہ
تجھ سوا اگر کسی سے تہی دنیا مین مجھے	بات یہ سب پہ عیان ہی تجھ معلوم نہین	خون چھپاتا ہی تو مین تجھ بتا کہتا ہون	تیر خود اس پہ نشان ہی تجھ معلوم نہ
کیا ستم ہی کہ ترے تیغ نگہ سے یہ دل	خاک اور خون مین طپان ہی تجھ معلوم نہین	پردہ غفلت کا ہی تو نکہو نہ چہ چہ سے جو ہی	سبتر اوہم و گمان ہی تجھ معلوم نہ
۴۵۰	جسم مرا ہو زندگی حیرت تو نکچہہ دیکہو گا	خواب سا یہ جہان ہی تجھے معلوم نہین	۱۱
آدمی کیا ہو کے دل سوختہ یہ عود نہین	اسکے جلنے مین جو دیکہا تو کہین دود نہین	تیر ہو خدمت سے یہان ہکو تو کچہہ سود نہین	دمبدم کم ہی محبت تیر ہی افزود نہین
جون خلیل اسکو نہ آسان سمجہو ہر گز	آتش عشق ہی یہ آتش نمرود نہین	ایک دل رکہتا ہون سو ندر تر ہی کرتا ہون	اس سوا پاس سے ہر تو موجود نہین
ہر گہڑی ساتہہ رقیبون کی جو آہو ہو تو اب	تیر ریزا کی سزا آیکا مقصود نہین	راہ جو دل مین ہی شاید سو وہ مسدود ہی	ورنہ خدا بہیجتی کو راہ تو مسدود نہین
ایک بات ہی کہ جو تجہ مین نہین دنیا مین	ورنہ کچہہ عالم امکان مین نابود نہین	زاہد از ہد و ریا نت ہو مبارک تجھکو	کیونکہ تقوی ہی یہان سے تہہ نہ
جو نہ سجدہ کی محبت کو سری شرمسار مین	عاقبت اوسکی کسیطور سے محمود نہین	سبحہ سے غیر کی ہر گز نکرین ہم بیدا	اپنی سنہ و یکہا اوس مین کو
۴۵۱	آہ کیا عشق و محبت کو سوا اہ و فغان	انمین نون نالہ ترا کچہہ بہی غم آلود نہین	۱۱ مین
شب ہجر نہین جو دنیا ہی اٹہا جاتا ہون	دل عشاق پہ نقش جہا جاتا ہون	جہپہی یقین ہین یہ فونخوار مری دلسی شہی	کس سے فریاد کرون آہ و فغان ہین
ذکر تو جو ہے ترے دل گم گشتہ کا	کہنہ کچہہ مین ہم تو اس بات ہی پا جاتا ہون	اشک سنج انکو نہین ہین ہر تا تو کہکر کچہہ بات	حال دل اوسکو مین ہی نگ بتا جاتا ہون
میرے رونیکا سبب پونچہی ہو کیا ہو تجھسے	دو گہڑی آنکہ مین تکو ہنسا جاتا ہون	دہر مین ہی آبگینون کا ہنون نقش نجا	خوب نہی نہین یا تا کہہ سا جاتا ہون
ناتوان ہون نہین پر ای یک صبا گرد و بلا	ابہی اک آنمین ہانندہوا جاتا ہون	کسطرح پہینکہ دون پر شرح سوز انکو کہان	سینہ کشتا ہی کہ اب مین تو پہنکا جاتا ہون
۴۵۲	سنو جی شوق ہی سنی کا اگر تمکو تو مین	اک غزل اور یہ حیرت کی سنا جاتا ہون	۹
برسی جب نالون کی شہر مین آجاتا ہون	ساری بستی کو تہ و بالا کیا جاتا ہون	اے طبیبو کہون کیا ضعف ہی کیا حالت ہے	حال کہتا ہون تو بیحال ہوا جاتا ہون
کر اوسے تہانیہی دل کو یہ دم رخصت یار	تو اودہر جی یہ کہی ہی کہ چلا جاتا ہون	طائر رنگ پریدہ کی طرح دہر مین مین	نہین معلوم کہ کیدہر کو اوڑا جاتا ہون
ہر تن سخن نکلتی ہین مرے شعلہ آہ	غم نے یہ آگ لگا دی کہ جلا جاتا ہون	ہمدمون کیا کہون بیتابی دل مت پوچہو	تو یہ حال ہی میرا کہ مرا جاتا ہون
کوچہ چکے سے کچہہ اوس بہ جسے مین نکلا	باندہکر پاہو مکو یار ان پہ گرا جاتا ہون	تو وہ کہتا ہی کہ بس مجہسے یہ ہانمین نہ مین	ورنہ مین اپنی ابہی گہر کو چلا جاتا ہون
۴۵۳	رونق آیا دل وحشی حیرت نہ رہا آپ مین مین	بیٹہی بیٹہی جون ہوا سنسے یہ کہا جاتا ہون	۱۲
گرمی مرتی کیون نہو سخن مین	اک آگ ہی بہک رہی ہی تن مین	وہ رشک گل آہی گر بس از مرگ	بہولا نہ سمائون مین کفن مین
ہشیاری مین کب ہی ایسی لذت	جو کیفیہ ہی مرہ و دانہ مین مین	خوار یکامرے وہ لطف سمجہے	کامل ہو جو عاشقی کے فن مین
گردش فیصلین مثل آسیا ہی	دائم انمین ہی سفر وطن مین	ناصح مین رنو کو تب کہون آہ	حالت ہی جو کچہہ بہی پیرہن مین

دیکھیو شوخی کہ زار و ناتوان پاکر مجھے	دور سے صورت دکھا جاتا ہی وہ اکثر مجھے	دسترس مجکو نہین پر ہی ہوس بوسے کی	دل دیا پر نہ دیا اوسکو کوئی سمجھا کرے مجھے
ہاتھ کھینچا زندگی سے جبکہ تنگ آکر مجھے	تب دیا قتنہ نے شوخی پاؤن پھیلا کر مجھے	اتبوا نکھین نیلی پیلی کرجاتا ہی وہ شوخ	بزم مین تو چشم حیرت ہی ندیکھا کرے مجھے
کیا ستم ہی وہ پری رو اب ہمارے پاس آہ	تک نہ تراہی نہین دیوانہ نہ اکر مجھے	رات نا اوس پاس دیوار کیا گرین	چکر چیکر کا گیا ان دیتا تھا جنجھوڑا کر مجھے
سرد مہر بے رفیق اب جو ہی صبر قرار	ہوگئی کافور رنگ اوسکے پھر نیچا کرے مجھے	جن دنون در نو نظر سے لگ رہی تھی نگہ	دیکھ بیتا تھا وہ کیا ہفت شہر اکر مجھے
۴۵۹	اہ میان جرات غزل اک اور بھی سنا بھیو		۱۱
چھپ گیا پردہ مین وہ صورت جو دکھلاکر مجھے	بیقرار و زار کیا کیا نیچ تڑپا کر مجھے	ہر کسی سے پاؤن پر کرا بھی کہتے ہین ہم	دان کسی دن تب ہی بلا بھیجو اوتھا کر مجھے
نیستی بہتر تھی ہستی ہی کیون اے زندگی	کس خرابی مین پھنسا یا تو نے یان لاکر مجھے	بات منہ سے اوسکے محفل مین نکلتے ہی دی مار	آہ اے بیتابی دل یان نہ رسوا کر مجھے
ہنگمہ مین حیران کچھ سر کچھ ہی کہتے اس کے	کیون نکالا اپنے گھر سے اوسنے کہدکر مجھے	ہاتھ اٹھاتا بات سے اپنے نہین ہم گر چھوٹ	کرتے مین کیا کیا نصیحت پاس بٹھلا کر مجھے
دیکھی جاگہ نظر آیا نہ ہمدم اور آہ	مار ڈالا دل کی بیتابی نے دو دو کر مجھے	لاد گرانا ہی اوسکو جا مت عرصہ لگاؤ	ہمدمون رکھتے ہو کیا یا تو نہین بٹھلا کر مجھے
اوسکے کوچے مین ہوا کیا خاک حاصل گریہ جان	کاہلی یا تقدیر نے رہون سنگ رہ لاکر مجھے	پاؤن اوسنے تو کبھی نہ ہوا ہی ہو کر کہا تھا اور	رہ رو آہ گئی نہ کہون ہم نکر اکر مجھے
۴۶۰	اوسکا خدا ہی تو ہی ایجرات جدا ہو تا نہ ہم	کاش خادم جاتا ساتھ پیادہ یا چاکر مجھے	۹

سب چلے جاتے ہین لیکن آنکھ لگ جاتے نہین
دم ہوا جاتا ہے یان میرا ہوا اوس کے بغیر
نجیر کی جہاتے یہ سر دھر کر جو لیٹا ہے وہ شوخ
یہ ہوا ہے یان ہجوم درد و اندوہ و الم
جھوٹ گر بولون تو کافر ہون خدا شاہد ہی یار
گر رہے تھے مست ہو کر کل ہی اک کوچہ کی بیچ
ہمصفیر و یہ نہ سمجھو تم کہ یہ چپ کا رہا
ہو کے مجبور اب کیا ہے جبر مین نے اختیار
غیر ہی نے تو کہا اوس سے کہ جرات سے نکل

دل کے بیتابے سے سارے رات نیند آتے نہین
کچھ خبر آنے کی اسکے کیون صبا لاتے نہین
دل مرا کیونکر نہ اڈے کیا مرے چھاتی نہین
جان اب سینہ مین رہنے کو جگہ پاتے نہین
زندگانی تیرے فرقت مین مجھے بھاتے نہین
آج کس منہ سے کہین یہ ہم خرابا تے نہین
گو کہ ہون خاموش لیکن بے کلی جاتے نہین
ورنہ کیا میرے قفس مین طبع گھبراتے نہین
یہ کسے کے اب بغیر از اسکے بدذاتی نہین

غزل

۴۶۱			۱۱
آہ اثر کی بھی طاقت ہین ہوا تا	آہ کیا کیجیو دم مار نیکی بات نہین	آہ اور اشک کی دولت جو تمانا دیکھا	سب جہانمین یہ ہوا اور یہ رسا نہین
کس سبب سے مرے جی نکل جاتا ہی	کوئی یہ جو بولہم کہ کیا بات نہین	دسترس ہو کے جو اوسکے کریا پوسی تک	اتنا مقدور ہی اپنے تئین ہیہات نہین
جب یار اور جو تم ہو پاس دل کی	گو گذرتی ہو کہ ہر تت سے ملاقات نہین	جذع پہر پہر کے مجھے پر ہو ستم کرتا ہی	کب بھلا اور کوئی قابل اوقات نہین
سمع خوش دل بیتابہ تو جو یا ہی	کیا کہون اسکے کہ قابل یہ حکایات نہین	روز شب عشق ستم تو نکیا کرا ہی جان	تک سمجھتا ہی سسی کو نہ یہ اوقات نہین

ذکر کچھ ہمیں کہتے یا نہ کہتے اسی ہم	ہم مساوات کریں تجھ سے یہ ہمسا وات نہیں	کل کہا ہمیں نے یہ اب سے کہ یہاں جرات کو	جرأت ہوئی ہے تم کرنے مدارات نہیں
۳۶۲	بولا ایسا مجھ خلط نہیں خوش آتا ہے	مگر تو سمجھ یہ مرا گھر ہے خرابات نہیں	۹
کہے کا حال سنے ہے دل ہجر خبردار نہیں	حیف صد حیف کہ تو محرم اسرار نہیں	تیر ہونا ہے کہ کوئی جگہ کاری نہ لگا	ہوں میں وہ آہ کہ کوئی جگہ خریدار نہیں
ہے خون یاں تئیں ہم خستہ جگر دیکھ کہ آہ	خانہ خشیم میں اب دیدۂ خونبار نہیں	کون اس اسکو کہے لخت دل و قطرۂ اشک	پارۂ لعل نہیں یہ تو شرر وار نہیں
کرے چاہے سو کرے دیدۂ بے آزار نہو	یہ ترے غمزے میں بھلا آہ جفا خوار نہیں	نہ اپھیر پردہ جو انکھوں سے تو کیونکر دیکھیں	ورنہ کچھ دور تو ابھی سو وہ دلدار نہیں
ہوں بدن دل کا عجب حال ہوا جاتا ہے	اس جوان کو تو کچھ اپنا بسیتے کا آثار نہیں	مجھ میں اور غیر میں ہے فرق اگر سمجھو تم	وہ فقط میری طرح طالب دیدار نہیں
۳۶۳	گر یہ انگیز غزل اور سناوے ہمکو	کوئی ہوخواں ہیں جرات سا شمار نہیں	۹
حال سنا مر کہ یہ آسکو تو دم گفتار نہیں	یہ مجھ ضعف سے اب طاقت گفتار نہیں	کونسی جنس کے یاں گرمی بازار نہیں	دل عجب شے ہے کوئی جسکا خریدار نہیں
شوق نظارہ ہوا تجھکو ہی تعلیم کیا	تو سبب گھر میں ترے رخنہ دیوار نہیں	ظلم کیا کیجیے بیان چرخ جفا پیشہ کا	یہ غضب ہے کوئی ایسا تو ستمگار نہیں
ایک گردش میں کرے ہے یہ جہاں کو برہم	کون ایسا ہے کہ جو اسکے سبب خوار نہیں	کیا کہوں آہ کہ تہا باغ جہاں تازہ و تر	اب وہاں کل نہیں بلبل نہیں گلزار نہیں
اور مہ رشک مئی میں غلام نے ملا کشتہ	جہاں خاک جوان کو نکو فار نہیں	در دکھایا جو لگا کیا یہ بیان کرتا آہ	وہ ہیں زخم کو لیکن سب اظہار نہیں
۳۶۴	ہے کو رت کا کیا کیجیے بیان اسی جرات	اک بلا تو ہے کہ ہر ہم پر شب تار نہیں	۱۱
شور ہجر تکمر زباں پہ ہے ہر دم لاؤں	اپنے جوان وہ تہ شمر ہے کہ بیدار نہیں	بزم خوبان میں ہے لکتا نہیں جی از بر	دل بیتاب کو کس شکل سے بہلاؤں میں
یہ مجنوں کے طرح ہوں مجنوں سر زان	جا عدم میں ہے وہی حال بنا ہو کر ہاں نہیں	ہو کے نابینا یہ سے حق تئیں یا مع کہا	یہ تو جنتی سا ہے کیا خاک سمجھاؤں میں
ہے وفرقت سے یہ بہتر ہے کہ ہوں نغمہ گر	کہا گیا غم مجھے بس کب تئں غم کہا نہیں	اوسکے کوچہ میں اگر بیٹھئے پاؤں اوپر	جیتے جی پھر نہ اوٹھوں پاؤں پھیلاؤں نہیں
کیا غضب ہے نہیں مقدور تو اتنا ہو کہ	در دول اپنا سنا تا اوسے یا نہیں	اور جب بزم میں بیٹھے اوسے دیکھوں نہ	یہی سوجھی ہی گلی دور کے لگی ہے میں
کچھ نہیں مجھکو بہار اور خزاں سے مطلب	خوردی ہو نہ سیر سے دلکو غم کہاؤں میں	ہوں یہ یک رنگ میں جوں عنچہ نہ خنداں نہ گرہ	نہ تو واشد ہو کبھی محکو نہ مژہ وا رکھوں میں
۳۶۵	جیسیں آتا ہے کہ ہوں اوسپہ نثار ہجرات	جو یہ کہتا ہے کہ تو آ ہے ابی اون میں	۹
بیٹھیں پوچھے ہے کہیں ہوں	اندنوں آپ میں نہیں ہوں	خونیں آغشتہ ہوں جوں تر پا	کسی عاشق کی آستیں ہوں میں
اٹھ آتی ہے جسکے دیکھے سے	اوس سکا کا غرض کہیں ہوں میں	تم نہ دیکھو تو یہ تعجب ہے	کب سے بیٹھا ہوا یہیں ہوں میں
یہ شاطر ہوں آپکا میں تو	بار خاطر ذرا نہیں ہوں میں	بزم میں مجھکو بہ بلائے گا	آپ کے تو بہت قریں ہوں میں
جیں سے صاف ہاتھ اوٹھا بیٹھا	جب سے اس دل کا ہمنشیں ہوں میں	صفحۂ دہر میں دوانا شہور	رو سیاہی میں جو نگیں ہوں میں
۳۶۶	ہم جو یوان دست رای جرات	او سی خرمن کا خوشہ چیں ہے میں	۷
یہ تیر بے تلک دو سم تن آتا نہیں	سر کھنچے کے سوا کچھ اور بن آتا نہیں	کون جیکس مر گیا ہے جسکے مرنے کے لیے	دن کئی گذرے ہیں اوتنکو کفن آتا نہیں
کیوں نہ شل کو ہن ہو کون سے لانا کوہ سے	پاس کیا آہ وہ شیریں دہن آتا نہیں	اور سب کچھ ہاں فراہم کیا ہے دستو	یار پر جس سے ملی وہ اسکو فن آتا نہیں

۴۶۷	جرأت اگر گوشہ میں اب تنہا پڑا رہنے دو	پوچھو احوال کوئی مرد و زن آتا نہیں	۷
۴۶۸	خط جو واں نکلا تو میں جرأت میرا جی رہ گیا	ہو گیا انجام اپنا آہ اس آغاز میں	۷
۴۶۹	دیکھا طالب ان تو ہنس کر کہی جرأت سچ	خاک دیکھے گا تری آنکھوں میں بینائی نہیں	۷
۴۷۰	رو در شب ہجر کو جو ہنجو بکا ہی جرأت خیال	تو یہ حالت ہے کہ گویا نیند کا آتا نہیں	۹

فراہم اس سے لگ چلنے کی سو سو ڈھب لگاتے ہیں	رسائی جو نہیں پاتے تو کیا کیا تلملاتے ہیں
غضب ہے یہ کہ واں جاتے ہیں تو خالی پھر آتے ہیں	وگر جاتے نہیں تو جی سے ہم اپنے جاتے ہیں
مے رہتیں نہیں جو نظر دن سے نظر میں سو کہاں اتنو	کبھی ہم اتفاقاً اک جھلک سے دیکھ پاتے ہیں
نظر آتا ہے جا ہم اب ہجر و وصل و ہجر کا عالم	کبھی رو تے ہیں آپ اپنے پر اور کبھی مسکراتے ہیں
خدا شاہد ہے وہیں جان میں بس جان آتے ہے	کبھی صاحب جو آواز اپنے بندے کو سناتے ہیں
غرض یہ آتش دل اور بھڑکے ہی نالے سے	لگے کو گرچہ اشک چشم کتنا ہے بجھاتے ہیں
برنگ موج جب بیتاب ہوتا ہے یہ دل رہیں	تو ہم رو رو کے دریا اپنے آنکھوں سے بہاتے ہیں
قلق گذرے ہے یہ دل پر کہ بس میں مرنے لگتا ہوں	دکھاتے میں جو صورت اب کچھ عرصہ لگاتے ہیں
مناسب گرچہ جانا بار بار آپ نہیں جرأت	وے کیا کیجے بتا بے سی ہم لاچار جاتے ہیں

غزل

۴۷۱

مرے رونے کی اگے یار بادل پانی بھرتے ہیں
کہی ہے جب کوئی اک خوبرو پر عاشق مرتے ہیں
ترے الفت میں میرے لوگ کیسے نام دھرتے ہیں
کب اپنے آشنا سے صحن گلشن میں گزرتے ہیں
یہ جرأت کسی پر تم نہیں عاشق خانہ جنگی ہے

۴۷۲

کرے ہیں تیرے لیے کس کس کو خاطر داریاں
کیا ہے وہ دن کہ کیا کیا کرتے نہ تھے لداریاں
جان احد کو مرے ہیں کتنے ماتم داریاں
جا کہ ہر جا کتنی ہیں راتیں سیاہ کاریاں
ہیں مریض غم کو تیرے کتنے بیماریاں

۴۷۳

اس سراپے میں غافل پھر جرأت نہ پھنسے
ہو ہے ہیں جا سو جا ہے ہی تیاریاں

۶

غزل

۴۷۴

کیا کیا طپش دکھاتی ہے سوز جگر ہمیں
حیران بیٹھے کرتے ہیں دو دو پہر ہمیں
آیا نہ اک دکھانے سارا نگر ہمیں
کھلتی ہی آنکھ آئی فرشتے نظر ہمیں

۴۷۵

معلوم اس سے کوئی ہوا بام پر ہمیں
دکھلا دی اس فلک نے تو ہمارا قمر ہمیں
ہمراہ جنس تیرا مرہ چار رہ تو کیا

۴۷۶

سوز تپش دکھاتی ہے مجھ بیان ہو کہاں

۷

برقت دم شماری بھی ہیں جگا تصور
کیا قتل دو عالم تو ذرا خضب ہیں ابرو کے
جو پوچھا ہیں کہ کس کے قتل کو کیا آپ نے تیغ
بھال بد کو اس رہگذر سے جگہ گذر ہے

۱۱

کہی ہے ہر خاموشی عجب صاحب کرشمہ

آہ آتشبار ہے اور ذوق لگی چنگار ہاں
انہ انہ تم کہاں گھر کہہ دو ہمسایو نکلے آج
بیٹھو کہ چپکے بیٹھنا کس کی غش کی
جام ہم بھر بھر کے اسکے نام کتنے پی گئے
بھولی جاتا ہے سب کچھ جب سے آیا ہے
اک نقطہ اس یار بیگانہ ہو جا اسی آہ

۶

کل خیر کے جو گذرے وہ آیا نظر ہمیں
کیا کیا تلق ہوا جو نہ آیا وہ صبح تک
جرأت اگرچہ ہیں ہر اک شعر خوب لیکن

۸

غزل

۴۷۷

دکھلائیگا نہ گردش طالع وہ گل بدن
کل غنچہ پیہ تھا کہ گذر جا ہیں ہیں ہم
صبح شب وصال کر آمد ہیں تو نہ آہ
پر درد سے سنا ہے غزل اس زمیں میں یار

۵

غزل

۴۷۸

وقت وداع یار نہ نکلا زبان سے کچھ
آنکھیں ملا رہی تھیں اپنے تو نظر زبان ہو گئے
منہ پھیر کر یہ آنکھ لگا کر رہے ہیں ہم
ناطقہ کیا ہے تو ہے اشارہ بسر ہے محال

۹

کہ آیا تبک وہ بیوفا ہم چیہ میرا ہیں
اگر یہ جھوٹ ہو تو تیغ پر ہم ہاتھ دھوئے
تو بولا وہ کہا تھا ہنسی ہاں کیا کہنے تیرے
تو کیا کہیے خیال اسوقت ہیں کیا گذرتے ہے

۱۱

آہ آتشبار ہے اور ذوق لگی چنگار ہاں
ذلتیں کیا کیا اٹھائیں کیا نہ کیا
عین تنہی ہے ہمارے یا ہو شیاں
بھولی بھولی تسکل اور باتیں وہ پیارے
کہل گئیں سب اتنی یاد کے ہم پر یا

۶

کیا کیا خیال ہے اور ہر اسکو اور ہر ہیں
بھولا کر انہوں آنے کی شب کو خبر ہیں
اس سے بھی پرسنا وہ غزل خوب تر ہیں

جب تک بر بیں نہ رو آنسو تو بر نہ کوئے
صبر و ہوش و خرد تاب و تواں ہو سو کہاں

یوں تو کہ لہ و بیں ہزار دوں ہے خطا ولے
پر کوئی تجھ سا جو اور نکلتا ہو سو کہاں

خوف جاسوس نہو ہو دیں ہم اور رفع ایکجا
اے فلک ایسا میسر ہو مکاں ہو سو کہاں

آہ جسکے لیے اتنی ہے بیگانہ ہو تے
اس بقیں کا کہ یہ اپنا سکو گمان ہو سو کہاں

جب تک دم میں ہو دم اور سکانجو دنگا
کسطرح ہو فراق اپنے ہو اشنا وصال

پھر کسیری میں جو کوئی چاہیے آن ہو سو کہاں

۷۷

جب تک کہ نہ کھینچ تیغ نکل اوسکا تو دم سے
صبر کا لیں کے مرنام نشان ہو سو کہاں

۷

یوں تنگ ہوں ہوس لقب گدا سے
ہو فیصلہ میں جیسے کوئی نجیر کے ہاتھوں

موقوف ہر اک بات پہ تقدیر کے ہاتھوں

ہو میرے دل افگار دن پہ دست تصرف
ہیں آگہی نہ خمی ترے شمشیر کے ہاتھوں

عاجز ہوں اسے نہو تے تقریر کے ہاتھوں

حیراں ہوں میصور تی تصویر کے ہاتھوں

غربال کیصورت ہو تری تیر کے ہاتھوں

۷۸

جراءت شب ہستی میں عجب خواب یہ دیکھا
میراں ہوا جسکی میں تعبیر کے ہاتھوں

۹

یہ حسرتیں ہم دمد بم دیکھتے ہیں
نہیں دیکھتے کم ہم دیکھتے ہیں

عجب در و فرقت سے غم دیکھتے ہیں

نہ تر تا فر تا گلی کب ہمارے
آپ ہی ہر اسکے کرم دیکھتے ہیں

جو کچھ سر گزشت اپنی لکھتے ہیں تو ہم

لیا جسنے دل ہمسے الفت جتا کر
سو اب اسکے کیا کیا ستم دیکھتے ہیں

گذرتے ہیں سو چ اسکے کو ہی میں کیا کیا

گئی دید نا دید کے لطف اتھو
نپو چھو کہ کب کیا ستم دیکھتے ہیں

ملاقات پر دیکے کہری ہر ایسی

نہ ہم دیکھتے ہر نہ ہم دیکھتے ہیں

۷

بدل تر فہ پیرہ غزل اور جراءت
کہ شاعر کوئی تجھسا کم دیکھتے ہیں

۷۹

ہم اپنا من میں طاقت کیا دیکھتے ہیں
فقط پو تت اور استخوان دیکھتے ہیں

بن اسکے جو خالی مکان دیکھتے ہیں

تری در کو چھوڑا تو کیا ہم نے دیکھا
مگر گردش آسمان دیکھتے ہیں

مگر اسمیں ہی کا زیان دیکھتے ہیں

الٰہی یہ کیا ماجرا ہے کہ دل کو
سدا ہیں تا ہم کنان دیکھتے ہیں

اور ہر آپ کیوں نہ سان دیکھتے ہیں

۸۰

تو کہتا ہے جنجیدا کی جراءت وہ مجکو
تجھے کام کیا ہے سے بان دیکھتے ہیں

۹

چھوڑا کہ ہاتھ سے میرے نجا ہے قفس گرد
کبھی اس میں گریباں چاک کر جا ہیں

کبھی رستی ہیں بستر پر تڑپتے پہلو پہ دہوا من

گریباں چاک کرنا خو میرا نہ کر دامن
ہمیشہ پنہاں رہتا ہے بہار لعل و گہر دامن

جو شبنم دامن گل ہے وہ اپنا یا نہ کر دامن

۸۱

کہوں کیا جنس جرأت کا میں اسپر قائل
اور مفت نکا گریبا نکو تو دیتا ہوں سر

۷

ہر کہیں تجھکو کہیں کہ بیداد گر نہیں
مرتا ہوں تیرے غم میں تجھے پر خبر نہیں

بندہ تو کیا خدا کا بھی کچھ ڈر نہیں

سب طرح کی خدا نے تجھ کو دی ہیں خوبیاں
پر ایک رحم تجھ میں بت نقد گر نہیں

میرے بجا ہو اس اب اتمام پر نہیں

باغ جہاں میں اپنے تو کیا وہ بہار کیا
مانند غنچہ ہم گرہ تو زر نہیں

آنکھوں کے سامنے جو وہ ترک ستم نہیں

چلکے چلکر مرے فریاد سے سب ہائے — کہتے ہیں صبح تو ہر بیچ گھڑی کہیں — تن چاک سر بیاباں جانہیں دیکھو — کہیں اس نگ دیکھا ہی خبر اور کہیں

اب تو انکی خبر بھیجو تو بھیجو پیام — اسطرح آ کہ ہوے نہ خبر اور کہیں — رفتہ شب کو چہ جاناں ہیں تا ہوے — نہیں منظور کہ ہو اپنا گذر اور کہیں

اسکے کوچے میں ہو بعد فنا اپنا مزار — جائیں مر کر بھی نہ ہم خاک بسر اور کہیں — جوش گریہ کا یہ طوفان ہے کہ تہ ہیں — لخت دل اور کہیں لخت جگر اور کہیں

۴۸۷ — پردہ غزل اور بھی اک قافیہ کر کے تہ دل — حیرت اب جانکا نقد نکر اور کہیں — ۷

جسکے ہیں دیکھے یہ جانا نہیں غم اور کہیں — ہم تم سو وہ کہیں اور ہے ہم اور کہیں — اتنا ہو جو ہیں تیرے بیہودہ گو اکثر ہم — یا سے جاوینگے نہ جوان نقش قدم اور کہیں

مہربانی ہے تو جیسوں پہ غضب ہے ستمگر — ہے کرم سو وہ کہیں اور ہے ستم اور کہیں — کہا کر سوگند کہ موت کہ جھوٹی غیر سے کیا — جھوٹ جھوٹ چلو کہا یہ قسم اور کہیں

آیا دم بھر ترے ہیں الفت کا ترے تو یہ جور — خوب سمجھا ہوں نہیں پس و پیش و کم اور کہیں — الفت اک جو زیادہ ہو سو کیا تنگ گر — وہ یہ ہیں ہے ہی ہو جانہ کم اور کہیں

۴۸۸ — درس لا کہ نہ ہو تمنا وہ یہ ہیں جرات پیہم — جتنے جی جانہیں جانینگے ہم اور کہیں — ۱۱

ذرہ وہ آپکا ہو فہم سمجھے ہے زمانہ — ہوا سو کل ہی حیران کل آئینہ خانہ ہے — خدا جانے کہ کیا آتش بہ ہر ہی ہر فسانہ ہے

اگرچہ صورت مرغ نگہ ہے بال و پر ہے — ہیں پر و ار کیا کیا سو تجھ تک ہی نارسائی ہے — مگر یہ بات ہے اک اس شوخ کی انکیں لڑائی ہے

جو دیکھا تو سوا اسکے جو شان حسن کل ہے — نظر آتا نہیں ہے کہ ہی دل کی خرابی ہے — ہم رفتار ہے کیا کیا اور اور ہیں اور نہاں ہے

مجھ کو دیکھ کر روتے گو نہیں کہتا ہے کہ کیوں ہے — کل آتی ہیں باتیں سو طرح کی مسکراتے ہے — کہ جن روزن سے ہر روز خدا یارا نجم فلک پر ہے

دل افسردہ تیرے وحشیوں کا داغ گویا — ہے شمع کا اک عالم روشن طلعتی تجھ داد ہے — خلل شاید کہ کچھ آیا ہی در فکر فراخیال

۴۸۹ — بیاکل ہیں وہ جرات غنچہ سان گر سو زانہیں ہے — مزہ تلخی میں اسکے بار کر جو ظلم انہیں ہے — ۹

دکھلا ہے کونسے مے رخت جگر پانی میں — لعل کی نکر نے مر کیوں ہوں اگر پانی ہے — چہرہ تا ہی پہ یکا سا نظر پانی ہے

جس محلہ میں رہے جا کے ترا گریہ کناں — روز و شب رہ ہی ہیں جیسا نوح گھر پانی ہے — تیری دولت سے اب اے دیدہ تر پانی ہے

شستگی پہ ترے قسم کہ جو جیوں ہوں اسے — ہیچ جا تک میں کیونکہ کہ ہو پر پانی ہے — راہ رو آتی نظر تا بہ کمر پانی ہے

کچھ عشق میں گم ہیوں یہ دل زار ہوا — ہوں کسیکو کوئی پاوے نہ خبر پانی میں — ۱۰۷ — مت گلا انکو بس آتا ہی تو اے دیدہ تر — مل گئی کھل کے یہ دل اور جگر پانی ہے

۴۹۰ — دل ہیں تو یار ہے اور یار ہیں تن دل جرات — جسطرح آب کا گہر ہیں ہو گہر پانی میں — ۹

ذرہ ہیں تجھ میں شہ خوبی سن پر ہزار دن — پیہم ہوا ہے گی تن پر ہزار دن — شفق ہیو جہ مت گردن پہ سمجھو — یہ ہیں خون ہی کے گردن پر ہزار دن

تماشا ہے کہ انکیں لگ رہی ہیں — سراک ادہن و کر روزن پر ہزار دن — بنا کر دیدہ پر خون نے بوئے — ہماری جیب و دہن پر ہزار دن

ملک بھر خوانہ آتے ہیں نہ ہر روز — تری بخشش کی دہ زن پر ہزار دن — پر ہے ہوش ہیں آنکھیں کیے بند — کیسکی بانکی چتون پر ہزار دن

لگا کہنے ہر اک تیغ بتان ہائی — سراپا بائی پر ہن پر ہزار دن — ادائے مکر کیونر نمی کی تیرے — دہن پیدا ہوئے تن پر ہزار دن

۴۹۱ — پلی ہا دخزان کیوں ہائے جرات — کہ ہے غنچہ شگفتن پر ہزار دن — ۹

جیف دیدہ گو یونکی کہنے ہیں جانا ہیں — تجھ فراق یار میں منہ پر تین لاکھ ہے — تصحیف وہ باد گر کر اشک بھرا نا ہیں

ہر سم باران میں ہیں تیرِ بلا سے بسکل	گہ تہ پا گاہ رونا گاہ چلانا ہمیں	کیوں نہ چیخ جادہ کا خضر سے رکھوں	بک رہا ہوں جنوں میں کیا کیا کچھ
دو جہاں سے ہاتھ اٹھا بیٹھے ہیں ہم آہ رسا کے لئے	اپنی جو چیز تھی سو پر بھی نہ اٹھوانا ہمیں	ایک دن مجھ سے جدا ہو کر جوا تو سر	دیر تک دیکھا کئی بیتہ اور نہ پہچانا ہمیں
جیسے شبنم پر ہو گہر میں نہیں ہلنے کی راہ	سمجھے ہی پر عقل دفتر نہ دیوانا ہمیں	پیچ کہا ہے خانہ ہے معشوق زنداں بس	قید خانہ سا نظر آتا ہے کاشانہ ہمیں
۴۹۲	بھول جاتا ہے دن کو ہم رات کو وہ پریخانہ ہمیں	یاد جب آتا ہے ہر ایک بیگانہ ہمیں	۸
غیر سے عشق عجب سیر دکھاتا ہے ہمیں	اپنی جانب کوئی کھینچے لئے جاتا ہے ہمیں	بزم میں نکتہ نہ سمجھا کہ مراد شوخی	نہ سناتا ہے کسی کو نہ سناتا ہے ہمیں
اس ترقی میں منزل ہے کہ جو قائم تھا طفل	آسمان عمر گھٹانے کو بڑھاتا ہے ہمیں	گنبدِ مینا کبھی تا کبھی مرزا نیلی	چرخ مانند چراغ آہ جلاتا ہے ہمیں
کیا کہیں ہم اس جو تک سو دین تو کہ نہیں کو	بخت بد خواب جدائی کا دکھاتا ہے ہمیں	ہم ہیں مرغ گرفتار کہ اپنے سر سے	صدقہ کرنا ہو جسے وہ ہی چھڑاتا ہے ہمیں
گر اس شوخ ستمگر کو دور نگی کا پیام	یہ نہ سناتا ہے کوئی اب نہ روا تا ہے ہمیں	محو نظارہ ہوں کیا ہم کہ بقول جرأت	اپنی جانب کوئی کھینچے لیے جاتا ہے ہمیں
	غزل		۸
۴۹۳			
باغبان اس دسر سے گلشن تری بار کہیں	کہ نہ ہو جائیں گل اک سر گل ہار کہیں	ہنسی جانا تھا تمہیں ربط نہیں یار کہیں	پر کہیں بات کہ ہو تم بھی گرفتار کہیں
اپنے دل خستہ کو لیتے ہو خجستہ آج تو لو	نہ نظر آئیگا کل تم کو وہ بیمار کہیں	زخم پر اس دل مضطر کی لگا مت پہاہا	درد ہی کا تو نہ ہو ہم سے تمہیں نہ کار کہیں
ہا وہ دن کہ جو یہ خوف نہ گھر سے نکلو	نہ نکلیا ہے یہ گھر سے سر بازار کہیں	ہے تصور کسی ابرو کا دل وحشی کو	پاس اسکے کوئی کھدیجو نہ تلوار کہیں
سانس ہے دن نہیں تہرا ہوں اس آتش سے	یہ ہوس خاطر نازک پہ نہو بار کہیں	عاشقانہ غزل اب ہر ہمیں جرأت	ہیں پر در سخن میں نہیں اشعار کہیں
	غزل		۹
۴۹۴			
ایک جا رہنے نہیں سکتی ہیں ہم اے یار کہیں	گھر ہی دو چار کہیں ہیں کہ گھر ہی در چار کہیں	جیسا قسمت نے پہنایا ہمیں کھایا کہیں	یا رب اس شکل کو کوئی ہو نہ گرفتار کہیں
جلوہ منظر کی ہے یہ نہط محب سے خطر	آئینہ سے ہیں نہ گھر کے در و دیوار کہیں	دیکھیں پھر باغ میں جوں بید نہ کر کر کھا کھا	جب نظر آوے نہ وہ غیرت گلزار کہیں
نالہ دل میں اس لئے ہے کہ جسکا ہے رسا	کوئی ہمکو نظر آیا نہ خریدار کہیں	یوں نہ چپ میں جتاتا ہے چوکنا ہو	کیوں ہمارا کو ڈکیا ہر طرحدار کہیں
ہے کہاں منظر اب ہے کسی صورت سے	شکل تم کو اپنے دکھا شوخ ستمگار کہیں	شکل تصویر ہے ہر سو ہے کہ نہ گمان کی جھلک	ہیں جا دین نہ مرے دیدہ خونبار کہیں
کیا کہیں تفرقہ پردازی گردون یار	یوں جدائی نہ ہوا کی ہو دیگی زنہار کہیں	خاک جمعیت خاطر ہو قبول جرأت	جو کہیں دل ہے کہیں ہم ہیں کہیں یار کہیں
	غزل		۱۱
۴۹۵			
دیکھو یارب تو پسند دل گرفتار نہ کہیں	موت ہی آوے تو آوے اسی بیمار ہیں	دل فرہ ہم مرہم ہر یوں تجھ دہن پر کر	چہرہ پری شاخ ہی جیسے کوئی گل کیا یہ کہیں
جلوہ حیرت ہے کہ چشم خیال اے یار رہ	خواب کیا کب ہیں کہ کھلا ہی ہے بیدار کہیں	منتظر یاں ہے ہم وعدہ یہ لشکر ہی نیا	شام ہی سے کہ دان آپ نہ طیار ہیں
جب اپنا ہیں بجا نہ وہ مطلوب ہوئے	عمر سب صرف ہوئی جسکے تماشا کر ہیں	عشق آفت ہے سمجھتے تو ہوئی کیا کہیو	دیکھیو ہی ہو گئی بیہوش ہی ہشیار ہیں
چمن ہے عرصہ ہے بازار محبت میں متاع	یک گہ آپ ہی ہم جسکے خریدار ہیں	آہ جیں یاں کو اس تباہ دل سے	حق تو یہ بات ہے وہ ایک ہی عیار ہیں
شکر کہ پہلو لگا اسکا طرف دیکھتے ہی	تم جو مصروف جدل ہو تو طرفدار ہیں	کر کے پیمان شکنی آپ کہا اولٹی مجھے	خوب یارو نہ سکر و فا کرو تم یار ہیں

۴۹۶	طبیعتش دل سے بھی جاتا ہے مین جرأت واللہ	کیا بہکے ہین بہ جوبی دم شمشیر ہیز	۱۱
ہمنشین یا تو پیہ تیرے کیا کرون سر پر ہزار	تجھکو اک قصہ لگا مین جانسے شیریں زبان	کوئی آوے کو جادی منع کر سکتا نہین	
کیا پیغام اسکا تو نے ناہی اے پیغام بر	جی مین آتا ہی سو قربان سو سو بار مون	تن ہی سو سو کر مرا اس گلشن گیتی پہ آہ	
اور جو چاہی وہ فرما اک نہ آ کو نہ کہہ	یہ نہوگا مجھسے پیارے رہین مین لاچار مون	ہون	
اوسکے در پہ جو ہی دو دو نہین یہ حالت مری	ہو گئی گویا کہ اک مدت کا مین بیمار مون	کیا کہ مرحمت ہی خوش ہو اسکو کوئی مانند	
دوست ہو اوسکا ہی جو ہو دشمن جانی مرا	دو نہین مین جو کسیکے در پے آزار مون	اب تماشا قد موزی مین خوش ہو ہی	
۴۹۷	کیون نہ اب جرأت ہو ملک سخن کا بادشاہ	جان دل ہی مین غلام حیدر کرار مون	۱۰
سنو بات اسکی انکسار بڑا ہا اسکو کہتے ہین	کہا شب خو ہین اگر کہ ہا اسکو کہتے ہین	قدم وادی وحشتناک الفت مین رکھا ہی	
ہمارے بات کا تی غیر کی تائید کر دینے	کہا ہا اسکو کہتے ہین بڑا ہا اسکو کہتے ہین	دل مضطر کو باعث روز و شب تسہیر مین اسکی	
وہ دشمن اپنا بھی ہو برابر مین دوست مون جسکا	کہون کیا اور سے الفاظ نا زیبا اسکو کہتے ہین	یہ بوا در کیسے تصویر اسکی اور مرے گھر مین	
کیا ہی شیفتہ عالم کو اپنا دوس پر پرزے	دوانا اک جوانا کو کرو کہا نا اسکو کہتے ہین	بچشم گوہر افشان حضرت دل جو دفعہ	
جو گلشن مین کسی نے دیکھا غنچہ لگا	کہا بس اگر بیان الفت اسکا نا اسکو کہتے ہین	غزل اور اس پر مین یہ ہرزہ درایت کر	

غزل

۴۹۸			۱۱
دیوانا ہوی دل تو دوانا اسکو کہتے ہین	بدست آوے جو یہ بس خبط جانا اسکو کہتے ہین	حقیقت یہ کہ جنت کا فنا اسکو کہتے ہین	سو دل کہتا ہی کیا تمنا دوانا اسکو کہتے ہین
اشارہ کر دش آسے پا یا جو یہ تو کہا آسے	طلب مین ہی اور ادا پہ انا اسکو کہتے ہین	کہی تو خبر یہ شوق بنا دو کہ ادی تمنا تو	کہ تا خوش ہو تو کہین ہم کھینچ لانا اسکو کہتے ہین
مین کیا بولا ہون جو تم بولتے ہو نہین بولو	عبث پیچ در پہ ناحق اڑہ جانا اسکو کہتے ہین	اسی کا سا منا ہی سوتے جاگتے ہمکو	کوئی دیکھے تو نظر ہم سا نا اسکو کہتے ہین
اگر یہ ناکہ چہ چہ ہون کہ اوس مین کیسو رہتے	خوش آتا کی نہین بس خبط انا اسکو کہتے ہین	گہ خون ہو کہ اپنا یہ کیا دل اور جگر کا ہی	ذہنت پیرا دیت آہ پانا اسکو کہتے ہین
فراق یار مین تو رفتہ رفتہ بستر غم سے	ہوا اوٹھنا ہی مشکل دکہہ اٹھانا اسکو کہتے ہین	بوقت ذبح اوسکا کوئی پوچھے کچھ تو بیداد	تمہ نہ ارزو خوی ہی سنانا اسکو کہتے ہین
۴۹۹	نہ مرکر پیر ہوا عاشقی ہی منہ کو جرأت سے	رہ الفت مین کیسو ہو کر آنا اسکو کہتے ہین	۱۵
تصور مین تمہارے صورت تصویر حیران	جو بات آتی تو کیا یاد مین تمہارے قدر دانی کی	نہین رہتی ہی ہوش و جان کم کیونکہ شب فراق	تو مین حسرت زدہ ہی غمسی کوئی دم کا مہمان
بلا کی چشم ہی جب چشم وہ تب دیکھتے کیا ہو	کہ جسکے دیکھنا تین دفعہ دیکھ کر جان	وہ رنج خورشید محشر مانظر کرے دیکھا پیارے	قیامت جسکی خاطر ہو جہان بیتاب و لرزان
لب جانبخش و دم ہی مسیحا کب خدا وندا	کہ جسکے دم سے مین جان بلب ہو زندہ جاوید	نظر کر سو تو مجھکو وہ بانگوش آشنا یارب	کہ جسمین شکل صبح چاک اپنا گریبان
وہ بکھرے بال کمر سے پار تھے جلد کہلاوے	کہ بگڑا جاتا ہی جو اوسمین خستی ایمان ہو	خدا وندا اگر کسی کی چاہتے وہ چاہے	کہ جسکے غم مین ہر گھڑی دست دل سخت ویران
تکلم دیکھنا گاہی کبھی وہ سیر کرنی	کہ یکبار پہ بہتر ہا جسکے جن دیکھے لہ سان ہو	سر بن گوں اور مرنا مین بہری جلد کہتا	کہ مہیا سر بزانو جسکے خاطر مین بزندان
آتھ جلد بکھرے ہان کمر ہو گور ہو	کہ جن سے رات جسکے واسطے جان شمع گریان ہو	نگاہ ان جلد آنکھو نمی	کہ شکل نقش پا جسکے زیر پا خم مین ویران

وہ آمد اچلیاہٹ کر آلمی جلد دکھلادے	تصور مین سدا مین جسکے شکل بتی لیتا ہون	تبسم وسکا دیکھون جلد مین بات بنا دیتا ہون
	تعین ہی جسکے بن دیکھے ہون جرات دفع پریشان	وہ مکھ چاند سا مکھڑا تو دیوانہ رجنان ہون
۵۰۰		۹
بدم گر طلب وصل دلارام نہین	پھر تجھو کہ لیے اسکے میرے دل آرام نہین	بیکلی سے نہین آرام کسی صورت آہ
فر آیا ہین کسکا یہ رنج و زلف کاہ	ایکدم مین ہین صبح سے تا شام نہین	کیا غضب ہی جو کہون وہ مجھکو ای شوخ
دل مجھسے نہ پھر بات پوچھو تو فر	سچ تو یہ بات ہی تجھا کوئی خود کام نہین	گر مین کہتا ہون نہین پاس وہ مطلب انشوخ
کہون کیا کہ وہ جنجھلا کر کہی کس شکل	گو تو احباب پر تجھسے مجھے کچھ کام نہین	مقصد دل نہ برآیا کبھی سیر ابار ر
۵۰۱	آج آیا ہی جو یہ اوسکی نہ آنیکا پیام	جرات اسے موت ہی آئی ہی یہ پیغام نہین
ت وہ تو ہون اسوا ہی رہ سکتا نہین	اور یہ کینجت دل جان جا رہ سکتا نہین	پیوا اسے اور تو اسکی کہون مین کیا مگر
غضب ہی کہ کیون در پر دور اتا ہی	مین بغیر اسکے تہر کو ہر گز رہ سکتا نہین	رو کہا اس بن دل جنسی کو تو کہتا ہی یہ
ہین کو جی چاہے وان جاؤ دو یار و کیا	ہا رہ سکتا نہین جی ہا رہ سکتا نہین	ضعین جو آتا ہی سو کہتا ہی ہمکو وہ ہا
	ہر شل پکا ڈر سی اور جوش گریہ آہ	اتنک اسکا اگر بن پیکا ہی رہ سکتا نہین
	غزل	
۵۰۲ کی نہین		۴
یت مین کدم خوشی نہوس ن	اور دو بار زندگانی پھر ملنی کی نہین	ناتوانی کیا کہون بار و کر اٹھنا در کنا
دل نہ رہ ہی گا رخصت کا	ایسی تو تقصیر کچھ پاس مضحل ذکی نہین	اسلئے جرات ہین ز در خدا کا خوف ہی
	غزل	
۵۰۳		۹
دیکھو جو در بار سے پھر وہ بلا جا کہان	نقش دیوار کی شکل اوس سے اٹھا جا کہان	بچہ جاک جگر ہمسے کیا جا کہان
گو ہو بال و لگر تری تد نسی	ابل خون شدہ جون نگ خا جا کہان	صحن گلشین دیکھ دیکھ جو حیران ہ جا
لیکے لیکر سر تو پاس سے اٹھ جا کہان	مجھسے شکل تن بیجان پہ اٹھا جا کہان	دیکھ کہنہ فزون ندت کیفیت نشا
ا دیدہ بان ہو طلب ق ہی اگر	نردبان بن بلب بام جو ہا جا کہان	کچھ یہ جون نامہ سر بستہ کہلا مضمون آہ
۵۰۴ کہان	اس زمین مین غزل اک کہو جرات پھر	کہ جواب اسکا جو کہو تو کہا جا کہان
ضعف ایسا کہ چلین ان تو چلا جا	اور قلق یہ ہی کہ سہی تو رہا جا کہان	یہ سمجھکر ہو برنیزہ اٹھا ہا مجھ
گی دل بیخبر کر یہ اندیشہ ہی	اب خدا جانے یہ جون یک صبا جا کہان	دل ہی ہو مین تو پھر باش نہیں تو کیا
بر و صبکی خموشی مین کلیجہ تہرا	حرف مطلب کہو پھر اس سے کہا جا کہان	وہ خطرناک ہی صحرا تری دیوانگی کا
بھو کا ہو دیکھ ران کن عالم تہی	دیکھ کر یہ تن طیان ہی تو ہلا جا کہان	ما جرا اپنا عجب قصہ جان کاہ ہی
جیتے جو چھے ہی رہنے کا سدا ارا	رہین اک محلہ گدا رس جن تو رہا جا کہان	صورت نقش نگین صفحہ ہستی ہی

غزل

۵۰۵

تپ غم کو ذرا جیا ہی نہین — مرض الموت کی دوا ہی نہین
تپ فرقت مین کہانی غم عشق — اس سے بہتر کوئی غذا ہی نہین
نہ تازگی تھی یار کی ساتھ — اتنا کچھ زیست کا مزا ہی نہین
کون لکھے بھیجے ہم کو نامۂ شوق — اپنی قسمت مین یہ لکھا ہی نہین
کہیے کس منہ سے روے جانا سا — آئینہ مین تو یہ صفا ہے نہین
جا کر یہ ہے وائے نادانی — ہمسا غافل کوئی ہوا ہی نہین
کیا غضب ہے کہ جسکے چاہ مین آہ — ہم مین باقی کچھ اب رہا ہی نہین
سب سے کہتا ہی یون سنا کر ہمین — کچھ محبت کا اب مزا ہی نہین

۵۰۶

درد دل کیا وہ جانے جرأت کا — کبھی جسکا کہ دل لگا ہی نہین

۹

کیونکر گلی مین اوسکی ہی ہمراہ ان سے کہون — اس زندہ دل ہی کو تو نہ ہان آن سے کہون
بس بند کر زبان کہ سنے ای زبان دراز — کب تک تہ زبانسے کوئی کم زبان سے کہون
ظاہر ہی قتل عاشق مضطر کرنا خوب سے — وہ خانہ کا تری ہی داستان ستم سے کہون
ای یار جب لگی مجھے زندان سے گہر تبر — برباد کیون نہ عشق مین ہو خاندان سے کہون
جرأت زبس ہین دل جہان حرف ناشنو — داخل سخن مین کیونکہ بگوش گران سے کہون

۱۰

خواب آنکھون مین شب آتا ہی نہین — اک تصور ہی کہ جاتا ہی نہین
بخت خفتہ کو جگاتا ہی نہین — ہی ستم جس ہی کہ دل اپنا ملا
وہ قرار و ہوش کرتا ہی نہین — اسپر جاری ہی مت پوچھ خدا
کوئی دم بات سناتا ہی نہین — بیمہر کس سے کہون درد فراق
پاس اب کوئی بٹھاتا ہی نہین — عشقبازی نکرون پر جرأت

غزل

۵۰۸

اگر چشم مین مین ہیچ بہتر نہین — اور دل مین ہی پر اثر نہین
رقیب اور یار ہی محفل مین ہین ان — دعا مانگ اور دوا اسی فائدہ کب ہوتا ہی
کہی ہم جی ہی پر لائی نہ یہ اسکی خو بد خو ان — دل و جہانہ اور کسی ہین کہان وہ نوجہ گر دون
کیا کرتے ہین کہ دیر سے یہ شور و شر معنو ان — کئی دن سے کہ کہا ہی غیر کچھ شیب ہمسے

۹

یہ رات ہین یا دہر نو وہ ہنستی ہین اور روتی ہین — نہین آتی ہی مجھکو نیند شب ہجر کا نونسا
ہین ہی عشق کا آزار کرتے ہین فرد ان — تنگ آیا ہون جینے سے کہین جا دین مین مر دون

۵۱۰	قول اک اور بھی کہہ کے بدل کر جواب	ساقی بزم میں پھر سامنے مینا کو پھیر کر دونوں	۹
ظاہر شمع اور گل گرچہ کہتے ہیں زبان دونوں	دو لب بات کر سکتے ہیں تبسم ہے درمیان دونوں	یوں ہو طوفاں مجادلہ دیکھ چشم خونفشان دونوں	تو ہو بیگانہ غرق ایک پل میں تن تہمان دونوں
ہست و ہو ہے حادثہ بن جاوے ہیں صبر و طاقت کو	نہ یا مجنوں نظر آوے ہیں دونوں اور نہ لیلیٰ دونوں	کہو تم بلبل و پروانہ میں کل یہ سر بسر کر	مرے کیوں ہو تم کہ پیدا ہے ہیں گل و رنگ باغباں دونوں
کہی ہاں تم نے غیر از غیر ہے وہ اور غیر ہی اس سے	ہوئیں ہیں آج سے میرے حال پر کچھ مہربان دونوں	نہ تنہا غنچہ و لالہ ہے کا دل خوں ہوا یارو	کریں ہیں گفتگو میسی و رنگ بان دونوں
تبسم ہا و لب کو میں و دل مجتہم ہا مے ہو یارو	کہیں کیا کہ نصیبی پوں لگا کہنے وہ غیر سے	کوئی پوچھو تو کیوں آذر ہیں یا خیرہ جان دونوں	
	ہمیں اک آشنا کل لیگیا تھا بس جہاں سے	ہو دیکھا حال اسکا آلی جو گریہ کناں دونوں	۱۱

ردیف الواو ۱۱

۵۱۰			
ہر چشم زار زار دیکھیے کیا ہو کیا ہو	اندھی ہے ہر شک بے شمار دیکھیے کیا ہو کیا ہو	جاناں ہے تیرے ہر ستم پر نہ ہر تن میں دم	ادا ہے کیا ہے اعتبار دیکھیے کیا ہو کیا ہو
ہر سو سبب ہر سے اپنا دشمن جان ہوا ہے	کوئی نہیں ہے دوستدار دیکھیے کیا ہو کیا ہو	بانی جہاں میں بیگانہ و بیدل خستہ دل کا	جیسن جہان بخار دیکھیے کیا ہو کیا ہو
یاراں چلی ہے اب بلبل زار پر غضب	ہر سو نہ ہر دیہ بہار دیکھیے کیا ہو کیا ہو	ہمنے تمام عشق میں لگا کا دیا ہے داغ	جیت ہوا ہے یا کہ ہار دیکھیے کیا ہو کیا ہو
تو تو جا ہے تو دلا اسکی گلیمیں پر بھلا	ہو کے نہ ہو رے روان گذار دیکھیے کیا ہو	نغمہ سنج ہے ہو جان بلبت دل نواز ناسواب	جیسے ہر جیسوے کے نگار دیکھیے کیا ہو کیا ہو
گو کہ یہ دل کی بیقراری ہو نہ آوے یاں وہ یار	اوسپہ نہیں ہے اعتبار دیکھیے کیا ہو کیا ہو	کہیہ مجھ سوچتا نہیں جانچ کی تا نہیں	تیر نگہہ ہے دلکی پار دیکھیے کیا ہو کیا ہو
۵۱۱	حیرت خستہ دلکی یا جلد فرا کر نہ عا	اب وہ بہت ہے بیقرار دیکھیے کیا ہو کیا ہو	۸
جواب اسکا جلوہ گاہ خانہ بجائے خانہ کو بکو	پھرتے ہیں جو صبا ہم آہ خانہ بجائے خانہ کو بکو	اسکی گلی ہے مست اور اخلاق سے خلق الصفا	رہنے دے یا نکر تباہ خانہ بجائے خانہ کو بکو
دیکھ کر نہ قتل عام ہو ساتھ لیکر ہر کہیں	نازو کرشمہ کی سپاہ خانہ بجائے خانہ کو بکو	جسکی ہے ہمکو جستجو دل ہی میں ہے وہ خوبرو	پھرتے ہیں ہمتو خواہ مخواہ خانہ بجائے خانہ کو بکو
ہر سو ہے دشمنے کا دو رو سیاہ خانہ بجائے خانہ کو بکو	تھا وہ اس صنم کی جاہ خانہ بجائے خانہ کو بکو	مری اور اسکی جاہ کا اب جو ہے ذکر ملا	شام سے لیکتا پگاہ خانہ بجائے خانہ کو بکو
جنگ یہ بات ہے کہیں کہنے لگا وہ چیز	کیوں تو ہر جا ہے دو رو سیاہ خانہ بجائے خانہ کو بکو	کیا کہوں تجھکو جرات اب سچ ہے ہم تو شب	دھونڈتے ہیں یہ کعبہ و راہ خانہ بجائے خانہ کو بکو

غزل ۷

۵۱۲			
چین آتا ہی نہیں اس دلکو	موت آجاوے کہیں اس دلکو	یاں سے جانے کا نہیں اے یارو	لیچلو جلد کہیں اس دلکو
خون اٹھاتا ہے گلے سے ظالم	جا کر خاک نشیں اس دل کو	گور میں بھی ہو وہی بیتابی	گاڑ آ گور زمیں اس دلکو
تیر ہی دیکھنے کا ارمان	ہر دم باز پسیں اس دلکو	یہ جاتا ہی نہ پیدا آویگا	مت دکھا چین نہیں اس دلکو
۵۱۳	دولت غم سے ہوا ہے جرات	نالہ و آہ فزیں اس دلکو	۹
ہوش رہتا وہ یاں کوئی دم تو	دم کی جینے سے بن گئی ہم تو	آج کیا ہے کہ بے قراری ہے	ہنسے بھی کچھ پری ہے ہم تو
اس ابر سیہ سے ہر ہر مژگان	کوئی طوفان ہے چشم پر نم تو	ہر رخ یار پر عرق کیونکر	صبح رہتی نہیں ہے شبنم تو
شمع آہن نہ پس دل سوزان	آہ گھبرا گیا مرا دم تو	جا ہے ہو بشر سرا یا دد	اسی خاطر بنا ہی آدم تو

حق ہی یہ تم خدا کے قدرت ہو	ق	جان بندے مین آیکے ہم تو	ساری عالم کی سیر کی لیکن
۵۱۴		کیون نہ علیل ہو نہین اہی حرارت	کہان جاتا ہی ہجر کا غم تو
دیکھکر کل لیلی و مجنون کی تصویر کو		اپنی آنکھین دیکھتا تہا گاہ اور گاہ مجنہ دیکھکر	اہی جنون آباد رہیو تو کہ خوشتر ہی
ناز و انداز و ادا نی دلکو یون گہیرا ہی		صید گہ مین کہ تے ہین جسطرح نخچیر کو	جسنے بے تقصیر اک عالم کو مارا دستو
گاہ گاہی فرخ رخو دیکہنے وہ آجاتا تو		پر اسی سمجہا نہین ہی عشق کی تاثیر کو	دل نے اک نالہ کیا درد جدائی کا سبب
مین کہان دیکہی ہی مینی خواب مین یا بیدار کی	ق	دوستو مجہسے کہو اس خوابکی تعبیر کو	آہ اس مذکور کو سنتا تہا وہ قاتل ہمیر
۵۱۵		دیکہی جی ذبح کا جرأت تمکو بہی فیسون سے	کی بہت تدبیر لیکن کیا کرین تقدیر کو
مرگ سو جہی ہی آجکل مجہسکو		بیکلی سی نہین ہی کل مجہکو	غم ہجران سی دل گیا شاید
تیر ہی بن اب کسیطرح اے جان		نہین آرام ایک پل مجہکو	مے خوری کی سوا اب اے ناصح
زلف تیری کرے نکیونکر بیل		جان کر اے میان نبل مجہکو	شجر عشق سی عزیز و آہ
اسی امید مین ہوا ہون خاک		شاید آجاہی اب وہ وعدہ پر	تمنا و قفا دی اے اجل مجہکو
قدر درویش سمجہی ہی درویش		جانے کیا صاحب دل مجہکو	گو وہ ہر ہم ہی نشین دان تک
۵۱۶		وصل ہو فرسی ہجر کا جرأت	اور پیدا ہوا خلل مجہکو
چلا بغل سے سکے دل بہی مری گیا تو مجہکو		رہا نہ کوئی مرے پاس در کہ بہانیکو	رقیب کو جو بہانے ہوئے ہین بہتیرے
ذرہ تو انہی اسیر و نکی اے خبر صبا		قفس مین کیسے رستے ہین آشیانیکو	چمن مین نرگس شہلا یہ دیکہکیا مو
تبرکی عشق مین خشت ہی مجہکو نامہ		خدا کیواسطے مت چہیر مجہدوانیکو	یہ کیسی چال نکالی ہی تو نے کیون اچہ
ذرہ تو انکی خبر لے کہ جنکو لایا ہے	ق	تری گلی مین فلک خاک مین ملانیکو	سوای چادر مہتاب و بستر خس و خا
۵۱۷		وہ دل تو تہا ہی پہ طفل اشک بہی آیا	نہین ہی کہنے مین نیکی پر بد زمانیکو
ہم اور بیٹہین ہین اب جان ہی کہانیکو		اٹہاؤ در سے تم مدبر سہر انیکو	شب وصال جو آئی تو ہاتہ گہڑیالی
فیال دل مین ہی سہر پہر سیکہ آنیکی		تو سہر بلا مجہی کہتی ہو کیون سہر انیکو	اگر یہ باتین نکالین ہین چہیڑ کے
غرض لگاؤ کہین ہو یا نکاریکہ	ق	کہو نہ مجہسے محبت کی تم پر یانیکو	دگر دہائی آپکا دلسی ملاہی جرأت کی
۵۱۸		غزل	
صوت بلبل دل نالان		سیر گل دیدہ پر خون نے دکہائی مجہکو	وصل کی رات کو تہی عیش و راحت پہ جہو
ناز اٹہاؤ تو ہو تمہی نے مجہے لگہ ہین بہلے		آئین گو سمجہے پر ساری خدائی مجہکو	کون خاطر مین نہ ہین سلطنت افلیم
صلح مین جسکے نہین چین یہ نشہ		اور کہلا ویگی کیا انکی لڑائی مجہکو	اپنی محفل مین نہ دو بہنے دیگانہ ہا

کے پنہاں ہر دن نے جو تسلی کے لیے	خبر اوس شوخ کی آنیکی سنائی مجھکو	یک بیک سنکے مین اپنے ہی نہ خود رفتہ ہوا	کہ نہ دریافت ہوئی بات بنائی مجھکو
ائہ یار کی گرد آئہ سیہ پیما ہون	بیقراری نے یہ چالاک سکھائی مجھکو	غیر پر کرتے ہین وان رخنہ دیوار نہین	تا جھلک اوسکی ذرا دیکھ نہ دکھائی مجھکو
۵۱۹	دل مین جبکے تمنا چین جرات ہو	وہ گیا پاس سے اور موت نہ آئی مجھکو	۹
ہے جیب جیب جانا غیر کے گھر جیو دو	سنتے ہو جانان نہین بات بتر جیو دو	کیا کہون بیمار کی تیرے کہ ہین جنبو طبیب	سب یہ کہتے ہین کہ اب اسکو خدا پر جیو دو
تے ہین ایسین ہمارے مری خاطر سے	مصلحت یہ ہے کہ اسکے پاس سے گھر جیو دو	ماننداسکا نہ نہ انا ہے کبھی تو کہ کہون	کس ادا سے مجھکو کہتا ہے وہ دلبر جیو دو
ہ گیا وہ پاس سے بان پہ گھبرا کے مرا	ہیا رونا بلی اشرا ہی دیدہ تر جیو دو	ہو کہ ناحق خشمگین رہتے ہو تم جین جین	خوبیا یہ باتین نہین آئہ وہ پھر جیو دو
بھی بیر ہونیکی مجھکو دم مین لایا ہے	کوئی تو کہتا ہے ہمکی تو ٹک کر جیو دو	اور کوئی بید رد بیدرد سے کہتا ہے یہ بات	کر تا شاد دیکھتا ہے ذبح کر کر جیو دو
۵۲۰	ناصحو جرات کو پابند علایق مت کرو	وضع ہم ایسی شخص کی ہے ظلم ہے جیو دو	۹
در و تب چشم سے جب اشک کا افشا ہو	کیونکہ یہ جا بند دل کیون نہ جگر پانی ہو	لاکھ یہ باتین کہین ہین سن سے پار دو دانہ	ایک بھی بات اگر اوسمین ہمارے مانی ہو
آرزو ہے کہ اوسوقت نکلجاوے جان	جب ترے نقش قدم پر کہ مرے پیشانی ہو	ہر ہر اشک ہی چشمے سے ہو جاے جگر	تمام رکنیکو نہ گر نیچے مرگانی ہو
تیر ہر عاشق کو ملے کیونکہ کفن بند ہو	سو ذرا اول ہی سے قسمت مین جو عریانی ہو	سو یہ بھی دلکا تک احوال سناوے مجھکو	خاک اوس کوچے کی گر تو مرا جانے ہو
ہاے گل شیخ جی یون کہتے گئے سو گئے	جاے دستونمین وہی بار جسے کہانی ہو	فائدہ کیا ہے کہ تنہائی مین گذرے جرات	خضر کی طرح سے یہ عمر جو طولانی ہو
۵۲۱	یہ غنیمت ہے کوئی دم جو خوشی سے گذرے	ابر و باد و مہ و خورشید و فلک کار ہے	۱۱
ل ہی جسکا عدو جانی ہو	کیونکہ بہر اوسکی زندگانی ہو	وہی پیغام کہیو اے قاصد	جو مرے یار کی زبانی ہو
مین بے حاضر ہون یار کیجیے قتل	تیغ گر تمکو آزمانے ہو	تیرے کوچے سے کیون وہ جاوے یار	موت ہی جسنے دلمین ٹھانی ہو
کیا جیے وکا جسکے دل پر آہ	درد و غم ہو نا توانے ہو	گردہ مطرب بیچہ ہوا پنے پاس	اور مے صاف ارغوانی ہو
تب نمرہ ہی کہ ہوا دہر سے بھی شوخواہی ہو	اور ادہر سے بھی شوخواہی ہو	مجھسے الفت زدہ کی جسکے گھر	آہ اک رات مہانی ہو
نالہ دل سرد دکی ہو جگہ	جاے مے ہنگامہ خونخواری ہو	جاکے پیارے خبر لو جرات کی	کیسی تم اوسکی یار جانی ہو
۵۲۲	ہوش اسکا فنا ہوا غم سے	ہی یہ نزدیک وہ بھی فانی ہو	۶
ا ہر ہی کر دیا مرے سونہا نکو	جون شمع ہاتھ کے دمہی کوئی زبانکو	تک فصل گل مین رخصت فرکے	کہدو کوئی یہ بہر خدا باغبان کو
خاطر ہر کیجیو غم دلدار کی وطا	کرتا نہین ہے کوئی خفا میہمان کو	گریہ نے ملک تن کو تو مسمار کر دیا	رو دان مین ہو بار کس کس مکان کو
پیدا ہوا ہے فتنہ دوران وہ مطلع	غارت کریگا دیکھیو تم اک جہانکو	کر نصب نہ خط ایسا نہ کیجیے تو بہتر	کر دیجیے زمین کے تئہ آسمان کو
م ہو یون کبھی ہوتا نہین کر کبھی	کہ دل مین ہوس بتانے کا ہر بانکو	سن سن کے بک گیا ہے کلیجا مرا لبون	موقوف کیجیے کہین اس داستان کو
۵۲۳	جرات غزل اک اور بھی کہہ اس زمین مین	لذت دین جبکے شعر سے ہر ایک نکتہ دان کو	۷
تک تا بہ میان نہین مجھ نا توان کو	دان اور ہی خیال ہے ہوس بے لگام کو	آیا نظر وہ یوسف ثانی نہ مجھکو لا	دیکھا ہین ڈوبتے ہوے کاروان کو

کیا عشق نے یہ مانی تھی منت بیان تیغ	رشوں جو کرد یا ہے ہر استخوان کو	تیرے ہی مرثیہ عشق کو کہتے ہیں سب دبیر	کیسا لگا ہو انی میں رگ رگ ہر اک کو
منصف غلط کیو اسطے تو ہے سوا ہر ایں	کیونکر بھلا ں وہ لے سکا تیرے نشانکو	بتہا بنوں اپنے کلیہ اخر انیں چپا رہ	جھوٹا ہے تیرے واسطے ساکے جہانکو
۵۲۴	کیا جانیے کہ بولیئے کیا واہی فارسی	جرات گئی جو شعر ترے امتحان کو	۷
ادھر تو دیکھو ہنسی کیا تھا غیر کو تم نے دیا	چپکے رہو منہ کھلوا دیا جانو دو جانے دو	وصل کی رات گلے ہے مگر تم نہیں گنتے ہو	تو اپنے ہو دنسی چیز ہے یا نہیں تو محمد بکا ندو
تنگ حقیقت اس نحیف کی تیر ہے تم نے جان لی	ہے یہ بڑا بجا اسکو حال رو تو سنا نہ دو	اوس سے جو گر تنفس لگا خضر تاں نہ دو	سرانہ نا نو بات کا اوسکو جو کہ کر نہ دو
ہر چند خنجر تن ہی پار اش ہو اسے عشق	اتش گرینہ ہو کہ بلا ہے دو ضد سے کم نہیں	کیسی ہی ہو بلا ہے تو پر دو سے ٹیر ہو	تو کہ تر ہے خو نکی ہی مجھکو ہی بیکا دو
۵۲۵	ایکی کہاں تو بیرہ کہ جرات ایسا کیوں کا شیوہ	ریختی ہم کو جیسے تو پر دو سے ٹیر ہو	۷
یار دیکھ کر کی قتل کا فکر کیا جا دو	اپنے کہ کا مزہ تو کبھی اسکو نہیں گھبرا دو	جگر میں ہے مرا داگر ہے کر دیا ناحق	شکر ہیں دو یا دکا تو دو نہیں تو بہلا دو
زلفکی گر خصلت ہے تو اہ کا ہی دو حکم مجھ	بات اپنے خوش ہے تو کچھ بھلا ہی جھکا دو	شوخی اب اگر ہے تو ہے ہی دیدہ تر	دیکھو تو کیا ان دنوں اسکو لگا دو
تجھ سے جتنک نہ میں مل نجوں ہو کا کہ قصہ	یہ شہوہ جانیں ہیں ہم اک سو میں سا دو	نرخ میں دیکھ کے اوسکو جا خبر ہو	سنکڑہ بیدیہ بولا مر ہو تو مر جا دو
شوخ ہے گر دردکی جرات منع کرو مت اسکو	عاشق ہے یہ غم کا مارا رو اسکو رو لا دو		۷
پہر اہوں تجھ بغیر میں ہو کر دانہ ہو	شہر اشنا وہ بدہ خانہ جانکو	واہر نصیب ایک شب اوس سے ہو ملا	دستہ بدستہ لب بلب سینہ بسینہ سو رہے
چھوڑ دے کسطرح کہ دل آہ ہو رسا	زلف بر رخ تم نجم ہی ہے ہیچ ہو	رو کر ہیں ہم جو نوحہ گر پر ہے ہیں ہمسایہ	بحر بہ بحر ہم بہ ہم دجلہ بہ دجلہ جو بجو
بالا نہیں ہیں جبکو میں سکے گا نہ	نشہ ریشت سر سبز کا بلکہ دیدہ	اوسکی تلاش میں مصر اتنے زن ہم	بام بہ بام در بدر گوشہ بگوشہ کو بکو
	دیکھا جو میں جرات کا پیچیدہ خیالی	شانہ کا پھر کھنچے ہے بھول	۷
کیوں نہ ہو تیرا ہی شیوہ یار کہ تو	اے محبت میں بلا ہو کہ تو	ہم تو تیرے ہی عاشق ہوا تا ہو	جا کر ہم رو تو ہیں ہیں ہو یا کہ تو
ہاتھ کیونکر عشق سے اٹھا یا تو نے	کف افسوس ہے ہاتھ میں ملکر تو	رہی نہ فضل ہر ہوں لوگ ہی ہے	اب بھلا مٹھیں ہیں ہم شغل گنگا کر تو
ہتو کہتے ہی کہ اب ملا سا نے عشق	کہ اندوہ سے اب ہے شمار کہ تو	ذکر کا تا در کا	طعن و تشنیع کو جا ہم ہیں سنا یا کر تو
وحشت عشق بری ہوتی ہے	ہم ہا دشت کو اب چلے کہ گھر بار کہ تو	آتش عشق تو سینہ میں جبت بھڑکا	اب بھلا کہیئے ہیں ہم ہیں آہ شرر بار کہ تو
	عکس [redacted]	دیکھیں ہو ہیں کہ ہو ہیں ہو	۹
آتا تھا ہلا مجھ پر ہے ہوں میں یار کہ تو	میں ہر اک لفظ پہ کہتا ہوں تو کیا کہ تو	بیچوں کی ہو ہی علاج	دیکھیں ہم اکی جیں چھوٹ کا کہ کر تو
ہو چکے ہے ہو عشق علی کہا جا دو	میں ہو اب ہم محبت میں ترقی کہ تو	رات اندھیرے سے یہ ہو ہیں ہر مرتبہ	کہہ کہ تاریکی بہت میں ہو شب تار کہ تو
جبکہ کہیں حسین ہو تو یہ کہتا کہ تو	منہ طلا دیکھیں ہلا ہم ہیں ہو	امر ہو گھر کو تو آتا ہی ہے	سر کو سونگ ہے دیدہ ہو خونبار کہ تو
تا تو اتی ہے ہیں ہیں ہا کہ تو	دیکھیں ہی نگہت گل ہم ہیں سکبار کہ تو	و تبا نے مر سر ہم ہا طلب ہا	دیکھیں ہلا ہم اس بحر سی ہو پار کہ تو
۵۲۹	دوستی کر کے جو دشمن ہو ہوا جرات کا	ہو فادہ ہے ہر ہی شوخ ستمگار کہ تو	۹

...کردہ آوں ست ہر اوہ مجھ سے آئی ہو	نہو کہ صلح پر گرد میان سے عرضدائی ہو	جو ہجر عشق دلیں میں مرنے ہیں ہیں مسلمان ہو
...گریہ وزار یکا تب احوال سمجھے تو	جو تو زبی کسی ہی انکلہ ہی ناصح لگا ہو	عجب کیا تعلق ب ہر کی ہا ہو جو اپ عمیز
...ی کہ آہ گردون نکی تا تیر اوس دلمیز	مگر وہ کب فسانہ پر کہ جو تیر ہوائی ہو	بہت کوشش کی ہر کہ نے پر اوس تک جو ہم
...گر رقو دیکھ کہ مجھکو لوگ کہتی ہیں	کسی خوش آ ہی یہ وضع جیسیں جگ منا ق	دلا ہا چاہو نہیں آہ مجھ سے قسم کرلو
۵۳۰	غول پرہ جرات اوسیکہ کہ شنکی ہو حیرا	بزنگ آئینہ ہر شو میں جسکی مضائی ہو
...جانکہ ہو نکرت جہانیں ہی آنی ہو	وہی اوسکی گلمیں ہے جا جسکی ہو آئی ہو	کہیں جس سے دلکی بات پر ہر کہا نہ ہے
...دو اغم اندوہ محنت اوس پہ آمد ہی	بہلا اعشق اب اکر لیں کس کی سمجھائی ہو	کہا ہو مجھکو قفس میں آہ سیر نخت ہے
...شعلہ نہ اور ایا کس ہے ہاں شاید	ہمارے برق وشن تر اوسکو ہی یہ ہو کہا نی ہو	اسہ آتی ہی اوتہ ہو بانہ کر گر اتوں کر
...ا کہ ایسا ہی ایکے کیوں ہانو آنکھو	بہلا یہ ہی تو گہر ہی سر ہو گر نیدا آئی ہو	خوش تقصیر کیا تیر ہر ہے ایسا ہی نمانہ ہر
۵۳۱	تمہارا یا ہی مدح ہی جرات کو آنکھو	بحق فخر العیمن علی اب روشنائی ہو
...اوسکی دکھائی مجھ کیوں لائی جمن کو	ایک آتش نوا در لگی داغ کہن کو	کیا تیر ہی شہید ذنکو کہوں ارب گلرز
...ر جاتی ہیں سونگ ہا ہے	خاموش جو با ہوں ہیں اوسے خیخہ ہیں کو	دیکھی ہر خرابی جو مر گلشن دلکی
...گیا کون کہ تہا ہی ہیں مجھو لگ	دل کہنے ہیں مطلق نہیں نقش ہر نکو	چرا نہ مضامین کو قائل نہیں جرات
۵۳۲	غزل	۱۳
...وف گر نہیں تمہیں کہ ناحق خراب کو	کیوں گہ بلا تر مجھی خانہ خراب کو	اتنو خلق ہی اوکی ہر تا نہیں ہو دم
...وہ ہوا نکلہ روہا نہیں سکتا ہی جیسے تو	آیا نظر سرو سے زمین آفتاب کو	یارب یہ کیونکر گیا ہی سافر ہی بہر
...لم ہی یہ کہ ستم جیسا ہے کار	اٹھہ جانا چاہا پڑہ ہی تی ہے	تو جا انتو منہ ہو اٹھا دو نقاب کو
...نہ بنہ جاز ہی ملک عدم کی	مرت ہی انتو آنکھ میں پیمر نہیں کیا	کیا جانیدا گی یہ خوا ب کو
...لوں کی ہو ہیں بجبر تلون ہو	دیکھیں جو سیر لحہ ہستی کو ہم سو کیا	فرصت کہاں ہی دیر کو جیسم حباب کو
...ہوا جو میں یہ منفعل ہی	ہے رشک گل ہی اوپر سے نیں ہو وہ ہو	پانی دیتے کر دیا بنا گلاب کو
۵۳۳	...ہیں ہجر یا رمیں ہو کر تو	۹
...یہ ہی ہے ہمارے	یہ جلد ہی ہیں کر سفر جو دکو ہو	پر چھتا ہو یا رکیا کیا ہنکے میرا
...ں کو ہے ہمارا	تو جا اوپ کو جیسیں اب جا کر لا رد	دیکھیو شوخی کہ مجھکو دیکھ کر جتا
...ہو ہے کہ ہمارا	یہ جلد یہ نظر ہے اوسکو تر دیکھیو	مجھکو تو کہتی ہو دیوانہ ہو یہ ہی ناحق
...ہیں لنو کا ایدل تجھکو ہے	نخست ہیدہ ہی نست ہیں تو ہو دیکھیو	اک نکہ دیکھا جو ہیں تو کہیو کہ تشنہ

۵۳۴	دوستو کو جہین اوسکا جانیکو جراءت ہی	خونسے آلودہ پریشان حال جسکو دیکھیو	۱۱
کبھی یہ بات کہنا دوستدار جسمین ظاہر ہو	کبھی بن بینہا دشمن سیانہ سخت کافر ہو	ترے بیمار جنکی کیا حالت ہی کہ ہمسائے	دعا مانگین ہین شب کیسن کام آخر ہو
کہو اے حضرت دل جنس حسرت بیچنی کیا کیا	سواد ملک ہستی مین کوئی دم کر مسافر ہو	مجھو محفل مین مضطر دیکھیو پوچھیو ہر اک سے	یہ یوسف ہی کہ جسپر سب ہی ماہر ہو
نہ ہاوے ہم سے مجکو کہ ہمین تابع فرمان	یہی سمجھو یا خاطر اوسکو تم جو یار شاطر ہو	یہی ہین کہ چل بسے کسی دن یہی یا نہین	نہ جسمین کوئی انسان ہو وہ ہستی نہ طاہر ہو
نہ یا یا کھوج یوسف کا لگا یا بان محبت مین	کسی عدہ مین جوان غائب کو کبھی تنہا نہ پاوے	سبھی روکی جب تک غسل کر نکالہ نہین	ٹرپا دے گو گہری کنوین پین جو ظاہر ہو
نہو حیران اسکے سہ گذشت کو کہن پیارے	کہ تم ہی جسکو فرماؤ تو ترے ہی کو حاضر ہو	مجھی کہتی ہو جو دیکھو تو اور کیا قیامت ہی	فسوس پانی باہر تے ہین تم خود اسمین حاضر ہو
۵۳۵	سنے ہی درد کر اشعار وہ دل ہی میان جراحت	سمجھہ جاوے اب اس مضمون کو تم ہی تو شاعر ہو	۸
کیا قصد کرین اوسکے گہر ہی کہنین جسکو	مدت ہی ترستے ہین ہم آپ ہین انکو	تو شوق ہی تقاضا کر تیغ زنی ہمپر	مدت ہی تہی ہم ہو کر تلوارین ہی کہانیکو
ہمدم مین خدا جانے بیٹہا ہون کہان تا صبح	بیہودہ نکر بک بک تو دیہان مین لاتا نیکو	کیا رہ گیا ہجران مین کل ایک مصور جن	تیری ہی سی ہے آیا تصویر دکہانیکو
دہشت ہی مرے مو کر تنگ یہ کہتا ہی	نسہمہی کہا یا تما کیون ایسے ڈرانیکو	بس آتی ہی کیا میرے نیند اگی اگلتو ہین	ہین جب ہمی تہا اس تیر رہا نیکو
بس یکتہی ہوا اوسکے انہی تین دہ ہوی	اوس پاس گئی میرے حریا دد لانیکو	جاتا ہی تجھے حیات تا نہم سخن گویان	اس در غزل کہہ اتو اوسکو سنانیکو
۵۳۶	غزل		۸
کہیون بیچی کی سا آئی بستہ یہ لیٹا نیکو	پہلو ہی تہی بس تما کچہہ یاد دلانیکو	کسکا ہی کوئی عاشق چہرہ ہی یہ تیرے	کہتے ہو ہم صاحب مبدی کی سنانیکو
جانا ہی کہان اسکو جانیکو جو کہتا ہی	اک چیر نکالا ہی یہ تیر کہانیکو	یا ہو تک یاد دل کو دہان یار کو پہر کا	نا رہی قیامت مین کچہہ آگ لگانیکو
جون نقش قدم ٹہیرے چو یا کر کوچہ مین	تو اوسکو ہوا و انکی اندہی ہو مٹانیکو	بہلی تو لڑائی مین کریا رسی بچی تہی	کرتا ہون خفا اسکو سو لطف اٹہانیکو
جب ڈہونڈہ جاتا ہی تب فکر پڑی ہی	اب کیکے تئین بہیجو نہین اوسکا ٹہکانیکو	دل کسکا پہر مجہسے جو آہ مین ہی جراءت	اپنہ سر پہر تا پا ہین سارے ترانیکو
۵۳۷	غزل		۱۱
دلبین آتا نہین اوسکو سری گہر آتا نیکو	تا سہر گو نہین رہی بات قسم کہانیکو	ہی وہ کام تم بہی یار کہ نہین دراست	تیر دہی دسا نہین دیکہیا سری تیو ہیکو
رات کہتا تہا مجہی دیکہہ کہ تجہہ لوگ ہنسین	شمع تک تا فدیجو کوئی سر دو نیکو	مجہہ پہ یو اسکو تم گہر ہو نکالو پیارے	چہوڑ کر جاؤن کہان اسپہ پہانسی کو
جی مین آتا ہی مرے خاک مین ملجاؤنکو	جی مین کر تا ہون جو جب تک ہی جیکو	باتین کرتا ہون جب تک ہی جیکو	لب ہی جب اپنے لگاتا ہی وہ بچا نیکو
غایبہ شوق ہی آتا ہی پہ جانیکو	جاکی بات ایسی کہی دان کہ نجانا کہیو	اوسکی محفل مین گئی جو ہر بلوانیکو	
آتا نہین یاد صورت جیکی کہلانیکو	گر بظاہر ستم زمانی تو بہلا کیا پارے	منع کرتا ہی کوئی خوابہ مین بہی آنیکو	
۵۳۸	رات یو لاوے کہ زمانہ جانے کو سکو	اگ لگے جاوے جراءت ترے ہی چلانیکو	۱۱
اب تان رہے کا وہی بہیدہ جانی ہی	ہاے وہ دن کہ جو اپنی تنہائی	خط پہ خط یاد تم کرتے ہو پر نا ہو	یا اب آتا نہین پیغام زبانی ہی
کیا کرین ہم تو ترے یاد مین	اور دل ہی اب نہین رہی	محو حیرت ہین یہ جو طاہر تصویر کہ	یاد آتا ہی نہ پانی ہی

شکو کو چین ہین ہم تم جانکو تہی	یا تو صبر تہی تو سکل دکہانی ہمکو	یا فغان شکو بہی کچہ شہ نکلتی نہین بات	چہوڑ ہی پر وہی ہین بی آواز شاد ہمکو
ہجر خصت تجہو انکہونسی اور ہر اہو قاصد	دیہو فرصت فیر اشک فشانی ہمکو	گرچہ ہو عربدہ جو یار پہ بیتابی سے	جب اوسی دیکہنا تب انکہہ لڑانی ہمکو
رخ زرد ان تبان آہ نظر آتی ہی	صبح پیری تبر شام جوانی ہمکو	ظاہر امرکی ہی آہو پنجہ ہی اسکی کہ اب آہ	مار ہی ڈالی ہی دلا درد نہانی ہمکو
۵۳۹	کاش حیات نکہین کہتی ہم اپنا قصہ		۹
ہی جاگہ اک اوس بت بیداد پہ جادو	وہ سحر کہ ہر اک گہر پہ زیاد پہ جادو	اوس جنبش ابرو سی چلی سیف پہ سیفی	مژگان کہ کرین نشتر فولاد پہ جادو
مژدہ ہو لگی آہو ہی چشم اوسکا کوئی رام	تو صید پٹہ کر کہ ہی صیاد پہ جادو	مشک آنکہ ملتی ہی سو اچہپ دل نالان	کافر وہ نگہ کرتی فریاد پہ جادو
تہی جو ترے چشم کی کہینچی تو عجب کیا	چل جاتا ہی ناچتی ہی نہ داد پہ جادو	سر ہوئی کیا صف مین سی وجان تیغی	شیرین ذی کیا ہے فرہاد پہ جادو
رہ سی قدر کرتی نوحہ پہ چلا اے	قمری کا چلی ہی کہین شمشاد پہ جادو	دل دیکہی ہی جب قتل کو آتا ہی وہ لیکر	بہونکی نکوئی تیغہ جلاد پہ جادو
۵۴۰	ہون سی ہیان اور پہرون شورہ جرات	جو سامر پسے بی کری استاد پہ جادو	۷
کرتی رہی جو انکہہ پہ زیاد پہ جادو	وہ بی نہ چلا اوس ستم ایجاد پہ جادو	نہ داد سنے کیا آہ فلک سیر کرے میرے	کیا اوس سے چلی جسکا چلی باد پہ جادو
تب اوس بت خوش قد کو بہا اوڑہی خوشی سے	جب دیدہ نرگس کرے شمشاد پہ جادو	جو سوز محبت ہی دل اوس تن کا کریم	کرنا پر اوسی سنگ ہی فولاد پہ جادو
اب اوس مین وہ کہتی نہین استوخ فسوناں	کیا تو نے کیا خانہ آباد پہ جادو	تجہسا کوئی صاحب تجہکو بتاوے	مجہ تو نے کیا ہی دل ناشاد پہ جادو
	کر کیا کرا پنا ہم جرات تو کہیے	ہمہ بی کیا ایک پیر زیاد پہ جادو	۱۳
جو دل ہر سین سر گرم آہ و فغان ہو	تو دم مین تل اوپر زمین آسمان ہو	کرم اسکا ہوے تو تو خوش سب جہان ہو	خدا مہربان ہو تو کل مہربان ہو
گرون در بہان جو تک رہی ہو	ہو سوز محبت کا صدمہ عیان ہو	جہان تجہہ بن آباد ایسا لگے ہے	کہ جون کوئی مدت کا اجڑا مکان ہو
مرا دوس سے صحبت ہوا ہے مدبا	جو مجہسا کوئی باوفا بے زبان ہو	بحال پریشان ہین تو تیرہی عاشق	کہ جون کوئی لوٹا ہوا کاروان ہو
ہو رشک پیری جوانی ترے بر	مہا اپنی ایسی ہی جیسے خزان ہو	کرو بان مرکچہہ نہ تدبیر یارو	وہین لیچلو تم مجہے وہ جہان ہو
عجب کیا مجہی دیکہہ تجہبن چین میرے	اگر چشم تر کس ہی خون روان ہو	نہین چاہتے ہم بے غیرت ہماری	کہ سنگہہ عذاب تجہسی اہی زبستان ہو
ہو آئینہ کو دکہا دین تماشا	اگر حکم تیرا نہ رو در میان ہو	نہین دہیان سے بات سنتی کسیکے	میان جرات اب ہیچ کہو تم کہان ہو
۵۴۲	غزل		۸
مجہہ مریض عشق کو کرنی روا کیا مانع ہو	درد دے تو یہ ہو جاوے کہ جب تم پاس ہو	وصل مین کیا حظ اوہی جب میٹھی میٹھی دور	کہٹہی ہو دہر کہ کان ہو اور سو طرح کا وسواس ہو
شب ستان ہر کا دیا غصہ سہ تا یا جسے	خاک بہاوے اوس دل پہ کو ر نرگ کی آس ہو	نشۂ میدار کہ تر ہا ہی تو پیغام وصل	ذکر سن بانیکا جو یاسی کہ افزون ہیا ہو
کو اوشمن ہو کہ اکیون ہو اوسکو پاس ہو	گر ہمارے حق کی کچہہ ہو دلمین پاس ہو	حال در ہم دیکہہ سیر الود ہو بین ہوں ہوں	در پہ انسان نہ یار ب اسقدر خلاص ہو
ترک کا فور ای جراح مت ہیسے نگا	چل چکر کہ زخم پر گر سودہ لگا ہو	اب توقع وصل کی جرات نہین تو ہو	تب امید دل بہاوے جبکہ بالکل یاس ہو
۵۴۳	غزل		۱۳

کام اس سے کسی بیان کو خبر ہو کہ نہ ہو	گر یہ جوبن ابر ہے خلقت میں آخر ہو کہ نہ ہو	جاؤں پاس اس بت ہرجائی کو سمجھائے کون	یہ سمجھتا ہوں خدا جانے مگر ہو کہ نہ ہو
تم میں منصف ہو کہ دل ایک جو بھر جاؤ تو	پھر ملاک اس میں کوئی خستہ جگر ہو کہ نہ ہو	جا بجا ذکر ترا سنکا کہاں مرا	میں تو در پردہ سمجھتا ہوں مجھکو خط ہو کہ نہ
روز وصل ہی جو لفظ تھے نہیں تم میں فرق	ہم اور تم ہو سے ہیں تم جاؤ سر ہو کہ نہ ہو	رات بتلا کہ مارے دل بیتاب کہیں	گھر ہے اور ٹھہرو ری ہے گو وقت سحر ہو کہ نہ
وصل میں کچھ تو کہا مانا خدا جانے کہ جان	پھر نصیبوں میں شب یار دگر ہو کہ نہ ہو	شکنتگی اور اسکی طرف باندھتے ہیں یہ ہم	دیکھنا سنبلا اسکو مد نظر ہو کہ نہ ہو
قصد بسمل نظر آتا ہے وہ نکلا ہے جدھر	پاس قاتل کے لگی تیغ دو سر ہو کہ نہ ہو	گلشن کو مرے ہاتھ سے اور جا جا ہے	فصد پرواز تو ہے طاقت پر ہو کہ نہ ہو
غرق زیور ہو کر وہ جو شب ماہ کے	پھر اسی دیکھنے کو شہر میں تم ہو کہ نہ ہو	در دول کر تو میں ہم اور ہی جرات منظور	شکے خیمے میں بت بیداد کر تم ہو کہ نہ

۵۴۴ غزل ۱۰

آمد اس شوخ ستمگر کی اور ہو کہ نہ ہو	گذری ہم جی ہی جو اب اسکا گذر ہو کہ نہ ہو	سخت حیران کیا اس دل بیتاب نے آہ	یہ کہتا ہے چل اس پاس وہ گھر ہو کہ نہ ہو
چشم خونبار کو رونیکا نہیں جاتا دیکھا	خون دل ہو کہ نہ خون جگر ہو کہ نہ ہو	اشک خونیں سے نہ خالی ہے یہ چھتیس نہیں	اپنا دامان پر از لعل و گہر ہو کہ نہ ہو
شوق سے تیغ ستمگر کی کیجیے سب کا فیصلہ	زخم اوروں کا بھی سینے پہ سپر ہو کہ نہ ہو	ہو بچے در رات جسے صدمہ بیداد تری	دیکھیں اس شخص کی در آئندہ بسر ہو کہ نہ
ہر دم اوسکی جو ملاقات میں موقوف تو آہ	حال ہر لحظہ مرا نوع دگر ہو کہ نہ ہو	آج گردون نے شب ہجر کے یوں کھوئی صبح	دیکھیں فردائے قیامت کو سحر ہو کہ نہ ہو
جبکی نظر نے سے ہو غائب یہ ترے جاندہ سے	جو سے جانا پھر اوسی مد نظر ہو کہ نہ ہو	جرات اب بیچ کی جو حلقہ در بانسے اٹھے	پر خدا جانے کہ اس در پہ گذر ہو کہ نہ ہو

۵۴۵ غزل ۱۱

وہی سمجھے گا تعلق سے سر گھر انیکو	جسکا دل لیکے کوئی منع کرے آنیکو	یاد آتی ہیں جسے ہجر میں ایام وصال	نہ برا نرگس مست سمجھتا ہے وہ مر جانیکو
ہے لگا لینے کو وہ فتنہ دوران تو بلا	پر طبیعت ہے غضب ہے مرے لگجانیکو	سنیو تو اے بت بیداد گر اللہ رے آہ	کیا کیا تم نے مجھے پیدا مرے ترسانیکو
کچھ نہ سمجھی تو بہت غور کیا کر دیا مجھکو	اذن دون جو کوئی آپ سے مر جانیکو	سُنے ہے کیا بات کیا منع کرے ہے کوئی آج	کوئی شخص تو سنے نہ پیغام مرے ملوانیکو
بیٹھکر دامن صحرا میں نہ فتنے قدم پر اوٹھے	اوسکی کوچے میں چھوٹ جانیکو	دل جو تھا سو سو اچٹتا ہے تو بیٹھی بیٹھی	جی میں گذرے ہے کہ اوٹھ دوڑیے ویرانیکو
آہ کیا اوس حسرتی سے جلا دیکھی راہ	شمع کی گرد میں پروانہ ہوئی پر دانیکو	نیم خوابی میں بلا ہجر میں اوسکی ہمدم	بیٹھی کس مشکل دل اپنا کوئی بہلانیکو

۵۴۶ ۷

جرات آرام ہو کیا تجھکو کہ پیدا ہو آہ	غم کی کھانیکو تو میں اور مرے غم کھانیکو		

۵۴۷ ۹

جسکے یہ کافر ادا یہ طرہ طرار ہو	کیوں نہ کافر اوسکی صورت دیکھکر دیندار ہو	جوش پر گر بعد مردن دیدۂ خونبار ہو	تختۂ تابوت اپنا تختۂ گلزار ہو
دیکھیں کیا کیا کہکر خیال اوسکی بیدادی میں	جیسے اوسنے منہ لگایا ہے چلا جا ہے	اگر گریباں جاک کر خونی ترا صحرا کیا ہے	ٹکڑے ٹکڑے ہو جگہ ہو دامن کہسار ہو
کرتے کرتے یاد اوسکی تجھکی رات	یک بیک منہ سے نکل بیٹھا خود بخود دیندار ہو	کیا کہیں اے ہمنشیں اس عشق کی تاثیر کو	آہ و فریاد اوسکی تجھکی یہ جیکا پیار ہو

۵۴۸ ۹

۱۱ کو وقت صبح یہ کہنے لگا وہ مہ گاں	بیچ تو یہ ہم مناجات ہے عیار ہو		

کیا سمجھ کیا ہے یار دل کو	تجھہ بن جو نہیں قرار دل کو	آتا نہیں اعتبار دل کو
شیشہ سی یہی یار ہے یہ نازک	مشکل ہے بھی استوار دل کو	بس ہو تو ہے شک دو چار دل کو

ز زخم تو اسکے بہرنے یاد مین	جب صبر سواس فگار دل کو	گردش تو تری تو تجھکو کھویا	اہی گردش روز گار ترا کو
ب محفل مین اسکے کون شمع	رو تا دیکھون ہون زار زار دل کو	جاد اسکی گلی مین جی گنوایا	کیا کہیے خرابے خوار دل کو
۵۴۸	پر جوا ہی بغیر آہ جرات	ایک لحظہ نہین قرار دل کو	۱۲
ن یاد زلف یار ہی مجھہ بیقرار کو	جون انتظار شام کا ہو روزہ دار کو	لاہی جب تلک کوئی یان اوس نگار کو	بر صبر جان جہوٹ گیا جسم زار کو
ے مین دیدہ جو دل پر خونکا داغ ہی	گھر مین ہی دیکھہ لیتے ہین وہ لالہ زار کو	اپنا قدم جو رکہی ہی تو اس خاک پر کہے	سجدہ کرین سب آنکے میرے مزار کو
ار گی تیغ نیت مین ہی مجکا ہی صاف	اب ہی بہو را دی تو مری مشت غبار کو	کسکو دماغ کا ہی دلخوش کرے جو ہم	ہم کیا کرینگے دیکھہ کے باغ و بہار کو
شر ہی نہین آیا یہ آنکھین نہ میچین	ظالم کہین جگہہ ہی ہی اس انتظار کو	ایکن جو ایک شخص نہ میرے طرف آہ	بیٹھا خوشی مین دیکھہ کیا جا کے یار کو
ہارا نام کسی سی نہی ہی جب	کرتا ہی تو ہین مترہ اشکبار کو	فرمائیے اگر تو تنک ای مہربان مری	لی آؤن آپ پاس مین اس بیقرار کو
گا کہ نام نہ لو میرے روبرو	کچھہ عار ننگ ہی نہین اوس بیوفا کو	یہ بہم کریگا بزم کو تیری سنا نہین	یہ ایک ہی خرابا کریگی ہی ہزار کو
۵۴۹	غزل		۹
ہی باران کا سمان ہر آہ یہ ہوا نہو	عیش کب ہوگا خاطر خواہ یہ ہوا نہو	شادی و غم سا تہہ ہین مت چلبلا یہ ہوا نہو	یہ نہو گا کبھی واللہ یہ ہوا نہو
جب تری کوچی ہی ہین بچہ چلا دنکہا	تو کدہر جا تا ہی شاید راہ یہ ہوا نہو	باغ مین ہی سرو پر کوئی قد موزون نہیں	اپنا دل کیونکر لگے ہرگاہ یہ ہوا نہو
ان دیکہکر سکو ہی پر وا گر تو یا سر	خواہ وہ ہو یہ نہو اور خواہ یہ ہوا نہو	رونق افزای حین ہی غنچہ نیم سبز	باغبان یہ کیا ستم ہی واہ یہ ہوا نہو
آئینہ اور عکس تیرا وہ تو کہتی ہین صفا	پیقابل تجہسے تو ای ماہ یہ ہوا نہو	خواہ تو دشنام دے اور خواہ بوسہ دیجیے	یہ نہین کہتی ہین ہم واللہ یہ ہوا نہو
۵۵۰	یار کی محفل مین جرات تو نہین ہر غیر سے	دیکہون کن انکہون سے ہین واللہ یہ ہوا نہو	۱۰
صہ یہ ہو سکے اس دل کی جو تدبیر کر دیکہو		خدا کے واسطے سینہ شتابی چیر کر دیکہو	
اگر حیران نہون سب دیکہہ کر یار و تو بس جانو		مقابل مہ رخون کے اوسکی تم تصویر کر دیکہو	
صہ کہلا دین تمہین پہر منہ اکر جیتے رہے پیارے		ہمارے پاس آنے مین ذرہ تاخیر کر دیکہو	
جو ز خم ناوک مژگان سے یہ سب جی چہاتے ہین		مقابل تو ہمارے بہے بہلا یہ تیر کر دیکہو	
نہین ہم مانع قصہ یار گر یہ اے دل دیدہ		دے ہوگی نہ اسکے دل مین کچھہ تاثیر کر دیکہو	
جواب اسکے سخن کا کوئے کہہ سکتا نہین یارو		نہ مانو تو اب اوس قاتل سے تم تقریر کر دیکہو	
ہین ہین یہ کہ تم لڑتے ہو ناحق اور ملتے ہین		بہلا غصہ رقیبون پر تو بے تقصیر کر دیکہو	
کسی کا تو اثر اے حضرت دل ہو دیگا اوسکو		فغان و شور و آہ و نالۂ شبگیر کر دیکہو	
جنون عشق سے جرات کا یہ احوال ہو نچا ہی		بہلا اب تم بہی یارو اسکی کچھہ تدبیر کر دیکہو	
کوئی کہتا ہی مرتا ہی اب اسکے عشق مین تبہر ہے		کوئی کہتا ہی دیوانہ ہی یہ زنجیر کر دیکہو	

غزل

۵۵۱

گر کیون نیز کیون تم اپنی شیدا ڈھونڈتی ہو
تو چین بھلا گر کہی تم تو سودائی ہی ہو
وصل مین فلان مجھ پایا تو جینا بھلا کر کیا
کلمہ ترقی ہی کہین پیغام جاناہی کہین
تسیہ فرماتی ہین مجھکو تم سر جاتی ہی ہو
عاشق شیدا کی تیرے گر ہین شہر مین غزال
تب کسی نے اڈہ دیکھا تب کسی نے یہ جو بات وہ
خرصت اکدم جیسے اسی نیند خوابی ہی ہو
جام مہر و ماہ خالی دور سے دکھلائی ہی ہو
کھینچ آہین و قہر ہین عشاق اوسکی چار سو
اسطرح طوفان باران جیسے چھا بائی ہی ہو
وصل کی شب جب لگا زدی نہ مطلق ہاتھ
وہ سیہ رو پوش تم سی تماشائی ہی ہو
کیا تماشا ہی کہ سب سی بے تکلف تم ہو
اوہ گیا وہ راحت جان جاتی ہی ہم

۵۵۲

چھوڑ بیٹھی ہی کسکو خوگر کینہ تنہائی ہی ہم
کتنی وہ دن ستاتی تھی خوشکی دستانونکو
ہم اپنے مہربانونکو تم اپنے رازدانونکو
چین سے کل نہ بیٹھی کہ وہ میرے تعاقب نکو
کرین فریاد کا نام کہ مجنون کا بیٹے بدنام
ملا یا خاک مین پیر فلک دشمن جوانونکو
وہ ہم گرد شکی مارذکی بین تانی جنکی سورسنگ
خداوندا مرے امراد اوسکی جن اشخاص نے ناحق
مسادے گرمی محبت نگاہ آنکی جانونکو
بہار باغ ہی ہمسی کہ اپنے خشم سرشار کب
علامات ابروان شوخ قاتل کو نہ کیون سمجھے
کہان تسنے یہ نظارہ جو دیکھا ہی کہانونکو
نہ یارا جنبش بلکا ہی مسی لب بہانونکو

۵۵۳

غزل اور اسپر مین یہ عاشقانہ ایسی کہ جسکے
کہ جس سے قدر ہو معلوم اپنے نکتہ دانونکو

۱۴

لیا کرتے تھے مسین وقت ہی جنگی زبانونکو
سنائی اب نہین دیتی صدا بہی وہ کانونکو
گہی ہم جب گریبان بہاڑ کر چوان گل کو تھے سیتے
ہوا کس کس دن تشویش پیدا غبانونکو
جہاں پاس مہی پہر چوانکہ اسکی نہین ملتی
تو کیا کیا صعوبتین ہی دور کرم بدگمانونکو
تصور نے کرتا ہی ابدان غزان وحسن کا
بحسرت تک رہی ہین جو قفس مین آشیانونکو
گریبان چاک دل شب گشتہ رہتا ہی زبانونکو
نہ کافر لگا ذریعہ یا تہہ اپنے رازدانونکو
مقام گریہ ہی حوال اوسپر کیکس سا فرکا
سنا ذرتم جو کہنہ عاشق کی داستانونکو
اوسی ان پر طرف اوسنے کیا اوقصہ خونچکانونکو
دکھاتی ہی کہ حرات جب سر بازار نکلا ہی

غزل

۵۵۴

ہمارے آنے پر تم ناک بھون ہزار چڑہاؤ
یہ بات ہی محبت کا بار بار چڑہاؤ
سوا تمہارے تو فردا گلا ہی ہونگا ہار
نہین تو قبر پہ میری گلا ہار چڑہاؤ
یہ ست عشق جو ہو تم سو لیکو چھیڑی ہی
تو تم بھی نظر قوی مین بیٹھا ر چڑہاؤ

۵۵۵

سدا تم رہو گے سر گرین یہان جہان سے
شہ اعشق کا یہ کہتو سر خار چڑہاؤ

۹

سنا ہی ست عدم کیون نہ گین ہاہا
آنہین سکتی ہین ہم اور تم نظر آتی ہو
حضرت ال سیح کہو سینہ تم پہ کیونکر ہی

...یجا کو ڈھونڈھے ہے یون کہتا ہی وہ	تم بھلا آئی تو آئی اسکو کیون لاج ہو	مرنے والی پہ ہے موقوف ہی کہ جون طاہر کرو
...شوخی کہ مجھکو جانکر مفلس و شوخ	جاؤن ہون ہنسکر کہی ہی آؤ جو کہلا ئی ہو	دیکھنے ہی تو تماشا شوخ قاتل یون کہے
...ی گر ہی جہانگلتا تنہا جو پھرون ہی	نیہ خانہ نہین تو تم نشہ یہ کیا ئی ہو	آرزو ہی یہ ہی ہو رہ کہی ہر چنون ہی اور اس
۵۵۶	ہم وہ انکھو ہلا گر جب تو جرأت کیون کہی	ناصحہ اپنا دل ہے ہو ے داور زبان پہ ہی ہر
...ہم جو ہی معنی لفظ جدائی کو	...ور کہتے طاق نسیان پر کتاب آشنائی کو	...ترے شوخ ستیان پہ ہین جیب سائی کو
...ی عندلیب گلشن رسم وفادار ے	جو ہم معلوم کرتے آہ رنگ بیوفائی کو	اگر صیاد انہین آزاد جو یا بند الفت ہے
...یکار عاشق کا تمہارے اب کوئی دم ہے	خدا کرے دل سنگ تو ہو جو رو کے لو لگی کو	اگر جیکی ہیبت تو ہے گرار محبت کی
...ی وہی اپنا فراق یار ہین یارو	جو کوئی پہنچ سکتا ہو یکے کو ہوت آئی کو	ہوا یہ آشکارا حضرت یوسف کے قصہ سے
...ر ہوا جو خنکی ہی پنجۂ مرگان	لگا یا خواب ہین انکھو نے کس دست خضر کو	پرے شکل سے مکر شکل کتا کو یا دائی جرأت
۵۵۷	غزل	۷
...تو ہے کہ کیا کام آہ ہی تمکو	او نہین سی چاہ کر و جسکی چاہ ہی تمکو	جو چاہ تمکو نہین ہی تو کہان کی تمکین ہے
...ن ہمسے زبانی نہ دوستی کا جتاؤ	یہ رسم اور سہی رکھو جسے راہ ہی تمکو	او نہین سی تو چھو کہ مکر دیکھے کہ کیتے ہی
...کو نہین کا جل اور نہین ہے بات کرو	کرم کی جنبش کہ کرتی نگاہ ہی تمکو	ڈراؤ انکھو نہین کا جل اور نہین ہی تم اب کہ جنکی
۵۵۸	نہ چھیڑ چھوڑ یہ حرات ہی اے صنم جنا	او نہین سی چاہ کر و جسکی چاہ ہی تمکو
...چھو ایدل نہ رحمت دیکھیو	دیکھیو اوسکی طرف مت دیکھیو	ہیکر اپنی کی حالت دیکھیو
...ہر اوس نے تو دل و دین نہان	کیجیو گر وقت فرصت دیکھیو	دیکھیو خوبی قسمت دیکھیو
...وان عشق سے تو کہ ہی جسم	اپنی اس طاقت کی طاقت دیکھیو	آئینہ لیکر نہ صورت دیکھیو
...ستان قائم ہی ایوان فلک	صانع قدرت کی صنعت دیکھیو	دیکھنا میرا بجسرت دیکھیو
...مر گیا وہ دیکھنہ تجھکو غیر پاس	مبتلا کے اپنے غیرت دیکھیو	ہو گیا کچھ اور اپنی حالت دیکھیو
...ڈا کا یو نہین تڑپا کے آہ	ایک دن یہ در د فرقت دیکھیو	کیجیو یہ تو نہ جرأت دیکھیو
۵۵۹	غزل	۱۰
...ب اگر خانۂ جانان سے گذر	قدسی گر چلے جون شب سحر کو	نگاہ خشمگین نیدی پہ کیا ہی
...رگ وان یہ سنایا	مرے پیغام نے پیغا مبر کو	شب تنہائی مین جتا ہون جن سے
...ر سے اوس ظالم نے ای دا ے	کہ چھوڑا جسکی حاضر اپنے گھر کو	یہی وجہ شد رد حیران کو ہی سچ
...ر مرغ دل اپنا جو ہر جا ے	تو رو ون کیون نہ تا م اپنے جگر کو	صدا بین نظر جسکا تما کمر ا

کسی کمبخت کو شاید کہ یار و	نظر اب لگ گئی اسنے نظر کو	جو سر کو پانون پر دھر لیے تو جہات
کہے ہے کس ادا سے وہ کہ سر کو		
۱۱	غزل	۵۶۰
نچھوڑونگا ہمہارے در کو اوسر کر دیتا اگر دنیا	نہ جنت جانیکی باتیں گھر کو اوسر کر دیتا اگر دنیا	رکھو سیر چاند تم غریبانہ ہی حواس میں کہ
بن اوسکے کوئی نہیں تم گر کو اوسر کر دیتا اگر دنیا		
جو دیکھا اوسکو کہیہ ہو جاتا گویا گل چھپر	تو تونگر شتہ نظر کو اوسر کی دنیا اگر دیتا	ہزار گونہ چرخ لاکھ کیلیے دہ تغلبین آوے
نہ چھوڑیں اوسکا شیوہ عشوہ گر کو اوسر کر دیتا اگر دنیا		
اور کچھ کیجیے اشارہ حیدر کو بھیجو من چہ سارے	ندیکھو دیگر ہم دھر کو اوسر کر دیتا اگر دیتا	کنیز دیتا اوسکو کہ ہر ہم ہو تا جنتک کہ ہم
نچھاور کیجیو ہم سر کو اوسر کر دیتا اگر دیتا		
نچوکونین کو ہو ہر ہم یہ نچو دی ہن اوسکی ہم	خبر ہو مجھے خیر کو اوسر کر دیتا اگر دیتا	جو دل کران کچھ فلک چہ لیکر ہو اوسکو
نہو دی ہین عشرت سحر کو اوسر کر دیتا اگر دیتا		
اوسکا گیا ہاوہ زانہ جو تھا اوسر کو نہ ہوا	نہیں ہے یہ پیارے کو اوسر کر دیتا اگر دیتا	ہزار سمجھائین لوگ جا کر پر یہ راتین کر
	کہی محبت مین اسکا گو میر ہے جہات آخر	ذرا بھی تم پاس سے نہ سر کو اوسر کے دیتا اگر دیتا
۱۱	ردیف الہا	۵۶۱
کچھ نہ سہی وعدہ کہ نکلتی نہین ہم بار بار منہ	ورنہ تمہارا نام ہی لینگے نہا منہ	اہی تنگ گل کہین تر عاشق جو مجکو
متہ ہو خفا ظہار مین باتین ہزار منہ		
کہتا ہو جو نہم مین دیکھا مر یظرف	دیکھونگا پھر کبھی نہ تمہارے نہا منہ	تو نو تو منہ دکھا یا تو سر اک ذرہ دیا
عاشق کا تیر ہی دیکھ دم انتظار منہ		
منہ بیٹ بیٹھ لینیکو جا ہی کہ لیگا دل	بیٹھا ہی کیا چھپا نو دہ غفلت شعار منہ	بیٹھو ہی دلکا وہ نہ ایہا ہوا کبھی
یارو اگرچہ آسنی کیا لاکھہ بار منہ		
ہی سبکو مرگ تی کا جو انکار تو ہلا	اپنا سنگھا دی مجھکو تو ہی یا دہ خوار منہ	بو طلب کرون تو وہ دکھلا ہی آئینہ
یعنی کہ اپنا دیکھہ تو ہی اب جیو تو ار منہ		
اوسنی گاہی کہ خم تو ہی اب مقام شکر	کہنی کو وصف یار ہو ہی بیشمار منہ	رو دا ہی انہی انہی ہی اوس شوخ کو نہان
غنچہ تو ہی نا دلکھا دی وہ آئینہ دار منہ		
۱۰		۵۶۲
جب اوسنہ کو وہ چلو تو ہی حیات ہم	دل کیا رہ گئی ہین کہون کو ہی اختیار منہ	
ندیکھو نبض کے مرآہ مت لگاؤ ہاتھہ	طبیعتوم مری جنبیدہ ہی او ہمارا ہاتھہ	لبون پہ ہاتھہ یہ کہنا کیسا کر کے یاد
سہی نہ جبھی یہ گری اجی ہٹاؤ ہاتھہ		
قتل ہمچو دل منطر کا ماری ڈالا ہی	جو بیاری جھوٹ سچ تھی ہو تم تو لاؤ ہاتھہ	مین اوسکا بار تک کیون کہ ہیٹ سکے
کہ جسنے یہ نکما ہو کبھی دیا ہو ہاتھہ		
جب اوسکو دیکھون تو کہتا ہون دیکھو	ہرا نرا ہو جو بیار تم انچو آر ہا تہہ	ترپ مرگ ہون او پاس آنکی بیٹھو
نہ دور سی تجھی ملوا سر کر دکھا ؤ ہاتھہ		
وہ تنگ گل نہین آنیکا ہاتھہ	عبث تم اپنا نہ کہا کہا کر کل جلاؤ ہاتھہ	شب وصال مین جنسی دیکھا مجکو وہ شوخ
کہی ہی دیکھو پس آگی تم پر ہاؤ ہاتھہ		
تمہارے ہاتھہ نہ آیا ہون نہ آؤنگا	سری بلا سی ہو تم کاٹ کہا ؤ ہاتھہ	کہان ہی مجھمین یہ جہات آخر کہ جاؤن
پر اس رکھا تی ہی مجھسی نہ تم چھڑا ؤ ہاتھہ		
۶	غزل	۵۶۳
تنگ چوشان کو نہ طوفانسی جو ہو وہ آنکھہ	جو نہ حیران رخ یار ہو ہو وہ آنکھہ	سیر مرغ دل زخم جگر کا ہو جو محو
تر کہ چشم بہت قاتل سی نہ لگ جیو نہ لا		
آہو خون ریز کی یہ اسر دتو ید و ہمشیر	کیون نہ سہر شہود لکو مری لو وہ آنکھہ	ذرہ ہی تمکو نہ کہین مفت مین لو وہ آنکھہ
جس سے دریا بہین ہنگ ہو تر کی جہان	سہر ہی مین ہوا لگتی ہی ہو وہ آنکھہ	ابہ وہ کا غذ نہ غزال لکھی کہ چھیر چشمہ
۶	غزل	۵۶۴

حسن نظارہ کو نین نو لوڑہ آنکھ	جو نہ گریان تہم عشق ہو پھوٹی وہ آنکھ	چشم تر کہتا ہون کہ تمک دام نظر ہو یارب	صورت آہو ہی پانہ نہ چھوٹے وہ آنکھ
جو نہ مشتاق گل رخ بتان ہر بار ب	اشک گل رنگ کو دیکھا کرے بوٹوڑہ آنکھ	چشم تر چاہیے تو دے مجھکو سہاب رسیا	رشک لالی ہی یہ اوکا لالی کھوئی وہ آنکھ
جسکو میر حزین حسن نہ ہو مد نظر	دست مژگان ہی سدا سینہ کو کوڑوہ آنکھ	روزن در کو کہی چشم نہ جہانگا جرات	تو نمط رخنہ دیوار کی پھوٹی وہ آنکھ
۵۶۵	غزل		۷
شب کو ہم خوش تہ اوس قمر کو دیکھہ	تکمہ دل ہوگیا سحر کو دیکھہ	گر جو پایا نہین ہی تمنے دل	مسکراتے ہو کیون اوسکو دیکھہ
حل گیا اپنا جو نوشتہ تہا	دور سے شکل نامہ بر کو دیکھہ	اوسکے جانے سے کیا کہین ہمدم	کیا گذرتی ہی دل مین گہر کو دیکھہ
دیکھون اب کیا ہو کچہ وہ جان جہان	میری حسرت بہری نظر کو دیکھہ	جیو را صیاد تو بس اپنی	اوڑ گئے ہوش بال و پر کو دیکھہ
۵۶۶	کیونکہ مہان ہووے ترا جرات	اوسکو دیکھہ اور اپنے گہر کو نہ دیکھہ	۱۳
دیکھتے دیکھتے اوس شوخ ستمگر کی راہ	کر گئی جان سفر دیدۂ بیدار کی راہ	جان بلب کر گئی ہی موت مری تیرے تئین	دیکھہ ہی تیغ اجل ہو تری تلوار کی راہ
پس و فریاد کی تہی ایک ہی ننس لیکن	وہ بیاباں نکل گیا راہ وہ کہسار کی راہ	حشر تک وعدہ فردا پہ آیا والسلام	دیکھہ تہمہی ہی قیامت بتہ عیار کی راہ
صبح پوش آج کیا قافلہ شبنم روان	کشور دل سے مرے دیدۂ خونبار کی راہ	ہمدم مرگ و قضا کیون نہ نکلین راہ مرے	آہ نکلتا ہون مین اس شوخ ستمگار کی راہ
کہتا بجین اوسکو یہ انگلون ہو دعا	کر دے اب بند الٰہی کوچۂ گلزار کی راہ	اتنا پیغام تو اب اوسکو سنا کوئے	آج مین دیکھون ہون جس یار خفا کار کی راہ
ہوا وہ دن بہول گئی تکو گہر والونکی	قیدہ مین دیکھتی ہی اپنی گرفتار کی راہ	سب کو بہولا تو ہو از راہ تفضل گہر مین	یاد نہ ہی کو کبہی کرتے نہین پیار کی راہ
۵۶۷	غزل		۱۳
کھل کر تا ہی تو رو دیکھو نہ دو چار کی راہ	کھیل کیون کرتے ہو جو اپنے گنوانکا کی راہ	بار بہ دوش ہو نہین آبلہ پا ہو ظالم	اور طے کرنی پڑی وادیٔ پر خار کی راہ
دیکھی نزع مین کیا کہی دل زار کی راہ	موت ہی ہوگئی خانہ بیار کی راہ	قعر تن خاک رہی سینکڑا سو سے	پانی اس گہر کا نکلنی لگا دیوار کی راہ
مسکراتا ہی عجب ناز سے شرما کے وہ شوخ	چاہ کو انکی ہو دیکھون جو اوسی بیار کی راہ	در پہ مضطر مجہے دیکھا تو کہا جہانگیر نے	یوچہ ہوں گو انکو تو گہر بار کی راہ
کیا کہون کیا نسی شمشیر نے گل کرتے ہین	رشک گلشن ہی تیری خوئی ستمگار کی راہ	بعد مدت کے جو ہم چھوٹے قفس سے تو بولا	کوئی رہتے نہین اور ہو ہمین گلزار کی راہ
پھر کیا چشم تصور ہمین دکہلائی ہی وہ	تکتکی بانہ وہ جب دیکھتی ہین یار کی راہ	کشش تار نگہ ہی وہ سماجاے ہی کسپر	دل مین تیلی کیطرح دیدۂ بیدار کی راہ
وائے حسرت کہ چلی لیکے جنازہ جو مرا	لوگ سب رو تے ہوے گور کو چہ دلدار کی راہ	شور رونے سنکے ہمارے اسنے تغافل سے کہا	نہ ذرا جہانکا کیا روزن دیوار کی راہ
۵۶۸	ہند مین راہ سخن نکلے یہ جرات ہی کہ بس	شعرای اصفہان نکلتے ہین شعار کی راہ	۵
گیا تو دل لیکے پہ دشمن ہی ناگہ	تو مبارک ہو کہ پہر ہتو پھنسی تو جاکے	یاد مین اوسکی ہمین ہو گیا جینے کا گلہ	جو ہمارے نہین احوال ہی مطلق آگہ
بکھرا رہی تیری ہی تیغ ہی ترا جان	قتل کرینگے مری تیغ کا مت تیغہ کہ	اوسکا اخلاص کی کچہہ مجہسے نہ ہو جیو مارو	انتہو آزردہ ہی وہ بطرح ہو اوس سے تغافل
۵۶۹	جو اتنا ہو اس بت کسی مشکل نہین لگتا ہے	گرچہ بیطاقتی کو دل پہ ترے ہین ہم ہو جاگہ	۱۱

کیون حیرانی دو چند اس ہو شما آئینہ	جب ہو تجھ سا بت طناز روبرو آئینہ	ہاتھ سے اوس شوخ کے گل کو آئینہ جیسا ہے	دیکھ کیا گل کھلا وہے یہ بہار آئینہ
گر نہیں مشتاق تیری چند سی صورت کا وہ	کیون کہلاتا ہے دیدہ پر انتظار آئینہ	طبع روشن چاہیے تو کر خاکساری اختیار	صاف اوڑا دی گرد اکدم میں غبار آئینہ
خاک ہے پر بین دل حیرت زدہ آرام پا ہے	عکس رو یار ہو جب ہمکنار آئینہ	منہ تو دیکھو اوسکا ثانی کر سکے پیدا لہو کے	دیکھ کر حیران ہے اپنی عقل کا تا آئینہ
دیکھنے دیکھا نہ پھر وہ صورت مجھ سی برہم ہو گیا	ہے مرا آئینہ دل سنگ سا آئینہ	جو سر آئینہ ہو جون موج دریا بیقرار	کر نگاہ یار لیجا جی قرار آئینہ
کھیر رکھی کو دم اوسکا جو ترکی حسن کو	سو ہے میرا قلعہ دل با حصار آئینہ	کی تکدر نے تری یہ شکل مجھ بیمار کی	رو نما ہے زندگانی ہی غبار آئینہ
۵۷۰	عکس رو یار دیکھا ہین اکثر جا بجا	کیون نہو سو جان سے حیران نثار آئینہ	۸
یاد کر رتی ہین اب ہر گذر مین بیٹھ بیٹھ	وہ گلی راتین جو کاٹین ایک گھر مین بیٹھ بیٹھ	بام پر ہے اب گذر رہتا ہے ٹک اسکا خیال	جھانکتا تھا روز ان دنون جو در مین بیٹھ بیٹھ
جب سے اک پردہ نشین کی عشق کا سودا ہوا	وہ نہ منہ سو تان ہو پھر دن کو گھر مین بیٹھ بیٹھ	جن نہین آتو ہو دان کچھ گر چہ باہم ادر دل	بات سہراتو ہین اکدو در پر مین بیٹھ بیٹھ
خط نہ آیا اوسکا اور جو صفحہ کاغذ سفید	کر دین آنکھین انتظار نامہ بر مین بیٹھ بیٹھ	کچھ تو ملک عشق مین ہیں جو فسانہ ہے ترا	مرد و زن سنتے ہین بہر دشگر مین بیٹھ بیٹھ
کی نشست اس دل نے بانک بزم جو بانیمین کی	ہو گیا آخر سبک سب کی نظر مین بیٹھ بیٹھ	آمد و رفت اپکی اپنے گھر جو ہے یار	ہو گئی ہے در کچھ در اور کی گھر مین بیٹھ بیٹھ
۵۷۱	غزل		۷
طرفہ کیا غیرت ہے کہ بات سے مین صد فرسنگ ہے	یہ نہ ہو بچا دے سکی تھوکر کہ ٹک سو سنگ ہے	وصل کی تم مردہ کو سن کر تو ہو جیسے اچنبھا	اک دم معلوم ہوتا ہے وہ صد فرسنگ ہے
نالہ دل کا سبب یون تک ہوتی ہین راتان	قافلہ کو بیچ سے ہون صدا آرنگ ہے	زخمی تیر نگہ گذرا ہے کسکا سینہ صاف	آہ رسا سے مین ہو نکو نسی ہے کچھ نیرنگ ہے
کر نہ محرم اور قناعت مین کہ دولت ہے گنج	جو اصفا دل ہے تو ہو صاحب یہ سرمایہ ہے	چلتے چلتے یک بیک جنھون ہا اگر آیون ہے	اوکس بدولہی سکی ہو پیاری جنگ ہے
۵۷۲	جیتے جی ہے بار تجھ بن زندگی مین دوستا	بستہ طغیان ہین غضب ہے یہ ترا گرنگ ہے	۹
کہی و تیا سی ہفت کا تو دیکھا تو اتنا کچھ	جہان دل ہے ہیچ اسکے اگر دیکھا تو اتنا کچھ	تر اوا ہے سنگدل کی کیا دل لیکر کیا بیدل	دیار دل ہے کیا تو عاشق کا جگر دیکھا تو اتنا کچھ
تماس خواب ہے جو تن کی ہستی ہے	خیال ہے جو عمر کی بہار ہے	رقیب سنگ کو گھر جلا کر ہنستا ہے	اور ہر کہ تو اتنا کچھ
ندیکھا فائدہ رفعت مین خرسنگ اوچا ہے	جو دیکھا نفع تو اتنا نہ فرد دیکھا تو اتنا کچھ	نہ دیکھا اسنگدل اسکا مرا دل ہو گیا پانی	ترے رو مین ہے یہ تجسم تو دیکھا تو اتنا کچھ
کیا ہے تو نے ہمکو نیم پسمل ہیو فا تجھسا	ندیکھا باوفا دلبر اگر دیکھا تو اتنا کچھ	نہین زنہار تجھکو خوف اپنے بیگنہ جفیم کا	تراخو ہے ستمگر غور کر دیکھا تو اتنا کچھ
۵۷۳	دلکش و فرحت بخش جگہا ہے دیکھا ہے جہان	قدر و دیکھا تو اتنا کچھ جو دیکھا تو اتنا کچھ	۱۰
اللہ اللہ رے اوس پردہ نشین کا پردہ	آسمان کا ہے جبین سے نہ زمین کا پردہ	جی مین آتا ہے کہ اب صاف ہین کر زنار	کعبہ و بت خانہ اس بت کافر کے پردہ
خط نے روشن کیا ہے اپنے رخ نازک کو	جلوہ کو ہے یہ ہوا چشم بین کا پردہ	لطف رکھتا ہے یہ ہم وحشی و مجنون کا پردہ	
ہے خط سبز عجب حسن نگین کا پردہ	آئینہ دل ہے ہر اک ہم سخن رنگ رنگ		
ایک ظاہر مین یہ رکھا ہے نہین کا پردہ			
			پردہ

غزل

۵۷۴

ب دکھایا جاتا ہی ہر بیقراری اور کچھ	دم بدم ہوتی ہی حالت جاری اور کچھ	ہین تو حیران ہون کہ ہو گرمی صحبت کہان
یہ خرابا باکہ اب تک جا تا ہون ہی ہوش	دل سے شب سرزد ہوا ہی یار ہی اور کچھ	اشک کا دریا جو انکھون سے پڑا بہتا ہی پر
یہ نہ کہہ ہر دم کرو صبر و شکیبا ئی اور کچھ	اسکی بالون کی تو ہین ہی بیقراری اور کچھ	گرچہ جم شمشیر ہین تاہی پر نسبت ہی کیا
نہ رنہ اشک جو شا ئین ہو سرخ سرخ	رنگ سب لا ئی گلی ہی یہ شکیبا ئی اور کچھ	مہ و مہ کو کیا ہی نسبت ان سین یک سک کہان
یہ بزم غیر مین تم مت پیو مرا نہ جان	کیفیت دکھلا ئیگی یہ بادہ خوا ری اور کچھ	خشت مین ہوتی ہی یون تبدیل ہیت الامان

غزل

۵۷۵

کی آ ئین اب جو دیر ہی کچھ	یہ تجھ قسمت کا ہیر پھیر ہی کچھ	جب نہ تب خون مرا ہی پیتا ہے
ج کیون نہ ہو تم خانوس	بہادر من کا یہ ہی گھیر ہی کچھ	دل جوان قاتلون سے ملتا ہے

۵۷۶

تمنا یہ جرأت ہی اور سکے کو چھیڑ	وہ جو اک خاک کا سا ڈھیر ہی کچھ	

۵۷۷

دیا نہ تو پہلے ہی ترک نماز کر ساتھ	اپنا انجام ہو عشق کر آغاز کر ساتھ	نا توان سو ہین یہان تک کہ تفسر ہی ضعیفو
ی عنان دل جان ہین ہاتھ دیکے	یا نون رکھتا ہی ہین پردہ ہیں انداز کر ساتھ	گھر کی گھر بیٹھے گئی ننگ کا طوفان جو اٹھا
ہو ہو کے گلا سے مرے لگجا ے تو پھر	ہمسر کون کرے مجھسے ہمراز کر ساتھ	ہنسنے کون تہا کیسکو پکارا تو نے
ہو کہنیکو ہی بہت اپنے ہین مجھسے دور	اسکو صحبت جو ہو اوس بت طناز کر ساتھ	مرغ دل صید کرے دور ہی یہ لاکہون

۵۷۷

بات کہنے مین نکلیو نکر وہلا دی مردہ	وسکے جو بات ہی جرأت سو ہی انجار کر ساتھ	

۵۷۸

ش طلسم ہی بت عیار کی شبیہ	نہ بولتی خدا نے یہ نیار کی شبیہ	ساتھ نہ پھرون دل زار کی شبیہ
پھر جو دیکہا تو بھی ادسی آہ	کہنچو اکی ایک مرغ گرفتار کی شبیہ	کیا رنگ ہنجو دی ہی مصور نے کہنچو ہی
چایا طول اپنی اسیری نے ڈالا کہ آہ	جاتی رہی خیال ہی گلزار کی شبیہ	ہیا ہی اوس ق کی شوخ نے پہر ہی اوڑہا دی
ل عدم وہ دیکھو جیتے تو کیونکہ	نقاش ہی نہ کر یگا ر کی شبیہ	حسرت رہی نہ وصل کا کہنچو مصور

۵۷۸

جرأت غزل اک اور کہہ ایسی کہ جا بجا	کہنچو اہین لوگ صاحب اشعار کی شبیہ	

ل کی کہنچو تری ہی بیمار کی شبیہ	بالین پہ شکل مردہ ہی غمخوار کی شبیہ	نشکلین ہم کہنچین ہین تو کس از سو کا ہے
ہ مصور اپنا تصور شبیہ کش	بن موہلم ہو کہنچو ہی جو یار کی شبیہ	ابرو مین	
ج کا رنگ منع قدرت نہ	کہنچو ہی کہ ہاتی شوخی طرحدار کی شبیہ	نازک ہی وہ نہ تو مصور بنا ئیو
ر ق مین رکہی ہے بتا پر فن ذکر کی	بانی کہین جو اپنی گرفتار کی شبیہ	غائب ہو نظر سے مصور کی وہ شکل
ہلر گل ایک مرقع مین نا توان	مجنون کی ہو فردان کسی نیار کی شبیہ	تو ہنسکے مجکو کہنچ لگا چیو نون نہ

۱۰

خواہش اپنی ادا کو پہ ہی تمہارے	گر ہی رہنا ہی تو ہونا ہی جا رے	
تیغ ابرو مین ہی اوسکی آبداری اور کچھ	صورت اوس محبوب کی ہی پیارے	
وضع جرأت کی نظر آتی ہی سا ری اور کچھ		

۵

گی آ ئین اب جو دیر ہی کچھ	غم بہت اسکا مجھے شیر ہی کچھ	
ج کیون نہ ہو تم خانوس	کیا یہ جینے سے اپنے سیر ہی کچھ	

۹

جو نکلے ہی مرا ہی پیرہن کر ساتھ	بس چلا کچھ ہی نہ اوس خانہ برانداز کی ساتھ	
چل بسا جی ہی ہمارا تری آواز کی ساتھ	کیونکہ تشبیہ نکلے کوئی تری دون باز کی ساتھ	

۹

وسکے جو بات ہی جرأت سو ہی انجار کر ساتھ		

بیمار ہون ہی جیسی ہو بیمار کے شبیہ		
اوس مست جام حسن کی سرشار کے شبیہ		
جسین کہنچو ہی اوسکی طلبگار کی شبیہ		
یکجا کرم اور ہی کر یار کے شبیہ		

۱۱

نجکو کی ہی تری طلبگار کی شبیہ		
نرگان تری ہین ابر گہر بار کی شبیہ		
گل کا ورق ہو گل خمار کی شبیہ		
کہنچو جو اوسنے زلف زار کی شبیہ		
قد سرو کہنچ یہ ہی سرکار کی شبیہ		

۵۷۹	حیات اگرچہ لاکہہ مرتبہ کی سیر کی	نظر نہ سیر ہوئی جلوۂ نہوں یار کی شبیہ	۸
اگرچہ خرش تک ہو پہونچی ہو شکل تیر پہ نالہ	پر اوس کمین نہیں کرتا ہو کچھ نشانہ پہ نالہ	ترے جنبش کمر سے کہ سوز نہاں آیا وہ قاتل	خدا جانے کہ کیا ہوگا کیا اب ہی نہ نجیر ہیا
اثر ہوتا نہیں اوس شوخ کو فریاد سی میرے	مگر کرتا ہی عالم میں مجھ پہ تشنہ پہ نالہ	فغانے دم رکا جاتا ہی کو چہ میں قاتل کے	دکھاتا ہی کہ کردوں گا دشمن شیشہ پہ نا
گدازِ عشق کیا تو ہی مست تن کو مری لیکن	اثر کچھ بھی ہو پیدا ہو تو ہی اکسیر پہ نالہ	مری فریاد سن کو چہ میں اپنے بول اوٹھا قاتل	اگر ہی یہی بلایان و اجب التہنیہ
ابھی جنبش بلا کے گوں مارنیکا حکم کرتا ہوں	کرہی ہی خواب راحت سی مجھ کو گیر پہ نالہ	مصور کہنیچی ہو گر حیات نالا نکا تو نقشہ	تو پھر کیسا طرح کہنیچی گا تیا تصویر بنا
۵۸۰	غزل		۹
ناصح کی نصیحت کا اثر ہمکو نہیں کچھہ	ہین بیخبر ایسے کہ خبر ہمکو نہین کچھہ	بیخود ہی خط عشق مین دل کی ہین ایسے	جو جانکہ جانی کا ہی ڈر ہمکو نہین کچھ
کیون بلبو نہ ہیے کہ کسی شخص کا خطرا	ہوگا تو نہین ہوگا مگر ہمکو نہین کچھہ	جون غنچہ نہین رکتی مین خاکہ سی ہم گاتہہ	ہر چند کہ درکار ہی زر ہمکو نہین کچ
کیون دوڑ دوڑ تم آنکہہ ملا تے نہین پیارے	اب دیدہ سوا در نظر ہمکو نہین کچھہ	سوزش کی طبیعت ہی جو زندہ ہی نہاتی	درکار ہی سوز جگر ہمکو نہین کچھ
تہی عیش شب وصل مین پر ہوش ہو اب	آدہی ہی تہی وقت سحر ہمکو نہین کچھہ	یہ آنکہہ کہ تلو ہی ہوئی سکل اور سراہ	ہوش اوسکو نہین اور اور ہمکو نہین
۵۸۱	باطن مین تو ہی عرش پہ پر جانہ ہمارے	ظاہر مین میان جات اگر ہمکو نہین کچھ	۹
مقابل اوسکی چشم و زخ کی ہو گر جام و آئینہ	تو ہرگز اب نجلت ہی رہین ترجام و آئینہ	ترے اس چشم کیفی اور مرے اس چشم حیرا	ہوا ہی منفعل مخجل مین اکثر جام
پڑا ہی عکس و تیر جواب اسی ساتو مہر	یہ مشکل مہ ہوا ہی کیا منور جام و آئینہ	دل و چشم انہی دکھلاتی ہین جو جو سیر	گمان کہتے تہی یہ جم اور سکندر جام
جو ہین محو اس لب میگون و خمار منور کے	دو نہو کو رو سیاہی خاک تہچہ جام و آئینہ	سیر ہو جب کی گلگون تو صورت دیکہ لیتا کی	کہو ہی اسلیے ایکجا وہ دلبر جام
ہین دو سمین انکو دیکہون ہو اور نہ پاتا کچھ ہی	بجا ہی چشم کو اوسکی کہون گر جام و آئینہ	نظر پڑتی ہی جب خیر گل مل شبنم مین	تو رونا ہو ان کیا کا بار گر جام
۵۸۲	بلا ہی نین نہ جرات چشم و خمار نہ نیچی کر	دکہاؤ گر نہ تیر تہیر ہو جام و آئینہ	۹
کہا ہی تیغ کہ کب کر نہیں پاس نہ تیہ	خدا کو واسطے مجھہ پاس تو اوداس نہ تیہ	تر امزاج ہی نازک چین کی او نہ گلرو	مضر دنیا کو تیر ہی گل کو پاس نہ
چل اپنی گہر کہ تجہہ دیکہتے ہین بزم غیر	یہ ان پہ تیغ گے سب تیر اس پاس نہ تیہ	طبیب او نہ مری بالین سے چہو مر	مری دوا نہین اسکی تجہو راضی نہ
گلو ہی اوسکی دل ناتوان نشانہی چل	نہو گر یہ ترہی ارمنی کہ ہمکو اس پاس نہ تیہ	نہین ہی خوب دل اوس بیگانہ تہا	کیا ہی اوسکی تجہو اور کچھ قیاس نہ
جو ہو حال دل زار کہیچو تو کہے	ہمارے پاس تو یہ کرنے التماس نہ تیہ	دل او نہ شتاب یہ باغ جہاں چہو ڑ	گل امید سی آتی ہی بوی پاس نہ
۵۸۳	کہا دہ سے در دل اپنا بیان کرے جرات	شب وصل مین اتنا تو ہوش نہ تیہ	۵
شب کو تم کانسی دکہادے جو انگوٹی وہ انکہہ	کہان یہ پر ہوں کو دیکہے کر جو ٹی وہ انکہہ	چو نین کہتی مین کچھ اور شمار مین اور	غیر کی اب ہمکو دکہاتی ہی انوٹی وہ
چشم حیرت سی اوسکی دیکہہ ہی ہم کیا کیا	یہ لطافی نہین ہے جو روٹی وہ انکہہ	کس مزے سے یہ ابھی رفعا اوسنے کہا	مت نیا بات نہین ایسہ ترے جہو
۵۸۴	دیکہی لوں چشم کو کیا کو ہی تقبول جرات	شب کو تم کانسی دکہادے جو انگوٹی وہ انکہہ	۳
بنا کی تو جو نواب اور ہے سو روا ہو خوا	سو روا ہے تری عاشق بیتاب کو ہو	ہر جل بنکہ سر آتش غیرت سی ہوا	اگر م غنچہ نہ ہوں سر بہ پر

	دیدہ ہی ہو فزوں نور بصارت جراحت	چاہیے ہر سر تسنی چشم تو مہتاب کو دیکھے	
۵۸۵	ردیف الیاء		۷
چھوڑ گلزار ہی دو راد پر یلیل کرے	ہاتھ صیاد بھی جھاڑ شہ زر کیا گل کترے	بڑھ چلا ہی کہ لگو یار کہ جاوید ہو نسر	جا بیٹھ کس رنگ نہ پیر رگ حنا گل کترے
عوش پرواز ہی ہوس کنج قناعت میں تری	جو بہ حرص بسوراخ تو کل کترے	آمد غیر سے خطر اسی کہ یہ موش نژاد	نہ کہیں پیرہن ربط تو وصل کترے
ہونگی گفتوں ہی کہ اس رشتہ جاں قطع برید	وہ بھی اوسکو جو اوس شعلہ کا کل کترے	چاہیئے پنجہ ہی نہ اسطرح کہ پیراہن صبر	جیسے وہ بد دماغشت تغافل کترے
قطع یوں کیجئے دل اوسکی کیا ایسی جیسے	جیب کر اگر و جوہن جیب کو وہی جل کترے	سوز دل لاگو زبان پر جو کو تی محفل میں	تو وہ بیمار میں شمع کا بس گل کترے
ہی تنگ نہ تغلص کر جگہ ہی ایوا ئے	سیر دیوان کر جو اوراق تہی سو کل کترے	کل رخ کا ہی یہ نگ اوسکی حضور اہی جراحت	جیسے ہر نگ ہی کاغذ کر کوئی گل کترے
۵۸۶	غزل		۷
دل کہو کر جو بتا یابی الفت پائے	بس غنیمت ہی کہ ہمدم پہ دولت پائے	تو نے اس باغ میں دم بھر نہ مہلت پائے	اہی صبا ہم تو اتنی ہی نہ فرصت پائے
ہر پر جدہ پر ہی حور کہ اوس تو ہی قصور	اللہ اللہ عجب یار فرصورت پائی	غسل میت کر اسے آرام ہی لیا اللہ خاک	ارستم گر ترہی بیمار فرصحت پائے
تو اوس نصیب اسکا دیا دل جسکو	وہ اہی ہم ہی عجب طرح کی قسمت پائی	سختیاں درد محبت کی نہ پوچھو ہی ہر	جو ہی چاہے ہو جو کچھ دل نہ اذیت پائی
۵۸۷	کہ یہ قصید ہ لف اس اور غزل اہی جراحت	طبع جراحت نہ ہی جا فرصت پائی	۷
دل دیکر اذیت جو نہایت پائی	جو ہی کہو نہ ہیں بس اپنی ذرا غلت پائی	ایک تو بائی ہی نک سک کر ترے تو نے	نسپہ ٹھہری ترے قہر شرارت پائی
یکی ہی رنگ رخ یار ہو تغیر اللہ	گل کی تہی ذ گمان ہی نزاکت پائے	سنکو بیمار جو بادہ عیادت کو تو ہای	حال دل کہنکی ہو ہی نہ طاقت پائی
کرنے لگو خیز مرکان مجھکو	انکھ نرگی ترہی اندک جو شارت پائے	نرگس نہوس کنان ہی اوسے گلزار میں دیکھے	یعنی انکھوں نے ترے کیوں نہ بصارت پائے
۵۸۸	جرات انکار محبت تو عبث کرتا ہے	کر سخن میں ترے ایکے جا فی ہی حلاف پائے	۷
ہو جا یار کر کو جو میں یہ جانا مجھے	کب اثر کرتا ہی ناصح تیرا سمجھانا مجھے	بان نالک رس دلکا بتا یا ذی ہی رسوا کیا	جو کو تو دیکھی ہی سو کہتا ہی دیوانا مجھو
یکا ہی عمر کا بیمانہ اب کیا دیر ہی	ساقیا ڈھو کو تو دنیا ہی بیجانا مجھے	بیوفا آ مجھسی تو مت کہیو اسوقت میں	اوسکے کوچہ تک ذرا ای عمر بیجانا مجھو
جیسے جی بچا نکی جیسم سب بیکار ہی	بن ترے ایسا لگی ہی اپنا کاشانا مجھو	لیکہ رو تا ہو نمیں اوسکے ہجر میں ذرا خفتیا	دیکھکر ہنستا ہی بدرو اپنا بیگانا مجھو
۵۸۹	راندن جلنے پہ میر جرات اوسکو بزم میں	تیسرے روز ہو تصدق دیکھا ہر دانا مجھو	۱۱
یدو ہم تو تنی اب ای یار نکالی	ابرو پہ نظر کرتی ہی تلوار نکالی	در پہ جو نشست اسکی میر ہر دو شنی	راہ اور طرف پھیر کر دیوار نکالی
ہم ہو اوہ دل بیتاب پہ تو نے	کیا بات زبان سے دم گفتار نکالی	نظا ہی ہو ہی ہو ہی میں یہ کو تو اوسنے	کیوں باہم پہ کھڑکے سر بازار نکالی
سائے جہر کنی لگ سب اپنے کہو نکو	بین دلسی جو یک آہ شرر بار نکالی	گاہ یہ ہو جا ہی اس حشر سایا	یہ تنی نئی چال کر رفتار نکالی
ذ لگو وعدہ وصل اوس سے نواد سنو	ہر بات پہ سو طرح کی تکرار نکالی	ترے ہی شہ جان ہای نے	قہر یہ ترہی قہر طرحدار نکالے
نفس نو کل کچہ پہن غنچہ گل سے	خر بین حکایت جو سنا یکی	قرب کی فقس سے کیوں	بابل نو کس زبان سے منقار نکالے

۵۹۰	پرتو تازہ مضامین کو حیرت غزل اگی	یہ زور زرین تو نے نئی یار نکالی	۱۰
خلقت کو اک راہ نمودار نکالی	آئینہ ناگ اوسنے جو کیا زنگار نکالی	بس چونکہ پرتو ہی دیکھتے ہی خواب میں ہم نے	کچھ حسرت دل ہنوز ہی یار نکالے
ابرو میں چیر ہی دیکھ رہی ہیں بال اوسکے ہوا نے	ہیچ دیکھیو کیا اوسنے ہیوان یار نکالے	جب بند کیں آنکھیں تو ہوا یار ہی ہم نے	کیا راہ ملاقات کی ہموار نکالے
پھانسیں تو بہت سب نے نکالیں پہ کسینے	پھانس اپنے کلیجے کی نہ زنہار نکالی	یہ شب ہی شب وصل خدا آپ دوا دے	کیوں تو نے ادا دست فرخ از نکالی
ایام جدائی میں تو شوخیہ پیام آئے	مل بیٹھو پہ بخیش دم گفتار نکالے	بدنامی کا کر باپ دم نتنع بر جنے	ق کچھ منہ ہی شکایت نہ ترہی یار نکالی
صد حیف کہ باش اوسکی ترہی لوگوں نے ظالم	کونچی ہی بدولت سر بازار نکالے	جو در پہ نکل آتی تہی حیرت سو اوسنے	دل لگتی ہی اب پردہ کی نکرار نکالی
۵۹۱	غزل		۱۱
یارو اوس رنگ جو بھر خدا لیجائیے	گر میں اوسکہ سکتا نہیں ہو تو اوسکا تمنا ہی	اوسکی در زبیدن نگہ دیکر آئی ہی ہو لیجائیے	ہاں کیا شی ہی اوسی کیونکر چرا لیجائیے
دیکھیں اگر تمہا سو تو اوسکو زوال ہی	اب شوخ ہیں کہ اوسکو نذر کیا لیجائیے	یوں تو نہیں ہی ہان مگر شکل اور کچھ تہیر ہی	ہان مگر شکل اور کچھ تہیر ہی بنا لیجائیے
ہی یہ دل ہی شکستہ خون یکطرفہ لعل بی بہا	اوس غمزہ سو نہ تو اوسکو بہا لیجائیے	کیا کریں لاچار ہیں مطلب تہا ہم جو نہیں	ہم کہیں جاوینگے مشفق آپ مالی جائیے
بو محبت کی نسیم آہ ہی کھلتی ہی دہان	گر چہ سو پرتو نہیں جون نخچہ چھپا لیجائیے	رفو خوبان جہاں از ہیں اوسکی اسلیے	یعنی جو ہیں دلبر یکرنگ اور مہر آلیجائیے
ق دل لگتی ہی ساتھ اپنے ہمکو ہی لگا لیجائیے	تو وہ چیکر چیکر آپسمیں یہ کہتی ہیں اہ		یہ تو ہیں بدنام انہیں کیونکر ہمارا لیجائیے
۵۹۲	سن لو فردان معانی ارجعت کی غزل		۱۰
جلیے جو دلکو نہ صاحب نظر کہا لیجائیے	جب ہوا مزہ تو کہتی ہوا اوٹھا لیجائیے	ازرہ تفقت جو یار دیکھلو ہوا تو آہ	سخت ناطاقت ہوں مجھکو سنبھالیجائیے
اک نظر دیکھو تو یون کہتی ہی رہ چون شیر	آنکھوں ہی آنکھوں میں کیفیت اوڑا لیجائیے	درد دل ہی اوس بید روین یار تجھے	وہان کسی حیلے سی مگ بیدرد خدا لیجائیے
صاف بیگانہ نظر آتی ہی وہ ہمیں	وان جسے اپنا سمجھکر آشنا لیجائیے	کچھ تو دل خوش کیجیے گھر آئے پر جب بھلا	بانسی کیا پہاوین مل حسرت ہمارا لیجائیے
ہاتھ دل شی ہی جسکو دیکھی سو یون کہے	کب ہو در کار ایسی جنس نارو الیجائیے	زیست کا بگڑی ہی نقشا اوسکو در دراتے	کاش کوئی سانگ ہی یار دنا لیجائیے
کسکو ہی دانتک رسائی آہ میں کس سے کہوں	مجھکو اوس بدہ نشین کو گھر ذرا لیجائیے	منہ ہی نہیں کہتی ہیں حیرات وہان تنگ ہی	ہاں سب سی لب ملا کیمونکر سنا لیجائیے
۵۹۳	غزل		۱۰
بدن عریاں جگر یہ داغ لب پر آہ و نالا ہی	ترہی عاشق کا ہر عالم میں عالم ہی نرالا ہی	یہ کل کی بات ہی جو خاک سو مدت ہی ہوئی	سو نہیں ہی جو اوٹھا کر اوسکو اپنے سر پہ ڈالا ہی
تماشے کو مرے ہر سو پہ مژگان نکلے ہیں	عجب حیرت ہی اوس بیدرد نے مجھکو دکھلا ہی	کہا تجھکو کہ تو چل میں وان اکیلا کر آتا ہی	کوئی دیکھو تو کیا دم دیکر اوسنے فتنہ ڈالا ہی
نگہ اوس شوخ کی کیا جانیے کیا ہیں	نہ خنجر ہی نہ تیر ہی نہ چھری ہی نہ بھالا ہی	خاک میں لوٹ کر دیکھو تو میرا حال ہی	یہ صد خورشید تابان نے بغل میں آکو یا لا ہی
چلا شوخ جب تو مرے ہی اوسکے ساتھ کر لیکر	[illegible]	بہار ہم دلبین ہم ہیں پر ہم ہیں	ہمارے خون میں ہیں پر ہم ہیں
نہ وہ دن ہیں نہ وہ راتیں نہ وہ چرچے	[illegible]	ادا و ناز ہی اوسکی دیکھا تو اوسکو حیرت	ہمارے جمع کیا مطلع موزون نکالا
۵۹۴	غزل		۱۲

بلا جو تجھ کو آ بند ش اور فیلست غضب چون تم کمر ابن نیچ مین باندھ لا	شہادی حلقہ آنہین دوست ہنسے تو کو	لڑکے سیانو تمکو جو بولا سون نوکا لا ہی	
دم آنکھون ہمارے چھ دوڑتا آنکھین ملا دے لا ہی	نہین ہی گزارا صلح تو تو جان دے جا	دل بیتاب تو نے بسی کیا جگر کا لا ہی	
سے اس گلشن ال کی ہمارے سیر خوش آ ہے	کہ عزیز دفع حسرت یا نہ گل ہی اور ملا ہے	بوسہ جیسون سی رنگی کیسا بہ جا لا ہی	
سینہ پیر کہا ہانہ اور بس چشم بہر آئی	آہی اب تلک کیا زخم ہی دل کا آلا ہی	وجب نی کہ بان پر یکہ تیلا ایک چھا لا ہے	
سب فرقت مین اوس بن کہا ہون کہ لین ہین پلا ہی	یہ اقتضا ہون بانہ تکھین کہ لین ہین پلا ہی	خدا نا کردہ آپا پنے مین بیمار ڈالا ہی	
ہی کون سکی اسکو کون کرون بد ہے گی سکی	محبت آزمانیکا نیا یہ ڈھب نکالا ہی	یہی مجھ کو یہ ہوا کہ کہا کہ نہو والا ہی	

غزل

۵۹۵			۹
ہ خدا نا کردہ ہی بیمار کیا کیجے	عیادت کو ہی جانا ہی ہمین شمار کیا کیجے	تصور مین جو گذرتی ہی وہ کرنا آہ و زاری کا	کرامات کرتے ہین گھر مین پڑے ناچار کیا کیجے
بیت اوسکو ماندی نہی جانیکی ناداری	ہلا پھر سج سو جا کو ہون غمخوار کیا کیجے	کسیکو بیچ ہو سکتی نہین احوال پرسی کو	مگر یہ چیک گشتی ہین ہر بار کیا کیجے
یال اوسکی جو نجیا ئی کا گذرتی ہی تو ہم کو	لگا ئی چھت سی آنکھین رہتی ہین بند لگی ہی	خلل تپ کا نصیب شبہان اوسکو خوش نہین ہے	تو ہر دم کھینچتی ہین آہ آشبار کیا کیجے
طبیبون پاس جانا اور کا ہم جسم زرد اپنا	تو جا کر مبتلا ہی کا ہم سر بار کیا کیجے	طلب کرکے ہی ہم اور اپنی ہین بیماری عبث	کہانسی لڑکے پر ہر قدم دینار کیا کیجے
۵۹۶	کف افسوس ملتی ہین کہ جراحت ہم نہین	نہین ملتی ہی تو سہلا تو کہری دو چار کیا کیجے	۱۳

بھول گئے تم جن روز دن ہم گھر مین بلا ئے جاتے تھے — ہوتے تھے کیا کیا کچھ چرچے عیش منا ئے جاتے تھے
میخوارے دلدارے تھے اور جگت لطیفہ ہر بارے — ہو کر کیفے جو ٹھون سے پھر جو ٹھہ ملا ئے جاتے تھے
کیا کیا کچھ تھے خاطر داری کیا کیا پیار کے باتین تھین — کس کس ڈھب سے چاہ قا کر ربط بڑہا ئے جاتے تھے
اوٹھنے کو پاس سے دم بھر دل نہ تمہارا چاہتا تھا — ہوتے تھے جو خلل ہمارے سو اوٹھوا ئے جاتے تھے
کیا کیا تم کو سوجھتی تھین اور کیا کیا ہمکو سوجھتی تھین — ڈھب ملنے کے جب آپسین کچھ ٹھہرا ئے جاتے تھے
کرتے تھے تم اونکی خوشامد جو تھے ہمارے محرم راز — ہر ہر بات پہ کیا اونکے ناز اوٹھا ئے جاتے تھے
وصل کے شب ہوتے تھے جب صبح تو دل سے کھینچ کے آہ — ہم کہتے تھے گھر جاتے ہین تم گھبرا ئے جاتے تھے
خاک پہ بھی کوچے کے اپنے سوتے دیتے تم نہین آہ — یا کہ ہمارے خاطر کیا کیا فرش بچھا ئے جاتے تھے
ملتے ہین ہم ہاتھ اب اپنی یاوہ دن تھے کیون پیارے — اپنے ہاتھون مل مل ہمکو عطر لگا ئے جاتے تھے
صرف محبت دل سے اوٹھا کر ہم کو رولاتے ہو تم اب — شعر کمبت یاد ہمیں پڑہا کر اشک بہا ئے جاتے تھے
پیتے ہین اب خون جگر ہم یاد ہے گل رنگ کے آہ — اپنے سر کے دے کے قسمین جام پلا ئے جاتے تھے
بات نہین تم کرتے ہو اب یہ بھی خوبی طالع کے — کرنے کو یا منہ بند سبھون کے تفضل پڑہا ئے جاتے تھے
ننگ ہو سب اس نام سے یا جہان لکھا ہو مٹوا دو — یا پڑہنے کو جرات ہی کے شعر لکھا ئے جاتے ہین

غزل

۵۹۷

کہو ہر زانہ دل اپنا وہ پر ملا ہمسے — اور تمہارا جسکے جو زندگی سے ناتہ ہو تو
ملا نہ خضر ہمیں ہم جسکو کیا تماشا ہی — یہ کیونکہ سنیے کہ بسر شیکو جس سے ہو دل
خطا ہمیں جسکے پیر زندگی سے اپنی وہ — کہو ہی رزوے اپنا وہ ماجرا ہمسے
غضب ہی جسکی کہو ہم جہان سے بہر مہیو — یہ کیا سبب ہی کہ دل اسکا پھر گیا ہمسے
ہنر جسکی لیو ہنسے منتین ماتین — کہی دکھائی ہی فاں اور کہو نہ سکون

۵۹۸

سمایا اوسکی یہ لیمن تو سیج ہی حیرت — کہ کیونکہ ہوگا وہ پھر آشنا بھلا ہمسے

ہوکر دوچشم ابتر مردہ سا بنایا آپ نے — حیرت افزا حسن جو اپنا دکھایا آپ نے
جھانک کر روسے جو دیکھا تمنے کوچہ میں مجھے — تو کون کیا مجھکو کوچہ جھکایا آپ نے
ہوگیا آزردگی سے انفصال مرگ و زیست — بارہا گر کر پھر اٹھکر چکایا آپ نے
چشم کیفی انپر دکھلا مست بیخود کر دیا — ایک دو پیالوں ہی میں اچھا جھکایا آپ نے
کر کہیں ہم سے کبھی دل تم جانکی خواہاں ہوئے — جی ملا کر خاک میں ہمکو ملایا آپ نے

۵۹۹

جو تمہارے حسب حال تمہارے ہیں پھر رہے — یہ کیا یہ کیا حرات سنایا آپ نے

پہلو تواضع الفت گہ بلایا آپ نے — پھر گیا جب دل تو پھر در پہ بلایا آپ نے
یا کبھی تو ہمیں رونق فزائے بزم آپ — یا بہ کنج یکدگر تنہا بہایا آپ نے
یا ہمارے خطا کے اغماض ہی سب سے سبک — یا یکبارگی رسمات دیرینہ بنایا آپ نے
تمہارے بلنے والوں کا نہیں رہتے ہی یاد — یا ہمارے بار کو دلسے بھلایا آپ نے
یا ہمارے بعد عالم کو سنسا یا آپ نے — یا ہمارے بار کو دلسے بھلایا آپ نے
یا ہمارے بعد عالم کو سنسا یا آپ نے — یا ہمارے بار کو دلسے بھلایا آپ نے
یا ہمارے بعد عالم کو سنسا یا آپ نے — یا ہمارے بار کو دلسے بھلایا آپ نے

غزل

۶۰۰

کسی گل کو تو تم آپ گل ہو گل کھلا دو — ابھی خط نکلیا ہی نہ داغ اسکو لگا دو
نہیں اور تمہارے غم کو مجھکو فرصت گریہ — نہ محبت نہ ہوئی کو اور رو رو کر رلا دو
علیش ہو دلکو تو اسے کہیں بھیجو ہمارے — تم اپنی گرم مہر کر کلیجا مت جلا دو
کیسکو ہمیں یہ چین ہو کیسے ہو کیا حاصل — ابھی کیا عمر ہی ہنسی لگا اسکو بھلا دو
تمہیں سوجھ تو ہمیں شرح پایا کیا محبت — اور اسکو اور لگاؤ اور ہمارا اور بڑھا دو

۱۱

کیونکر منگواہی ہے دعا عام ہمسے
کسکو ہی بھیجہ کہ وہ غیر کا گلا ہم سے
کہو ہی رزوے اپنا وہ ماجرا ہمسے
یہ کیا سبب ہی کہ دل اسکا پھر گیا ہمسے
کہی ہی دیکھو تو ہوگا وہ آشنا ہمسے

۱۱

کہ کیونکہ ہوگا وہ پھر آشنا بھلا ہمسے

۱۲

اگر مرتع بزم خور
آہ نذر موس ہی کیا کیا یا آپ نے
تم نگاہ از ہمیں تب بان بلا یا آپ نے
راں شاید غیر کر پھر منہ لگا یا آپ نے
ہم تو ہیں ایسی ہی پھر کیوں دل لگا یا آپ نے

۱۳

یا بگڑ کر سر ہی عالم کو دکھا یا آپ نے
یا ہمیں اپنی نظر سے گرا یا آپ نے
یا بخشش پاس ہمکو اور تمایا آپ نے
یا بڑھا کر ربط اب بالکل گھٹا یا آپ نے
چار دن میں جو تماشا سا دکھا یا آپ نے
جیکا ہنسا کر عالم کو جیو رلا یا آپ نے

۱۴

کیونکہ ہو دل کو تمہارے ہیں تو نگ کما دو
نہیں ایسی حیرت زدہ ہم کو دیوانا بنا دو
تو شمع غنچہ اوسکو جیسیو غنچہ کھلا دو
نہ شکل پدر تمسی ہی تم کو کھلا دو
تمہیں ہم چاہتے ہیں تم ہمیں دل لگا دو

۶۰۱	شل ہی جاہی اوسکی تئین جواب کو چاہی	نجاؤں اب کہین کہو یہ جرات کہان جاوے	۸
ہین وہی ہی وہ جیتا تھا اور ہم اور پر تو ہی	ہی راتین تمین اور باتین تمین وہ دن کہان گذرے ہی	میدان جنگ ہی ہوتا تھا اوسکا اب پر ہے	جو ہوکر سیدہ پر مال کرکے ہم نالہ و ہر تو ہے
ہوز دلسی ہر لاتا تھا تنک شرح آنکھون	اگر ہم چکر اچینی ہی آہ سرد بہرتے ہی	کہی ہم چکر ہی ہوتا تھا وہ جو باہم دو چشمک تھی	وہ ہلکہ منع کرتا تھا ہم اوکو منع کرتے تھے
بیان ہم ہلین کہ تو جو دو ہجر سے مرنا	تو وہ کہتا خدا شاہد ہی وسکا ہم ہی مرتی ہے	لی رہتی تہین نظرین غلبۂ الفت سی آپس مین	نہ تو ہم اوسکو کہتا تھا نہ وہ ہم کو گوش دیتی تھی
جہان ہو بھی دو کہنی یہ کیفیت ہی آپس مین	کبہو فرکبہی ہنستی کبہو فریاد کرتے تھے	سواب صد حیف اوس خورشید رو کی ہجر مین حسرات	یہ راتین ہین اور باتین ہین وہ دن کیا گذرتے تھے

غزل

۶۰۲			۱۱
ہون مین نگاہ سین غضب ترکان کے جہلک پھر ویسے ہی		دل چہین لے اوسکے چین جبین ابرو کے لچک پھر ویسے ہی	
ا تہے یہ بکہرے بال بلا کافر دہ بندش چوٹی کی		مکہڑے مین شرارت بہری ہوتے فتنون کو ٹہرک پھر ویسی ہی	
ہینے نازک نازک رنگ اور بہری بہری وہ رخسارے		صورت یہ امنگ جوانی کے چہرے پہ دمک پھر ویسے ہے	
وہ سرخ ملایم ہونٹہ غضب اور اودی وہ مسی کی دہرے		دانت موتی کی اونین لڑے ہنسنے مین چمک پھر ویسی ہے	
اوس بندے کے ہم بندے ہین وہ بالا سبکو دے بالا		موتی سے سارے مانگ بہری بینی کے چمک پھر ویسی ہے	
وہ گردن اوسکی صراحی دار اور تس پہ صفائی ہے ظالم		سج دہج مین تمام خوش اسلوبی زیور کی ٹہرک پھر ویسی ہے	
وہ اور بہرے اوبہرے سخت کچین اور پیٹ ملایم مخمل سا		پتلی سی کمر اوس کافر کی جنبش مین لچک پھر ویسے ہے	
وہ اور نیچے گورے کول سرین وہ کافر ناتین بہری بہری		وہ ساق بلورین ہوش ربا پاؤن کی ٹہنک پھر ویسی ہے	
ہر عضو نزاکت بہرا ہوا اور تس پہ بدن سب گدرایا		قامت سے قیامت سر تا پا چلنے مین لٹک پھر ویسے ہے	
ہر آن ہے اوسکی آن نئی اور ساتہہ ادا کے سب باتین		ہے ناز و کرشمہ اور غمزہ عشوہ کی کمک پھر ویسی ہے	
اس وضع پہ جرات گر اوسکا گانا سنیے تو ہے ظالم		ایک بکی سر کے اوڑتی ہین تانون کے کہنک پھر ویسی ہی	

غزل

۶۰۳			۹
بزم طرب مین شکل دکہا کر چلی گئی	شادی مین غم یہ زور لگا کر چلی گئی	جون شمع سوز غم سی گہلتا ہون (دمبدم)	گرمی سی تم جو ربط بڑہا کر چلی گئی
اب آئے ہم جان پہ جاتے سے آپکے	کیا آئی تم کہ دم مین بس آکر چلی گئی	لڑ بیٹہا ہون ان پاس مین بیٹہون جہان جہان	تم تو ذرا سی بات کہ لڑ کر چلے گئے
سنتا ہون سب کی اور نہین کہتا ہون کچہہ مگر	کیا بات تم یہ مجہکو سنا کر چلے گئے	اب مجہسے اور ملنے مین ہر ہر قدم پہ ہے	وحشی سا تم جو خاک بنا کر چلے گئے
کیونکر نہ اپنی جلنے سی ہو زیر آسمان کہ	تم زندگی سی مجہکو خفا کر چلے گئے	ہم آہ تہے ہی رہ گئے اور اولے گہر کو تم	کیسے قدم شتاب اوٹہا کر چلے گئے
۶۰۴	گریبان بزگ ابر ہی جرات تنک شکل برق	ہنستے ہوئے تم اوسکو رولا کر چلی گئی	۱۳
کل وہ گہر جائیگا تو سخت قیامت ہوگی	جان من عمر بھر کی رخصت دم رخصت ہوگی	برمین پڑے گا سدا ماہی بے آب کا سکان	حق تو یہ ہے کہ عجب دلکی حقیقت ہوگی
جبکہ یہ نور نظر آنکھون سے اوجہل ہوگا	پیر کے چشم مین کیا خاک بصارت ہوگی	سر پٹکنے کو سوا اور نظر آویگا کیا	جبکہ تنہا در و دیوار سے وحشت ہوگی

یاد آوینگا یہ تپش میں جو بانین کرنا	بات کرنیکی بھی ہمکو جو یہیں طاقت ہو گی	کہتے ہیں فجر ہے بس جاؤ کہ اب وقت سحر	تمکو فردا نظر آتا ہی قیامت ہو گی
صورت اک اک کو جب یاد مجھو آویگی	آہ تو درکنار ہے کچھ نہ مجھی رحمت ہو گی	یاد جب آویگا وہ چاند سا مکھڑا تمکو	کیا کہوں ہمپر تو جو عجب کچھ سے سوا حیرت ہو گی
بستر عیش پہ دل ہینا جب آویگا یاد	پھر تو ملنیکو ذرہ مجھ میں نہ طاقت ہو گی	جب نہ آواز سنوگے میں وہ پیارے پیارے	دل یہ چلائیگا برہن کہ اک آفت ہو گی
وہ پسینہ میں دھواں دھار نظر آویگا یہ جب	آہ تو جوش خروش میں بھی رحمت ہو گی	صاف دیوانہ میں بن جاؤنگا تم کو تمکو	سر کو دیوار پہ مارینگے معلوم فصاحت ہو گی
۶۰۵	رفتہ و شب کہ نشست آنیگے جب یاد مجھے	پھر تو اوسی کی قسم جرأت بیمحابہ نہ جرأت ہو گی	۱۱
آنکھ تم مجھسے لڑا کر نہ شکیبا رہی دیگئے	یکلخت میرا فرار و تبرا رہی دیگئے	گر فراموش آپکو کرتا تو اے مہربان	آہ مجھ بدبخت کو کیوں یاد کیا رہی دیگئے
گر لگاتا تھا نہ ہم تمکو اپنے ہاتھ سے	آہ تو در پہ سر کے کیوں نہ ہم کار رہی دیگئے	گر نہ ہوتا تمہین ہمدم مرا تو پھر مجھے	مشکل تو کیوں نالہ و فریاد و زار رہی دیگئے
چاند سا مکھڑا دکھا کر چھپ گئے اور تم مجھی	شام سی رات سحر آخر شمار رہی دیگئے	کیوں نہ روؤں کہ کروں مجھ پر ہجراں	اختیار اب لیکے تم بے اختیار رہی دیگئے
گر نہ آتا تھا عیادت کو تو کیوں تو مجھی	اس طرح بیمار کے بیمار داری دیگئے	دیکھنے ہی گر نہ آتے تمکو یہ موتی کی قسم	تو مری آنکھون میں کیوں یہ آبداری دیگئے
لیگئے تم جان میرا راحت و صبر و قرار	سینہ کو بر جان کنی اور دل نگار دیگئے	ہمکو ہمدم تسی اپنے گھر کر سیدھی راہ	دم مجھ ارشا نگا کر دم شمار دیگئے
۶۰۶	آپ کو جاتی ہی یہ جرأت کہ حالت ہی کہہ	لوگ اگر اوسکو ستی تو کہہ بار ہی دیگی	۶
نہ عاشق ہی فقط اوسکا رم نظارہ حیران	کر آئینہ کو دولت آپنے وہ مہپارہ حیران	موئی اوس سنگدل پہ جو اوسکو چھیڑ	پریشان ہی سر بانغمہ اندازہ حیران
کیا ہی تو فلک طیران جوش شک نومیرے	کر دیگر منصفی کو تو یان خواہ حیران	بہت کہ میر پہ دیکھینہ یہی بخت برگشتہ	مری اختر کی گردش پر ہی سیارہ حیران
ہزار دون مرگئے رد و ولی بگدا نہ ہر گز	دل اوس بنکا ہی کیا تیر کہ نکلے خارہ حیران	بہت شکل ہی پر اوس آئینہ سے کر دیا ہی	نگہ عاجز بھر منفعل اندازہ حیران
۶۰۷	غزل		۱۱
گر جگر پر غم ہی تو دل بیحیف و زار ہی	ہمدم پوچھو کیا جو ری یہ برخوردار ہی	در تلک تو اوسکے آپہونچے ہی پیارے اشک	کچھ یہ دہوا اور بہی تیری تو میرا پار ہی
دہو گرانی گوش کی مجھکو فلک خواب جو ہی	میر ہی اوس جنس کا اک دو میان دو اور ہی	کیا ہی جو اوس جنس ترکان و ابرو سے کوئی	خیر کہ آپس ہی میں ساعت چیر تی تو وار ہی
ہو گیا بیمار وہ جو ہوا اوسکا طبیب	یہ مریض عشق کو تیری دوا آزار ہی	شوخیان آمیزیان اوسکی دیکھکر جھکی ہی	ہو چکی بیکلی کہ یا اوس شوخکی رفتار ہی
غمزہ بین جیسی رنگ گل کی سو کچھ کہکر کیا	وہ یہ کہتا ہی کہ آنکھون میں مری خار ہی	اک نگاہ تیرا وہ قاتل تری یا کم نہیں	زخم دل کھاوے ہی موتہ صورت سوفار ہی
رہ رہنما اوسکا وہ اور میرا نما نا اب	رہ کر کہتا ہی تو یہی جیسے فراق یار ہی	ہاہی وہ لڑنا ہی اوسکا تا غنیمت دیکھیں	صلح کو رہ تو تری کیا اب جنگ ہی تو سوار ہی
۶۰۸	جرأت اوس کو چکا وحشی ہی تو قبول میر نشو	ہی تو دیوانہ پر تیرے کام میں ہشیار ہی	۱۵
دل پہ خون کو تھوڑا کیا وہ بہا لیتا ہے	باتہہ دکھلا کے خدا کو ہی لگا لیتا ہے	ضبط گریہ ہی ہوا میں جو مرے کار رنگ	پانی جیسے کہ کوئی زخم چھپا لیتا ہی
ذرہ ذرہ سب یادنسے کا اسی جا اوس کو	گر بہی کیسا ہی آہ اوسکو وہ بنا لیتا ہی	ہاتہہ اوٹہا تا ہی سر بنفشہ کو یون بنفشہ طبیب	جیسے جنبر سر کوئی ہاتہہ سر دہلاتا ہی
آئینہ دیکھو کہتا ہی ہم دیکھیو وہ شوخ	نسکل مجھسے وہ پھر شکل چھپا لیتا ہی	دہن اوس گل کا چکتا ہی ہر رنگ غنچہ	بل کہ جب وہ گل کھلا رنگ نرالا لیتا ہی
میں ہو رہ جاتا ہون اوتہ تو میں مجھکو	بس یکایک تین جا بدی سی بلا لیتا ہے	وصل اب ہی تو یہ ہی سوچ کہ پھر اگر آہ	ہاتہہ سے کیون وہ مرے ہاتہہ چھوڑا لیتا ہی

۶۰۷		
		۹
۶۱۰		۸
۶۱۱		۶
۶۱۲		۹
۶۱۳		۵

جسکا بیمار ہوں اسکا وہ بو جھی ہی جان اللہ	حالتہ اپنی سے غیر کس نہ زبانی رہے	تو سم گل میں ہوں گی بلبل تصویر خموشی	شکل پا بر یدہ سیر گل و گلزار نہ رہے
۶۱۴	تنگ یہ حال ہوا دل سکا اگر گھبرا کر اب آہ	خواہش مرگ خدا سے ترے بیمار نہ کی	۷
اگر رہم اوس سے راست کو کبھی پکا کے	پر صبح ایک ایک کی بادن پر آئی	بیتابانہ جیب تک کا بھی کاٹو ہم	رہی ہماری آہ بیہودہ اور تماشا گئے
تا آئے تیغ زن وہ مگر میسے نہ لگ گیا	کیا کیا نہ زخم اپنے جگر پر لگا کیے	جیتے کی نظر تیر دہ پر بیہودہ آہ	اس چشم اشکبار سے دریا بہا کیے
تیرا ہی سحر حسن وہ بازار ای عزیز	یوسف دا گر کنعانی جسے جا کیے	بن دیکھے اوسکے گھر کو پھرا آہ کر گیا	کیا شعر سے اوہر کر اسد ہر کر بھی
۶۱۵	روز شمار تک نہ شمار اوس ملک کا کرو	جسوقت اوسکا وعدہ پہ گھر بان گنا گئے	۱۱
جوش گریہ سی کب اپنی چشم تر خالی ہوے	یہ اوسکا طوفان کہ ہمانو نوح کا گھر خالی ہوے	نقش ہر سب قالان فقہ گر خالی ہوے	میرا کیا شہر خموشان خموشان ہا ہا
چاہیہ پھرتے ہیں وحشت میں جو دیوار تری	کب ہجوم درد رسوائی ہی بام در خالی ہوے	غالب اوسی اوشاب اپنا کا دست بر سر ہے	سینہ خالی ابا دانست پریشان ہے
اب تو دو نو میں نظر آتا نہیں اک قطرہ خون	یہ فشار دست غم ہی دل جگر خالی ہوے	کل تلک بیمار غم تیرا جو دہ بہتر ہے آہ	بستر اب آج اوسکے ای خبر خالی ہوے
چین کیا زندگی کو دی سحر ہی ہم کر آہ	دیکھ یہ دلکہ بہر سی کب ہم عمر بر خالی ہوے	بسکہ ذوق شوق ہی ذوق پیغام اجل	آمد ستم کہاں پیغام بر خالی ہوے
تم حنا ملتی تھی رہان دو آتہی ہاتھ تک سچ	جب ہوے دست تو یا ہی ہمدگر خالی ہوے	بگہی ہاتھ اوسکا جگر پر ہاں منہ دھو رکھ تو	ہاتھ بھر خالی ہو اور تم اوسکا خالی
۶۱۶	کہہ غزل اک اور سر مضمون دراز کیا ہوے	نسخہ دار سی ہر شعر کو خالی ہوے	۱۱
شکل دو لاب اپنی کہ سکے چشم تر خالی ہوے	اشک بہار آوے گر بیچارہ دیدہ خالی ہوے	چرخ کو جسکی نالہ غم کی گھر خالی ہوے	سینہ کر اوسے ہم اندر دل جگر خالی ہوے
ای بر یدہ تر دیوانہ اسوقت کیا کرتا	تیر نگاہ یار کی تیغ زبان ہوے	کاش اوسکی آنکھ کی نرگس کی جگہ	گر تو بیسنگی گئی تیرا گھر خالی ہوے
ہم پر یہ تو نکو نہ کچھ ہم سے ہو سکا	یاں گھر اک مترجم عبرت بہر خالی ہوے	جیتے گی یا ہی کرتی ہی جو ہر ان آیہ	قاصد ہی یار بیدل کرتا خبر خالی ہوے
خاک خاکل حضرت یہ کیا ہی ہوا فوارہ سان	گوخزانہ کتنی ہی ای ہاتھ زر خالی ہوے	کب جوا بخط سی ای ہاتھ ہو اسکا	جب گرتب دانش نصیحت نامہ بر خالی ہوے
کاہدان درکار دان و ہاد ہی شمل جرس	آہ اک ساعت ہر کب ہم تو کہہ کر خالی ہوے	دیکھ ہر ہر شرن بنبر سب ناز اوسکی	نیچے اوسکا ہی کیسہ ہمیشہ خالی ہو
۶۱۷	یار بن تانی کر حرا تا ساغر ی کیسے ہو	کیسہ ہو اوسکا بر یگا ہا چشم تر خالی ہوے	۹
تنگ ہو اوسکا بن ملک در دن ظرف یا	اک صدا آ لا امان نکلی در و دیوار سے	مسکینی کا شش تہا جسکا بیسر یار سے	خون کر اوسکا ہی ہوا یا بن رو رہے
درد دو لیسکر ہی جو ہر ہر ہب مرگ آہ	دمدمہ دراب موتب ہی بہا گی ہی اس ہما سے	یا ن ملک ہی ہی اسکا ہر آہ دل کہ گر ہی زمین	یار کر ہی کو بیدار بطاہم اغیار سے
کس بھبوا ہم آتی لگ گیا ہو دل	اوسکی ہین ہر اشتر ہی آہ آتش بار سے	یان ملک محو خیال یار ہین ہم کر ہوا	داشتا مطلق نہین ہم دیدہ بیدار سے
گہہ خوبان عشق سی پر زہین گہہ ہو	گاہ کمتر چا ہہ ہی جا ہی ہین لاچار سے	بات کرنے کہ حشت سی ہر ہن اڑ ہین تو کس	جیکو ہو اڑ ہین ہم نہ ہو ہے کہ ہی کار سی
۶۱۸	عالم ہستی ہین جرات پرہ غزل اک اور سہی	زر کیفیت اوسکا ہی ہر ہر شعار سے	۱۳
گھر کو یون جارہین کیلی ہو کہ ہم اہر سے	مست نرگس کو تو اس جون خانہ خمار سی	نسبت کرتے کرتے ہم آخر گی تم تو رے	پر زہ تو اوسکا ہو خاموشی لب گفتار سے
جنبش لب کی غم ہی ہو گئی شمار تو	بات کرنے کا ہی ہر ہر تیر اوس بیمار سے	دل جگر کر تے ہین تو ہا ہم بیان دو عم	جیسے تم کو ہار کو صحبت ہو ناتمدار

۔۔۔ شعلے سے ہاتھ دار سے	گر کہوں میں جان لب ہوتو ہنس کر	
ہم تو گنج تنگدستی میں اسی میں نادار سے	جشم سے طوفان اشک اٹھتا ہے جب آتا ہوں یاد	
جیسا اوپر دیکھتا ہوں تیر کو جو دیوار سے	ناصحا کر فوج نگاہ بیپر ہاتھ ہوتو اب	
دیکھ کر مصطفیٰ ہی بیٹھ شد رو بیمار سے	ہو خریدار جو حال اسد اوس جنس کا	
۶۱۹ عاشقی میں ہے امید مرگ جو جانے لگی	کوئی دیوار جا نہ ہو آہ اس آزار کی	۱۱
ہر آئینہ دو کمل گئی تو بے جمعنی ہم سے	اے چشم ملی خاک میں کیا پارہ دل آہ	
بس تمنی یہ اوسکی گنتی ہوں دم سے	تار نفس شمار رہ مکاں ہو جسے شمار آہ	
کیجیے ہم تو کہیں میں ہو یکجا نہ ہم سے	جیسی اگر ہوا تو ہوا تا بخ میں نہ جا	
اک عاشق و معشوق میں جو ربط ہے ہم سے	یعنی کہ گہ دوئی کی ہے یہ بات اسیطرح	
کب اوسکو تا خونہ طلسمات ہے کم سے	ہم پر بہ کسی شخص کا الطاف و کرم سے	
۶۲۰ شب کہ برق سوز دل سے زہرہ ابر آب تھا	تا سحر بالیں پہ جشم چشم نجم شب تھا	۱۱
رشتہ ہوتے کعبہ خواہی میں زنار ہے	طرہ ہر شب دراز و دست شانہ کار ہے	
نالہ جز حسن طلب اے ستم ایجاد نہیں	کیونکہ خوبان کو ہم پر مہربان کرتے	
جلوہ بیدادی ہے ناز حسن جان لیوا ہے	خوش نما ہو دست بستہ بیکساں کی ادا	
عاشقی صبر طلب اور تمنا بیتاب	دل کا کیا رنگ کروں خون جگر ہونے تک	
۶۲۱ قیس و فرہاد کا ہے ذکر مگر ہم سے	لوگ بیہودہ جلتے ہیں ہم سے	۸
یوسف اوس کو کہو اور کچھ نہ کہے خیر ہوئی	جوں قلم سر کٹتے ہے ہر بیزبان تیرے آگے	
خوبیٔ تیغ یہ کہ جوہر نہیں رکھتا اپنا	کیونکہ خوباں کو نہ ہو تیغ ستمگر تیرا	
ہم کہ رکھتے ہیں سر شک و دل و دامن لبریز	دیدۂ و دل کو ہے ہر وقت تماشا تیرا	
قیس تصویر کے پردے میں بھی عریاں نکلا	کتنے ہی رہ گئے تصویر بنا کر تیرے	
۶۲۲ غزل		۸
ہے کہاں تمنا ستم کہاں تمنا کرم کہاں	وہ نہ سن کر کچھ سنے تو کیا کہے کچھ کہا کرے	
ہے وسعت سعی کرم کہ ہر دو عالم	مجھ سے کہا برا نہ کرے تم سے کہا کرے	
ہے کہ ہے نہیں ہے ہے نہ ہے ہم کیا کہیں	دل میرا سوز غم سے بلا پا کیا کرے	
ہے وہ غرور دوست کہ آئینہ دیکھ کر	اترائے پر نہ آپ سے کوئی جدا کرے	
غیر پھرتا ہے لیے یوں ترے خط کو کہ اگر	کوئی پوچھے کہ یہ کیا ہے تو چھپائے نہ بنے	
اس نزاکت کا برا ہو وہ بھلے ہیں تو کیا	ہاتھ آویں تو انہیں ہاتھ لگائے نہ بنے	
کہہ سکے کون کہ یہ جلوہ گری کس کی ہے	پردہ چھوڑا ہے وہ اوسنے کہ اٹھائے نہ بنے	
موت کی راہ نہ دیکھوں کہ بن آئے نہ رہے	تم کو چاہوں کہ نہ آؤ تو بلائے نہ بنے	
بوجھ وہ سر پر ہوا ہے کہ اٹھائے نہ اٹھے	کام وہ آن پڑا ہے کہ بنائے نہ بنے	
عشق پر زور نہیں ہے یہ وہ آتش غالب	کہ لگائے نہ لگے اور بجھائے نہ بنے	
۶۲۳ ہے بسکہ ہر اک اوس بت شیریں دہن کی	ہر بات پہ کہنا کہ تو کیا تیری سخن کی	۱۱
ہر بوالہوس نے حسن پرستی شعار کی	اب آبروئے شیوۂ اہل نظر گئی	
ہر چند ہر اک بات میں انکار کی آدت	یاد آتی ہے روز اور کہ اقرار کی آدت	
شرمندۂ احسان غم عشق نہ ہوتا	میں کاش کہ جیتا رہتا بیمار کی آدت	
۶۲۴ ہے کہاں تمنا ستم کہاں تمنا کرم کہاں	وہ نہ سن کر کچھ سنے تو کیا کہے کچھ کہا کرے	۸
ہے وسعت سعی کرم کہ ہر دو عالم	مجھ سے کہا برا نہ کرے تم سے کہا کرے	
ہے کہ ہے نہیں ہے ہے نہ ہے ہم کیا کہیں	دل میرا سوز غم سے بلا پا کیا کرے	
ہے وہ غرور دوست کہ آئینہ دیکھ کر	اترائے پر نہ آپ سے کوئی جدا کرے	
غیر پھرتا ہے لیے یوں ترے خط کو کہ اگر	کوئی پوچھے کہ یہ کیا ہے تو چھپائے نہ بنے	
اس نزاکت کا برا ہو وہ بھلے ہیں تو کیا	ہاتھ آویں تو انہیں ہاتھ لگائے نہ بنے	
کہہ سکے کون کہ یہ جلوہ گری کس کی ہے	پردہ چھوڑا ہے وہ اوسنے کہ اٹھائے نہ بنے	
موت کی راہ نہ دیکھوں کہ بن آئے نہ رہے	تم کو چاہوں کہ نہ آؤ تو بلائے نہ بنے	
بوجھ وہ سر پر ہوا ہے کہ اٹھائے نہ اٹھے	کام وہ آن پڑا ہے کہ بنائے نہ بنے	
عشق پر زور نہیں ہے یہ وہ آتش غالب	کہ لگائے نہ لگے اور بجھائے نہ بنے	

پہنی ہر اُس کا ہے دھجر اُ جو سہر ا	گو یہ کہ ہر منہ پر تھا تصویر طلا کے	بجلی ہی تڑپا ابر کی یا چمکی ہے جراُت	اوس سر سے کہ تقدیس ہی زنجیر طلا کی
۶۲۳	غزل		۵
گمان تک اپنے منہ سے نہ کی تو پار کو میں	کبھی تو یار سے ان نے ہوس کی کو میں	سو جا ہے گر یہ مینا گو یا ن کس کا	کف افسوس ملکر شوق کی نمود کو میں
طلسم ہے یہ تغافل فریب ہوسی ہیں کچھ نہ پایا	قدر اپنی تو ہم نے بار ہا بار کو میں	نہ رکھ یہ جوان شب بہ ہو ہا نہ اپنا	جو انگشت تصور سے کف ، ادا کو میں
گمان اپنا یہ کہ جو گہ سر پہ اوس گلی کی	ہزار بار عبث نقش کا دھو یا کو میں	غریب و افتادہ پر نہ گو نہیں ہم عالم	گمان نکسا ہا نہ کر کر یاد کی ہے بار کو میں
جو شت اشک گر کہ کنا رہ تہ کو ہے	بر نگ آبلہ اس جنس کو نہ تا کو میں	غزل یہ تم نے پڑھی ہے غالب کہ اس زمین میں	کہ ہر یہ نکر کہ نہ ہوں غزل شہار کو میں
۶۲۴	غزل		۹
ان	نہیں ہے یہ تن بے سبب زرد پیارے	تمہی ہم نہیں جاں بلب زرد پیارے	نہ ہو کیوں مرے تن کا یا زرد پیارے
جز رہے ہیں زخمی ایک شوخ بے پیر کا	نمک ہر ہم کا جا بجا ہے انگبیں کو میں	جو زخمی کر مجھ کو نمک گیر فگار کا	تو ہو تا ہو ہر سو ہیر سے خا کو میں
جو ہے ہو ہے ہے پا کے ہو ہے نگاہ	تو بر دہ ہیں خاک کیا کف دار کو میں	بیا بانیں نہ پیدا سر خار کو میں	
بجز داغ سیہ سو جو تو کیا ہے حاصل دو	غبار ہا نہیں لیکر و ہم و دینار کو میں	شب و روز اس تصور میں کو ہیں یا کہ چمکی	کف پر کسے دیدہ بیدار کو میں
۶۲۵	ہم غزلی سیکھ ہیں ہو جا کہی حرا	تو کب کہ کہ ہے کہ ہے ہے ہے ہے	۱۲
ہے غیب میں جو حضرت کہ شہود پر ہو لوی	یہ میرے قتل ہو نہ ہو مر پر تقدیر ہو لوی	وہ جا کر تا ہر باتیں ہیں دل	کہ گو یا ہو لو بصورت کہ آئینہ ہو لوی
دیوانا ہو ہیں بلبل تصویر ہو گو یا	غمی سے میرے زباں پر ہے کچھ نہ ہو لوی	صبا کا نہیں ہے سر کیا نہ پا ہے	کو تو ہو تو بلبل آج کیوں کہ گلشن
ہے ہے خدا نہ ہو ہے ہے ہے ہے	یہ دیکھ کر جب اوس کو ان قاتل کرا تیر ہو لوی	ہے ہے ہے ہے ہے ہے	تا ہے کہ قتل رع خونخوار پر ہے
ہے ہے ہے ہے ہے ہے ہے	وہ کہاں کہ ہے ہے ہے ہے ہے	ہے ہے ہے ہے ہے ہے	ہے ہے ہے ہے ہے ہے
ہے ہے ہے ہے ہے ہے ہے	ہے ہے ہے ہے ہے ہے ہے	ہے ہے ہے ہے ہے ہے	ہے ہے ہے ہے ہے ہے
ہے ہے ہے ہے ہے ہے ہے	ہے ہے ہے ہے ہے ہے ہے	ہے ہے ہے ہے ہے ہے	ہے ہے ہے ہے ہے ہے
۶۲۶	غزل		۱۱
ہے ہے ہے ہے ہے ہے ہے	ہے ہے ہے ہے ہے ہے ہے	ہے ہے ہے ہے ہے ہے	ہے ہے ہے ہے ہے ہے
ہے ہے ہے ہے ہے ہے ہے	ہے ہے ہے ہے ہے ہے ہے	ہے ہے ہے ہے ہے ہے	ہے ہے ہے ہے ہے ہے
ہے ہے ہے ہے ہے ہے ہے	ہے ہے ہے ہے ہے ہے ہے	ہے ہے ہے ہے ہے ہے	ہے ہے ہے ہے ہے ہے
ہے ہے ہے ہے ہے ہے ہے	ہے ہے ہے ہے ہے ہے ہے	ہے ہے ہے ہے ہے ہے	ہے ہے ہے ہے ہے ہے
ہے ہے ہے ہے ہے ہے ہے	ہے ہے ہے ہے ہے ہے ہے	ہے ہے ہے ہے ہے ہے	ہے ہے ہے ہے ہے ہے
ہے ہے ہے ہے ہے ہے ہے	ہے ہے ہے ہے ہے ہے ہے	ہے ہے ہے ہے ہے ہے	ہے ہے ہے ہے ہے ہے

...ن کو یہ سا ہر دل انکا ڈنکا ہی	انجو نیچر ہی سکو فکر دلدار ڈنکا ہی	خاک اوس بن بی گو سیر گل گلزار ہین	دیکھتا ہون گل جدہر ہی تیر نگاہ ہی
...پہ پیر اوہین دم مارتی	دیکھیو کیا ضبط ہم نمدہ کر مارو ڈنکا ہی	پھر گو منہ پر ہی جیا سکی کیا مرنے	رنگ رو تغیر کر پیا اوسکا مخمور ڈنکا ہی
...ہیر تیا کہ جسکے یا فتہ ہین پنجہ	نہ گلا ہی یار کا سمجھو نہ اغیار ڈنکا ہے	کوئی دل پھر تا ہی اپنا گو کرین خوبان جفا	عشق خلقت مین ہمارے ان سے کار ڈنکا ہی
...ہی اوسکا ابجو ڈنکا ہی تصور کیا کہین	سا نا کس کسطرح سی ہمکو تلوار ڈنکا ہی	کیا غضب ہی دلکو لگجانی تیغ ابرو مین ہوا	اور جو ہی عاشقی سو کام ہشیار ڈنکا ہی
...ہ کیا تیری بعض عشق کا یا نتک مر مر	اوس سے بہتر حال اب اوسکی پہ ستار ڈنکا ہی	غمزہ ی ...ہ تیر مین جا دیجا ران	شغل بہلا ذکر دلکی میری شمار ڈنکا ہی
۶۲۸	پڑھ غزل اپنے شعار اہل سے بہتر اور تو	چپہ نہو جا تیرا ارادہ اور کچھ یار ڈنکا ہی	۱۲
...حالت اب تیری گرفتار ڈنکا ہی	خاک تبلا دون جو نقشا وہانکا دلدار ڈنکا ہی	کہنے کو تیرے آ کہہ آ تی ہی سو اوسکو حضور	دیکھیو احوال کیا ہے تیرے طرفدار ڈنکا ہی
...یا کا اب اوسکو کیا منہ لیکر مین دعوا کروان	جسپہ دل سکے طرح سی سر طرحدار ڈنکا ہی	درد دل سوز جگر شیرین لبونکی دفع ہو	لیجیو محبکو مین درمان ان ازار ڈنکا ہی
...ی طبیب اب کیا کہون بیمار دکا بیان	ایک یہ آزار مجھکو فکہ آزار ڈنکا ہی	کوئی ملوا دے گلا اوسکی خونخوار کر گیا	فکر مرہم بس یہی ہم سینہ افگار ڈنکا ہے
...وام مین کس کس کو لایا تو قیامت ہو گئی	جا بجا ذکر تیری ہی گرفتار ڈنکا ہی	کیا بچا ہے سنگرون مشکون مین اوسکے بزم مین	فرقہ عشاق بھی فرقہ گنہگار ڈنکا ہے
...دل بچا سکتا ہی کب اوس چشم پر فن کے	فن عیار مین وہ اوستاد عیار ڈنکا ہی	گر ہو بازار یوسف بیچنے اگر سر دھر	آجکل انبوہ یہ تیری خریدار ڈنکا ہی
...جب بندہ آنکھو سی ہو تب وہ قاتل کو	دانہ تسبت کیا نصیبا ہم گنہگار ڈنکا ہی	جسجگہ پہ تھے ہین جرات ہم یہ بعض چشم یار	وہ محلہ شہر مین مشہور یہ ڈنکا ہی
۶۲۹	غزل		۱۱
...بکہ گلچین تی سدا عشق کی ہم بستانکی	ہوا تو کر ہی تو نواب محبت خانکے	وصل کرون ہی ہمنے کا نپ اٹھا ہون بیٹھے	یاد آتا ہین وہ شدے جوش ہجرانکے
...یکہ عاشق کو نہ عشق کہیو ہے یار	یہ غم عشق نہ در پہ ہو کسی انسانکے	ہی دعا مین بت قاتل کے لب زخم مرا	دیکھیو بہر خدا اسکو نکوئی ٹانکے
...آگہ تری رستہ ہی ہو اک چاند سی صورت آگے	ہون تصور مین جو اوس اپنی مہتابانکی	منہ ہی منہ مین اوسکے کہتا ہون مین کہ دیکھیو	جان قربان گیا نیر ی لب و دندانکے
...یکھتا ہی یون اوسی سینہ مہ چاک سی دل	گل کو بلبل کوئی چون چاک قفس سی جہانکے	وہ گئی دن جو گذرا نیا تھا سو جانا فانی	اوسکے در پہ ہمکو کرنا پڑا ہی بہانکے
...ہون پہ پروانہ نکالا ہی ہین یون گھر سے	اپنے در سی کوئی دیوانکو جیسے ہانکے	کھل نجا دیکہین کچھ بات خبر اغافل	نہ یہ دیوار ہی اوسکی نہ کوئی منہ کو دانکے
۶۳۰	اتبو جرات ہی یہ رتبہ غزل ہندیکا	کہ شوش ہوئی سنکر شعرا ایران کی	۱۲
...دست وصال دیکا کیا جا کیا کیا	اپنی سی کل یہ خوشی آپ ہی لڑا کیا ہی	غافل ذرہ خبر لے کل سارے رات تجھ	بستر پہ اپنے کوئی بیٹھا اوٹھا کیا ہی
...غم آج ہی نہین کچھ جب سی ہوش مین ہیدا	دکھہ اک نساک ہمکو پیر سا کیا ہی	رفتہ اخیر ہو ایک ٹھوکر لگا چلا تو	یہ ظلم تو فلک عالم مجھ پر نیا کیا ہی
...ر یار ہی خزان آ اے اجل شتابی	جینے تو زندگی سی اتبو خفا کیا ہی	لڑنے سوا اوسکے دلسی کرتا ہون یون نسے	آپسمین ایسا جھگڑا اکثر ہوا کیا ہی
...غیر ذکر گرم صحبت ہے یکدو اوسکو دل کا	کیا کیا جلا کیا ہی کیا کیا بنا کیا ہی	سینکہا جو کل سیاب دان نہ جانا	دل سکے رات مجھکو کیا کیا کہنا کیا ہی
...دہ ہو کو تیری کرتا ہی سیر تک	آہین بہر کیا ہی گریان گنا کیا ہی	حیران ہی عقل میرے کل شیخ و مت کر	کیا گا کیا ہی مرد ہی بیٹھا سنا کے
...منہ دیکھکر اسی ایسا حیلہ کیا ہی	دہوکہ مین جسنے مجھسے ایسا گلا کیا ہی	پوچھو نہ ہجر کی شب جرات سی ہو رہا ہے	دل سکے رات جانے کے

پرنگست مع گرانش ہر استخوان پر ہے	جو کچھ ہے جوہر مین ہمارے وہم و زبان پر ہے	گمان وہ مرغ مین اور چھپی اوسکے	مگر شکستہ پر اوسکا آشیان پر ہے
ذرہ تو گھر سے نکل تو کہ سو خرابی آہ	تری نہ آنی ہی کس کے خانمان پر ہے	جہان تیرگی گر فغان کل جلی ہے تیرے	اب ایک نالہ کا تو وہ مدعا دوش کا پر ہے
خبر مریض کی تیری ہے نہین کچھ اور مگر	یہ دور چشمین تیرے کہین مین اہل جہان	جو کچھ ہے آج زمین پر کب آسمان پر ہے	
گیا یہ ہاے کہون اب کہ صحن مین کوئی	گہر اسم اور کوئی بیتاب نردبان پر ہے	دلا خموش نکرا اوسکے زمین فریاد	خیال سب کا تری نالہ و فغان پر ہے
ہری ہے طالع خوابیدہ کی کسی کو نیند	کہ حرف ہمکو عدم کے خفتگان پر ہے	کیا رہ دور کہ ہاتھہ اپنا اور دامن تہا	اب آستین ہی سر اپنے خونفشان پر ہے
اوسی تو نوعت کا ہی اپنی صورت سے	اور اس گمان مین ہی جسم جانفشان پر ہے	کہ اپنی دلمین یہ اب بندہ گیا ہی اگر وہم	خیال یار ہی مہمان اوس مکان پر ہے

۶۳۲ — ۸

جو گھر ملا کی کیا حال اوسنی جرات کا	رہا کہین نہی یہ بیدادگر مکان پر ہے		
چین سے پھر کیونکر ہاں جیا ہو کہ کہٹکا سوئے	دل تو جا ہی ہی کہ خوب ارس سے لپٹ کر سوئے	وصل کی شب نیند نہ ہی گر تمکو آتی ہی تو جان	درہ نہ ہی دو شبہ کو اولفت کی سوئے
یاد آتا ہی یہ کہنا جب تو اوٹھ جاتی ہی	اپنی ہٹ تو رکھہ چکی لو اب تو ہٹکا سوئے	وصل کی شب کچھ نہ نکلا آرزو کی دل بھلا	اسقدر رویا فرقت مجھسے ہٹکی سوئے
شب ہی آخر بادہ نوشی تا کجا اے مے کشان	آبھی خالی ہو گئی ہٹکی کی ہٹکی سوئے	کچھ نظر آتا نہین ہی خواب مین خریدار یار	دیہا تین اوس زلف پیچ اپنی جو ٹکی سوئے
ایک شب ساتھہ اوسکے گر سونا میسر ہو تو ہاے	شام سے تا صبح کیا کیا چمت کر سوئے	تم جو کہتے ہو تو جرات سونگہ تم پر ہر سا تھہ	تو زبان بہر خدا اب یہ پلٹ کر سوئے

غزل

۶۳۳ — ۱۲

جسے کہ تم پاس نہین جان ہمارے	نہ پرسش ستمگاری ہین نہ دسمان ہمارے	پر جسپر کوئی فضل ہین جو مہکو تو لیوے وہ	سا تھہ اوسکی ہی آمین ہین یہ جان ہمارے
قاصد جو گئے تم سو گئے راہ ہی ہمارے	خط پہونچے نہ وہانتک کسی عنوان ہمارے	یا آیا نہ اور جان چلی تن سے تو یارو	کیا فیر نکلین گے اب ارمان ہمارے
تم وعدہ پہ خوش آئے کہ شب صبح ملک جان	دروازہ تک آہٹ پہ رہے کان ہمارے	دیکھا یہ کسی در پہ کہ جون رخنہ دیوار	رہتے ہین کھلی دیدہ حیران ہمارے
اے حضرت عشق آپ کر کیا کیجیو برائے	ہو گی نہین دین اور نہ ایمان ہمارے	یہ خوبی طالع ہی کہ جیتا وہ در اسے	جب دوست ہوے یار کر دشمن ہمارے
ملکو کوئی جو مجھسے تو کہے وہ	واللہ یہ مطلق نہین شایان ہمارے	آیا ہی نظر معترف سو جیسے تمہارا	تم سامنے ہر رہتے ہو سر آن ہمارے
گر حرف غلط اسکو سمجھتے ہو تو اچھا	رکھہ دیجیو اپنے سامنے دیوان ہمارے	اب ہی ہین ہی یہ درد غزل کہتے ہو جرات	جس سے کہ سخندان ہون ثنا خوان ہمارے

غزل

۶۳۴ — ۱۳

قاتل جو مزہ یار ہو تم جان ہمارے	سب زخم بدن پر ہین نمایان ہمارے	کچھ اور تو وحشت مین نہین تن پہ مگر ایک	جوان طرق گلا پر ہین گریبان ہمارے
کس رشک سے کی ہین جمیعت نے پراگندہ	سایہ سے لگے بہاگنے یاران ہمارے	اب بستر غم پر جو نہین جنبش فرکان	فتحہ ار ہے جیب بغل مین حیران ہمارے
بجز ضعف محبت نہین بسمل کی تجا نیر	اے گل تری ہنسی سے کہلی کان ہمارے	گذرے ہے جب اوسکی لب و دندان کا تصور	نیچے نہین رہتے لب و دندان ہمارے
اوس رشک پری کی تصور مین مرن ہم	مرقد پہ ملایک پر ہین قران ہمارے	عشاق کرین گر طلب موتو کہہ وہ	کم بخت یہ مین خلق کو درپان ہمارے
نعش کو مہا تو نہ ہو تکیہ پر بان ہمارے	لین کیون نہ قدم سے مورے پہ نشان ہمارے	صد تو ہین ہو ندید و جو کہو تو کہہ وہ	منہ دیکھیو یہ ہو تو فدا جان ہمارے
زیبا دہ	اک آن ہی گھر آنکی مہمان ہمارے	بس غلبۂ شوق نہ کہا تا کہ ان ہون	بیجا صبر اب تو ہو فدا جان ہمارے

۶۳۵	منظوم حال دل کر گفتہ کیا ہے	کہ ہو گئی حیرات کے دیوان ہمارے	۱۰
عشق کر تم ہی مکان اجاڑ کیے	یہ جو لہو سر چڑھا ہے فرقت تمہارے	خیال اوس کا جو تھا لب جو سب ملا کے	سو خوار ہین کہ تو ہے تو ہنسی ہے ہمارے لیے
کہ زہر مین شیشہ نتی ہی غیر دیسے	سو جب کہ تم ہی ہو وہ دیکھ سب تماشے	نیز نگہ کو کنار ہے گلون پہ ہے	کہ بزم ہی ہے غیر اور سکوت کنار ہے
پھر جب کہ ساری بزم کا تماشا ہی ہے	نہ رہے ہاتھ مین ہاتھ اوسکا چھوٹ جاتا ہے	کہین بین دیکھ کہ اوس نے چھ پوٹ چھپکے	طلسم دیکھ کہ ہے منہ پہ ماتا ہے
وہ کافر اوسکو ہر اس دل ہے ہمارے	ہزار دن ہے دل عاشق باتین ہمارے لیے	کہا جو مین نے بارس شب ہے سنا ہے آج	کہ مول آپنے خنجر کے دو ہے ہمارے لیے
تو کیا کہون کہ وہ منہ سے تو کچھ نہین بولا	نگاہین بولین کہ کہتے ہو کیا تمہارے لیے	نہ نکل گو سر زور باتون مین جرأت خلق	سخن کو دستگاہ ہم اور سخن ہمارے لیے

غزل

۶۳۶			۱۲
جو بین چیر تو کی تو نے بیکسون کی حمایت کی	گئی وہ بات کہ ہو گفتگو کوئی ہمارے ساتھ	اور ہی ہے اور ہر شب ثاقب آتا ہے	یہ ہو پہنچے آسمان تک مسیحا آپنے آہ و بکا کی
یہ دل کمبخت یاد پہنکے نہین ہے لائق تسلی	کرون کیا پر مجبت ہے مجھے بہلون یاد کے	سمجھکر لوگ کرتے ہین بیان آپنے	ہوا ہے جیتے جی صورت یہ تم پر مرنے والے کی
بنا یا علقہ عنبر سے خسار خوبان نے	مگر ماہ نو ہو تو ہے یہ وجہ ہار کی	وصیت سے یہ کہہ گشتہ زبان سے کی	کہ مجکو دفن کیجو جہان ہی مرکار کے
پھر اوسکا کیون نہ جیتا پر برین پر پر سے	کہ دیکھو آہ تو پر خود ہی شکل جہاز کی	دل اوس کا فرنگہ ہی جا ہر آہ دیکھی کیا ہو	کلیجا کر دیا ہی ٹوک پر اب آہنی سہار کر
دل پر داغ ہی نگر گر ہی یون خوشی آلود	زمین پر تپان جنگ شہر ہے بن لالہ کی	نہ اوس بیرحم سے ملتی تو کیون خاکسار ملتے	خرابی ہی یہ از خود رفتہ آپنے سر پڑی ہے
کہ پہر اور بدر ہین پہر دو سیکے گھر مین جا نیکو	ہوا اک عبد سے جس شوخ کو گھر سے نکالے	بغیر قوافی پڑھ غزل حیرات ایک اور اے	کہ جس سے ہو ز آپنے حالت شعر والے کی

غزل

۶۳۷			۱۱
جو خواہش اوس سے آنکھون مین کرون نظرین ملانے کی		تو کہتے ہین بنا ئے تو نے کیون صورت دلوانے کے	
دلا جون شمع ہے یہ بات آفت سر پہ لانے کے		کہ اوس بزم جہان مین جا نہین ہے سر اوٹھانے کے	
جواب بے آن پہنچو تم تو پیارے خیر ہے ورنہ		قلق سے دل کے یان پہونچے ہے نوبت تلملانے کی	
جہان زخمون پہ چھڑکا سودہ الماس جاتا ہو		کسے وان گھایلون کے فکر ہو مرہم لگانے کے	
لگے ہو جب سے تم یان سے نہین سدہ بدہ ہمین پیارے		نہ جینے کے نہ مرنے کی نہ آنے کے نہ جانے کے	
وہے لیل و نہار اور ہے زمین و آسمان و ہے		پر اوس بن ہو گئے کچھ اور ہے صورت زمانے کے	
یہ جنبش آتے ہے وہ جعد مشکین جب تصور مین		تو دل پہ چوٹ لگجاتے ہے کیا کہا تازیانے کے	
جواب نامہ کے کیا پوچھتے ہو دہان سے پہر آکر		بہ نفت مصلحت دیتا ہے قاصد باز آنے کے	
خوشا حال اون کا جو خم خانۂ ہستی مین رکھتے ہین		پر سنگ شیشہ مے کیفیت آنسو بہانے کے	
کہ شکل زخم ہم آفت رسیدون کے یہ صورت ہی		نہ سہنے کا مزا ہے کچھ نہ لذت مسکرانے کے	
یہ جی مین ہے کہ حیرات اک غزل اور ایسی اک پڑھی		کہ جس مین بات نکلے شوخ کی شوخی جتانے کے	

غزل

۶۳۸

کہ وقت نزع آ کہو نگاہ بر بہانہ کیجئے
یہ سوچ خوب صورت مجھکو دیوانا بنا دیجئے
بہلا تو سکتی ہے کیوں آبستہ یہ اس حیرانی کو
بر لگتا ہے کیوں آبستہ یہ اس حیرانی کو
ہر بیت تم سے ہم یہ کہتا ہر کہ بس یار ب
او نہاں کیجئے یہ طاقت نہیں اظہار کیجئے
خیر چپ ہو رہ گئے ہم کیجئے اور سکا آپ کیجئے
گئے وہ دن ہوا اب طاقت نہیں فرقت کی

۱۲

دل وحشی کو خوب آشفتہ سا ہے پیچ کیجئے
جو در پردہ کہو ہم سے ہر اس کو وہ فاش
کہا کی کہنے کا ہے کیسا مارے جا ہر کہ
میرا دل کل کہ جو شوخ سے پیچا کیا ہم
کہ تم ہر گز کرو از راہ بے ہنا نہ کیجئے
کہ تم سے صد درد و محبت تو دعا کیجئے
سوائے عدم کہاں قانوت ہے اب انسو بہانے
کہو اتنا دعا کیفیت کچھ دل لگانے کیجئے

غزل

۶۳۹

صبر عاشق کو کہاں ہوتا ہے شہر رہے
اک تمہارے پاؤں الفت ہوں محمود رہے
اختیار اسکا نہیں ہو کیا کرے مجبور رہے
تو ہو فنا ہی فرمان یا پیر ہو مرشد رہے
زندگانی سے خفا تو نہ ہو اسے ہو رہے
وصل میں کیا زندگی ہو دے کہ ہو میں مر رہے
کام دل کیونکر بر آوے ہے ناکامی کیا

۱۱

ہجر کے تین ہیں اور بانین تمہارے ہو رہے
کوئی آوے کوئی جاوے کام کچھ ہمکو نہیں
جان آپ ہی ہے کچھ ہے گھبرا کر تو ہو نہ جان
آہ ننگ تفرقہ سے شیشہ دل چور ہے
جنبش پا کا نہیں مقصد و منزل کوئی

۹

ہمون تعریف مرگ میں جسکو رستہ تو دور ہے
فصل گل ہے گو یہ بیچو یہ تو بہتیکی
سینہ کو دل کیون نہ فرقت میں ہاں مضطر ہو
خانماں ہوا و جا گر کیون نہ جلوہ سے تر
دم رکا جاتا ہے جی میں جو گذرتا ہی نہیں

۱۰

ذکر جبکا ہو ہے وا سکا کیا مذکور ہے
بستر بندہ ہے ہمکو کاکب مقدور ہے
اب ہے آپ ہی سے جو میری زندگی منظور ہے
آہ ننگ تفرقہ سے شیشہ دل چور ہے
جنبش پا کا نہیں مقصد و منزل کوئی

۹

اوس پر تنگ مہر سی جو نور زمین ہے
اوس چشم زلگا کو وہ سا دکی سی خبر ہے
مجھ کشتہ جفا کو نہ گر وانا یا نصیب ہو
اوس دشت پر خطا کو دیوانی ہیں جسکا
اوس کے حضور دیکھو تو سارے جہانکو

۸

تیغہ سے اوسکی کوئی ہے باہر زمین ہے
مدت کو جو چھپائی نہ کہیے اوسی کی
تمنو کا اسکے زمین پر نقش نعل ہے
کیا ہی جی چاہتے جو غیر تخلہ ہیں

۱۱

پروانہ تک آیا ہی جو اس چہرہ خضر کو
شب کو بیابان کون ہے دیوانکو راہ
گاہ تماشا ہے تو دیکھ کاوہ سر کے تلے

غزل

۶۴۰

ابر جرات آئی ہی ہم غمزدوں کی مدد کو
گویا وہ آسمان سے بہتر زمین ہے
اب جسطرف کو دیکھو ادھر ہر زمین ہے
تیری گلی میں ہو تو ستمگر زمین ہے
اندیشہ خیال سے باہر زمین ہے

۶۴۱

ان قافیو نمیں کیا کہہ جرات تیہ تو شعر
ملک خیال کی ہے بڑی سرزمین ہے
کیا دفن زیر خاک تو نگر زمین ہے
گو چشمہ معین میں یہ تہہ زمین ہے
اب دیکھو جو ادھر تو ادھر زمین ہے

۱۱

شب کو بیابان کون ہے دیوانکو راہ
گاہ تماشا ہے تو دیکھ کاوہ سر کے تلے

ل زمین جس جسکے جاہا کیا	لیکہ ہمدم نہ ملا اوسکی خبر کرتے ہی	وصل مین ہمنے جا عشق ہی کل سا کرات	آگہین اوسپر کونکین ہمنے جو سر کھکرتے ہی
نت جگر کی ہی یہ خیر ہے تشک چشم	عشق زاہد یا دیوانہ ڈانگ گھسر کرتے ہی	ہم جہان حیرتی ہی ہر ہر کی ہمنے نیست کے	بعد مرن گاریو اک سنگ سر مزار کرتے ہی
یکہ اوسکو گرم صحبت غیر ہی	کہتے ہی آہ شندی سانس بہر بہر کرتے ہی	یون جگانا سو نرکی زیر چشم تر	گر بنا کرتا ہی کوئی جون کسی گلہ کرتے ہی
اگر جاوی تو جاوی دلکو پیش زنخدای	گرم تہی ہی جگہ جو ہی وہ خنجر کے تئی	ہی بچشم اوسکی تو عاشق کرسی صورتسی ہی	حلقہ چشم اپنا اوسکی حلقہ در کرتے ہی
۶۴۳	کل عجب عالم سی اس کوچہ مین حیرانی تہا	ہاتہ یک سینہ پہ تہا اور دوسرا سر کرتے ہی	۸
ر پہ کرون کیونکر گریبان کا نکرے	ڈر ہی کہ وہ کردا نہ دریا نکرے	مت باغ جہانین ہو دلا تو تبسم	ہو جائیگی جون گل لب خندانکا نکرے
آخر دل گم گشتہ کب ڈہونڈ نکالے	کوچی کرتے ہو خاک کو مین چہانکا نکرے	گہر آگر یہ تین کو مری پیرہنی کرا دے شوخ	کرتا ہی ہلالوا ہی جہان کے نکرے
نوبت جو مری قتل کی آئے تو وہ بولا	ایسی کو کری کسکو بلا آن کے نکرے	اک شب جو تری شکل کو دیکہی تو یہ بولی	مانند کتان ون مہتابان کے نکرے
اقدر ہی نزاکت کہ وہ دردیکہ یہ بولا	اوس در سی مین گذرا جو کرے کا نکرے	حیات غزل اک ایسی ہی کہ جو شوق جنون سے	جو لوگ کرین اپنے گریبان کا نکرے
۱۴۴	غزل		۷
ہ تمکو کری غم دلکو مری آنکو نکرے	نگہ مری حیاتی سو تو اوجہان کا نکرے	آئینہ مجہہ شوخ ستمگار نے یہ بات	کڑی الی یکایک دل حیران کا نکرے
ہان اپنے گریبانکو کیا وقت پر واہ	ناصح تو جہد کیجو مری داما نکا نکرے	تو دیدہ بینا ہی مرا سنگ مزار اہ	او بہکتے رہے ہو مین بیابان کا نکرے
ہو نہ یہ کہ دان کہینکے دل اپنا	یہ جاند ڈانکہی ہین مرجان کا نکرے	اے شوخ ستمگر تو کو جہین با سینہ صد کینہ	عل دلکی سینی تہا لوں آنکو نکرے
۶۴۵	کر نظم حال دل صد چاک تو لکہیو	ہو جائیگا حیرات تہا ہر ایوانکا نکرے	۱۱
رخسار پہ خط ہون دیکہے جگر جور کرتا ہے	ہون دیکہے ترسکی جگر جور کرتا ہے		
نیز مژہ گہین ہی کہ کہ ڈالے وہ قاتل	مانند کتان ماہ کو تنگ گہور کرتا ہے		
باد گل خزان مین باد سحری نے	جون غنچہ اوراق دل مجمور کرتا ہے		
پیرہن چھ پارہ ہوا دم گریہ	جون سوچ رکہی ہی دستور کرتا ہے		
عاجز ہون فدا اپنی کہینچو نہ تلوار	گر کہینچو تو کہینچو کسی مغرور کرتا ہے		
۶۴۶	جالیگہ ہین ان اسپر ہر جفر کو مری	نثر دیکہیو حیرات بہت اوسکو کرتا ہے	۹
سوز دل ہی جو ہر بار کہ در تک پہونچی	وہ سخن بات کہ ہر چند نگہ تک پہونچی	زخمی تیر نگہ کا تہا وہ مجہہ حال	کہا وہ شخص کہ سینہ کا جگر تک پہونچی
آہ اپنی پہونچ دیا عشق کی آتش نے ہمین	شمع ساں شعلہ اوٹہی نیستی تو تک پہونچی	شب دیجور سیاہ تر ہو شب ماہ کا رنگ	شہرہ حسن اگر اوسکا فرنگ پہونچی
دیکہیو سحر بلبل تصویر ہوا مرغ چمن	اب یہ بیکل ہی کہ منقار ہمہ تک پہونچی	منہ کہلا اوسکا کیا دیکہین بصد طول عمل	ہیچ ہر رشتہ سا کوئی ہو تو گہر تک پہونچی
خون تہا ہی ہو کہ رہی اوس قاتل کے	گر نہ بولو تمین سخن تیغ دو سر تک پہونچی	لب تک نامہ ہوا شوخ تو پہر کیونکر بہلا	ناتوان آہ مری کوئی اثر تک پہونچی
۶۴۷	حیرات اک اور غزل کہہ تو اوس نظر کر	جس سے شہرہ ترا سر ایک نگر تک پہونچی	۱۰

تا کسی رو سب سے یہ دل بار گاہ تک پہونچے	ہم اسیو اسطرح کس کر نہ تک پہونچے	آشیانہ بلبل جانبیں کا ہو جسپر کیون چرخ	جو ہو صدر صوا ہو شاخ شجر تک
خود بخود دلسے جو نکلی یہ تمنای وصال	یا الٰہی یہ مری آہ اثر تک پہونچے	مرتبہ کیونکہ نہ رونیکا ہمارے ہو بلند	اتبو حضرت دل دیدۂ تر تک
وان جو کچھ گنہ رہے سو ستم پر جو کیوسے	کل جو اوس شوخ کی ہم راہ گذر تک پہونچے	شکل موتی کی ہے کیا تاب مین آیا دل زار	جب کہ نیند کی ہیچ ہو سکی کمر تک پہ
بادہ قاتل ہی دین تازگی ہی دل کو	نظر اوس شوخ کی گاہے جبکہ نظر تک پہونچے	کیا بیان کیجیے حیرت کی نہ آنیکا سبب	کوئی بتا یا نہ کیونکر تہ تو تک
۶۴۸	ہی چال اوسکا کہ بتہ پا سے دسر جو اوپر	شام ہی قصہ کردہ تو سحر تک پہونچے	۱۱
دیکہنے نہی مجھ سا کوئی قاتل وائے	ہنسکی کتہی مین کہ آزخم جگر سلوائے	تا نہ ارلہ فا جان سر آتش سے	کہین رکتے ہین قدم عشق کی رہ
سو خرابی ہی گئی واون تو بہر گر کنان	ہم یہ اب کیون نہ نہین بار کہ فضل وائے	آئینہ خانہ مین کل تو کیہی حیرت تہی	یہ کہا نسے مری نکلی ہین مقابل
اب بخر خستہ ملاقات ہمارے معلوم	ٹک دم نزع کوئی اوس سے ہمین مل وائے	اتبو بازار محبت مین یہ سہر ہی کا	یعنی ہم تجھ تو آدہے اول
خال رخسار کا کس منہ سے بیان وصف کرین	کشور ہند مین مشہور ہوتم تل وائے	پیچھے ناقہ کر چلے آتے ہین کتون خواب	ٹک تو پیر دیکہو اوتہا جہانک
آج گلشن سنسا باد بہار ہی آئی	غنچہ دلکو ہمارے ہی کوئی کھل وائے	دیکہو دریا محبت مین اب احوال مرا	کف افسوس کہ ہر ملتی مین
۶۴۹	ہم تم غیر ازہی کرتی ہین لو عالم مین	ہوئی شہور تم اب جوت بیدل	۱۱
اوس کی تسلی کبھی اے یار نہو جاے	جب تک کہ تہ تیغ نہ بیدار نہو جاے	جو در پہ نظارہ کرے اوس پہ سر	مین جانون اگر صورت دیوار نہو جاے
شب جو پر سہ جانا ہون تو رہتا یہ سہر کا	آہ ہی کو لہا یا دنکی بیدار نہو جاے	پر تو ہی نہین کل دل بیتاب کو جب تک	اکدم مین نہی در پہ ہو یا رنہو جاے
دیکہو تو ذرا ظرف کا ملکہ ہی یہ دیکہنا	اس بزم مین کوئی کیونکہ گرفتار نہو جاے	ایجان کے مرد لسے نہ تو جائیو زنہار	یہ خاک کا تیلا کہین بیکار نہو جاے
رہ در دنہین تو جاتو مرے اشنج صاحب	ہمکو کہ تہ رکہین ستمگار نہو جاے	منت زخم پہ رکہیو دل بیتاب کہ یہا یا	کافر کہین مر مرے زنگار نہو جاے
بیمار محبت ترے نہ غمخوار ہو میرا	محبت ہی مری تو کہین بیمار نہو جاے	ہر دم ہے ہمہو ہین نہ بیٹہنا کبھی ہم	دم لینا کہین تجھکو دشوار نہو جاے
۶۵۰	چپ نہو ہو تیری مجھپہ خوف ہی جرات	گت گت کر کہین بیکار کچہ آزار نہو جاے	۹
تیرے کہانے ناتوان جاکے کہان پہنچے	نہ اوسکو طاقت اور نہ صبر رہا ہی کرنا	کہا جا ہنہی ضعف ہی یون پاؤن پسارکر	قدم اوٹہا نہین تم جاؤ ہم ای ہمرہان
بجز ست فنا کوئی اوسکا نہین پہنچے	برنگ نقش پا بس ہم ہان پہنچے وہان پہنچے	فلک ہر دم نیا فتنہ اوٹہاتا ہی نہلا	کوئی پہر چین سکو نکر پہر آسمان پہنچے
ہی تاثیر نہین طاقت عرض عشق مین تیرے	کہان تک ہمکو لیجا ہے خستہ جان پہنچے	رہ سیر بسل اور گلزار کا کہان کہل جاوے	جہین مین مگر نہ پاس ہی وہان پہنچے
تیرے عاشق کو دیکہا کوہ پہ جرات مین یون	کسی پہاڑ کے نیچے کوئی بیجا کان پہنچے	جگر کو داغ جہپا تو یون ہوا ہون	
۶۵۱	نہ جا ہلو ہا دی کا ری ہیچ مت اے مجنون	۱۱	
غم محبت مین یہ مین عیش کا عالم اور ہے	ہوا سی عالم مین لیکن اوسکا عالم اور ہے	سنے تہو اسا دہا نا تجکو ہم اور	
زخم دکہو جیتے جاگے کچہ لاتم نہین	گلا وہ ہے اور ہی کچہ اسکا مرہم اور ہے	پیارا دا خلاص کی باتین ہین دل	
جگر کو اتر یہ گیا خون جگر ہا تی ہی	اے ہر دو کو تر سے ہی چشم پر نم اور ہے	گر خفا تہا وہ تو یار کر خفا نہ	
تن مین مجہ جیا غم کر دم کوئی دم اور		گفتگو اوس شوخ کا اب ہمسے ہم اور	
تو مرے جاوس شوخ کا اب ہمسے ہم اور			

وصل ہی میں مگر مرے ہم اور جو بوجھ تو	از زرہ وصل کو تو ہی کہیں ہم اگر کہے	کل ہی بستر پر بیٹھ تھا صنف سے تو شناسی	اور دیکھا تاج طاقت کو تو کچھ کم اور ہے
بھی اوس ابرو کو کب تیغ و کمان تو مثل دو	گرچہ خم انہیں ہی ہے پر وہ سکا کچھ خم اور ہے	درد ہی ناظم و تیمار ہے جو ہیں اسکی سوا	کوئی نہ مونس ہی انیا اور نہ ہمدم اور ہے
۶۵۴	دیکھ محو خاموشی حیات ہی مت بولو کو	چپ رہو کچھ پانو نون ہیں اسکا عالم اور ہے	۱۳
لب تک ہمارا دیکھیں شکل تک نکلا دو جو	جان گیر اگر جاتا ہی اجی آجا دے جو	دم ٹہرتا ہی نہیں تن میں یہ قشا ہی مرا	ڈھب کسی صورت کچھ پانی کا تم ٹہرا دو جو
گر کسی محرم کا اک گوشہ میں ہو ہے جگہ	یا تہیں بلوائیں ہم یا ہکو تم بلوا دے	دم کا ہو مہمان دم لب پر ہی میرا ہمدمو	دیکھتی کیا ہو بصورت تم اوسکو لا دو جو
اور تو باتو نکا شکوہ کیا کروں میں تم سے پر	پر کہیں انکہیں تمہارے جو چون ہی نہیں	دیر ہی مجھ نکو اجپا کچھ تم ہنسوا دو جو	
کچھ تو کر و عرض حال آج اوس سے تم ہو دو صلا	یاں ہر اک آنسو سمندر سکر طرح مارے جوش	سیر دریا کو مجھ مست چھوڑ کر جا دو جو	
اضطراب دل ہمارا بزم میں ایک یک سی	اوسکو اوتہی دیکھ کہتا ہی اسے بہلا دے	جا دو گھر گر راہ لو یاں جیا دو مت جا دے	
وہ عنایات شب گذشتہ جو تکلف اوسکو ہم	بارہا کہتی تہی تو آو گلے لگیا دے جو	یہ بہ کہہ سکتی نہیں تو نکہ خو ہیں نوا دے	
۶۵۳	اک نہ اک ناں جان کھو دیگا یہ دل ہی بد بلا	ہو سکے تو اسی میاں جلدی اسے بد لا دے	۱۱
یوں تو آنکھوں میں کہی ہے جنبش و تابی سی کوئی	ہوٹ ہوٹ آشنا زہ و بیگانہ ہو تا ہی کوئی	اوسکی ہمسایہ بھی ہو تو اوگیا آنکھوں سے خو	ہی خیال اب یہ کہیں دیوار سوا ہی کوئی
جان لب کو تو تا نہیں کیوں پر ہی تو	مفتیوں نہ ہو خدا کرے جان کھوتا ہی کوئی	گر یہ ہا اخضر نکو دیکھ کہ یوں	مو تیا کی پہلی بھی ہیں پر تا ہی کوئی
اوس نین کے سی ہو تو کہیں اتو گشت دلکی آہ	جبکہ برسا نہ جو ہی نہ تو ہا ہی کوئی	غرق دریا محبت یوں ہو ڈستہ ہم	آپ ہی اپنے تئیں جیسے ڈبو تا ہی کوئی
اوسکی تیر کا تکا تصور کیونکہ باندہوں کیا کروں	برچھیا نہ سی ہو نوان نکہ نہیں گڑ تا ہی کوئی	کمد و تیر ہیں نہیں وہ جا یگا گر نہ بلو	روز شب کہا سکی ہو تیر ہو ڈھا ہی کوئی
جس نے دیکھا اوسکا مجھسے تو یوں کہا	ایسی جا عاشق ارسی بخت ہوا ہی کوئی	یوں تو کل چیا کی ہی نوک سنان یار پر	رگ گ جا ہی کہ تیر ہو کا نہ سی ہو تا ہی کوئی
۶۵۴	جو ہے گریہ کنا نکا اند نہیں ہی یہ رنگ	یو ہی تو آنسو کوئی دم کش دو ہو تا ہی کوئی	
ہیں جان لب ہو شتابی سی اوسکو لا دو کوئی	خدا کرے اوسکے باندہ مجھے جلا دو کوئی	غم فراق تو بس مجھکو کھا ہی جا تا ہی	ذرہ تو اوس کے مرحلت پر ہے کہ لا دو کوئی
اور تماشا ہیں ہا جس بن نین سے گرسی با تیں	کیسے طرح اوسی مجھ پاس لا بٹہا دو کوئی	بنیہ زار سکی یہ ہی خراب کشور دل	تو اب ہو گا یہ اوجڑ کہ آباد کرا دی
مردن ہوں میں طیش دسی ہی مسلمانو	اسکے اس گانی کو خدا کرے کچھ جا دو کوئی	من اوسکو من تو نہ ستا ہو کہ کچھ کہتا ہو	کسی طرح پہ اوسکو ہو تو جا سنا دو کوئی
جو اوس سے کہنہ نہیں سکتی یہ جا کر حیرانے	تو میر کی کہنے کو تصویر جا دکھا دو کوئی	فراق یار میں ہی تیغ کا سا عالم آہ	اب اس غلط سے جلدی مجھے خدا دو کوئی
دیا ہی میں نے جسے دل تمام عالم میں	جو ایسا دیکھا ہو تمنی تو لو دکھا دو کو	نقطہ میں اوسکی کہوں سا دگا کیا عالم	لگو نہ لاکہ مرحبی جیسے بنا دو کوئی
۶۵۵	نہیں ہی مجھمیں تو جرأت کہ جا دوں واں	مگر جو تمسی ہو تو بیر تو بتا دو کوئی	
نرقتہ کہ کہ سے جان مرے ہاں جا ہی ہو	غم ہی کہ دل جگر کو کوئی کھا جا ہی ہو	ہر چند بر اشک ہو ا سی پہ نشر عشق	ایک تنگ کہ کلیجہ میں ٹہر گا جا ہی ہو
پا برس سی سکی ہی وہ کچھ خیر ہو دلا	کیوں ا تہ بیقراری سے دور ای جا ہی ہو	گو کہل گیا برس کے یہ ابر شو دے	بو ندا دلی کی طرح سی ٹپکا جا ہی ہو
جو بات پوچہتا نہیں انوس ہی دلا	ذکر اسکا بات بات میں تو لا جا ہی ہو	کیا ذکر ہی دہانا ٹہرتا نہیں ہی اور	ہر بات میں وہ جانیکہ ٹہرا جا ہی ہو

گھر کر کے جلا ہی تو نہ بھگو پاؤں دیکھ
اپنے مرنے غم کی خبر لینے اب تو جا

۶۵۶

ہر دم رکھا بیان ہی جو بستہ ہاے ہاے
باتوں کا اسکے سامنا نہیں کر سکتی ہو بس

اوس تک جو ہم پہونچ نہیں سکتی تو درد دل
وصف اوسکا کیا کہوں کہ جہاں ہے مقام

جو رسم جو نہ دیکھنے پاتا تھا جو تجھے

۶۵۷

یہ خانہ جہاں ہی تنہی سراں کی
دو میکدہ نجائیے محفل سے بخشی

کہاں تو ہیں گا لیان تر و آتو ہیں بار بار
بولو جی میں تم کو کوئی دم میں بلبلو

قسمیں نہ کھا دلاسہ کہ تجھ سے ملینگے ہم

غزل

ہوئی غم میں تمام زندگانی
بعد اہوں جب ہی سوا ئے

ہر گز نہ کرے سرای تن میں
جس شکل سے مرغ نوگرفتار

بس مجھ سے تو ہاتھ اوٹھا میں تجھ سے

۶۵۹

جس جگہ جا ہو نظر آجا ہے تو ہی تو ہی
واے قسمت ہے جگا ہے تو ہا نہ اوٹھنے کا

تجھ بن اے گلبدن جو میں گریبان

۶۶۰

یار آنکھوں سے ہوا ہے تو نہاں پردے میں

ہم کچھ نہیں سمجھے وہ سمجھا ہی جا ہی
تم سے کوئی کیا کہے کہ آتا ہی جا ہی

۶۵۶

ہر دم رکھا بیان ہی جو بستہ ہاے ہاے
باتوں کا اسکے سامنا نہیں کر سکتی ہو بس

اوس تک جو ہم پہونچ نہیں سکتی تو درد دل
وصف اوسکا کیا کہوں کہ جہاں ہے مقام

جو رسم جو نہ دیکھنے پاتا تھا جو تجھے

۶۵۷

یہ خانہ جہاں ہی تنہی سراں کی
دو میکدہ نجائیے محفل سے بخشی

کہاں تو ہیں گا لیان تر و آتو ہیں بار بار
بولو جی میں تم کو کوئی دم میں بلبلو

قسمیں نہ کھا دلاسہ کہ تجھ سے ملینگے ہم

غزل

ہوئی غم میں تمام زندگانی
بعد اہوں جب ہی سوا ئے

ہر گز نہ کرے سرای تن میں
جس شکل سے مرغ نوگرفتار

بس مجھ سے تو ہاتھ اوٹھا میں تجھ سے

۶۵۹

جس جگہ جا ہو نظر آجا ہے تو ہی تو ہی
واے قسمت ہے جگا ہے تو ہا نہ اوٹھنے کا

تجھ بن اے گلبدن جو میں گریبان

۶۶۰

یار آنکھوں سے ہوا ہے تو نہاں پردے میں

ہم کچھ نہیں سمجھے وہ سمجھا ہی جا ہی
تم سے کوئی کیا کہے کہ آتا ہی جا ہی

۶۵۶

ہر دم رکھا بیان ہی جو بستہ ہاے ہاے
باتوں کا اسکے سامنا نہیں کر سکتی ہو بس

اوس تک جو ہم پہونچ نہیں سکتی تو درد دل
وصف اوسکا کیا کہوں کہ جہاں ہے مقام

جو رسم جو نہ دیکھنے پاتا تھا جو تجھے

۶۵۷

یہ خانہ جہاں ہی تنہی سراں کی
دو میکدہ نجائیے محفل سے بخشی

کہاں تو ہیں گا لیان تر و آتو ہیں بار بار
بولو جی میں تم کو کوئی دم میں بلبلو

قسمیں نہ کھا دلاسہ کہ تجھ سے ملینگے ہم

غزل

ہوئی غم میں تمام زندگانی
بعد اہوں جب ہی سوا ئے

ہر گز نہ کرے سرای تن میں
جس شکل سے مرغ نوگرفتار

بس مجھ سے تو ہاتھ اوٹھا میں تجھ سے

۶۵۹

جس جگہ جا ہو نظر آجا ہے تو ہی تو ہی
واے قسمت ہے جگا ہے تو ہا نہ اوٹھنے کا

تجھ بن اے گلبدن جو میں گریبان

۶۶۰

یار آنکھوں سے ہوا ہے تو نہاں پردے میں

۶۶۱	کیا کروں بیرحمی بیداد کا جراّت گلا	دم ہی جو چپ رہا تو چبھو کر گلہ نہ کر	۱۱
۶۶۲	شرح کلام کر کیا قدر کم ہوائے جراّت	اگر حسد سے کہا تجھ نے واہ واہ کر	۱۲
۶۶۳	**غزل**		۷
۶۶۴	کہلی گا بجد فنا کہیں کیا گل ائے جراّت	کہ دل گرفتہ ہے غنچہ نط زمین کر تے	۱۱

اظہار اب جو کریں دل یہ تو ای چرخ ستمگر
یہ ناز بجا تجھ پہ ہے جو رنجا نیکو لیے
آپ کہتے ہیں کہ سوگند ہے کھانا ترا
یہ بندۂ نوازی ہے خطا بخشیو وہ کہنا کہ نہ کھا

یہ ناز و اد

۶۶۹	بیقرار ہی رگلگا جرات اٹھو بیٹھو	وشمت خفتہ شب ہو بکبر یاد آ رگے	۱۱
دنور تو نہ شب تا سحر گے	کیا جانو دل یار مین کسکی نظر گی	تو تو چلے ہو ان پہ مرا جی ہی جائیگا	آفرین دیکھیو ہو گر اتنی نامہ بگی
برہ کا خطرہ جو چرخ کو	خورشید کی ہیئت ہی سیہ لگی	آنسو ہی طشت مین جو ہوتے نہین ہین خشک	تیرہ ہوا نکہ کیا کہین اسی ابر تر لگی
ہی کھینچ دی کتی تو ہی یہ آرزو	نصوبہا خود ہی آ آ ہوں پہ سر لگے		اس تیرہ بلا سے ہی ای عشوہ گر لگی
رف ہی آن نکلا تہا گاہ گاہ	رہتی ہی اپنی آنکھ اودہر بند سر لگے	اٹھ رہی نازکی کہ اوڑہانی ایک پہول	سر پر جو ہین رکھا تو لچکنی کمر لگے
ہ جذبہ نہین تو کہتی تہی دلمین ہم	صحبت ہمارے چرخ کو ہو خوش مگر لگی	سو خواہین ہو اب نظر انداز نہین وہ عشق	افسوس ہی ہمارے ہو کو نظر لگے
۶۷۰	آزردہ پھر ہوا ہی سو جرات کو تو نہو	ہوتی سحر ہی ہای بت بیدار گر گی	۹
ہو میرے او سکے صحبت سو تو گمان ہمہاست ہے		پچھلے باتین گئین وہ سب اب لگے کو ایک بات رہے	
ل کے شب کو پوچھتے کیا ہو جیسے ہو پچھلی رات کی شمع		تھرتھرے ہونے لگے ہم جب تھرتھرا ہی رات رہی	
س مین ہمسایہ کہین ہین رونے سے میرے گھبرا کر		گرمے جاڑے آئے گئے پر اس گھر مین برسات رہی	
ب کو اوسکی بزم طرب مین سو سو جاگہ اڑتی تہے آنکھ		سارے رات رہی ہم و ان بند لبہر سو آفات رہی	
یدہ کے سینہ چاکی اپنے بہٹ گئے چھاتی صبح کی بہے		صبح تک جو جیت پہ چڑہے ایک گو رہی اور گات رہے	
حید گہی عالم کے ہم نے سیر تو کی پر اپنا نہ یان		لگت نہ جے کس شکل کہ ہر دم موت لگائے گات رہی	
قسب کے صحبت پوچھتے کیا ہو دیکہہ کے اوسکا حسن ملیح		جون جون زبا پر درد ادہر تہا یون یون ادہر صفات رہے	
ملتے تہے ان پانون مین مہندے یا ملتے ہین خال ہاتہ		اتیون اوقات کٹے ہے چندے یون اوقات بسر رہے	
جون ہے وہ بولا گہر جاتے ہین وہین ترپ کر ہم اکیلا		بات کے کہتے مر گئے جرات برے ہمارے بات رہے	

غزل

۶۷۱			۹
تاشا ہی کہین بیٹہا وہ اپنی عیش کرتا ہی	خیال اتنا نہین کہ آکہ کو ئی ہم پہ مرتا ہی	کرا ظہار بہتیرا ہم جیا رے نہ جیا ہی	تو کیا کیا سوچ پر اس بات ہی کو لگ رہا ہی
یہ مہر کسکی جانیکی ہو یہ حالت ہوئی میرے	کہ کہنے مین سوت وپار نہ ہم کہر تا ہی	وہ اوسکا گر نہ صحبت ہو جو مرتے نہ مجھے	تو کیا کیا دل مرا اہلون مین سدہ ہی بسر تا ہی
ی مین آب اوسکا گہر رین گہا سمان بہ	مقرر رہ ہی شاید نام چرخ پہتا دیتا ہی	بہتیرا دیکہہ رہتا ہون نخدان سر کو زانو پر	وہ جب ہو کہ جسے جب قدم آگو دہر تا ہی
ہین مین نیکہون کیا مسئل کون اوسکا ہوا ہی	مثل ہی سانپ کا کاٹا سو اسی سے ڈرتا ہی	گذر جاتی ہین لیکن کیا کیا باتین اوسکی ہی	کسی ہی چپکے چپکے جب کوئی کچہہ ذکر کرتا ہی
۶۷۲	تمین ہر چہہ بہر کہ یہ مہندی ہی سانس مہکتی	دیا دل تو زبردست جرات کیون کر	۵
ہجوم داغ ہی جسم پہ یہ گلکاری	کہ ہنس ہو تن عریان لباس بہلکا رہے	کیا بس اپنے ہو دل پہ اپنا ہی قابو	شکنجہ جو نہ عشق ہو اوسکو ملکا رہے
تری نخاستی ہو گوش کون کرے ہی بلبل	بس اب خیال تو ہا دل شور و غل کا رہے	نگہ کی تیغ کو قاتل کہڑا جو تانتا	سو زخم مجہہ پہ لگا تو اب اوسکو ملکا رہے
دل و جگر پہ ہی مردت عشق ایجاد	کرے ہی ہیچ مین موقوف عشق کا ہی		۸

ہجر مین منتظر سی ہو ہو کے	چار سو دیکھتے ہین رو رو کے	کوئی مشتاق ہو جو دل پہ ہو نقش	لاکھ تصویر پھر دھو دھو کے
دیکھین کیا آنکھ کھولکر اوس بن	رات دن کاٹتے ہین سو سو کے	مل گئی خاک مین یہ پہل پایا	تخم غم کشت دلمین بو بو کے
ناصحا اوسکو چھوڑ دین کیونکر	جسکو پایا ہو جان کھو کھو کے	عشق مین کوکھن سے لاکھون آہ	موہ چہرہ ہی سہ پہ چھوٹ ہو کے
یا تو ہو سی یار قسیب سے تم	یار ہوتے نہین ہین دور دور کے	گو بلاوے نہ ہمکو وہ جرات	جاتے ہین چلیوار ہو ہو کے

غزل

۶۷۴			۹
از خود نہین کچھ اشک ہین آنکھون سی نکالے	یہ بیرحمت کر بہا کرتے ہین نالے	دیکھون تو نگاہون مین آنکھون نہ سہا جائے	بن دیکھے کہو ہیچ ہی جو دیکھے نہ بھالے
اوس رخ پہ یہ گرمی ہی کہ دیکھون تو عجب کیا	جون سانک گھر تا رنگہ مین پرین جھالے	قشقہ جو وہ کینچے تو کہنچے جاہی اودہر جان	اور چھوڑ دی نہ نقوٹکو تو بس مار ہی ڈالے
کہتی ہین تجھے دیکھ نکمو ماتہ سی ہمکو	پیدا نہین ہوتی ہین میان جانہو والے	اک خلق کو گر جوگ ملیون تو عجب کیا	وہ گاؤ دشا کر جکتی ہو لوبالے
بہیرہی دیا مہ سی سبکچھ پھیر اک آہ	اللہ نہ ڈالے کسی پر درد کہ یارو	وہ اور ہین جو رکتی ہین نہ دیکھی کر الفت	مرمٹتی ہین اک بات پہ ہم جاہنسی ہوئے
۶۷۵	جرات سی سُر بہا کو کوئی تہ دار غزل اور	یہ شعر تو عاشق کسی شخص پہ بالے	۹
کچھ بات سر ہی آگر وہ کب سنہ سی نکالے	جبتک کہ نہ دو چار کو باہم نہ بہا لے	کہا ہل ہو کہا لی ہین اہو زخم ہین آلے	
بہوش سا خطہ لین مجھو دیکھ وہ کیا کیا	در تا ہو کہ اب نہو کچھ نہ سی نکالی	خود دیکھ ہی وہ سنتا ہی سب ہی کہ یہ فریاد ہی کس کا	جب گھر مین وہ سنتا ہی مرے شور سی نالے
میرا دل صدہ چاک ہی اوسکی سر اب اوست	لازم ہی نکلوا کر کوئی اوسکو چھپالے	گر قصد ہی ہی حضرت دل کو ترا تاکا	تو جاؤ کیا آپکو اللہ کر حوالے
دو چار قدم فرش پہ گلگو ہو پہر اگل	سونا زر و گر شمہ سی وہ اوسکو سنبھالے	اللہ رہی ترا کت کہ وہ مین آتش گل کے	گرمی سی پہ ہی یا دن مین ذرا کو جو جالے
۶۷۶	اوس بزم مین جرات کو دیکھو ہو سنبھالے	کہتا ہی جو کوئی کہ خدا دیا تو اوہا لے	۱۰
بیوا ر ایسی ہم اوس بزم مین کیون ہی جائے	گنگ وان بیٹھنی ہی یا تو سی کہ اللہ ای گلے	کیا کہون بیرحمت مین اب اپنا ہوا	گرتے ہوا ایسی ہو تو گم کہ نہ پہر پاؤ گو
تیر نرخم کہ کہون بات مین کیا ہی قاتل	مر گیا اور وہی مانگی ہو نہ دو اہی گئے	نہ پہر اہر نہ پہرا وہی عرف مین جو کیا	گر چہ ساتہہ پہر کی کہنچی نہ چلا ہی گئے
کیا ہو جب سکا کنوتر ن کر تو سو آہ	لشکر غم کر چہ ہارتی وہ سب ڈہا ہی گئے	کیونکہ تم آؤ نہین مجھ پاس اے حضرت دل	قید مین کیا کسی پہر کر بہلا ہی گئے
اوسکو فرقت مین یہ جانون کہ پہر جاگہ آہ	میرے فریاد سی فریاد کو ہا ہی گئے	بد اجل ہمکو تو مار ہی ہی اسی باتکا	بعد و اخلاص کہ سر اوسکو وہ سب ہا ہی گئے
یا تو دل مل رہی تہا یا نکہ پہر آہ	کر چہ پہر وہ سب اسی ہم آج اوسکی حضور آ کر	نہ وفا دار سی پہر یار کا پہر ہو جرات	کر چہ پہر بار ہم اوس گہر سی نکلوا ہی گئے

غزل

۶۷۷			۹
در د غم کر کیونکہ پیچا نا خدا ہی مجھ	آج جہا کا شنہون مین نہ پہنچا فر مجھ	انتظار یا ہین اور سبکا ن پہ ہو اضطرا	بیٹہی ہی پیچہ آتش نگی ہین دور ذرا مجھ
اوہ ہو پہر کر ہی دلمین آتش دیوا نگی	آہ جون جون پہونکتی ہین آگ پہر بہا فر مجھ	در ہی ہا نشر تی ہی مفت دیر ہمدمو	جو نکلی جا ریگا ورنہ دو نکل جا ئیگی
اپنے کہنا نا آشنا سی آشنا کر کہ آہ	دیتے ہین ہر لحظہ طعنہ پہر بیگانہ فر مجھ	ملک دلکو جیسے ویران کر کے دیہ جاتا کا	شہر تہی سب نظر آتی ہین پہر اوجہ
سلسلے نجیر کا بیچ پہر بار ہی کر رہے	سیر نا چاتی ہین سارے دیوانے مجھ	گہر ہین ہاوہی کہ ہو کلیہ بون کہ ہو گوشہ نصیب	ازر و شقت جو دان ذرہ تر بلوا فر مجھ

۶۷۸	کیا لوں مرنکی جا ہے یہ تو اور حیا نکہ کہتے	جان دون جسکی لیکر پھر نہ وہ جا ئے مجھ	۷
گرچہ طنطنہ ہے تجھ میں اب کوں شہر ہے مجھ	جبن پر آتا نہیں گہرا ئی ن تیر ہے مجھ	گہ نہیں جنبش مژہ کو گہ جلا جاتا ہے جگر	گہہ پری آتا رآتی ہیں نظر میرے مجھ
مت گر فتار و نہ خجلا و زر کا جیہ ہاتھ	محبہ میں ایسا کیا ہے جو رستہ ہیں گیر ہے مجھ	کیا غضب ہے کہ یکسی کو جسکی پر پر اتنی	انکھہ دکھلا کر وہ اولٹا دو سی پھیر ہے مجھ
ایک اور سکی گھر میں جا ؤں کیا ضطراب	آہ کس کس کے لیے پھرتا ہے تو دیر ہے مجھ	بضبط چھپ جاتا ہیں جب گہنا تا ہے مجھ	یاد آتا ہے کہ چل بس چھوڑ بھی دے سیر ہے مجھ
۶۷۹	جستجو میں کسکی پھرتا ہوں جو اب جا بجا	ڈھونڈ نے پھرنے اس حرکت آشنا میرے مجھے	۱۱
دو تصور نہ کیسکو اور بنا ئی مجھ	نہ بہ آنکھو نہ پھر وہ دیتا ہے دکھلا ئی مجھ	کسو روں جا دون کہ پھر ہو نہ ہو ان کیلئے کیا	وہ کہاں جا تا رہا دی دانتہا ئی مجھ
گھر میں کیا بیٹھا ہے غالم آتما شا کو بھی دیکھہ	کھینچ لا ئی ہے سر بازار سو دا ئی مجھ	کھینچ رہا تھا تجھہ ہیں پر کیا کروں لا چار جی	کھینچ کر بیتا بی دل پھر ہیں لا ئی مجھ
اتنا فرو گزہ ہیگاہ تو آیا کروں	بات مانی ہیں نے جو کچھہ تم نے فرما ئی مجھ	لوگ آتے ہیں تما شا کو مرے ہر اضطبا	عشق ذجسکے کیا تیرا تما شا ئی مجھ
حال دل اوس سے کہوں کیونکہ کہ اوسکو دیکھہ کر	ہوں ہیں جا تا ہی گویا جان گوا ئی مجھ	کہہ نظر آتا نہیں یہ محو حیرا نی ہوں میں	جبکہ ایک تصویر ہی صورت نظر آتی مجھ
دیکھ کیا کیا دا غ حسرت مجھکو تر سا تا ہے آہ	جسکی سمجھا ہے وہ شوخ ایفا نما ئی مجھ	نہیں میں ایسا بات کرنے سے مگر کرتا ہے آہ	جانتا ہے کاش وہ اپنا ستیدا ئی مجھ
۶۸۰	دیکھو ذرات کو کہ تو کتا ہی پینہ ہیر کے	کن سے آنکھو سے دیکھی ہے یہ سو دا ئی مجھ	۱۱
سخت تجھہ بن قلق ہوش لکا ستا تا ہے مجھ	گہہ اٹھا تا ہے یہ اور گاہ بٹھا تا ہے مجھ	یہ تو میں کیونکہ کہوں کہ پینہیں بھا تا ہے مجھ	کچھہ تو بھا تا ہے کہ یہ پینہیں بھا تا ہے مجھ
گلشن ہیں جو ہوا ہے سر و قد سے گزرے	جسکی دھن سے لگو ہیں وہ چھپا تا ہے مجھ	صحبت اب یا ہیں درہم ہیں ہے یوں شعلہ خوں	جون نہیں اوسکو بر با دن دہ لگا تا ہے مجھ
آوہیں کیا کہہ کہ ان کیا جلسہ میں جو ہم	جو خریدار خریدہ ہی سجا تا ہے مجھ	بہر نظر کیونکہ اوسی دیکھوں کہ انہیں میں ہر	بین تو رہتا نہیں جب وہ نظر آتا ہے مجھ
بار کچھہ بردل زار کو اسکا کیا	اب جو آتا ہے تو مژدہ یہ سنا تا ہے مجھ	منہ نہ مڑ کر بھی کبھو طرف کر کے کہتا تا وہ شوخ	اسطرف کو کوئی لیکر لیے جا تا ہے مجھ
مہربانی نہیں کیجہ غیر پہ اوسکو دیکھہ	یہ فقط اتنا ہی لیہی کہ کر بلا تا ہے مجھ	تجھہ بن اوس تنگ چین کیا کہیں کیا کیا	آہ یہ دیدہ خونبار دکھا تا ہے مجھ
۶۸۱	زخم تازہ کیطرح جنگ کہن اے جراحت	مرہم ہا تا ہے تو پیدا خوب لا تا ہے مجھ	۱۱
یوں تو سب تیر و اشہی ہر ہم ہا رگر پڑے	جون دستی کوئی دم رفا کر گر پڑے	روہی یہ آنسو جب نہ سنبھا لا تو آپ ہی	ہم جا کر اوسکی بانو پہ لا جا رگر پڑے
اوس گھر کی ہی ہے خانہ تن کی ابا نیو سکل	چاہد نظر ہے جسکی کہ دیوار گر پڑے	تو ہا دل نحیف پہ یون آسمان غم	جیسے کہ برگ کاہ پہ کہسار گر پڑے
مقا کہ تو وہ جلسہ ہی ہم بزم حسن میں	ذرا ضطرا جسپہ خریدار گر پڑے	گر رستم زمان تجھہ دیکھی بوقت جنگ	ہو بیٹھے اوس ہاتھی سے ہتھیار گر پڑے
نوک مژہ ہی یون دل پر خون میں ٹپک رہے	ہو نجہ خون سجر ہی کوئی بار گر پڑے	یہ حال دل کیا مگہ بار ذاب آہ	بجلی کسی پہ جیسی کہ یکبار گر پڑے
طاقت ہر یک طاق تو کیونکر نہ بیقرار	جیتے ہی دو قدم پہ دل زار گر پڑے	حال اوس مژگان کا سا ہے آب	اوٹھتی ہی لگہ گر اگر جو بیمار گر پڑے
۶۸۲	جرات غزل اکی اور کہنا کسی کو ہر کوئی	نجو دہو جسکی ستی ہی اشعار گر پڑے	۱۰
یون بام پر ہی گرکے تو ہی مخمار گر پڑے	دلسی کسیکے پر نہ کوئی بار گر پڑے	ہمسایہ ہوں اب اوسکا تو ہر دم ہی یہ دعا	یارب یہ بیکر خانہ کہ یہ دیوار گر پڑے
یہ اضطراب دل تما کہ جا تو ہی اوسکے ہم	سو بار اوٹھہ گھر ہی سو بار گر پڑے ہی	یون آسمان سے جیسی سیہ مار گر پڑے	بام کہن سے جیسی سیہ مار گر پڑے

اے پر خمال تن کاہی اگر سنبل کا سا رنگ	سب برگ کاہ کبر گل ہمن بار گراں ہے	تخت استخوان کو بانہ کھنچنا نہیں جائی	سر تا نہ شیخ تو کہیں دستار گر پڑے
یہ رو و خون کہ غنچہ لالہ کی شکل آہ	دہن میں اپنے دیدۂ خونبار گر پڑے	نکلا نہ اک کچھ دم رخصت زبان سے بر	یکبار اشک حسرت سے دو چار گر پڑے
یوں ملک تن پہ ٹوٹ پڑا لشکر غم آہ	جوں آکر فوج تاختہ یکبار گر پڑے	حیرت کہاں جو دیکھیے دیر اور کہ ہم	آواز شکست ہے پس دیوار گر پڑے
۶۸۳	غزل		۱۱
وہ ہیں بس گھر ہی میں جو بیقرار ہوا ہی	اوسکا در و دیوار پہ جب کوئی سوار ہوا ہی	شکل برق اکدم تہ و بالا نہیں ہوتا	لاکھ بہت سی کوئی گر ایک بار ہوا ہی
آہ اوس کو چوٹ ہی جو اثر آہ کا دیکھا	خاکسار و نکا اور ہی خاکے سوا ہی	اپنے یکانوں کی کچھ خبر ہستی نہیں	جب فراموشی کسیکا یادگار ہوا ہی
دیدۂ خونبار کا وہ رنگ آہ تیغ عشق	سیل خوں جیسے کہ منہ پہ زخم کاری ہوا ہی	کرتے ہیں جون گل گریباں چاک اہل	جبکہ وحشت میں ہمیں یاد بہار آئی ہی
لیکہ رہ جاتا ہی منہ تا صاحب منہ کوئی	بات اور کہنے میں کچھ کچھ ہمارا ہوا ہی	کہدو آتا ہی دم آخر دکھیں ہمراہ غیر	اور آفت مجھ پہ وقت دم شمار ہوا ہی
جبکہ دل ہوتا ہی پر دیکھی ہمارے بیقرار	سر پہ انہوں کی ہوائی لاکہ بار ہوا ہی	دیکھیے در پہ کیوں غیر میں تمام ہوجو	آپ ہی آتے نہیں ہم بیقرار ہوا ہی
۶۸۴	ایک کہی ہم نے جرأت اور دیکھیں تو بھلا	طبع موزوں کی کیا مضمون ہمارے ہوا ہی	۹
ہیچ ہے کب خاطر میں تو الفت ہمارے ہوا ہی	بر نہیں مجبور یاں اختیار ہوا ہی	آمد گریہ ہو چاری جلد آتا ہی تو آو	ورنہ صد طوفان یکدم اشکبار ہوا ہی
کچھ عجب ہر جا ہی شکل اوسکی کیونکر نہ ہو	وہ نہیں جو صورت وہ موت تمہارے ہوا ہی	گیشن دیکھتے ہیں اسیران قفس	بوے گل ساتھ اپنے جب جاوبہار آئی ہی
وہاں نہیں اوسکی گذر جاں میں تشویش جا	ہاتھ میں تصویر کوئی بیکار ہوا ہی	جان لب پہ ہی ہچکی ہی نکلو سر کو ذرہ کب کے	مردہ جان بخش وقت دم شمار ہوا ہی
نہ نہیں مکتی کرن کیا پیر ہوئی عبد میں	ہمیشہ یہاں آنا ہمارا لاکہ جرأت اسلا ہی	میں گیر دانوں کی کیا صاحب کرامت ہی وے	کافر بگیر سے ہیں الفت تمہارے ہوا ہی
۶۸۵	وہ تو کہتا ہی یہ جرأت کیا کریں مجبور ہیں	لب پہ حرف مدعا اختیار ہوا ہی	۱۱
جوش گریہ ہی مرا روز و شب یاں رہتا ہی	ایک دریا سے مرے آنکھ سی رواں رہتا ہی	روز غل اگ لگ اوٹھی ہی دہاں رہتا ہی	جس محلہ میں ترا سوختہ جاں رہتا ہی
اوسکی جاتی ہی ہے خانہ دلکی یہ شکل	جیسے خالی کوئی مدت سے مکاں رہتا ہی	نہر ہر بن ہو نہ کوچہ دلدار سے دل	اب وہ آدرہ خدا جانے کہاں رہتا ہی
یہ جو تھی کیا ہی کہ سینہ ہی کیون نامہ تر	کیا کہون تجسے کہ اک درد سا یاں رہتا ہی	خوبی حسن فراہین کیا خوب اوسے	زیبہ دیوار عجب شور و فغاں رہتا ہی
نہ یہ ابر و قہر ہی کیا خبش ہر کہان کم کہ	ہاتھ میں کیون تو یہی تیر و کہان رہتا ہی	جلوہ آنکھوں میں ہی جون نور نظر اسکا عیان	اور وہ آنکھوں سے ظاہر میں نہان رہتا ہی
خواب میں آوے نظر ایک جو تصویر سی شکل	وہ خیال اوسکی میں نت گریہ کناں رہتا ہی	میں تو حیران ہوں خدا جانے وہ ہے کون جان	کون ہی نام ہی کیا اوسکا کہاں رہتا ہی
۶۸۶	پیرہ غزل اور ہی جرأت کہ ہی اک صاحب درد	اب سخن کا مرے مشتاق یہاں رہتا ہی	۱۱
ہر کہ یاں مست ہی عشق تیاں رہتا ہی	اوسی عالم میں خدا جانے کہاں رہتا ہی	وصل میں دیکھیے کر رہتا ہون یہ جیرا ن کہ آہ	وہم ہم جانب در کہیں نگراں رہتا ہی
اس گلی سی نہیں اوٹھتا جو کسی شکل قدم	شاید اوسکا کوئی ہمشکل یہاں رہتا ہی	اوسکی آنکی جو ہستا خبر تو سی کیا کہ ان	جبتلک آئی وہ کیا کیا خفقان رہتا ہی
عدد فریاد جگر بریش ہی بیتابی دل	دیدہ جون ابر سدا گریہ کناں رہتا ہی	آویون نکلا ہی جیسے کہ مہاجر کوئی	روز بر سات کا سا یاں تو سمان رہتا ہی
گر کرو آپ ہی جو شخص کا سر راہی تم	وہ اگر خیال اوسکو ہی تیرا دہیان میان رہتا ہی	تو وہیں مسجع کر کچھ اور کرا نکہیں نیچی	سہر کرا نک آوہیں کہتا ہون کہ یاں رہتا ہی

بیقراری کہان کیا دل کی نہ جو چیو یارو	ایک نہ تھی ہی کہ پہلو مین طپان رہتا ہی	دیکھ ہر شہر مین اوسی جو جو ہو ایک دیوانہ	کیونکر کس کو جو مین یہ تفت جان رہتا ہی
۶۸۷	گر چہ رہت مین کیا پاس مین اوسکی تو ہے	نہ کہا اوسنے کہ جرأت تو کہان رہتا ہی	۹
درد و غم کا نہ رہا نام ترے آنے سے	دکھ گیا آگیا آرام ترے آنے سے	شکر صد شکر کہ بہر نیز ہوا ای ساقی	مرعنا ترہی مرا جام ترے آنے سے
پیکلی دیکھ جو کل تجھ سے ہوا تھا رخصت	صاف ای شوخ فکل اندام ترے آنے ہی	سحر عید خجل جس سے ہوای ماہ لقا	وصل کی ہوا ہی پیشام ترے آنے ہی
جو کہ دربان پڑا تھا سو ہوا دربان	عنبر و عشرت کافر انجام ترے آنے ہی	شکر اللہ کہ چلی آتی ہین ہر دم ہچکو	راحت و عیش کی پیغام ترے آنے ہی
کینچ لائی کشش دل جو تجھے ای پیارے	اپنا الفت مین ہوا نام ترے آنے ہی	پیر ہین ہین نہین ہم اپنے سمائے ہوئے	شکل گل ای بت گلفام ترے آنے ہی
۶۸۸	غم فرقت نے تو مارا ہی تہا جرأت کو مگر	بچ گیا شیخ دلارام ترے آنے ہی	۷
صبح مرنے مین کچھ نہ بات رہے	حالت اوس بن یہ بیقرار ہوا رات رہے	دنگی جو بیٹ بیٹ کر سینہ	گریہ بن دہیان مین وہ گات رہے
کون تہا کہ بکسی مین مگر	ساتھ اپنے خدا کی ذات رہے	لکھتی ہو درد دور ہی جانان	نہ قلم پاس نہ دوات رہے
جو سدا ہم کلام رہتا تہا	صحبت اوس سے جو ایک رات رہے	منہ ہی کہیا ایسی بات ہوئی کہ بس	بات کرنیکی بہی نہ بات رہے
۶۸۹	قدر الفت دکہا نیگی جرأت	انہی گر کوئے دن حیات رہے	۷
دیکہو دل جان بہی دی ہی بہ	اب وہ جو کچھ کہی کیے ہی نبی	غنچہ سان اس موش رہی ہی	آپ اپنا لہو پیے ہی نبی
دیکہہ رہتے ہین اوسکی حیرت سے	ایسی آنکہون نکو تو سیے ہی نبی	تو رہ آرام جان ہوای کافر	کہ گلے سے لگا لیے ہے نبی
اوسکے آنے تلک ای دل بیمار	جس طرح ہو سکے جیے ہی نبی	رہون جیسا کہین یہ ہمسائے	اسکو بانہے اوٹہا دیے ہی نبی
۶۹۰	اوس سے بگڑی ہی ہے طرح جرأت	فکر آدسکا کچہ کیے ہے نبی	۱۱
جب گذرا نہی وہ دیتا نہین در پر اپنے	مبہجتا ہون مین دہر ہاتہ مگر پر اپنے	کبھو پروا نہین تہی ہم ہی ولیکن اتنو	اور رکہے ہین خدا جانی کہ ہر پر اپنے
اوئی بادون ہی ہر اگر کو وہ جون نقش قدم	بہو دیکہا جو مجہو اگذر پر اپنے	نخل ہکسی ہین وہ ہم اس چمن گیتی مین	کہ نہ آیا کوئی تہیر ہی ثمر پر اپنے
دیہم کرچ ہی ہین تہم ہین جو عمر روان	ہو مقام اب ہین حیرت کا سفر پر اپنے	تر ہی فرقت مین پکڑ رکہی ہین ہم تیر یہ	آسین اپنی دہر دیدہ تر پر اپنے
کیونکہ صحبت ہو میسر کہ ہوئی ہم تو اب اوہ	اوسکی تحکوم جو حاکم نہین گہر پر اپنے	اک نہ اک آفت ہی آفت ہی مگر جانے	شہر دل کیونکہ بسے درد و الم کر جہون
بیکسی پی تو عاشق کی نہ کیجے جو جیو یان	آپ ہی رہتا ہی وہ احوال تہر پر اپنے	دست رس کی پہ نہین جلتا ہی تو جیا ہے	ہاتہہ مارے ہی سر اپنے دہر پر اپنے
۶۹۱	دل مرا سینہ ہی یون چشم ملی ہی جرأت	گہر سی جو کوئی نکل بہر ہی در پر اپنے	۱۴
شب فرقت بلای بیقرار تہے	بچ گئے زندگی ہماری تہے	دی گیا دل پہ داغ یاس وہ آہ	جس سے کیا کیا امیدواری تہے
دل ٹہرتا ہی تہا نہ اوس بن رات	بیقراری سے بیقراری تہے	مر گئے ہجر مین صد شکر	جیتے رہتے تو سخت خواری تہی
کیونکہ آتا وہ قتل گہ مین آج	سب ہی پہلے ہماری باری تہے	تہی یہ حالت ترے مریض کی رات	گر دو بیش اوسکے آہ و زاری تہی
بات سنتے نہ غیر کی ہم تو	خاطر اس بات مین تہا ری تہے	دوستی کر کے ہو گئے دشمن	واہ کیا خوب دوستداری تہے

او کھٹکر گانکا تاجان مذکور	بات بن وہان چپکر کٹا رہی تھی	تمانہ موس کوئی مرا اوس بن	تم جو ہمدم تو دم شماری تھے
گھر کے گھر یہ چلے تھے مثل حباب	کوئی طوفان اشکبار ہی تھے	اجڑ آو کہان گئے تھے تم	دل مضطر نے جان ماری تھی
حیرت اوس بن بقول حیران آہ	رات حان عجب بیقراری تھے	سرونا تو تہا دست اور سینہ	کتنے غم تہا مرا شکار رہی تھے

غزل

۶۹۲			۱۴
جو در رہجر تبان سے تیرے لبون پہ دم ہے تو کیا الم ہے			خدا کو کر اپنے یاد حرات کہ ایکدم مین ہزار دم ہے
کہے تو زنون مین منہ چہپانا کہے نگہ قہر کے دکہانا			یہ کیسا بلا ہے یہ کیا غضب ہے یہ کیا جفا ہے یہ کیا ستم ہے
دیا نہ گردون نے ہجر کا غم دلا نہ کتنے تہے ہم یہ ہر دم			کہ دم غنیمت ہے صحبت اوسکی تجھے میسر جو کوئی دم ہے
کہان کہہ تو بتا مرا جو دل کو یون تنے مجھسے بہیرا			نہ وہ تلطف نہ رہ عنایت نہ وہ مدارا نہ وہ کرم ہے
کیا جو مین نے یہ چشم پر نم کہ تجھسے غافل نہین ہون اکدم			تو نہ ہی منہ مین یہ مسکرا کر لگا وہ کہنے کہ یہ بے دم ہے
جو غش صادق کا دیکہا عالم تو قہر اوسکا اثر ہے ہمدم			ارے ہے ہوگا جدائے کا غم ہین جو غم ہے تو بس غیم ہے
دکہاے گر تو نہ شکل آکر تو رکہین کیا خاک سر اوٹہاکر			مدام رہتے ہین سر بہ زانو ترے ہے سر کے ہین قسم ہے
جو شو کرین کہائین اوس گلی مین تو لائین ہم کچہہ نہ اپنی جی مین			کہ ہے یہی اپنے شان و شوکت یہی ہے جاہ اور یہی حشم ہے
نہ جے گے بزم گلرخان مین بفیض اوسکے نہ گلستان مین			وہ رونق افزا ہو جس مکان مین ہمین وہی گلشن ارم ہے
غم جدائی نے ہمکو مارا یہ حال تم بن ہے اب ہمارا			کہ بے قرارے فزون ہے ہر دم قرار ہر لحظہ دلمین کم ہے
نہ آوگے تم تو میر کہان ہم کہ کوئے دم کے ہین ہیمان ہم			تلق ہے دل پہ مگر مین ہے درد چشم پر نم ہر لب پہ دم ہر
۶۹۳	نہ یکہون جو سینہ تنگ صورت تو کیون نکلے ہمارا مرو مین حرات		خدائی شاہد کہ میری خلقین ہر سر کہ ہاتہ ہی تو ستم ہے ۱۱
یہ مشکل رنگ در کیا خاک اپنے نہ گا تو ہی	کہ جسکو تم کہو کرین کہا تو مین اوسکو سر کرتی ہے		سنا جو مگر کا عالم سو اپنے زندگانی ہر
محبت کی نہین لیکن مگر الفت نبہانی ہر	یہ اوس عیار کو پیرہ ہے ہم پر علم رانی ہر		نہیں ہتی ہین پیرن رشتہ پا پانا توانی ہر
دلا اظہار غم کرنا ہی کیا اغماز الفت مین	ابہی تو دیکہیو کیا کیا تجھے ایذا اوٹہانی ہر		قفس مین اور صیاد اوسکی جن سر کی
اوٹہا ابر سیہ جو قصد آنو کا کیا اوسنے	کرین کیا فکر ہکا یہ بلا ہی آسمانی ہر		زبانیہ اب ہی صبح آہ کا مانا نہ مورن
کسیکو نہ چہیا رکہ جہان مین رسنہ پیٹہ ہم نے	کرین کیا اوسکو ظاہر دلمین جو درد نہانی ہر		سنہو کی ہندو نیم گلرخان یہ گزرے
۶۹۴	کریں سیر رخ نیلگون سکندر جسے پیرہ اگرن کہے		ہلین کیا خاک کے تبر پر کہ لیون ہی دم اجڑتے
			۱۳
خموشی کو ہمارے جا بجا اب تصہ خوانی ہر	ہمارا ہر سخن بانگی ایکا اپنی بے زبانی ہر		کہ حرات آج تو اشنا ہندگانی ہر
نہ جو تن سے نکلتا ہی تن بن دم ستاتا ہر	ہمارے انتظار یار یہ کیا زندگانی ہر		ہر ہر سخن پر کہ آزاری ہے اوسکی زبان ہر
خفا ہوتا ہو وہ گر سیر ہو کہین جا تا	غضب ہے میرے غمگین کو سکی لین گمانی ہے		جبر تو اب اوس بیمار کو فرہی ہمکو
			نہ نکلو گہر سے ایکدن پیر خبر نوکی ہم تجھ

ق	زیر خنجر تجھے اوسنے نہ کیا ہو پانی	یہ وہ میدان ہے جس میں نہ چلی ہو پانی
	ہمیں نرکی اپنی تو نہ ہوئی شادانی	نہیں آنکھ کسی کی اسے گو ہمکنار آئی ہے
۶۹۵	کیا ہے قتل تو جلدی اوسے اب کیا اوسنے	کہ جرأت اوسکی کو یہ بڑھ کے ہو خونخوار ہی
	غرض اس عاشقی کو آگ لگے	جو نمودی اسیر لعل تبان
	کچھ بہت کرنے تم سہاگ لگے	دل بھی اب مجھ سے در بھاگے ہے
ق	ماتہ جیکے کبھی نہ باگ لگے	شکے جرأت کا وہ ترا نہ بم
۶۹۶	مجکو رسوائے خلق کرتا ہے	اے تری چاہ کو آگ لگے
	نہ دل کا پر کسی ہمدرد سے لگاؤ لگے	گر آرزو یہ تھی اپنی چشم دریا بار
	آگہی ناسی کا اوسکی کہیں تو داؤ لگے	تو کیا عجب ہے کہ وہ مکھ چھپا رکھے
	بنا و والوں کا پھیکا وہیں بناؤ لگے	جگر میں سوزش ہو ہر گز نہ گر گداز آئے
۶۹۷	کسی پہ تیغ زنی اوسکی جو اے جرأت	تو پھر کلیجہ پہ کیا ہمارے گھاؤ لگے

کل جو جھگڑا پاس میں یکجا ترے سمنام کے
رہ گیا سب نام سنتے ہی کلیجہ تھام کے

واے قسمت اوسکا وعدہ شب کو آنا اور
ڈھل چلا پایان زیست کا دن آئی آئی شام کے

ہے وہ جس گھر میں تصور باندھکر جاتا ہے ہم
صدقے اوس صحن و در و دیوار سقف و بام کے

سانپ اگر بس چل پڑا تو ہے ایسی اسر نگ
دو ہی ان کو دون میں ہدی تجکو اک اک جام کے

باندہ کی بالون کا جوڑا اپنے مکھڑے کو دکھا
عقدہ نا کھل جائیں سب پر کفر اور اسلام کے

اپنے سر کس نے سہی لینے ہو تم اپنا نام
یہ جو پھر اکیار میں صدقے گیا اس نام کے

جو کروگے ظلم تم ہم سے ہمیں کو کیا کریں
تم نے اوس کام کے اور ہم ہیں اس کام کے

شاخ گل پر کل جو بلبل بولتی تھی پھول پھول
آج وہ نالاں ہے کس کس رنگ نیچے دام کے

باتگلون کچھ ہو نہ شہر میں تیرے یوں اے رونسی
اوسکو ہوشہ دون میں جلائق نہو دشنام کے

۶۹۸	نچہ مغزان جنون میں آپکو کہتا ہی تو	ہم تو دیوانے ہیں جرأت اہل خرد کے

کمر کو قتل پر کس بت خونخوار باندھے ہے
کبھی خنجر کو سجتا ہے کبھی تلوار باندھے ہے

یہ کسکے زلف و رخ کی یاد ہے اے دیدۂ گریاں
سحر سے شام تک رونے کا تو کیوں تار باندھے ہے

کیا یہ محتسب کا حال کل اوس رند مشرب نے
عسس جون چور کی شکین سر بازار باندھے ہے

جو آتا ہے تو آ جینے کا اوسکے کیا بھروسا ہے
کفن اور بھی دھرا رس ترا بیمار باندھے ہے

نہایت حسن کا پھیلا کے دامن اپنا بیٹھے ہے
سو دامن اوسکا اب دامن سے وہ دلدار باندھے ہے

تہین کر لی جو تیغ اوسکی اثر کچھ جسم پر میرے
فسونگر ہے کوئی دشمن کرا وسکی دہا رہا باندھے ہے

کیا ہے رنگ ذر افشکون کا لخت دل کو پیون غم نے
کہ بیل دریا کے اوپر جون کوئی سردار باندھے ہے

دل پر خون مرا کس رنگ سے پیچ کہاتا ہے
کہے سے غیر کے جب سرخ وہ دستار باندھے ہے

پرانے شاعرون کو تجھ سے جرأت رشک آتا ہے
کہ مضمون ہر غزل مین تو نئے دو چار باندھے ہے

غزل

۱۲ — ۶۹۹

چنچل سیا یہ کون روبرو ہے — دل بر مین کہو نہین کہو ہے — ہم کیا ہین جو بین تجسم ہجان — کچھ ہم مین جو ہے تو جان تو ہے

ای چشم نہ خاک مین ملا دل — آخر یہ کسیکا تو لہو ہے — مت بخیو چشم ترسے ای ابر — درکار جو تجکو آبرو ہے

کر ترک کا دہیان ہی کر تن پر — جون مار سیہ ہر ایک مو ہے — دون اوسکے بدر سی سیونکہ جنت — کس گل مین سہاگ کی سی بو ہے

چکر مین نہ لا رقیب کو ناصح — کب جیب یہ قابل رفو ہے — وہ ہونہی ہے ملی وہ دو جہان — جس چیز کی ہمکو جستجو ہے

حیران ہو کر یکھ آئینہ کیون — کچھ تو کہو کیا یہ روبرو ہے — اک عمر سے ہمکو دیکھنے کی — جس پردہ نشین کی آرزو ہے

سو کیا ہے غضب کہ آج تک بجا — پردے ہی مین اوسکی گفتگو ہے — جرأت تری بیس ہی گیا کون — کیون تیری نگاہ چار سو ہے

غزل

۱۶ — ۷۰۰

دہیان اوسکے رخسار کا جب آتا ہے — دل پہ اک سانپ سا پھر جاتا ہے — دیکھا ہی کیون تھا ظالم سحر — ایکے رہا ہے کہ پھرا تا ہے

مہ نہو اوسکے مقابل کر سحر — مہر دیکھے ہے تو گھر آتا ہے — خاک مین کیون ملایا کیون کہا — آپ ہی گھر کو کوئی لوٹ جاتا ہے

جی مین آتا ہے بلا لون اوسکو — جب کہ ناصح مجھے سمجھاتا ہے — جو تری سمجھ مین آئے ہی تجھے — دل کو دینے کی قسم کھاتا ہے

میرے ہمنام کی کرتا ہے جفا — نخت خفتہ نہین تو ہمدم — آہ کس نیند کا یہ ماتا ہے

ڈرو ڈرو اتنے لیے جاتا ہون — چل بے چل دور نہ یان آیا کر — اوسکا کہنا یہ مجھی بہاتا ہے

دل نہادان کو نہین تسلی ہوتی — وہ تو عصہ ہو یہ فرماتا ہے — جیسے کوئی نہ فضل کو بہلاتا ہے

اب تو جرأت کی عجب حالت ہے — جب تلک یار نہین آتا ہے — اشک گرم آنکھ مین لاتا ہے

بستر غم پہ پڑا تا ہے یہ — جی اوسکی دیکھ کے گھبراتا ہے — ایسا راتون کو وہ چلاتا ہے

غزل

۶ — ۷۰۱

آج جو منہ سے مرے نکلی ہے سو بات نئی — یہ ہوئی ہوش ربا کس سے ملاقات نئی

گھر بلا داغ کہن پر مرے داغ اور دیئے — سو جیو پیر خدا ہے یہ مدارات نئی

اشک جوشان نے سر سے ترکی سکان فلک — تھا تو پون ہے نظر آتی ہے یہ برسات نئی

داغ دل چمکے ہے جون ماہ شب ہجراں میں
تو نے دکھلائی یہ اے چرخ کہن رات نئی

کبھی رونا کبھی ہنسنا کبھی بکنا کبھی چپ
آج کل اور دنوں سے ہے کچھ اوقات نئی

۷۰۲ — کشتہ شوق ہوں اور تازہ گرفتار ہی ہوں — اس لئے سوجھی ہے جرأت کی تخلص میں نئی — ۱۲

جب میں نوبیکار ہوا اور کہ آوارہ ہوئے
اوس شوخ کے پہنچی جو خبر دل کی ہوا سے

رکھتا ہو قدم گریہ میں کیا نیند بھلے کے
پنجالے اگر گوشہ دلبر سے اوٹھا کے

پہرے ہیں جو ہم لوگ یہ بستی میں کل کے
اوٹھا نہ سکے بار کو شکل ہر کہ تب تک

ہم آج تلک آپ میں آئے نہیں کل کے
اب سیر تو آنے کی بنا ہی نہیں کرتا

مہماں ہم اک دم کی ہیں بلکہ کوئی پل کے
دم بیٹھوں یہ بیمار محبت کا ہی سہتے

واں جام سے بر نیسا رکھیں چھلکے
آگے ہے جرأت کر دیکھ یاد رہے بات

اک غنچہ گل پھینک دیا ہاتھ سے ملکے
سو جا یہ گرے ہے دل بیتاب محل کے

رکھدے نہ کوئی ہاتھ تلے اوسکے نغل کے
پیارے وہ بیٹھے گھر سے کہیں کل کے

اس مست مئی ناز ذرہ دیکھ تو چل کے
کیا روئے لگی ہے کف افسوس کو مل کے

غزل

۷۰۳ — ۱۲

ترے گریبان جو رقیب سے مجھے لوگ آ کے سنا گئے
تو سلگ رہا تھا جو دل مرا اوسے اور آگ لگا گئے

رہی کل سے مجکو جو بیکلی تو نہیں قرار اب اک گھڑی
مرے تن میں کیونکہ رہیگا جی اگر آج بھی نہ تم آ گئے

یہ فغان و نالہ جدا کے دل مجھے سیر خوب دکھا گئے
کہ رکا تھا جسکو میں گھر میں سو وہی آگ گھر کو لگا گئے

یہ الم ہے تیری مریض پر تو وہ کیا جیے رہے کیوں نہ مر
کہ طبیب آئے تو رو کرا اوسے اور خوف دلا گئے

یہ نصیب ہیں مرے ہم نشیں کہ جو بعد عمر وہ نازنیں
مرے گھر میں آیا تو بس وہیں کئے اور شخص بھی آ گئے

غم ہجر سے ہوں میں تو مگر نہیں ہیں شام سے تا سحر
مرے پاس بیٹھے جو آن کر تو عجب ہے لطف اوٹھا گئے

نہ کوئی ہے دوست نہ مہربان نہ شفیق ہے نہ رفیق یاں
کریں کس سے ہم غم دل بیان جو سخن کی تھی شنوا گئے

یہی جھکی ہے سے تھی گفتگو کہ جدائی تجھ سے نہو کبھو
جو گئے تو ایسے کہ وہ ہمیں بھی نہ شکل اپنی دکھا گئے

کہوں کم نصیبی اپنے میں کیا کہ جنہوں کی خدمت سے ہا لگا
تو وہ لوگ صورت نقش پا مجھے خاک ہی میں ملا گئے

رہی تن میں تاب و توان کہاں جو کروں میں حالت ان بیان
یہ بگڑ کے مجھسے تم اے میاں مری شکل کیسی بنا گئے

رخ و زلف اپنے دکھا کے تم گئے پون دو انہ بنا کے تم
ذرہ جان دیکھو آ کے تم مجھے کس بلا میں پھنسا گئے

مجھے جرأت اب نہیں کچھ خبر گئی عقل و ہوش و خرد کدھر
یہ سرے بیا مبر آ کر مجھے کیسا پیام سنا گئے

غزل

۷۰۴ — ۱۰

جواب اوس بن کنارا کیجے عالم سے بتر ہے
کہ جو سب سے بتر ہے اندنوں وہ مجھ سے بتر ہے

میرے زانو پہ سر رہا آپ کا نسو گر میں منہ پر
اگر یہ سیر دیکھو تو گل و شبنم سے بہتر ہے

کسی حالت میں ہمکو ہوا ہوتا نہیں ہم
غم و درد و محبت مونس ہم ہی بہتر ہے

تیرا ناسور کا ہوتا ہے آخر بند ہو جانا
رہین گر اشک جاری دیدۂ پرنم سے بہتر ہے

نہیں ہے لذت درد و محبت تجکو اے ناصح
یہ اپنی خاطر غمگین دل خرم سے بہتر ہے

دکھا حسن ملیح اوس شوخ نے مرہم کیا ہمکو
چھڑکنا اپنے نمکون پر نمک ہم سے بہتر ہے

یہی کہتے تھے رو رو کے ترے عشاق کی ہمت
کہ بینا گھر پرے اس خانہ ماتم سے بہتر ہے

جدائی میں تری اے کاش جی تن سے نکل جاوے
رہا ہونا غرض ہر شکل درد و غم سے بہتر ہے

دو عالم سے پرے ہے جو وہ اس دل میں نظر آوے
اس آئینہ کو گر دیکھو تو جام جم سے بہتر ہے

بقول جرأت غمگین یہ ہی شکل اوسکی فرقت میں
کہ جو سب سے ہو بیگانہ تو ہمسے بہتر ہے

غزل

۷۰۵

ہمارے آنکی تبکو خبر نہ آویگی
کہی ہے مجھسے یہ طولانی شب ہجران
جدائی سونی یہ چشم خونچکاں تو کیسے
لگاؤن گر یہ مین تیرے نگاہ و ہم نہ
تبون کی غصے دلاتا ہلاک ہو جیوا

تمہارے آنکی تبکو خبر نہ آویگی
کہ جی سے جاؤ گے تم پر یہ جو نہ آویگی
جبھی نظر تری اے ابر تر نہ آویگی
یہ کچھ خیال مین اوسکے کمر نہ آویگی
کہ ڈھونڈھے ہے انہین مردمک نظر نہ آویگی

۱۱

نسیم کو چہ جانان ادھر نہ آویگی
یہ جیمین کیا ترے افتادہ گر نہ آویگی
تسلی خط سے تو اے نامہ بر نہ آویگی
تو دل کو کل مرے اے بیخبر نہ آویگی
تو لہر آنیکی تک قبر پر نہ آویگی

۷۰۶

ہزار درد دل بتا کیا گا تو جرأت
یہ سنکے اوسکی کبھی چشم تر نہ آویگی

۱۳

۷۰۷

کیا ہوئی تقصیر کیون بیزار ہی کہہ تو سہی
مجھہ مین کیا ایسی بری ہی ہر گھڑی ہر دم مرے
اے دل اے جہا گی کیون دانغ تیر کھا
خوب کیون آتا نہین ہر روز و شب بخیر
اے نظر آتا ہی غمگین تو مجھے میری طرح

تجھہ پہ کیا ٹوٹا ہی ہم جو تو ہی گریہ ہم
تجکو اب کیون کی کہا درکار ہی کہہ تو سہی
کیا کیا مین نے گنہ یہ کہنے بکایا مجھے
کیا لگائی آنکہ تونے ہی کسی سے میان
وہ بھی کیا جسکا کوئی خواستگار ہی کہہ تو سہی

کیون دلاتو کسکا تم دار ہی کہہ تو سہی
رو برو لایا ہون تیرے دل و جان و جگر
بے سبب روٹھے کو کیون تو یاد ہی کہہ تو سہی
اشک کیون تیرے گلے کا ہار ہی کہہ تو سہی
نرگس بیمار کا بیمار ہی کہہ تو سہی

تیرا کیون بگڑا ہی جو تو بیگانہ ناآشنا
مین تو میرا ہون ہون یہ کیا ار ہی کہہ تو سہی

درد دل سوز جگر ہے یا مرض ہی کہہ تو سہی
نبض کیون چھوٹی ہی کیون تو بیقرار ہی کہہ تو سہی

۱۱

۷۰۷

کچھ منہ سے بولی کہ ہمکو ہی کیون جانتے ہو
بیمار تیرے ہجر کی ہی کیون جانتے ہو

تجکو اے جرأت کیا آزار ہی کہہ تو سہی

۷۰۸

بیسی لوٹی کہ ہمکو جگر مین نہین رہی
بیتابی عشق دہر مین نہین رہی

اب کچھ تیرے عوض دہر مین نہین رہی

۷۰۹

بیتاب غم سے رہنا رہ بدولت و نیکنامی
کچھ دیر ابتدا وقت سحر مین نہین رہی

۷۱۰

بروا رکی ذرہ تیرے بر مین نہین رہی
محظوظ غائبانہ کہ شب ہا سے ہو تو جو

صبوہ سی تیر کی قت نظارہ یعنیم	عور و پری وحش و شر میں نہیں رہی	پہونچا شر تک چشم گمان مبوان تک	گرمی ذرا بھی ارستقر میں نہیں رہی
ماون نی سیر آگ لگادی ہی چار سو	جا اب ہمارے رہنے کو گھر میں نہیں رہی	رسوا کیا دل نے کہ تڑپ اب کسی کی	جانے کی اوسکے راہ گذر میں نہیں رہی
۷۰۸	جرات غم و الم سی ذرہ طاقت اب میرے	رلیں نہیں رہی ہی جگر میں نہیں رہی	۹
کچہ ارمان اپنے دل کا واں ہی نکلے	گئی تھی موس پر اک بوسہ سی اندر گئیں نکلی	میرا ان ہونٹوں کا بوسہ اخر نہیں نکلی	ایا من سی مرا ہی کاش جان خرین نکلی
اس شب نہ ہمارے کلیجہ تا یک میں آوے	تو کچہ حسرت ہمارے دل کی ہو اوہ جی میں نکلی	ہوا ہست اگر بیان غیر تو پر کیا غضب آوے	کہ مجہ پر تم ہی غصہ سی چڑہ باکر آستین نکلی
ہی ہر جا وہی جلکر خاکہ کچہ دین سو سے	خدا نا کردہ گر سینہ سی آہ آتشین نکلی	کلیجہ میں سی ہی ہی ہو کر سر زبان تم	کہین تک رودل اوس سے وہ گر کہین نکلی
جواب خط خدا ل ہو تو دین نامہ بر	گئی کو تی تبا نہیں سو وہ پھر جتی نہیں نکلی	خموشی میں یہ دل ایک کا غضب ہے	جو حرف نا مبر ہو نہ سو ابا ہا زبان نکلی
۷۰۹	غزل تم تھی ہم جب بزم میں آپس سی چھوڑ جدا	تو سنکر کہین نہ سرک کر بالا فرمن نکلے	۹
انکہین لڑا کے پہر نہ چپا لیا ہی	کس کس ادا سی دل کو لبھا لیا ہی	ہما کیتی ہین لوگ کہ بر اکر غل ہی میر	اسنے تو سب مجہ سر پر اوٹہا لیا ہی
رنگ خا جو تیرے ہا تہو سی اڑ چلا ہی	یہ رنگ دکہا سیر نقشہ اوڑا لیا ہی	چین سر جین ہو نا کہو تا ہی کسکا	قا تل تیرا ارادہ ہمیں ہو پا لیا ہے
بو لا وہ در یہ پیر ہو نکی دیکہ ہوے	یہ ہی عجب طرح کا کوئی جلا لیا ہی	آندگی ہی نا حق اور بر سب ہی غش	دل دیکہ ہی اوسکا کیا جا نی کیا ہی
ظا ہر مین گو نہ بولا وہ شوخ لیک ہی	ہر با تو انجمن مین یہ آزما لیا ہی	غصہ ہر اوٹہ گیا ہی و لیکن جب کہ سی	الفت ہی پس مجکو اپنی بٹہا لیا ہی
۷۱۰	بیہی ہی جراءت تب در پہ یار کی ہم	جب سب طرف سی دل کو ہمیں اوٹہا لیا	۸
جب کہین سیج بنا وہ جا تا ہی	مجکو کیا کیا خیال آتا ہے	دل عجب شہر ہوا اسکو اسی عالم	کیون بہلا خاکہ سین لا تا ہے
مر گیو جب تو کون ہے اپنا	زندگی تک سبہو نسی نا تا ہی	میرے رونیکا گر کسی وہ سبب	ذکر اوسکو کوئی سنا تا ہی
پہر پیسا ہی منہ اوہر ہی اور	کچہ سمجہکر وہ مسکرا تا ہے	نتین کر کے جب کوئی معشوق	روٹہے عاشق کو نہین منا تا ہی
انکی صحبت وہ دیکہکر مجکو	رشک کس طرحسی آتا ہی	دل بتیاب اب ہمین جراءت	گہبرا تا ہی گہبرا اوٹہا تا ہی
۷۱۱	غزل		۱۳
جوش گل جا ک قفس سی دیکہا کی	سب نے یان ہوسین بہارین اور ہر ہم دیکہا کی	بیش و کم یون سب پہ گذرا ہے جو کچہ ہیچ	غم بہت دیکہا کیو اور عیش کم دیکہا کیو
گاہ گاہ گریان کہ ہر نی تجہ بین سے	جی پہ غم انکہو نسی نم دیدہ ہم دیکہا کی	صبح نکلا شبکے مرجع انکہو نسی شب ہم خوابہین	انپر انکہو نپر جو اوس مکی قدم دیکہا کیو
جبتلک دیکہا نہ تجکو تب تلک آرام جان	کیا کہین تجکو کہ کیا کیا دیکہا و رغم دیکہا کیے	بخت بد کا کیا کہین شکوہ کہ اوس دلدار کا	سب کرم دیکہا کیو اور ہم ستم دیکہا کیو
وسعت دل کیا بتا کیجی کہ ہر لمین سدا	سیر عرش و کرسی و لوح و قلم دیکہا کیو	اکیدن وعدہ پہ تو نے اہ پیمان گسل	نت ترا ہم جبت ہی تو ول قدم دیکہا کیو
کیا کہین کیا کیا ستم ہمنے اوٹہا ئے زیم مین	یار کا اغیار پر جو ن کرم دیکہا کیو	خون دل جاری رہا انکو نسی تجہ بین ناغہ	بلبل و گل کو جو ہم صحبت ہم دیکہا کیو
مجہ بین تجہ بین رات کیا کیا تہا جو غلطین ہو گئے	گہر مجو اوگاہ تجکو اہ صنم دیکہا کیو	صبح کو تو اوسکو دیکہا کیو تا شام ہم	سر نیو نو شام ہی تا صبح دم دیکہا کیو
۷۱۲	کچہ نہ بولا ہمکی ذرہ صل بہ جرات وہ صنم	بعد مدم میر کر اوسکی منہ کو ہم دیکہا کیو	۱۱

پہنچے ہے تکتے ہین اوس بن موے ور اور ناتوانی ہے			کوئے یہ ہی ہے جیا خاک ایسے زندگانی ہے
ہوا ہے رنگ رونده و اپنا اور اشک ارغوانی ہے			کسے گلرو کے سر پہ جو دوپٹہ زعفرانے ہے
عبث یہ دعشق کیا شے ہے تمہین مین کیا بتاؤن آف			نپوچھو جے نہ پوچھو جے بلائے ناگہانے ہے
مرے آنکھون مین آنسو نرم خوبان مین جو بہر آئے			گمان مدسے وہ رکھنے لگا کیا بدگمانی ہے
کبھے تصہ مین کر اپنا کہون افسانہ رو رو کر			تو بہر ہنکر وہ پوچھے ہے کہ یہ کیسی کہانی ہے
زراہ طعن وہ شاید کبھے پوچھے کہ خوش تو ہو			غم واندوہ کے پڑنے سے بس یہ شادمانی ہے
جیا یا جب یہ مین نے چاہنے کو ایک مین بھی ہون			تو ہونون مین کہا یہ بات کتنون کی زبانی ہے
نہین نیدے کا کہنا مانتے ان فتنون پر تم			خدا جانے یہ صاحب تجھے کسکی بات مانی ہے
الم اس سوچ مین گذرین ہین کیا کیا دم شمار مین			کہ کتنے ہونگے اپنے دل مین سب کیا سخت جانی ہے
خطر سے باغبان کے ہم کوئی پرواز کرتے ہین			ابھی تو سیر گلشن کی ہمین کیا کیا اوڑانی ہے
ملاقاتین ہون باہم کیونکہ پیر جرات کہ ہی دہان تر			وفور بیدماغی یان ہجوم ناتوانے ہے

غزل

۷۱۳			۹
ہن تیرے سن سان تجھکو اپنا گر دیکھا کیے	رہ بہر وعدہ پہ تیرے ہر سحر دیکھا کیے	شب کا وعدہ کر کیا تا پہ آیا تو	شام ہی سے راہ تیرا ہی دیکھا کیے
وہ ہونگی لوگ دنیا مین جنہین تسکین ہے	عشق کر سود مین ہمنے تو فقط فکر زیان	کہہ جایا سینہ گذون کہ جگر کا ہی زبان	نت نئی ہم آہ کا انیسو اثر دیکھا کیے
ہم ہی ہر ہو وہ غصہ اور کسی پر ہو تم	خیر جو کتنی ہین تمکو آنکہ دیکھا کیے	کچھ چلا یا آہ اور کچھ غم نے روکا اسکو آہ	ہر سدا ویران ہی انکا نگر دیکھا کیے
انیر انیر میرکا ہی لطف اے یار دوجدا	باغ مین تم گل کو ہم داغ جگر دیکھا کیے	محو تھے ہر اگ تماشے مین پر انہی طور سے	تم اور سرو دیکھا کیے ہم اور سر دیکھا کیے
۷۱۴	آج سحر یاں تو جرات نہین دنیا ترا	جنہون کو تیرے سامنے ہم نے سرد دیکھا کیے	۷
ہم کہیں سیر ہو تری خاموشی ہو گئی	سب چہچہے چمن کی فراموش ہو گئی	غیر و کی پاس آپ تو مسند پہ جا بجا	دیکھا جو خلوت آہ تو در پوش ہو گئی
شکل ہلال عید ہم انتوشی کو ترسی	ہر تو تمام صورت آغوش ہو گئی	کرتے تو منع ہم کو سو اب آپ شیخ جی	صحبت مین وہ نو خوشی کی فراموش ہو گئی
غیبت سے ہی ہمین نہین کرتا کبھی وہ یاد	ہم ایسے اوسکے دھیان فراموش ہو گئی	کہکر فسانہ سنہ دل انیر کا شتابان	بس ہم سو رہے تو ہی خاموش ہو گئی
۷۱۵	جرات ہمیشہ کہتے تو دیکھینگے ہر اوسے	آتے ہی اوسکا دیکھنا کو بیہوش ہو گئی	۷
تو کب تلک دوہم تیرے صورت تکا کرینگے	تھم ذرا رہ دیتی تیر سر تکینگے رہ گئے	تو نے میرا حال پوچھا اور تیرے ہوتے ہوتے	تڑپ تڑپ کانسے مرنے تک تکینگے رہ گئے
عاشقون کی دل ہلانی یار کو ہے مشق	بوسہ کو خوشی مین اپنی لب ہلا تکینگے رہ گئے	کارواں جاتا رہا اب دم گم کردہ راہ	گرد کا مانند صبح امین ہلا تکینگے رہ گئے
آرزو اوسکی نکلی اور ہمین ایذا ہوئے	سخت جانی کر سب ہم جو سہا تکینگے رہ گئے	درد دل تھوڑا سا کہنے پایا تھا کہ ہم جو	اوٹھ گیا گھبرا کر ہم کہتا کہتا رہ گئے
۷۱۶	ہو گیا غائب نظر سے برق کا مانند وہ	اور ہم حیرت زدہ چپکے ہی تکتے رہ گئے	۱۲

ن اوسکی جمع خوبان کہین گردیکہ لیتا ہی	ترکیا ہی سودن منظر تر بگرد دیکہ لیتا ہی	نوقت شام نکل ماہ دیکہ اوس بن بیٹہ رہتا ہی	کہ دوسرا کوئی جواوہ ایک نظر دیکہ لیتا ہی
ہی یار کو مجہ سی اتفاقہ بھی تو بس	یہ حسرت ہاتہہ ملکر جانب مرد دیکہ لیتا ہی	کبی گہر اتہی ہر اہر مجہ دیکہا تو حیران ہی	یہ دیکہی تماشا کہ یارب کبوکر یہ گذر دیکہ لیتا ہی
خوباں نہو اوس گلی وہ ملتا اوسکو	بیگانہ غنچہ جبکی گانہ بین زد دیکہ لیتا ہی	کر تی ہی تحصد اوسنکو تو یہ جانو لگی ہی	کہ نکل جاتا ہی
ر تو جبری جو ہی کہ بھی طوطا ہی	جو وہ سدا تراہی دیدہ تر دیکہ لیتا ہی	اوسی محفل سی کوئی غور بر و تو بد گمانی ہی	سے منہ کو وہ کیا غور کر کر دیکہ لیتا ہی
ہا ہوں کہتا اوس کہ چہ گہ ٹک دیکہ لیتا ہی	کسی رہ پر جو بکہ اوسکا نو کو دیکہ لیتا ہی	بیہودہ کاسو کوئی تصویر کرتا تو دیکہ لیتا ہی	توآئینہ کو وہ ہر منہ کی برابر دیکہ لیتا ہی
شوق قصل سبل اوسکو ہوتا تو محفل	ذرہ انکین دکہا کر وہ خورشید دیکہ لیتا ہی	زیبس سمجہا ہوا ہی خوب حالت ہر جرا	اوسی ہر بات سے تیور کو تو کر دیکہ لیتا ہی

غزل

۷۱۷ ۷

دیکہا کبھی نہ وصل جدائی مین مر گئے	یون ہر ہمارے عمر کر دن سب گذر گئے	غیر ذکر ماتہہ اوسکے کیا کام ہمارا بھلا	مین جانتا ہون اب یہ بہانا ہی کر گئے
یہ جی مین تہا کہ کوچہ مین اوسکے بجا نگر	اس دل کی حیرا ہی کہ تا ہو نہی پر گئے	رسوا ہوا اوسکے ہجر مین انکہون کی کم سوا	پہر رو تو رو تو ہو بہت مشکل تر گئی
صبر و قرار و ہوش رخود یک بیک گئے	اوٹکر وہ چار ہو تو ابہی پار یہ کدہر گئے	گلشن جہا تو ہر گہی بلبل قفس مین ہا ئے	برباد اوسکے عشق مین کیا یان و ہر گئے

۷۱۸ ۵

جرات ہوا یہ خوب کہ دیکہا نہ دور سی	یہ رونہ ہان جدائی کی شب مین مر گئے		
محفل گلرخانہ مین یار بجہکو اگر نہ دیکہی	صبح جو گہر گیا وہ ماہ تب ہی خفا ہین	جیسی ہر جب تلک ہی دم ہے دیکہی	
ہی غضب کہ دیکہتی ہون اوسکی کہینچا کہنچی	دیکہہ تو کہی ہر وہ آیا دہر مین	غنچہ دہن ہین جنبش طالب رہتی ہی سب دن	ملنہ اوسی جبتلک گاہ نہ ہین زد دیکہی

۷۱۹ ۹

جرات خستہ کی غزل سنی اگر اوسجان	سینہ چرخ کو کبھی نہ آہ دہر نہ دیکہی		
یونکر بہلا اب اوسکی نکلی آتی ہی نظر	دیکہین تو ہو زندگی تر اگر نہ دیکہی	اشک دان ہی اور یہ رخ شام صبح	کہتی ہی آنکہ گرد ہ مہ تا صبح نہ دیکہی
وہی حسن یار یان جلوہ نما ہی جا بجا	دیکہی ہو بکہ ہر بہلا اور کہ ہر نہ دیکہی	مجہسی تو کبھو بیان کیا کہ ہا خون مہربان	وصل کی دن تو ہر زبان جانب دیدہ دیکہی
قوم سفر کریگی جان تن سی کبھی ہی	فال نکالکر ہر ہمدم سفر نہ دیکہی	تیغ نگہہ ہی آپکی کافی ہی میرو قتل کو	دمبدم آپ اگر کر تیغ و نہ دیکہی
مرین نہین لگی ہی ہمدم دانہا کسی طرح سی	جاگہ جہان ہو کہا ہا [illegible]	سینہ چرخ پر آہ کیا ہو اوہا دیکہی	[illegible]

۷۲۰

جرات نزار شکستہ دل مین گیا ہی جان	اوسکی طرف سی آپ کو گزرتا نہی		
بیان جور کا دل گر چہ بیحساب کرے	یہ ایک بات رہ عجز تو لاجواب کرے	قفس کو بیچ یہ بی ہی عذاب مین صیاد	تو مجکو ذبح کرے تو ترا ثواب کرے
نلہ مین اوسکی جو کچہ کیفیت ہی اہو سا	کہان نرگس مستی تری شراب کرے	ترہون نشیمن و گل پر تو نالہ ای بلبل	جو منہ وہ دیکہ کر تو یا نکو بس گلاب کرے
یہ نیم جان ہی باقی کوئی ادا سی کمدے	جو قتل ہی مجہی کرنا ہی تو شتاب کرے	تو میرے سینہ پر رکہہ ہاتہہ ای قاتل	کہین یہ دل نہ مضطر پہر اضطراب کرے

۷۲۱ ۷

تہا سی کیا کہین جرات یقین حیرت	نگاہ دل دہی جسکو خدا خراب کرے		
دکہا دین ہم دل پر داغ تمہا ہی یار دیکہو گے	کیا جب سینہ تیر نگہہ کو شوخ ذو سر سے	تو پہر پیکان اوسکا ہم جگر کر یار دیکہو گے	
نصیحت ہان تو میری تم عاشق کہینہ دو	میرے ہو نالہ کو سنو گے تو کہو میرا بیتاب گر	بلا مین مبتلا و نرات جان نزار دیکہو گے	

لگی ہو آگ سینہ میں جگر جل جائیگا کسی	بہینگے اشک انکو نسی خرہ خونبار دیکھو	جو آفت جو ستم جو قہر یہ ہمکو دکھاویگا	چلیگا کچہ یہ جبار اور تم ناچار دیکھو
۷۲۲	طبیعت حاضر ہو جرأت تلک کیجو علاج اور	اگر جنیگے کا اسمیں کچہ یہ ہمکو تار دیکھو	۹
جو کوئی اس جہانمیں ایک دم خوشدل ہوا ہے	تو اکسر جرح کا غم دہن موجود ہوتا ہے	طبیعتکو ذرا سی اب ہوا یہ فائدہ مجھکو	کہ لیوین دو دم سیر و سیر دم افزود ہوتا ہے
ہوا ہے اب یہ معلوم سوز دل کہ جس جاگہ	لگی آتش بلند اس گھر میں پہلے دود ہوتا ہے	کرے ہے وعدہ وہ آنیکا دشمن مت اور انکر	ترے باتونسے میرے عاشقو مفقود ہوتا ہے
مرے سر پہ ای یار و نہ کر دل جلے پر	جہان ہر نرم تام وان مقرر عود ہوتا ہے	اگرچہ اسمیں پہلے سخت سرزائی و دیت ہے	ولے عشق یار و عاقبت محمود ہوتا ہے
نیرنگ محبی اب تم نا کہی عیش و عشرت کا	خوشی سے کام کیا اسکو غم آخر نمود ہوتا ہے	مرو فریاد و محبوبان جسپر ہم ہو دلدادہ	جو عاشق متقی ہیں انکا یہ مقصود ہوتا ہے
۷۲۳	ہمکو پریشانی و خاکہ افشانی اسی جرأت	جو کوئی نقد دل بیچے اسی پر سود ہوتا ہے	۵
تغیر تو نہ دیکھا ہے نہ خود کام دیتا ہے	اگر ہم مانگتے ہیں تو ہمیں دشنام دیتا ہے	سبھی چپ ہیں ہمی اور ہا ہم ہیں منتظر اسکے	کہ ساقی ہمکو اپنے ہاتھ سے کب جام دیتا ہے
عجب جات گزرتی ہے خوشی سے جانبر یارب	جو اکر یار کا ہمکو کوئی پیغام دیتا ہے	نہ گر اسی مرغ دل تو دیکہ اوسکی حال	کہ یان نزدیک انسکو دکہائی دم دیتا ہے
۷۲۴	کہا کل یار زہر اپنے غصہ سے نکر جرأت	بہت کم یان کہائی استرہ گر نام دیتا ہے	۶
غم فراق جو دلبر مدام رہتا ہے	ہمیشہ روفی ہے سی تہکو کام رہتا ہے	خوشی ہو کیونکہ بلا ہو طی ہمکو جیکو	ز مرگ کا ہمیں ہر دم پیام رہتا ہے
خیال میرے رخ زلف کا مرے دل میں	ترے ہی سر کی قسم صبح و شام رہتا ہے	اوسیں سے یار جو کچہ کام ہو سو کیجیے	ہمیشہ خجلہ کہ تو ہم کلام رہتا ہے
تری گلی ہے یہ ای یار یا کہ مقتل ہے	کہ زور شب ہو جہاں قتل عام رہتا ہے	مجھے تو شہر کا ہر شوق اسلیے جرأت	کہ بعد مرگ سدا اسکا نام رہتا ہے
۷۲۵	غزل		۷
کہو اوس کو تو کون مانی ہے	دل کی حالت خراب جانی ہے	وہ ہی جانتے ہر کہ یہ جانی ہے	کہ جو اوس بیکلب نکانی ہے
اشک بہتی ہی کیون ملائے تے	دل جو اب آتی خاک چھانی ہے	تو جو کہتا ہی بات کر جیسے	ہوش اسکا یہان نکانی ہے
جی میں آوے جو کچہ سو کہیو ہے	انبا مرنا جو دل میں ٹھانی ہے	دم نکلتا ہی شکوہ کر یوین	کیا مرا کر برادہ مانی ہے
۷۲۶	جرأت اوسکی نیو دیہ جو دیوستم	جی ہی جاتے ہی جی ہی جانی ہے	۹
غم مجہو ناتوان رکہتا ہے	عشق بہی اک نشان رکہتا ہی	شوق سنی کا ہی تو سن اکر	درد دل کا بیان رکہتا ہے
شیخ جی پیے کہ بادہ گلگون	آدمے کو جوان رکہتا ہی	دل میں جو آرزوی سر کہو لیکن	یان ہی کوئی زبان رکہتا ہی
رات کوچے میں کوئی آیا تہا	یار مجہپر گمان رکہتا ہے	حق سلامت رکہی اوسی اپنا	جو کوئی مہربان رکہتا ہی
بن بلائے وہان نہیں جاتا	انبا دل اتنی آن رکہتا ہی	اینے جرأت کو گہر ہی تو ہمک آ	سب کی خاطر ندان رکہتا ہی
۷۲۷	کیہ تمکہ ہجر میں مرے ہو	یہ بیچارہ ہی جان رکہتا ہی	۸
دنکو فریاد و آہ و زاری ہے	اور ہر رات دم شماری ہے	وعدہ تو کر گیا ہے آنے کا	گر نہ آوے تو سخت خواری ہے
تو چلا اور ہم رہے جیتے	خاک بیزندگی ہماری ہی	نہیں آتا کسی طرح سے چین	آہ کیا دل کو بیقراری ہی

اکیدم زیست مجکو بھاری ہی	یار ہی مین کہا کہ تیرے لیے	ق	سیر ہر آنکھو تو خون جاری ہے
کیون تجھے ڈونڈنا آتا نہیں ہی	رو بکی تیس وکو کہن جرات		اب یہ رو یکی تیرے باری ہی

غزل

۱۲

تو اج ہی جرات ہی نہ نام کرینگی	دیکھین تو ہین جون مہ مہر انکو	گردش ہی مین کبتک سحر و شام کرینگی
بیچین ہین ہجر کی ایام کرینگی	کیا جانوہ کیا کرینگے نشینو نکو دلمین	گریون ہی آنکھین طرف بام کرینگی
اور جنسے یہ جانتا ہا رام کرینگی	بر آئیگا تب کام دل اپنا جو تجھی ہم	چاہی سو لگا ہی ہیت خود کام کرینگی
ٹھہرو کا نہ جی دلکو اگر تمام کرینگی	لینا ہی تو میری دل بیتاب کو لیجاؤ	صاحب نہین نبدہ پہ یہ الزام کرینگی
صاحب ہو ہ عشق مین جب گام کرینگی	اچھا جو مر پاس نہ آو تو نہ آؤ	مجسی ہی تو کچھ آپ کبھی کام رکھینگی
صیاد یہ ثابت نہ ترا دام کرینگی	کرینگے ہی اور نام ہی گنر یگا نہ جرات	تو ذکر عشاق مین سب نام کرینگی

غزل

۱۰

ہاے ظالم یہ کیا کیا تو نے	آگیا دام مین رقیبون کے	ہمسے لڑا دیا تو نے
بیوفا کی یہ کیا جفا تو نے	ہم ہلاکر کنار ای ظالم	کہہ تو مک کس ہی کی وفا تو نے
سب سہا ینگے جو کہا تو نے	لیکن اتنا تو تو بتا کر مجھے	نا سزا کہکے کیا لیا تو نے
مجھکو سمجھا کیا خفا تو نے	ہر گھڑی دوڑ دوڑ آتا ہی	اسقدر چھوڑ دی حیا تو نے
مجکو نا حق ہنسا کیا تو نے	اب جو جاونگا تیرے کوچے سے	پھر نہ آونگا ہم سنا تو نے

غزل

۱۲

دن ہو رہی ہی جو کہو دن تو کیا ہوا	نہ چین دلکو نہ قرار کو مروت ہی	غرض مین کیا کہون مجھپر جو مصیبت ہے
ہی سی طفلی مین وہ شوخ سخت آفت ہی	خراب وحشی و دیوانہ و ذلیل و خوار	نہ جانتا تہا کہ یہ عاشقی مین ذلت ہی
یہ روز حشر ہی یار یکہ شام فرقت ہے	سبھو سی ملتا ہی وہ شوخ مجھسی ہر یک سے	یا کچھ نہین طالع کی سیہ شامت ہی
میرے جی یہ نہایت ہی آج وحشت ہی	کہلین ہن جسسے آنکھین کبھی چار یار	شمال آئینہ انکھنو کو میری حیرت ہی
تیرے تیغ کی بسمل ہین حسرت ہے	کچھ اپسی مین نہ تو تقصیر کی نہین تیری	نجانون تجھکو میرے سے کیا عداوت ہے
رہ تکتی تو کراب کہ وقت رخصت ہے	لگا دو کہی کہ اشکے تیرا دل لگا وہ	تو میرے مرنہ پہ جیرا کی سخت جرات ہے

غزل

۷

تیرے یاون آگ لگائی کہ جگر جلتا ہی	شمع محفل کو ہی سوز محبت دیتی	دن کو جلتا ہی یہ دل شب کو بدن گلتا ہی
بت ستمگار ہی کیا زور مرا چلتا ہی	گر قضا تا ہی تو جلد ہی یہان آ ظالم	ورنہ جوگی کی ہی تن خاک مین جا ملتا ہی

گو گذر جاوی ہی سینہ سی تیرا تیر مژہ — پر یہ بندہ کوئی آگر ہی تیری کمتا ہی — پیول و پھل کی نہین خو ہش نہ خس سی ہی غرض آزاد
۷۳۲ — کسکا فریادی ہی حیرت کہ جہان خراب — خاک ہی اگر سدا نہ کھینچین ملتا ہی

کن جسر تون ہی کہ تیغ تہین ہم دوش ہی — وہ ابہری ابہری کات وہ بازو بھرا ہوا — دنگیر جون کہنچی کوئی تصویر اسطرح
کیا چپ وہ گھر مین بیٹھا ہی تانوی جگہ کا — چار نوطرف پکارہی ہر گھڑی مری — تب ہو بہار روان ہو کر ادہ بستر تو تم
آپ اپنی تئین ہلاک مین کرتا تو کیا — جلدی سی کھینچ کر بو ہو نرہی سری — کیا یاد آئی ہی کہ لگی جانا وہ اپنا آہ
یاد آئی ہی تو تن مین ٹہرا نہین ہی دم — کہنا وہ اسکا سانس چیر ہی سر ابر ہی — تہا جنبش اختلاط سو اب لگی یہ ہا ہی
۷۳۳ — جرأت بلند مرتبہ عشق ہی بہت — ہم پست ہمتی سی ابہو مین ہو رہے

کیا ابر ہی چمن مین ہوا ہی بہار ہی — ساقی ہو نیچ شتاب کہ تیری پکار ہی — کسکی نگاہ ہو گئی اسکا قرار و صبر
لگتی نہین پلک سی پلک آج کل مجھے — ای چشم کہہ کہ کسکا تجھے انتظار ہی — جو ٹک یکا تا تار کہان تک تو تا ہی
جرأت کی گور پر کوئی مت لا ہو چراغ — سینہ مین اوسکی یہ جو دل افگار ہی — جلتا رہیگا اوسکی سی از سر گ ہو ہی

غزل

۷۳۴ — تم کو بھی اوس سی جو تو سروکار کچھ ہی — بھلا مین کیا کروون نا ہی کہ دل تہا ہی — مرہم لگین آپنی زخم ہی ناسور ہی کیا کہ
خدا جانو کہ کیا جادو کیا ہی تو اوسنے — کوئی ہی اسقدر ظالم کسیکا جو ستتا ہی — نہ کوئی غیر جاسکتا ہی نہ یگانہ جا سکتا ہی
عجب ہی جبر زالا ہی خدا نو کام جو وہ — کسی سی یا کسیکی بات ستتا ہی نہ کہتا ہی — اشارہ کیا یا ہی کہہ اوس کسی سی

غزل

۷۳۵ — جسیا ہو اب اوسیکا نہ کور ہو رہا ہی — دیوانہ ہین ہو میرا مشہور ہو رہا ہی — کوئی جام ہا ہو ساقی پیتا ہی خود ہو گا
ٹانکی لگا ئیو تو جراح ٹک سمجہہ کر — زخم جگر ہمارا ناسور ہو رہا ہی — تا ہی بادہ کش وہ اور ہو ہی تنگ
محفل مین کون ایسا بیٹہا ہی شمع رو آج — جو یسی جسکی یار و یہ نور ہو رہا ہی — جرأت یہ جور کس سی اٹہا نہین ہی اتنا

غزل

۷۳۶ — اہ مگر تیر ہو یا غمزہ یا تو ان او ہی کا — دل یار کا ہی ہو یہ نہ کمان او ہی کا — مانند صید زخمی گہائل تڑ ہی نکلا
ہر کوئی پاس تیرا ہی شغل ہو مردت — بیٹہی ہو شادمان او گریہ کنان او ہی کا — منت کروون کہان تک تک کب تک (خجالت)
سینہ ہی کر کو منزل پہونچی ہی آہ تب سی — مہمان تو ا نکا دل ہی پہونچا نہان او ہی کا — جرأت طبیب سب مل کہتے ہین کیجیو کیا

غزل

۷۳۷ — تماشا ہی کہ جو تا ہی ہمیشہ ہم میرے آنے سے — چلا جاتا ہون اوسکے پاس مین کس
بہلا پروانہ مرغ گرفتہ ب آہ کیا جانے — قفس ہی جسنے دیکہا ہو نکلکر

ن لایا کیجیے محفل مین ہم سے بہے
تمین چورے پڑیگا کوئی انگمین چورانی سے

میر صاحب بیر نہ روٹھونگا نہ روٹھونگا
چیر بولوسین باز آیا محبت آزمانے سے

خوانی یا ن گر آوے اوسکو اس خاطر
نگاہ کہنے وہ کس کس شکل میرے ٹکر گرانی سے

"یا کہ بس ٹہلا یا ہمکو * +
کبہو خوش وقت جو ہوتے تہے ہم اوسکے منہ لگانی سے

شکر جینے سے بالکل یاس تہی لیکن
توقع کچہہ ہوئے بہر آج دست و پا ہلانے سے

بزم مین اپنے وہ کیا مجہہ روزدار کو
اوٹہی ہے اوسپہ ایک طوفان سا میرے ٹہانے سی

جم کی ہے دلکو داشد ہو کبہو یارب
کیا اوس گہر مین جینے بند ہمکو آنے جانی سے

یض عشق کی کچہہ سرگذشت اب تو
جو کچہہ گذرے سو گذرے اوس پہ کیا حاصل سنانے کر

ہاتہہ پر ہاتہہ اوسکے وہ غمخوار مینے ہین
نہ تہی فرصت ذرا خنجر اوٹہانے سے ٹہانے سی

سل سکے کوئی پر درد سے جرات
اگر کہیے ذوق تو رکتا ہے رونے اور رولانے سے

غزل ۱۲

ہین آپ ہے آپ کہیے کہہ ہم دوانے سے
یکایک آگئی ایسی نرا سے کس کے جانے سے

گہر پہری تم تو گہرا اپنا جیوڑ کر یکدن
اب آنا پانچ تک ٹہیکر مشکل ہے سرانے سے

ہے تہا تو مجہکو پہلے مار جانا تہا
کہ پاتا خلاصی مین نیم بسمل تلملانے سے +

کے گہر مین جا کر آپ کہ ویش ہو بیٹہے
یہ بیٹہے بیٹہے دل مین آگیا کیا میرے آنے سے

ن تم نے درد بہر مجہہ بیمار الفت کو
بہلا جا دل ہوا کیا ایک بیکس کی ستانے سے

گہر مین پڑہا ویگا ماتم یہ نہ سمجہے تم
گئے کیون جیتے بنا کر واہ شادی کے بہانے سے

یہ کہ جانے سے مرے کیونکر جیوگا وہ
کہ جبکا دم اوٹہ جاتا تہا میرے رونہ جانے سے

باتے نہ گہر سے گہر ہی مین جیتے تم پیارے
جو خوش ہوتا تمین منظور تہا میرے کرانے سے

حن مین مجہکو گہڑے تم بام پر رہتے
اوٹہانا تہا مرا گر منتین کر کر ٹہانے سے

رخدا مجہہ جان لب کے پاس آ پہونچی
کہ ہونچا ہون قریب مرگ مین ایذا اوٹہانے سے

مے ہوتے اور منہ لیٹے اپنے بستر پر
پڑا روتا ہون مین منہ پیر کر سارے زمانے سے

اس زمین مین شیخ ای اندا نکی حرات
بلا کیا فائدہ ہے شعر ایسے کہہ کے لانے سے

غزل ۱۳

ہے کیجے جو رہ گئے تم یکبار آنے سے
وگرنہ دل ملے ہی ملتے ہین سو سو بہانے سے

کہون کیا اوس دل وحشی سے میرے کیونکہ بنتی ہے
وہ سمجھے جسکو ہو دن رات بیخ

کدرے رہنے کی تو ہر وانگی دیجیے بھلا مجھکو
اوسنے ہے بزم مین فتنہ اگر

نگاہ لطف چورے سے تو ہو جایا کریگا ہے
دکھائی اصل کچھ دیتا ہو گر نقد

کبھی تشریف لاؤ بندہ خانہ مین تمہین چھپ کر
اگر ہوتا ہے چرچا جابجا میر

بھلا گر دانپنے کوچے کی تو پیر نے دیجیے مجھکو
اگر آتے ہے بدنامے مرے قر

چلو کچھ تو کھواب نیچے نیچے دیکھ کر منہ سے
ملانے آنکھ کر لازم نہین ہے

کہہ دیگاہ آنے کا تو پیارے حکم دو مجھکو
جو تم کو شرم آتی ہے مرے پ

بچاکر آنکھ اشارون سے مین کچھ تو کہہ لیا کیجیے
اگر رکھتے ہو تم محفل مین میر

چلو اب صلح کی ٹھہرے نہ اوپر آنکھ اونہا ونگا
لڑائی سو جھتی ہے تمکو گر آنکھین

دل سوزان کرے گر آہ سینہ مین نہ پہنچے دون
کرون گا چشم تر کو نید مین آنسو

ہوا معلوم اب مجھکو کہ تم رہتے ہو اب پیارے
خفا اسمین وہ دل سے لگا نے

کیا یہ آپ کے نا آشنا ہونے نے جرأت سے
کہ آتے ہین نظر اب اوس کو اپنے

غزل

۴۰

دل چھوڑکر جو ترا آستان چلی ہے
ایدو ستو کچھ وہ ہی بولتا ہے

کفنون کے خاک ہوگئی برباد اس گلی مین
قربان ہر قدم پہ جاتا ہی ایک اوسکے

بلبل نہ ہوں گلیرا ہی گل نہ ہوں اتنا
کوئی دم مین اس چمن مین یاد خزان چلے ہی

دل گم ہوا ہی کسکا کیون یہ جرس غریو
وہ دل لگی کہ جسکو کہتا تھا اپنے منہ سے

۴۱

سواب ہوئی یہ نوبت جو اوسکا مدعا ہے
اوسکا ہران تو کہی ہے تو اب کہان چلے ہی

کچھ خشک بیوفا ہی تجھ باک نہین ہے
نہ خشک ہوئی چشم نہ زانو ہوا تمام

جی نکلے ہی ہر اک کا ترا نام سنی سے
کوچہ ہی عیش کا تو اٹھوا یا ہر اسکو

لب سینے جی پہ یون ہیں اس شیخی کو لیکر
کیا کیجیے یہان وہ بت بیباک نہین ہے

۴۲

پہلو مین تو جرأت کا جگر چاک ہی یارو
ظاہر مین گریبان اگرچاک نہین ہی

لیدیکھو جیا یہ تغافل شعار سے
تو نے کیا تھا وعدۂ فردا تبات آہ

فرقت سے تیر ہو رہے ہو کر دل یہ تعد
اب جو

دل کو گلا دیا غم فرقت نے یہان تک
کرون

۷۴۳	غزل	۱۱
۷۴۴		۷
۷۴۵		۸
۷۴۶	غزل	۱۲
۷۴۷	غزل	۹

تو جو ان آنکھ کا رہ گیا ہے مرنے میں باقی	حسن یوں تو نے کھو دیا ہے کہ کچھ نہ پوچھ	سمجھ لیجیو کہ ہم نے بھی کیا ہے	ہر اجنبی سے ہم کو کیا ہے تو دیر تک
اور ہے جانبر تو کہیو طبیب سے کہ دل	ملک یوں تو نے کھو دیا ہے کہ کچھ نہ پوچھ	نہیں یہ کہ تم سے گر کوئی قتل کرتا ہے	بہت معذور ہے یہ دیدہ گریاں تو کیا
جلا یا آتش فرقت نے دل کی شمع ساں مجھکو	وہ ظالم تو ہی یاں آتا نہیں اپنے تئیں لیکر	کیا ہے منہ پہ تیرے اپنے تئیں جس نے کیا ہے	ہر مضمون ظاہر ہے یہ دیدہ گریاں تو کیا
۷۴۸	طبیب یاں نہیں کوئی کرے جو چارہ علاج	جو جانتا ہے حرارت ہے تب غم کی حرارت ہے	۱۱
فلک نہ باز رکھا ہے وداع کی جا سے	کہ اتنا بھی نہیں ہوتا کسی بہانے سے	نہ دریاں رہے جب سر نامہ و پیغام	تو دل کو جیں ہو کیا خاک تلملاتے ہے
پیام پر کا جو آنا نہ وہ یاد آتا ہے	تو وہ ترے جاتا ہی کیا ذرا بھی فلک دون کا	وہ کام دل ہے برآتا تھا سو کہاں اب ہے	رہے ہے کام سدا تک خون بہانے سے
کہاں وہ پیار کہ باتیں کیا وہ بھلانا	اوٹھایا ہاتھ ہے اوسکی مرے مٹانے سے	مزا اور اوسکا جو فلک نہ دیکھ سکا	یہ لاہ پر اوسکو ملا کیا مرے ستانے سے
نہ بن ملے ہی جیے تو کل تماشا ہے	مگر کوئی تیر وہ آنکھیں دوا ملانی ہے	حواس جبکی نہ تھے تو دیکھ کر نگہ تیری	وہ شاد ہوتا ہے کیا کیا مرے کہ جانے سے
نہ ذکر وصل ہے ہجر ملاقات کا نہ شب کو آہ	گیا وہ چور ہے جیسے کہ ہو فراق سے	بیام جبکا یہ آتا تھا رہ مدام آہ	اب آہی ہے اوسی نفرت مرے بلانے سے
۷۴۹	یہ میکو کہتو ہیں ہم کچھ غم میں اور حرارت	کہ موت آئی تو حیف جاتو کہ اب ہمارے	۷
کب رہنگان راہ عدم کارواں سے	بانگ جرس نہیں ہے یہ کارواں سے	رہنے کو اپنے یار کا گر آستاں سے	تو سمجھیے کہ بس ہمیں دونوں جہاں سے
جب سے کہ تو جدا ہی نہیں کوئی آنسو	ہم اگر کہ تو یہ شور و فغاں ہی	مجھکو قبول ہو نہ خدا کیجیے نہ دیر	کچھ قتل سے مرے تمہیں گر کام ہے جاں سے
یار و خدا کرے وہ سلسلے ہو نہ نسبت بتوڑ	وہ ہی چلے شب مجھی وہ جہاں سے	جیسا ہمارے دل پہ ہے ہم خدا کرے	ایسا ہے غم تجھی سے ہو کیجیے ہی آسمان سے
۷۵۰	جرات سیر کہ اس زمین میں ہے کوئی	لذت سر ایک منہ میں جبکی ہے جہان سے	۷
گر بعد مرگ ہو وہ مراد دستان ہی	تو کیا عجب کہ یہ تن بیجانکو جان سے	اوس چیز کو طلب کہ تجھی اوس سے ہو جدا	دنیا میں نام کو ہے نہ حکمائے نشان سے
جون شمع کو دیا مرے تن کو جلا کو خاک	نالہ مجھی ہی تو یہ آتش زبان ہی	اپنے مرنے غم کی حقیقت زبیر نے	غمخوار اوسکی سب مجھو ماتم کنان سے
ہی یہ ہوس کہ رخصت پرواز کیا کرے	صحن چمن میں مجھکو اب اے باغبان سے	یہ بھی نہ ہو سکی تو بلا جا سیر کو	اگدم قفس میں حسرت آہ و فغان سے
۷۵۱	جرات رقم کرار ہی ایسا ہر یختہ	جس سے کہ نام مجھکو یہ ہندوستان سے	۷
وہ سبزہ زار ساتھ و ملکو کہ ہر لور کہاں سے	وہ جنس گم شدہ ہوں حکمائے نشان سے	جانو دل کیونکہ وعدہ خرابی یار کو	وقتیکہ جاں ہوں جدا پر کہاں ہی
کہ نیکو دفن اوسکی شہیدان ناز کر	بہتر ہو گر اوسکی گلی میں مکان ہی	ہوں جسکا دوست دشمن جانی ہو وہ مرا	اچھا نصیب مجھکو بھی ہندوستان ہی
تماشا ہیں یہ کہ مجھسے کہا چاہو کا وہ شوخ	میں کہا کہ غیر سے پھر تم سے ہاں ہی	پھر کیا کہوں کہ اپنا سا منہ نہ ہو گیا	انگمیں ملا کو جو یہ کہا اوسنے ہاں سے
۷۵۲	اے راہ رو خبر دہیں جرات کی لیجیو	حسرت زدوں کا تکلو جہاں کارواں سے	۱۳
وہ سبزہ ہو نکمیں کشتے گردون نواد سے	یہ بحر شرنگ انہی جوش پر آوے	پر میں مرے مزار پر آوے	مجھ یاس کی طرف یہ امید بر آوے
اس آنکھ کو نہ ہو نہ کیونکر غمزہ آوے	خواہیدہ جبھی دیکھکی فتنہ کو اوے	رفتار کی تیری جو تماشا نظر آوے	کیوں نہ میں پر آئینہ کر بانی نہ آوے
سودا ہے کہ عیب ہے یہ میں کیا ہوں یہ	دل باقی نہیں لیکن کہ جگر تو ہے سو آوے	اس غش کا نشہ ہے نجات اب نہیں دلکو	خدا جو کردن تکو تو پھر جنبش پر آوے

...ام میرا ہمدم پیغام اجل ہاے	ہم خوش تھے کہ جلد کہیں پیغام بر آوے	گر مژدہ خلاصی دلا دشمن سے تو ناصح	گر لطف یہی ہیں تو جراحہ پر آوے
...یکر سودہ کو ہو تو بیتاب ہیں ہر سو	دور دن ہی کو شاید ہر کوے گذر ہو	دل حق محبت ہی ہے ہر ایک کا داعی	گر ضعف نہ ہیں وہ تنک قمر آوے
...ربطہ وہ اخلاص کہاں اب جو شب و روز	اے یار کو گھر جاہیں ہمارے وہ گر آوے	یہ نکتہ ہر اشنکہ کسی مشکل ہمارے	کچھ اور سکو خبر جا کو کیہ اسکی خبر آوے
۷۵۳	جات غزل اک اور کہ بیٹھ اور کہ بس ہے		۱۳
...وس پردہ نشین سو کوئی کس شکل بر آوے	جو خواب میں ہو تو تو تند و تاک کر آوے	اشکیلی سی کہانی وہ عشوہ گر آوے	تو اپنے ابھی شیخ کو شیخی نظر آوے
...ضی ہے مر کیونکہ نہ سب کو حذر آوے	خطرہ کو خطر آوے جہاں دور کو در آوے	اللہ رے تراحسن کہ جسکو نظر آوے	پیر دیکھو پیری کر ہو مست تو دو آوے
...ت میں جوانیکی نہ پیر ہو ہرغا	لازم ہی کہ ہر شام کو آخر سحر آوے	کہتے ہیں کہ کہتے ہی ہو نصف ملاقات	ہو چین سے کر دلکو خدا دسکا اگر آوے
...انہو نوشتی ہی یہ خط ہی کہ دانسو	تیر ہو نہ سنا ز کمیں اونا مہ بر آوے	اے نیچری تو ابھی آنا نہ خبردار	ہوں منقطر اسکا کہ کجا اوسکی خبر آوے
...تا ہو سر اوسکو مرا بات ہی کرنا	تیر ہو اب اس بت سے تو ہوت کر آوے ہو	ہر خانہ گیتی ہیں لگی خاک دل اوسکا	جس شخص کو سر دم نظر اک اور گر آوے
...ر ہو تو یہ ہی دلمیں بس از قتل تمنا	سر کو سر ہو اوسکو کوئی پاؤں پہ سر آوے ہو	جو مجھسے یہ کہتے ہیں کہ کیوں مفت دیا دل	ہو جا دین ابھی مجھسے جو ہو مفت بر آوے
۷۵۴	کہ ایک غزل اور جواب غزل میر		۱۵
...ین سوگ ہیں ہو اور سر چشم بہر آوے	جون جون کہ داسکی دل آوے جگر آوے	گر بہر تماشا وہ لب بام پر آوے	تو سارہ خدا اپکا تماشا نظر آوے
...یکر مر ہی ملنے ہی نہ نکلو حذر آوے	جیسا کوئی ہوتا ہی ویسا نظر آوے	سنتے آتے ہیں اوس کو جو تین کہ گیا ہو	جیسی کوئی مرتے کہیں دفن کر آوے
...یچھے سز بانیکی خبر لو جو نہ یارو	غم ہی کہو اوس یار کا کیونکر خبر آوے	نبدہ جائی خیال اب جو اوس نقشے کا	تو خراب ہیں ہی کوئی بلا آکے در آوے
...س سوز محبت کہیں جو تن سی مرا ہو	ہر رند کو جلکو کہ اسی جگر آوے ہی	ہوں زلف رخ یار سے بیتاب و تو یار	نہ شام ہی آوے نہ جہا تین سحر آوے
...ب اوسکی طرح ماتم دل ہیں ہو نہیں سکیں	جسکی نہ تسلی ہی کوئی جا کے کر آوے	جا تو سی کیسی ہی ہو پس ٹھہر ہی ہو دمین	نہ جا تین کہیں ہم نہ کوئی ابھی گر آوے
...یا کیا جو دکھلاوے ہی پستی و بلندی	اس حال ہی اب کیونکہ کوئی اوسکی برآوے	گھر جاؤں جو ہیں اوسکے تو جا بام پہ نکلی	اور بام پہ جاؤں تو وہ نیچے اوتر آوے
...شخص کہ خلقت ہیں نہو جسکی محبت	نہ واقف گریہ ہو نہ فریاد کر آوے	گر شمہ غم اوس سے ہی اپنا کہوں تو آہ	اک مرد کلیجہ ہیں اوسے چشم بہر آوے
۷۵۵	جو کہتے ہیں جرات تو دیا یار کو دیدے		۲۴
...تو کسیکی باتیں ایسی سنا گیا ہی	جھٹ نگاہ کو دلکو وحشی بنا گیا ہی	ہر چند ابھی نظر وہ آیا نہیں لیکن	ہر اختیار اپنا دل اوسپہ آگیا ہے
...وم ہیں اگرچہ دیدار سے ہی انکمیں	پر حسن کا کر شمہ دلمیں سما گیا ہی	وہ گر سیان ہی تو دیکھی نہیں ہیں اوسکی	پر سنکر اجیلا بہت دل تلملا گیا ہی
...دیکھی چشم تر نے انکو تو پھر لگا کر	دل اور جگر پہ غم کا بار چھا گیا ہی	جو چین اوسکے چہرے پہ بھی اوس پاس کم ہی	کس کس غزالہ سے اب تک رہا گیا ہی
...ہیلے جو چھپکے پیغام بر سنا کر	کیا کیہو کس بلا میں ہمکو پھنسا گیا ہی	گر موجب بیان وہ ماتھے پہ بال کہرے	اک داغ سا جگر پر جو ان مہ لگا گیا ہے
...ر نیز یاں سنا کر وہ ابرو نکا اوسکے	دل اور جگر کو میرے پر زہ اوڑا گیا ہے	کر کے بیان وہ عیسی باتیں کا عالم	با تو غنی بر جیان سی دلمیں چھپا گیا ہی
...ار مجھسے کر کے سو لطف چشم کینی	جھوٹی قسم کو اوسکی وہ مجھکو بھا گیا ہے	اگر نیز خوش اسلوب ایسا جتا ہی مجھکو	اگفتہ دست قدرت گویا کہا گیا ہے

لطف دہ گوش جاناں کا نون کی بات کیا کہیے
پیغام بر کہون کیا کیا لگا گیا ہے
بھلی آفتاب محشر سن رنگ رہ کر گرمی
کیا کیہیے نہ جانا کیا تماشا گیا ہے

سن لعل لب دہ اور کر لطف ہو لب
مشتاق ہو کی بی جی ہے سو سنکر گیا ہے
دانتو نکی آبداری سنکر ہوئی یہ حالت
صدقے جاؤنہ مین پانی ہو کر بہ گیا ہے

لنکر جہاں ہر دہ چلو رنج کی خوبی
چاہ عیش غم مین مجھکر گرا گیا ہے
گردن کو اوسکو دوڑی بیتاب سنکر
ایکبارگی ناخن اپنی گردن پہ رکھ گیا ہے

بازو کو وہ صفائی کہ اوسکی تا کہاے
باتون مجھ کو سیمین بلور بنا گیا ہے
وہ خندق اوسکی کہکر ہر کرہ
خون جگر کے قطرہ یکسر جما گیا ہے

اظہار کرکے ہی ہو اوسپر جو کچھ کا عالم
سینہ مین دلکو میرے کیا کیا دکھا گیا ہے
القصہ موئے سر ہو قرابہ ناخن یا
تصویر اک عجائب مجھکو دکھا گیا ہے

وہ گفتگو مین لنکر اوسکی طفلیو کرنی
مہر خموشی لب پر میرے لگا گیا ہے
پیرا یہ شہر خوانی کہ اوسکی مجھسے جرات
پیغام پر تو صنعت ساتھ بہلا گیا ہے

۷۵۶ غزل ۱۱

بلبیت انچہ جواب بتبلا کسی پہ ہے
نہ دل کو مین ہر نہ اختیار ہی پر ہے

وہ آج آئینہ دیکھی ہی دیکھیو کوئے
بلا یہ وقت رہائی ہی دیکھ تو صیاد

نہ باغ خلق گلستان مین تماشہ پر ہے
عجب نرگس نگہ اوسکی رسا پر ہے

جو غور کیجیو تو کاروان عمر قرار
کہان سوکس ہی بلا ابید ہنکی کر ہے

ترو ہر مصلحت غیر سے بت پر فن
مزاج نام خط جنگ زرگری پر ہے

تمام نہرین کو نہین کس پہ ہی حرات
مگر یہ خشم نبی پر ہے اور علی پر ہے

۷۵۷ غزل ۹

نہ جبری کو نہ تاب دل کو نہ خواب چشم پر آب مین ہے
غم جدائی سے جان میرے عجب طرح کے عذاب مین ہے

نہ یکبی کو آنکھ اڑنا کے اوپر مخطب مین رہ نیچے نظر مین
بڑے ہے جنون وہ اوسکے کافر کہ لاکھ شوخی حجاب مین ہے

قیامت اوسکا ہی رنگ رو اور ستم ہی تیسپر وہ اچپلاہٹ
یہ پردہ ابر مین ہے بجلی کہ اوسکا مکھڑا نقاب مین ہے

ہے محبت جو ہنسنے پے ہو تو زور عالم سے ہیچ ہے یارو
جو تشنہ خشم مین مرا ہے سو کیفیت کب شراب مین ہو

خموش رہنے دے مجھکو ہمدم کہ بات منہ سے مین کیا نکالون
کیا ہے ایسا سوال اوسنے کہ سر خرابی جواب مین ہے

جفائین اوسکے جو کچھ ہین مجھ پر سو ہو سکے کب شمار اوسکا
کہہ نگار زر حساب تک مین ابے تو وہ حساب مین ہے

کسیکو جانے سے ہے یہ حالت قسم تو مجھے جواب مین ہے
کہ دل ہے کتنے زنون سے بیکل خلل کیے شب سے خواب مین ہو

بھلا کہان ہو سکے یہ ہمدم کہ غیر سے کل ہوئے کوئی اک دم
کیسکا دیکھا نہ ایسا عالم مگر یہ قدرت حجاب مین ہے

یہ تازہ مضمون شہر جرات کہا اور ایسے کہ سنکے حسکو
کہین سخندان غزل اب ایسی کیسکے کب ہتھا مین ہے

۷۵۸ غزل ۹

رکھے نہ کیونکر وہ ہمسے پردہ کہ ذات باری حجاب مین ہی
یہ کوئے طوفان ہے چشم پر نم کہون نہ کیہے کہ سیل اسکو

یہ اوسکا مکھڑا نہین ہے گویا خدا کی قدرت نقاب مین ہی
حباب دریا مین ہیکے پیدا کہون نہ دیکھو دریا حباب مین ہے

خلق ہے دل پر فغان ہے لب پر جگر پہ داغ اور سر پہ طوفان — اجل خبر لے کہ جان واحد یہ سو طرح کے عذاب میں ہے

اگر کسینے نہ دیکھا ہو باغ دریا میں تو یہ دیکھو — کہ کس مزے سے ہر ایک نرگس کا چشم پر آب میں ہے

خیال میں ہے کبھی نہ آتا تھا جسکا روز جدائی ہے ہے — سو آکے صورت ذرا دکھاتا اب اوسکا دشوار خواب میں ہے

ترے پسینے کے بو کا عالم بیان کرنے سے بیخودی ہو — نہ لطف یہ بوے عطر میں ہے نہ یہ نفاست گلاب میں ہے

گلی میں جون سنگ راہ اوسکے پھرے ہے دل کیسا مارا مارا — لگے ہے ٹھوکر پہ اوسکو ٹھوکر عجب وہ حال خراب میں ہے

اگرچہ بیتاب دل ہے میرا پہ کسطرح اوسکے پاس جاؤں — غضب تھے کل جسکے مہربانی سو آج یہ اجتناب میں ہے

نہیں ہے کاغذ کہیں قلم ہے کہیں دوات آپ جیب ہے درات — کیسکا خط اوسکو ایسا آیا کہ اوسکے ششدر جواب میں ہے

غزل

۷۵۹ — آفرادسکی بزم سے ہم شمع ساں اوٹھے — صبح تک جی میں پھر گریہ کناں اوٹھے جاوینگے — جواوٹھا وے کہیں وسکو تو اوٹھے کوچۂ ملک — واں فسریاں اوٹھے آہ و فغاں اوٹھے جاوینگے

ای دل نالاں خدا کیسی اسے چیز دی — پاس سے ہمپاسے نکرنے خاں اوٹھے جاوینگے — مت خفا ہوا کیجو ہمیں ہنسی سے اسقدر — ہم ہی اس باغ جہاں سے شکر شباں اوٹھے جاوینگے

جیٹھ تا ہوں جس اوسکو تب دیکھتا ہے — پاس سے ہم تیرے ہاں تا ہوں ہاں اوٹھے جاوینگے — مثل شبنم صبح کو کریہ کناں اوٹھے جاوینگے

۷۶۰ — تب طمع عشق کا سودا ہی حرارت کب گئی — وسے سود و زیاں کی سب اوٹھے جاوینگے ۹

ساقیا دیوے تو کیا باد گلگوں مجھے — فرصت یاد گل اور دیدۂ پر خوں مجھے

سر کو ٹکرا کر ترے در سے کیدن مر جاؤں — اند تو نہیں اب بنیا سودا جہاں میں مجھے

انپے درد غم بیدل کو کرتا ہوں اور سوز نگی — ساتھ انپے خون دلوں تا ہوں لے مرد ان مجھے

بیٹھنے کا جو روادار انپے کو چپن نہیں — کب کریگا بعد مرنیکے یہاں مدفون مجھے

۷۶۱ — اور تو سب کچھ بھلایا یاد ہے — یاد ہے درات مگر یہ نالۂ موزون مجھے ۹

چل اے بیداد گر ہم ہی چلینگے — بلا کا تو جدا سر ہم ہی چلینگے

دل و جان کتے ہیں تیر کو تیرے — کرے ہے اب سفر ہم ہی چلینگے

کریگا تو جہاں تیغ آزمائی — تو واں سینہ سپر ہم چلینگے

جو تم جلکر چلے ملک عدم کو — تو واں پا چشم تر ہم ہی چلینگے

۷۶۲ — ہمیں اوسے نہیں کچھ کام ہرگز — تری خاطر سے پر ہم ہی چلینگے ۹

فصل گل میں گل و بلبل کو بھلا — کبھی ہمسو نہ تم انکے اے یار سے

نخل الفت کا نہ کچھ پایا ثمر — جو ہوا ہو دی تو دم ہم اوسی مار ہے

دوستو اسق نے اوسکو کر خراب — پھر آون تو گلی میں سر ہوا دار ہے

خوش رہو اہل چمن ہم کو تو دیتے ہیں وداع	تم پہ بہت کریہ کو اغیار سے	پیغام بر یہاں ہی دردو غم فراق کے	جیسے پہنچا ہو تمہیں ویسے ہی دو جواب ہو
۷۶۴	اس زمین میں تو غزل اہل جہاں کی اور ہے	جبکہ ہر شعر پہ تحسین تجھی ہر بار ہے	۷
یوں تو ہر کوچہ میں ہم اہل دل زار ہے	جون دل افگار کے نازک دل افگار ہے	یوں کہا دیکھ کے نامے کو کہ کیا کیجئے تو	
کیا کہیں جو کہ علاج جنون کردوست	تن کو عریانی ہی یا نوک تہ خار ہے	اس گریباں میں تو گتھی کرگئی تار سے	
آج اسطرح سے گھر گھر کا پھرا وسواسی جاکر	تجھ سوا اہ کسی کی نہ سلاول اپنا	گرچہ اپنا ہے نہیں لاکھوں ہم طلبدار ہے	
	اب کہیں تم تو ہو مردنی سے سرخرو جاکر	خاکسار خونیں اب دیدۂ خونبار ہے	
۷۶۳	ایکدن خواب کو صورت نہ کبھی تم نے دکھائی	ایسی جرات ہیں یہ دیدۂ بیدار ہے	
ہر دم ہو مہربان ہمارے کو رد کفن سے نکل	جاوے نہ آتش غم گریبان تک سے نکل	ست کر فکر کفن کو ناصح تم خون	گر ایکہ تار ثابت اس پیرہن سے نکل
کیا سخت جی ہے اوذکا ہو یا جدا ہیں	جو دم تو شب کو بلبل گریک چمن سے نکلے	بیفائدہ اجل تو اتنے نہ مشقت	بن دیکھو اوکی یہ جو کیونکر نفس نکلے
جب نعش میری نکلے کہ چہرہ اوسکو دکھا کر	فریاد و شور و غوغا ہر سو دفن سے نکلے	بیہودہ ہے جیب کو اتنا وہ شیخ دیکھ مجھکو	دیکھوں کہ گھر ہی یا کس کس طرف سے نکلے
۷۶۵	وہ بیٹھے ہاتھ جرات نوا نیز رنگی سے	طالع مدد کر ہی تو نیچ و محن سے نکلے	۶۰
تیغ نگاہ جو کوئی کہا وے	سانس کب ہی سکی وہ مرجاوے	ہا کون اوس ہی جا کہ آوے	ون نکلتا ہی مجھ میں جاوے
اوسے طالع کہاں کہ وہ ظالم	اپنے محفل میں مجھکو بلواوے	دل کے مرنے کا کیا تعجب ہے	کیونکہ جیوے جو انساں کہ پاوے
ہر کوئی اپنے دوستدار سے	اوسس ستمگر کو جا کے سمجھاوے	مر چلا درد ہجر سے جرات	ہو فنا ئی سے اتو باز آوے
۷۶۶	غزل		۷
سرطرح کی تجھ احوال سنایا ہم نے	پر ذرہ رحم تو تجھ میں نہ پایا ہم نے	عرض احوال کی قدرت نہیں یارو	ایسو خونخوار سے کیوں لگایا ہم نے
کیسے تلوار کو سو مرتبہ آیا لیکن	دیکھا اگے ہی تو تر ہی سر نہ اوٹھایا ہم نے	جو جو تو ہم پہ کرے ظلم وہ سب جا ہر	کیا کرے تو کہ تجھے آپ ہی سکھایا ہم نے
فائدہ کچھ نہ ہوا ار بخیر رسوائے	اب تو ہر قاصدی سے دل کو اوٹھایا ہم نے	ٹک تو کر رحم تو ہر دم ہے ستم اب کافر	خانماں اپنے کو مائے میں ملایا ہم نے
۷۶۷	کر دیا بیدہ خونبار نے ظاہر جرات	زخم کو سینہ کے ہر چند چھپایا ہم نے	۵
تو ہے خسرو شہ و جو چہ اگر جو یار دلکی	حالت لو نہیں کس سے اس بیوار دلکی	دل بی شکیب جیسے رہ تند خو ہوا ہے	کسو راس ہووے ہجت بیمار دلکی
بالیں پہ بیکسی بدرد و غم و شب کو تم	دل سوز ہی ہی اک رازدہ نیاز دلکی	داغون سے خوشنما ہو دامان چین	یوں داغ عشق سے ہی بہار موسم دلکی
۷۶۸	آتش چین جبکہ اوس گلکو نہ دیکھو	جرات کر ہر تشی کوئی سزا وار دلکی	۷
بی مروت ہے یار کیا کیجے	اے دل بیقرار کیا کیجے	دل نہیں پاس تو جاتا ہے	جان تجھ پہ نثار کیا کیجے
غم سے رہتا ہے آہ و زاری	اپنے دلکا دیار کیا کیجے	ناتوانی سے تو نکل نہ گئی	ہائے اے جان زار کیا کیجے
ہنسکے بولو نہ روز گل خندان	منتین کین نثار کیا کیجے	کسو طرف جائیے ترے ہاتھون	گردش روزگار کیا کیجے
۷۶۹	نہیں ہوتی کسیطرح جرات	دل سے صحبت بار کیا کیجے	۹

جو مرن جاتا ہے جی کیا کیجیے	سخت گھبراتا ہی جی کیا کیجیے	بن کہی بنتی نہین کچھ بس سے اور	کہتے شرماتا ہے جی کیا کیجیے
غش پہ غش جبکو لیے آتا ہی آہ	رہ نہین آتا ہی جی کیا کیجیے	جبکے خاطر مرچلے خاطر مین آہ	کچھ نہین لاتا ہے جی کیا کیجیے
رہ رہ دل کی اب یہ شدت ہی کہ آہ	دم رکا جاتا ہی جی کیا کیجیے	دیکھکر ابرو ہوا مین آوے یار	کیا ہے لہراتا ہی جی کیا کیجیے
اندنون کچھ آپ ہی اپنے پہ آہ	اپنا جی بہلاتا ہے جی کیا کیجیے	شکل اپنی خوش نہین آتی اسے	جو نہین بہاتا ہی جی کیا کیجیے
۷۷۰	لگ نہین لگتا ہی جرات اپنے رہ	جس ہی لگ جاتا ہی جی کیا کیجیے	
سیر ہی جنون کی تمنی تیر برادر کے	زنجیر بلف چاہی نخچیر ادر کی	عاشق کشتی نجی ہو مقاتل وگرنہ کب	آوے ہ زنگ خط پہ ہو شمشیر ادر کے
تصویر تیر ہو گر چہ وہ اکبد دیکھتا	نہار ادہر نہ کھینچتا تصویر ادر کے	بید رد تہا وہ اگر پہ سنگدل ہوا	اس آہ نے ہمارے یہ تاثیر ادر کے
اکدل دیا ہی تسبہ جو ہوتا ہی تو خفا	اس چھیڑ بتا تو کیا نہ ہو تقصیر ادر کے	جن نے کہ گفتگو تری نہ کی سنو ہو یار	آتی نہین ہو خوش ادی تقریر ادر کے
۷۷۱	ہی یہ بیت غرب بتغیر قافیہ	جرات غزل مین اسلیے تحریر ادر کے	۷
صیاد تو جب سنی فریاد ادر کے	تب مجھ گرفتہ دل نے یہ بیداد ادر کے	اور دینہ لطف بہر کیا یاد تو کیا	تیر توقی مین آہ یہ بیداد ادر کے
آنکھون مین تک تہی ہی اب لخت دل گری	بیکیر حق مین بخشی نوا داد ادر کے	زاہد خدا کا نام لیہ باتین تو مر	اوس جن مین کسیکے ہی کرون یاد ادر کے
نیا دو لگا وہ چکنی ہی پیش تک اب	در تا ہون تو گرا دو نیا بیداد ادر کے	آؤ ہو تم جو گر غیا کو دیکھو	مجھ جیسے نہ خاک کیجیو برباد ادر کے
۷۷۲	طلا ہی ہم ہو رہ گئی جرات وگرنہ آج	صیاد نی ترصف کو صف آراد ادر کے	۱۳
چشم تر دل کی نمی تدبیر کے	زور موج اشک ہی زنجیر کے	ہم کو ان نی اور ہی تدبیر کے	
خط کا خط سب ہو گیا اشک زدہ	سوز ش دل مین نی جب تحریر کے	آج گھبرا کر جو نکلا گھر سے وہ	یہ کہیکے آہ نے نا شیر کے
جان بچنے کے نہین تدبیر سے	بات ٹلنی ہی کوئے تقدیر سے	ہمرہ پیکان تن سے چل بسے	منتظر تے جان تیر ہی تیر کے
محفل رند مین زاہد جا بیٹھا	تو خبر جلدی مر ید پیر کے	دیکھیے ہوتی ہی حالت کیا دلا	آج کل مجھ واجب التعزیر کے
بان تلک ہو رہ تنگ اہو منفعل	اندنون صحبت ہی مجھ دلگیر کے	ہاے بس اب ہی رہین تیر ہی چھٹا	دیکھیہ صورت بلبل تصویر کے
سچ بتا قاتل ترے خربان ہم	ابرو ی پر ترے تحریر کے	سب کو بے تقصیر مارا اک ہمین	رہگئی کیون ہمی کیا تقصیر کے
۷۷۳	دیکھتا جرات نہ تصویر اوسکی کاش	ہوگئی شکل اوسکی بھی تصویر کے	۹
اشک کیون چشم ہی دل در جگر ادر تے	قافلہ کو مر ہی بیکا کو کہ سر ادر تری	کیا ہر باس اپنی بخت دل بطو تاشک	اپنی قسمت کر یہ بیغل وگرنہ او تری
اپنی پیراہن کو دی بیک اگر تو ابھی	نالہ مین کاسہ خورشید قمر ے ادر تے	نامہ واہ گئی گو فلک ہفتم تک	کچھ بھلا طالعہ کیا دانسی اختر ادر تے
اوس نگیلی ہی جو تر سن یہ کوئی	وہن لگا کر دہ تیغ و سپر ے ادر تے	عیب کر نیکو ہنر چاہیو ہنا مین ضرور	بانس پر ہو جو چیر تو نہ زنہار ادر تے
عشق کر غفل یہ چیہو جو کوئی قصہ کہ	مردی جان سلامت وہ اگر ے ادر تے	یہ تو ممکن نہین ہو شاخ شجر پر چیہنا	طرفہ تر ہی کہ کوئی دانسی تمر ادر تے
۷۷۴	عشق کی جر سن بڑھا جاتا ہی جرات مین	یہ بیت بخت سکندر مجھو پر ے ادر تے	۶

غیر ہو اور سے ملاقات نظر آتی ہے	مجھکو بے طرح کچھ بات نظر آتی ہے	لوگ کہتے ہیں کہ دیوانہ خوبا ہے کہ نہیں	یہ عجب رنگ کی برسات نظر آتی ہے
آگیا وہ بت کافر تو کوئی دم کو آج	شیخ صاحب کا کچھ کرامات نظر آتی ہے	شیشہ مے میں ہیں جو قطرے تو کہیں شبنم ہیں	خواب میں خضر کو خرابات نظر آتی ہے
کل شب ہجر میں جو قصد کیا تھا کہ مرے آج	دیکھئے کیا ہو وہی رات نظر آتی ہے	سفر شب ہے روز گذری ہے تجھ بن اے آج	یہ ترے کہنے عجب اوقات نظر آتی ہے
۷۷۵	غزل		۱۰
نہ ہم ہے کوئی نہ اب غیر نشین ہے	ہر ہر وقت کا کوئی ساتھی نہیں ہے	ہوا یار رخصت چلی جان تن سے	دم صبح ہم ہر دم واپسیں ہے
بلا سے جنون اشک پوچھیں کس کس	نہ ہی تن پہ دامن نہ آستین ہے	کہا میں نے سو بار احوال اپنا	پر اوسکو مرے بات کا یک یقین ہے
ارے دل بتا تو سہی مجھکو ظالم	تجھے کیا ہوا کیوں تڑپتا ہے گمگین ہے	ترا تجربہ میں اور ماہ میں فرق ہے	وہ ماہ فلک ہے تو مہر زمین ہے
خط خوف کہتا ہے جسجا پہ آنے	یہ بندہ ترا اوس مکاں کا مکین ہے	ترے ہو نقشکو کا سنا ای پریرو	فقط دل ہمارا ہی مائل نہیں ہے
مارک کرتے ہیں وصف وحشی پریشاں	ترے بات جو ہے سو کرسی نشین ہے	نہیں آہ و زاری یہ ہے جو جرات	گرفتار شاید ترا دل کہیں ہے
۷۷۶	غزل		۱۷
ہنسنے آنا ترا قیامت ہے	مسکرانا ترا قیامت ہے	مسی آلودہ لب پہ ای قاتل	پان کھانا ترا قیامت ہے
کاہے جینا ہو ن گاہ مرنا ہو ن	آنا جانا ترا قیامت ہے	دیکھتے ہے سمانہ ہر تن میں	منہ دکھانا ترا قیامت ہے
کیا تجھے کام ہے نجا ای شوخ	یہ بہانا ترا قیامت ہے	لگ چلا میں تو پوں اوٹھا بیل پر	منہ لگانا ترا قیامت ہے
شور محشر کرے ہو دل بہ پا	یہ دیوانہ ترا قیامت ہے	آہ اے آہ برق عالم سوز	سرد ہو نا ترا قیامت ہے
رو برو میرے غیر سے ملنا	یہ ستانا ترا قیامت ہے	اور تماشا ہم ہیں حال کہ شیخ	پر بتانا ترا قیامت ہے
تو سن طبع کے لیے ای فکر	تازیانہ ترا قیامت ہے	مے گلرنگ بزم میں پینا	اور پلانا ترا قیامت ہے
حشر برپا ہوا ہے ای بدمست	لڑکھڑانا ترا قیامت ہے	چپ ہوا ہو دل کہ مر چلا ہم تو	غل مچانا ترا قیامت ہے
تیر ہر تیا ہیون سے ہیں نہیں	تلملانا ترا قیامت ہے	کرنہ فریاد مقتل نے ای دل	منہ لگانا ترا قیامت ہے
۷۷۷	کر کے جرات سو وعدہ فردا	پھر نہ آنا ترا قیامت ہے	۱۴
یار کا آستان پایا ہے	نور دل نے مکان پایا ہے	درد و غم ہے سدا مرے در پے	کیا مجھے ناتوان پایا ہے
ای صبا سچ بتا مرے دل کا	کہیں تو نے نشان پایا ہے	منہ میں جو آئی ہے سو کہتا ہے	مجھکو کیا بے زبان پایا ہے
طاہر بیان خفا ہے اس تن سے	سخت تنگ آشیان پایا ہے	مسی و رنگ پان نہیں دیکھا	تو نے البا دہان پایا ہے
خانۂ دل میں ہے غم اغیار	واہ کیا میہمان پایا ہے	جی ہے اراہی ہیر جو فرہاد	مجھا جو نوجوان پایا ہے
جینے دیکھا مرا مزار کہا	واہ وا کیا مکان پایا ہے	رہ نورد رہ فنا ہیں جو	کسنے اونکا مکان پایا ہے
بوسے گل کی طرح نہیں محسوس	ہنسے کا کاردان پایا ہے	رشک آتا ہے جب کہی کوئی	ہنسے اک قدردان پایا ہے

ہنوز تو بیخ تک نہ کوئے شفیق	نہ کوئے مہربان پایا ہے	سر بھی تیرے ہو سکے جرأت	یار کیا اسنے جان پایا ہے
	غزل		۷
ہنستیں ہر گنے نصیب اپنے	کیا گلہ کیجے نصیب اپنے	دیکھکر نبض کو مرے بہسات	ہاتھ ملنے لگا طبیب اپنے
یاد آتا ہے مجکو جب وہ گل	مت سمنا نالے عندلیب اپنے	کیون اوٹھاتا ہے نرم سی شے	بیٹھے ہین ہم ہی ایک غریب اپنے
دیکھ سر دو ہی تو یہ تربت ہے	وہ ہے گو دل ہی ہین عجیب اخیر	نہین اب کوئی خبر غم دارد	ہین یہی ہدہ موجبب اپنے
۷۷۹	نہی اب تو کیا کرین جرأت	گرچہ ہے وہ بہت قریب اپنے	۸
لیجاہی خبر کسنیکے وہ صیاد ہماری	افسوس اوسی بول گئی یاد ہماری	ٹک سن لی اس آواز کو اے کاش کہ ہمدم	کیون تجھکو مری جان لگی ہی فریاد ہماری
ہر ایک کو خوشنود کیا تو نے پر ای یار	ایک خاطر غمگین نہی شاد ہماری	آتا ہی تو جلد اکہ یہان مثل حباب آہ	برباد ہوئی جاتی ہی بنیاد ہماری
ہو بیخبر نہ قدم تک ستمگر جلد کہ ہم	افسوس گئی خاک ہی برباد ہماری	دیکھا آئینہ کہتا ہی کہ رہتا اسے کیا ہوس	تصویر اگر کینچتا نہ بزاد ہماری
کیا کہیے ہین تیری تغافل نے ہی مارا	فریاد ہے فریاد ہے فریاد ہماری	بان ہر رگ و پے عشق کا جلوہ ہی معمور	افسوس ذرا دیکھ کے فصاد ہماری
۷۸۰	غزل		۹
غصب طرز ستم میرا ستم ایجاد جاتی ہی	کہ جسکو فتنہ ایام ہر اوستاد جاتی ہی	ہر اہون کوہ چو اسنے تب تجھ بن	کوئی مجنون سمجھتا ہی کوئی فرہاد جانے ہی
کیا آزاد سبکو ایک مجھی کو دام مین کہا	نہیں معلوم ہوا مجھ مین کیا صیاد جاتی ہی	نگہ تیر کرکے نسبل ادا مین دیکھ کر تی ہی	ہلا کب قتل کرنیکا یہ دہب جلاد جاتی ہی
نہین ہوتا ہی کوئی وارستہ ای یار	وہ ہمدان ہی جو اپنے تئین آزاد جاتی ہی	کہ تیر ہر خانہ دیران کر دیا	ہلا تو ہی اسی اہ خانمان آباد جاتی ہی
نصیبون سے ہی ہوگی کہ یہ اوس بت کے	مین بیدرد دل کتا وہ فریاد جاتی ہی	غریب و بیکس و بیتاب و بیخانمان ہی	کہ اس بیداد کو سیلون نا شاد جاتی ہی
۷۸۱	فقط حسرت کو اہی جرأت ہمین اوستاد کہتے ہین	ہر اک بات سخن دانون کے تئین اوستاد جانے ہی	۵
جب بہ نکہت گل صبا قفس آتی ہی	کیا کہین جو ہم پہ اسیرون کو ہوس مالی ہی	کسو رخ قافلہ عمر رواں ہو مجھ بس	گرد رہ ہر کہین بانگ جرس آتی ہی
ہو تر دامنہ دیدار کا جس جا رقمہ	وان گھٹا ہی نہین تک جا کر برس آتی ہی	تیر ہو جا جب کہ صدا ہی پہ خبر دیکھو ہی چون	دور کی کان مین آواز عسس آتی ہی
۷۸۲	دام ہی ہو تو اب دانہ کیا تسمت بہ	عین موسم مین خزان آہ ہی پر آتی ہی	۹
نماز عشق سے غافل جو جا ہی تو زہی	تو اشک خون ہی لازم ہے بیضو تر ہے	کب اپنے عجز کی ہو ہی ہر مین قدر	جو اسمین یار زمان تو رنگ لو زہی
وہی ہی جادہ نمایش و پس او سر دیکھ	بھلا یہ اپنی نظر کیونکہ جا بہ سو زہی	یہ اپنے جسن پہ مائل ہی وہ کہ جین ادا سے	نہوا جو تنگ آئینہ دو بر و زہی
کیا تلاش مین جسکی مین آپ ہی گم گم	بجا ہی اوسکی بھی مجھی کہ نہ جستجو نہ ہی	تجھی قسم ہی جو تو دیدہ خونفشان	کہ جب تلک مژہ تر مین ذرا لہو نہ ہی
دم اخیر تو گھر جا گلی ہی تنگ اے جان	یہ آرزو ہی کہ یون مین آرزو نہ ہی	چلین مین محفل رندانہ شیخصاحب آج	بجز مزا سبحہ جو دائرہ مین ایک دانہ ہی
۷۸۳	ننگ گل دل عندلیب ہر اجرأت	وہ گل ہی جسمین کہ کلفتی ہی رنگ و بو نہ ہی	۸
دیکھا ہی در پہ کبوتون کا سنہ پیر کے	یہ وعدہ کس پہ ہی بستہ گیر کے	یار کو ہاتھ جب لگے بیٹھے ہین گھیر کے	ہر گز نہ ہو تا ہین حل مراد دہر پیر کے

کیسے ہی بیٹھا ہو کہ ہیں تو یہاں تیر کے کمین	جلد آ پہنچو جو ہم منتظر ہیں دیر کے	بسمل تیغ تمنا کہ کہ اس غم نے کیا	تیر جو اس نے چلایا تن بسمل کے قریب
نقش کر جا ہیں یوں ہی دل ذی حس پر	آہو چشم نہ رہ جو آ جا ہیں بس بیٹھ کے	جب بحسرت اس کا منہ بھلیں ہیں ہم	کفن مانگتا ہوں کہ کیا کچھ مجھ نہ ہے
کشور عشق میں لاکھوں ہوا گھر سے تتل	داد کیا اہل ہوس عرصہ دعویٰ میں اثر تیر کے	فوج غم نے ہے مسی جرات کوئی خجلت میں بسے	جو ہے ذرہ کے تئیں مہر میں تنویر گر
۷۸۴	غزل		۱۳
جو کہ جینے کی نہ مطلق ہے تمنا کوئی	تو عجب ناز ہے جینے کی کہاں ہے کوئی	لگ چلا میں جو شب وصل میں تو ہے کیا	جا کہ شاید نہ دے تو ہو ہی کو سزا
کس کے مرنے کا تصور ہے کہ ہر دم گریہ	کشتہ غم ہے جو ہم اور وہ اکیلی گھر میں	کیفیت ہر جو ہم اور وہ اکیلی گھر میں	اور بھائے ہے بلا دے ہے دعا دے ہے کوسا
ہجر میں جی نہ لگا چیز ہے تو کہو	یاد ہو اس کی جو ایک تسلی رہ کوئی	سر پہ ہے بار گراں یاد میں تا وقت سوال	کیونکہ ہے بہتر منزل مقصود کی ہو کوئی
یارب اس عشق و محبت کو کہیں آگ لگے	روز و شب جو کہ جلانے کی دعا دیتی ہے	کیا کہوں نالہ و آہ دل محزوں کو میں	بیٹھا سینہ میں جا تا ہے مرے کوسنا
جس کے جلوے کی شکل ہے پرتو تمکیں کل	حق تو یہ ہے جو وہ ہے خوب نسبت کوئی	وہیں دنیا کہ نہ دیکھا ہے جو ایسا ہرگز	سطرب ایسی ہے تو ہیں اس کو ادا ہے ہر
پڑھ درود کہیں کہاں تا ہے کس محفل میں	کاش اب نالہ لیلیٰ کو کرے پیدا کوئی	جو ہیں ہی خسرو پرویز بلکہ ہے جراحت	ہے کہیں کے قیامت جو یہ ہے کرد
۷۸۵	غزل		۱۱
کہاں ہے کل میں نہ فغاں مرے بدن کی ہے	ہر بن مو اگر کہ لب ہو دہن کی ہے	جتاؤں درد محبت تو کس ادا سے کہی	کرے نہ مجھ پہ یا تن دیوانہ میں کی ہے
واجل ہے کیونکہ دیوانہ تر اور چار نہ	کہ شکل چاک گریباں ہے کفن کی ہے	کہ اتنا وہ مطلع مصرع سے بیاض ہو	کہ بلبل جانی ہے بیابان اس انجمن کی ہے
نکھیں کہ دیکھیں ہیں اس شکل بیدرد سے	کہ سرگزشت ہر اپنی ہے کوہکن کی سے	پیام بر سے جتانا کہ آئیو لب بام	جو آج شب کو صدا ایک غرور ان کی ہے
بدشقاوت ہے یا نیچ قدم سے کہ بہت	قدم قدم پہ بہاریں ہیں تو میں کی ہے	نہ وں شکوہ اور شغلک کی کیا تن عجب	کہ حالت اس کی ہے اک گنبد کہن کی ہے
ہزار گلدستے گل میں اگر چہ ہو شگفتہ	دل جو بات کہاں اکیلی دہن کی ہے	سہ رنگ کو گو کہ کہتے ہیں آہ تا ثیر	جھلک کہاں سرو بازد کی نوتن کی ہے
۷۸۶	وہ ایک تو ہی ہمیشہ کا تیسرا ہو بات	اگر ٹک سر نیاز ہے بلک پر کی ہے	۱۲

کیا کہوں کیا خوب رو نظریں ملا کر رہ گئے
دل سے ہوش کو مرے مجھ سے جدا کر رہ گئے

گھر سے جو اس بن مجھے باہر بلا کر رہ گئے
قید سے گویا وہ قید سے کو رہا کر رہ گئے

کیا بگڑ جیئے جو تم مجھ سے تو بد نامے گئے
جا بجا لوگ اس کے افسانے بنا کر رہ گئے

بل بے بیدرد سے کیا جون جوان کل ان نانک ہو جو
نور سے وہ اور تھی یوں دبا کر رہ گئے

کاجلی آنکھوں میں وہ ایسا لگا آئے تھے کیا
سیکڑوں کو وہ جو نظر بھر لگا کر رہ گئے

دل جوان ہوا ہے تند مشکل برگ کاہ
آہ کیا جانے کہ ہر محکم اڑا کر رہ گئے

سر نکالتے رہ گئے ساحل سے ہم مانند موج
اور اغیار اس کو کشتی میں بٹھا کر رہ گئے

دیجے کر خواہش جان ہے تو حاضر ہے میاں
کیا جیا دیں تجھ سے تم دل چرا کر رہ گئے

اے شمع بزم جہان ہیں کیوں ہو مثل شمع ہم
دلبران تند خو سے کچھ نہ زور اپنا چلا
کیا کہوں کیا ظلم ٹوٹا ان ستمگاروں پر آج
اے میاں حیرات غزل پر مدعا ہے کون سا

داغ حسرت سوز عریاں سر ہلا کرنے گئے
منفعت ہے دل کو زیر دستی جیا کرنے گئے
کوئے قاتل میں جو مجھکو جسم کہا کرنے گئے
اسلیے تو اشارہ ہم اکثر لکھا کرنے گئے

غزل

۷۸۷ ۱۱

کل تلک جسکی خبر سب لوگ کرنے گئے
کیا عجب ہے اور ہی جی میں ہیں لکھی ہی خدا
لوگ کہتے ہیں کہ گھر میں جب کہ بیٹھا ہی رہا
اوس گلی میں جا کے پھر تو لیٹھا ہے طوفان اٹھا
کوچۂ قاتل میں جانا ہے دوں گم گشتہ کی

آج اوس بیمار کو جیا رہ لوٹھا کرنے گئے
نامہ بر وہ بھی سرنامہ پڑھا کرنے گئے
تو وہ پہلو دے کے مجھکو دکھا کرنے گئے
پانی کر لیتے ہیں کوسوں بہا کرنے گئے
جستجو ہر چند کی کیا خاک پا کرنے گئے

واے حسرت وہ پری گھر ہی میں اپنی تھا
دور سے مشکل انکی مجھ عجز سے دیکھو ذرا
نرم رہا تین دہ الکدم ہو میں انکی تو بس
دیکھو دیکھا جہاں تھا اوسکو تو بیتابی رہی
ہاں مگر کوئی خوشی تر جو سنگ دہ ہاتھ اٹھا

جب بھی وہاں لوگ میرا نہ بنا کرنے گئے
جو بہ بہتے ہیں ہر رہگو نہ سنا کرنے گئے
لگی والی جنی سب کو لگا کرنے گئے
روزن دیوار کا بوسہ ہم اکثر لے گئے
ہم اوسکو اوپر جہاں تو سی لگا کرنے گئے

۷۸۸ ۱۱

آسمان پر ہمکو جانے کا غلط جو کر شکل
اب نسیم آوے کہو کاہے کو اڑا کرنے گئے

ننگ دل کے جو ہاتھوں سے تمامین پینے سے
جو گئے جدا نہ موئے پر بھی ہاتھ سینے سے
یار خواب میں اوسنے جو بام پر تا سے
بس آنکھ کھل گئی گئے ہے پاؤں رہنے سے
ہمارے دل پہ ہے نام اوسکا بر [illegible]
مشابہت اچھے ہم کیونکہ دین نگینے سے
نہ تھے خیال میں جسکے جدائی ہے ظالم
وہ خواب میں نہیں آتا کسی مہینے سے
اب اوسکے بزم ہے جون بارگاہ نادر شاہ
کہ سر جھکائے کھڑے ہیں سب قرینے سے
جو کوئی چاہے کہ ہوں بحر بیخودی میں غرق
ملا کے عطر کو سو گلے ترے پسینے سے
دماغ بادہ غرے ہم کو تھا کبھی اب آہ
فراغ سکر ہے خوں جگر کے پینے سے
ہزار حیف میں دنیا سے اوٹھ چلا تو بے
اوٹھایا ہاتھ نہ اوسنے مرے گمان نے کینے سے
تپک پہ سبزۂ خط سے ہے یوں گل رخسار
بہار جیسے ہو کندن پہ سبز مینے سے
ادا سے اوسکے نازک دو نکالا در بہ در ہے
کہ چاک پیرہن گل ہو جاک سینے سے
لگا ہو جس سے کہ دل وہ ہے جب نہ [illegible]
تو زیست مرگ ہی ہے ہمارا جینے سے

غزل

۷۸۹ ۹

اجل گر اپنے خیال جہاں بار میں آوے
تو پہر بچا ہی فرشتہ پہ ہی خراش آوے
جبک گرسنہ جو اوٹھا کر کھاوے
وہ شورہ زار کسیکو کب جیتا رہن آوے

بھلا پیر اوسکا اوٹھا دین کیونکر آہ
پس از قتل تو بھی جو کوئی خاک اوڑے
کسیکو حسرت کسیکو حرمان انتظار میں آوے
تو منہ پر بسملہ ہو ان کی نظر غبار میں آوے

خواب کیونکر نہ شہر دلکی آبادی	ہمیشہ تو نہ مرا دل ہوس دیار میں آ کر	خفا ہر دوستی ہو سر پر یہ کیا کہ	نہ پیدا ہم جو چشم عین بیمار میں آئے
جائیں ہاں کی جو ہوتا ناشاد ہوں تو کیا ہے	کہیں ہنسے وہ ہے ہی اب بیمار میں آ کر	زبوں جو مجھسے وہ عالم کہ میں نہ ہوا تو	وہ انگبیں تو کہو جو مئی خمار میں آئے
۷۹۰	اونچی جا نہ ہوئی حیرت اوٹھا کر دراز	آہ موت ہو تو فوراً دم یار میں آئی	۸
پوچھتے کیا ہو کہ اب الفت کسیکی ساتھ ہے	آہ دل کا مرا تو انچہ جی کے ساتھ ہے	انچہ صورت کا جو اسنے دوسرا دیکھا نہیں	جانتا ہر دم ہوں ایک آرسی کے ساتھ ہے
جنس یہ جنس ہے میں عالم گو دیوانہ کرو یا	گل اس گیسوئے دلکی اوس پہ یکساں ہے	گیسوں دلا کیا رنگ ہے اوسپہ کیا کہلا	کل ہی ہے جو بات تیری ہیکل کے ساتھ ہے
سمجھے تو کہیو کچھ حالت تری بیمار کے	انبر کو یاں عجب طاقی کے ساتھ ہے	ہمکو تو دل کی رعایت نہ کیا روا کہ	طرفہ تماشا لاسا کچھ یہ نشیدی کے ساتھ ہے
ہیں اسیر رنجکار ہو یہ ہی یہ بات	کسکے باعث یون خراب تنگی کے ساتھ ہے	شاعرانہ شعر کہ جرات بدل کر قافیہ	یہ غزل ہے گر چہ تیری شاعری کے ساتھ ہے
۷۹۱	غزل		۱۳
لیکر وا بستگیاں اوس خمِ گیسو اگر کیا	تبلا اک تصویر ہے تار نظر کے ساتھ ہے	سینہ ترکش ہے یہ تیر انداز ہے مژگان یا	یعنی اک پیکان ہر لخت جگر کے ساتھ ہے
در تک اگر پہر گئے تم زور یہ جاویں مرے	ہمکو الفت ہے تمکو انس گھر کے ساتھ ہے	بن کہے دانستہ پیر اجو رہے امید وصال	کیا ہجوم یاس انپر نامہ بر کے ساتھ ہے
ہو جو تخلیہ سر بند کی سر کیجو صاف	آدمی ہے یہ خطا صاحب بشر کے ساتھ ہے	دی رقیب بیہودہ کو کیوں وہ دلبر جانی	میرے اک دن بیہودہ زدم قمر کے ساتھ ہے
سیر جون دیوانہ کیا جا رہے ہے اب	لشکر وحشت اگیا کیا سحر کے ساتھ ہے	خدا یا ساعت عمر وفا نے غضب کا کل ملا	سو گرفتاری ہیں اوس فتنہ گر کے ساتھ ہے
جیغ کرتا ہے یہ عیب مفلسی اوسون حسن	اوس عداوت جو ہے اوس مہر کے ساتھ ہے	گھر سے نکلا نہ نکلا پر یہ چرچا ہے ہنسا	کیا کروں میں مجھکو عشق اوس گھڑی کے ساتھ ہے
ہوئے شکل چرخ والا ہیکل جدا جون مہ نو	آستین کو رہا ہے خنجر تیز کے ساتھ ہے	جی جلا کر اوس سے کہتے تو ہے آتا ہے دل	انپہ بتا بی بی کیا خوف خطر کے ساتھ ہے
۷۹۲	عشق کا کوہ گراں ہے کہیں کیا جو کہیں	ہم ہیں جرات سیا رادہ نہیں سر کرنے کا	۱۱

جب یہ سنتے ہیں کہ سایہ میں آپ آئے ہوئے — کیا در و بام پہ ہم پھرتے ہیں کھسیائے ہوئے

اب سے میں تو نہ جاتا پر کروں کیا کہ کہیں — دل بتاب لیے جاتے ہے دوڑائے ہوئے

گھر میں بے یار رہے شکل اپنے یہ دونکے ہمراہ — دو گنہگار ہوں یون قید میں بٹھلائے ہوئے

آئے تم دست پہ قبضہ جو تو پھر دیر ہے کیا — سر تسلیم کو ہم بیٹھے ہیں نہوڑائے ہوئے

آج ہی اوسکے جو آنی ہے نہ تیرے تو بس آہ — ہم وہ کر بیٹھینگے جو دل میں ہیں ٹھہرائے ہوئے

بیر ہیں جاک ہوئے در پہ جو کل کرتا تھا — آج لوگ اوسکو لیے جاتے ہیں کفنائے ہوئے

مردنے پہر گئے منہ پر مرے جبکے خاطر — رنگ رو کیا رہ پڑے پھرتے ہیں جھکائے ہوئے

دیر تصویر کے مانند ہم اوس محفل میں — رو نہیں سکتے ہیں اشک آنکھوں میں ہیں لائے ہوئے

لوگ گر ہم سے یہ کہتے ہیں کہ چلتے ہو جو واں — اپنے بیگانہ سب اوس بزم میں ہیں آئے ہوئے

دل میں ہم سوچے کہ اس بات کو رد دیتے ہیں — کیا کہیں اوس سے کہ ہیں ہمتے نکلوائے ہوئے

ق

کر کے موزون اونہین جرأت غزل ایک اور بھی پڑھ — دل مین جو تازہ مضامین ہین ٹھہرائے ہوے

غزل

۹۳ — ۹

خوف کچھ کہتے ہی بیمار ہم ایوائے ہوے — شب کو تم خواب مین آئے تو کہان آئے ہوے
رنگ کچھ اور نظر آئے ہے اے حضرت دل — اشک سرخ آنکھون مین پھرتے تو ہو چھپکائے ہوے
رشک کی جا ہے غرض شہر خموشان بھی کہ واں — سوتے کیا چین سے ہین پاؤن کو پھیلائے ہوے
دیکھیو شوخی کہ کوچے مین دل عاشق کو — کیسی اٹکھیلی سے جاتا ہے وہ ٹھکرائے ہوے
جوش وحشت سے گریبان کو کر چاک ہم آہ — سرخ آنکھون کو کیے بیٹھے ہین جھنجلائے ہوے
جام دیتے جو نہین مجکو دم بادہ کشی — یہ تو فرماؤ کہ تم کسکے ہو بہکائے ہوے
حسرت اے ہمنفسان سیر چمن مفت گئی — نخل بستان سے قفس مین گئے لٹکائے ہوے
دور چھوڑا ہمین گلشن سے یہ رونے کی ہے جا — کہ سزاوار اسیری بھی نہ ہم ہاے ہوے
دم رخصت کہے جرأت کوئی اوس کافر سے — اک مسلمان کو کیون جاتے ہو تڑپائے ہوے

غزل

۹۴ — ۱۲

اختیار اب نہین منھ پہ یہ مجبور ہوے — ربط ہم دونون کی گویون نہین مشہور ہوے — اپنی کوچے مین تم کیسے ہو بھکارے پیارے — سیکڑون خاک مین یان شیشہ دل چور ہوے
بستر غم سے جدا ہونہین سکتی ہم آہ — مدت درد محبت سے یہ رنجور ہوے — ذکر کیا اسکا کہ موقوف وہ مذکور ہوے
اک جہان کو ہے مرنے کا ہوا غم تو ہوا — پر نہین خوش ہوے ان کو یہ کسی طور ہوے — کہتے ہم تجھسے مچل ای دل مہجور ہوے
منھ پہ نہین کہین نہ ہے ذکر ہمارا پہ چرچہ — اتنو ہو حضرت دل وقت کے منصور ہوے — اتنی غیار سہی ربط اپکو منظور ہوے
دیکھتے دیکھتے گھر مین بخدا راہ تری — مضطرب ہم تو قیامت ہے مغرور ہوے — لوگ سمجھے گی دروازے ہی پر ہے
مرگ کیا تیری مرضیان محبت کو لگا — جون جون تدبیر ہوئی اور ہی رنجور ہوے — کہ غزل در اوصل نہ ازکی جرأت ہے

غزل

۹۵ — ۱۷

داغ جگر دونون کے مرغانہ زبور ہوے — داغ سوزخم ہوے زخم سبھی ناسور ہوے — آبلون کے لیے نمرگ بھی کانٹے ہوے — توشۂ راہ سمین خوشہ انگور ہوے
زندگی آوے نظر کیا تری بیمارون کی — مردنی منہ پہ یہ دیدے بھی الور ہوے — اختیار اب تو کسی بات پہ اپنا نہ رہا — دل کا لگنا جاتی ہی اے ہے یہ مجبور ہوے
کاسہ سر کوئی بکتی ہی تو بکتی ہی یہ بات — کتنے پیوند زمین یان پہ شور ہوے — بیٹھے اوٹھتی ہی ہر بات پہ غش مجھے — اپنی وہ اوٹھتی جوانی پہ جو مغرور ہوے
حضرت عشق نے زیر فلک کیون اوٹھائے — بستر اب بیچ تہ خانۂ زنبور ہوے — سخت عاجز تری ماتھون دل مہجور ہوے
کی سفارش جو مرا دوست کسی نے تو کہی — ربط کچھ اور ہی کو تو مجھ ہی سے منظور ہوے — یہ مگر بولی کہ جی کیون نہ ملونگا اونسی
پیچھے سمجھے گئے اب یہ دستور ہوے — یعنے ہین گوشہ عشرت مین پڑا دل جرأت — اور جو مطلب تھی سو اب مقدور ہوے

خاک ہو جان کی جستجو نہ رکھا اور سر تھا
کیونکہ نزدیک بلاکت نہ بھلا پھر نہیں ہے

ہو کی پہ خاک بھی کیا کہ وہ سر ہو سے
دوست غمگین ہو دشمن سر سر ہو سے

ورد دل اور تھی پہلی دعا سے پہلے اکبار
یعنی سودا کام مرنے سے نکلتی تھی سو ہا سے

شکر یارب کہ طبیبوں کے نہ مشکور ہے
اونکی سرکار سے کوئی کہ یہ اب دور ہے

۷۹۶

اور سنو حضرت جو مصنف کہ ای حیرت

بیان تلک ذکر کریم انکھوں سے مضمون سر ہے

۱۱

ہم آسمان غم کو تھے نہیں نہ ٹوٹے
پر اختر محبت اہم مہ جبین نہ ٹوٹے

ڈھیمہ جاوے لا بیٹھ عال سے تیری اب
کب دست و پا ہمارے ہمنشین نہ ٹوٹے

تہ بہ دل خراشی یعنی جو ہوئے کندہ
قیمت سودا ور افزوں قدر نگین نہ ٹوٹے

طاقتی دل ہے ہو بسکہ ضعف و سستی
یہ تار سو تیوں کا اوہ آستین نہ ٹوٹے

ست پوچھ اشک میرے یوں ہی رہے مسلسل
کیوں دست لاف تیرا قطاس میں نہ ٹوٹے

ٹیکے ہے جس پہ وہ سیہ خاکہ یار ب
تا خانہ جہاں ہے وہ شہ نشین نہ ٹوٹے

حیران ہو میں کہ کیونکر تو اس کو توڑتا ہے
جب گل گل بھی تجھ سے ای نازنین نہ ٹوٹے

رہ لا کیوں عہد توڑی تا نفس پر ہے انبا
بے باد فصل جانان ہے یقین نہ ٹوٹے

جب تک کہ دم ہمارا ہو واپسین نہ ٹوٹے

۷۹۷

پڑھکر غزل مسیح قطع کلام کیجے
سر رشتہ سخن کا رشتہ کہیں نہ ٹوٹے

۱۱

نوبت میں جو تیغ کا نام جان حزیں نہ ٹوٹے
کیوں تجھ پہ شکر غم ارزاں کہیں نہ ٹوٹے

یہ ناقہ کو کا ای ہمنشین نہ ٹوٹے
پھر سود و بہبود کا پیسا ہے کیا لہو کا

توسن کو دے نہ جولاں در سینہ باز ران
در ہے کہ تیری قربان فتراک میں نہ ٹوٹے

نازک کمر جو ای تو نہ سفر یہ باندھی
کیونکر کمر کسی کی ہے نازنین نہ ٹوٹے

گریاں کروں میں میرے نقصے نہ میر
جب تک حجاب تیرا پردہ نشین نہ ٹوٹے

یوں شب کو گاہ تا ہے ہے ہمنشین نہ ٹوٹے
زلفوں سے تیری جب تک فطرہ عرق نہ ٹپکے

گلچیں یہ علم کیا ہے کیوں گل کو توڑتا ہے
واغ غریب کا ہے نازک کمیں نہ ٹوٹے

کب تک سخن ان ضایا زیر زمیں نہ ٹوٹے
تربت پہ جو دیدہ آیا غیروں کو سنا یا

جب صبح ہو سے دنیا منظور ہو نہ کا
تو پھر پیارا نپا ہے یقین نہ ٹوٹے

یہ شوم لی سی پیارے جب تک نہیں ٹوٹے
ہاں کاش ہمارے کیونکر یہ میں سارے

۷۹۸

پڑھ تیغ غزل ہیں ہم طالب نیر عور کا تم
کہنے کو لیک ہر دم کل آفریں نہ ٹوٹے

۱۱

کتنے نہیں تلاطم میرے جبیں نہ ٹوٹے
دل میں پر دوانی انکی کمیں نہ ٹوٹے

کب تک ہا تھیرے کیونکر ہمنشین نہ ٹوٹے
ہم جان بلب ہیں پیکا دور آسمانی فاصلہ

یہ آسمان غم کا ٹوٹا کب یہ ذرے
ہے ہے کہ میں اوٹ کر مجھ پر میں نہ ٹوٹے

تارا سا اک فلک ہے اٹھ بیٹھ نہیں ٹوٹے
کس طرح سے مگر تو پرے ہیں ہشتوں کے

تیرا قمر کو نیا دکھلاتا تو یہ ڈرے
پھندہ بند تیرا کیوں ستین نہ ٹوٹے

ہے تجھ بن یہ زلزلہ کہیں نہیں ٹوٹے
ناک اسکی ٹوٹے یا رکیں نہیں ٹوٹے

بیدم ہیں پر ہے ہم تو ہمدم سے سخنوان غم
ہم دم کو بھی ابا نہ کہتے نہیں ٹوٹے

سینے میں دل کی جا ہے رستا جو ایک پورا
طرف اپنی بات کیوں ہمنشین نہ ٹوٹے

۹

عاشق ہے تو تو جرات رکھ یہ باتیں تا نہ کر
نازک ہے یہ قیامت رشتہ کہیں نہ ٹوٹے

یہ اک اور دو پیالے تو وہ مے نوش کھول جاوے
چڑھا اک ساغر کچھ تو انکھوں میں لگا کر

نسیم صبح بہر ہے گل کا گوش کھل جاوے
کر آنکھ پوش غافل گر گفتگو نہ بازی ہے

تو پھر کیا عقدہ دل ہے ہی ہمدم کا حل جاوے
کسی سے گر اس لب شیریں سے بوسہ پاوے

ہو آنکھیں بند اور منصور پر جوش کہاوے
ہے دست حسن دیکھے پھر نظارہ جسکو تو پھر اسکی

۸۰۰	غزل واسی زمین میں جناب حضرت جرأت کی	۸

دہان شیشہ جلدی کی تہ ہین مینوش کہل جاوے
سبا ذا ابر یہ ای ساقی مہ ہوش کہل جاوے

بہرے بیٹھے ہین اک مدت کے ہم چپ اوسکی محفل مین
کہلین دفتر کے دفتر گر لب خاموش کہل جاوے

کہین گس کی آنکہین اور رخ گل پر پہرے زردی
نرا نبد قبا گر اے بسنتی پوش کہل جاوے

جو باندہے تار اپنی چشم دریا بار رونے کا
تو اے ابر یہ تیرا ابہی سب جوش کہل جاوے

ترنگ اپنی دکہاوین ٹک جو مست بادہ الفت
زمین سے آسمان کا تو ابہی سر پوش کہل جاوے

کہلے بالون جو دریا مین نہاوے وہ دُر یکتا
تو ساحل کا سراسر سیون بہر آغوش کہل جاوے

کسی سے کل جو حال دل کہا تہا سو یہ خطرہ ہے
سبا دا آج محفل مین وہ ذکر دوش کہل جاوے

کہے اشعار یہ جرأت نے ایسی گر نہین دیکہے
بچشم منصفی تو چشم اہل ہوش کہل جاوے

غزل

۸۰۱	۹

برا وسکو نہین کہتا کوئی — کہ میان مفت ہی مرتا کوئی — آہین بہر اوسے آئے ہین — اتنی حامی نہین بہر کوئی
رش رہ ہمنے کیا دیدہ دل — وان قدم ہی نہین دہرتا کوئی — را لطہ ہمسے جو ہوتا منظور — دل کو ہمین سے کیے مکرتا کوئی
سیلیے ہی مجہے سونے کا خیال — خواب مین آئے نظر تا کوئی — وہ نہ آوے تو یہ ہو جاوے غلط — کر بن آئے نہین مرتا کوئی
لہون آکے ٹہہر جاتا دم — کاہیکو جی سے گذرتا کوئی — یان تلک اوسکو کسی حیلے سے — لانے والا جو ٹہہرتا کوئی

۸۰۲	۹

لون جیسے طبع ہی یار صبیب کی — بزم تصویر ہی جرأت وہ بزم — بات بہی وان نہین کرتا کوئی
نسکل اوکی ہی سین کہ نصل بہار — ہرگا کاش شکل مرے پاس قبیب کی — احوال کیہ نہ پوچہو کہ کل نفس پر سری
وادے عشق مین ہون یہ نوشتہ — نصاریٰ سے ہی ہمسے جب عندلیب کے — رودادوں سے یہ نوشتہ پہر سرا
ہم اتفاقاً اوسکی جو ہمسایہ جارہی — کیب ہو وان جون کسی کی غریب کے — دل مین جو ہو غم ہی تو سر کا عشق سے
ق — تو کیا بیان کیجیے خوبی نصیب کی — یہ آسمان کی منیہ کی لگائی جڑی ہی — بارش سے گر پڑی وہ حویلی قریب کے

۸۰۳	۱۳

لطف کے یار ہین سیر گلستان کب دے — جرأت نہین ہی اور وظیفے سی ہمکو کام — بسیے روز و شب ہی زبان پر صبیب کی
نگ آوری جیسے کہ سخن تلخ ٹک — دیکہنے دیدہ گریان گل خندان کب دے — زیر دیوار تبان گر ہمین پہونچا خدا
کافر عشق ہو اوہ مین دل کی ہی تہون — اور کیہہ پہر لب شیرین سی وہ جان کب دے — جام مے ہاتہ مین تب ہی زندہ ساقی آہ
ہو جو وحشت سی مجہے ذرہ یار تو وہ — ورنہ یوسف تو مین بن اپنا مکان کب دے — آنکہ جیسے ہو لگی وہ ہی نہین ہون اپنا
موسم گل مین جو جی اس صحرا کا چاہے — پاس ہی ہے کوئی پہر خجر عریان کب دے — کہو کوئی ہمین ہمکو زبان کب دے
ق — اپنی نادانی ہی جو چاہے ہمین دیتا ہی — دل کی نادانی ہی جو خانہ ہمین دیتا ہی — ورنہ عالم کو سبق نقل دیتا کب دے

مجھسا دیوانہ جو اوس بزم کے نزدیک گیا	پاس تو آنے دو وہ یا حال پریشان کب کا	ورنہ مت دعوی ہو جو ہاتھ مجھین تو پھر	تکیہ بر ہاتھ ہی رکھے ہو غرض مونہ کب کا
۸۰۴	جرأت اب بھی نخواہ تو کہتے ہین یہ ہم	کر دعا اور ہی زیادہ تو سیتان کب دے	۱۰
وہ دن گئے جو یار تماشا پہ آپکے	جھانکا تھا آکے رخنہ دیوار سے مجھے	قسمت ہے ہر یہ خوبی کہ دیوے فصل گل	تب باغبان نکالے ہی گلزار سے مجھے
تجھ بن ہوئی ہے ملک تن خاکدان ویران	سو جیو ہوا ہے دیدہ خونبار سے مجھے	تجھ بن جو ملک تن کو کہین تاہون اے بتان	آتی ہین گھر نظر سبھی ویرانسے مجھے
بیزار استخوان سے ہو پوست در کنار	گاہی بھی اوسکی دیکھی ہی پیار سے مجھے	ہے دم بدم روانی جان کے در پے ہی ہمدمو	مرنا تھا آہ کیا اسی آزار سے مجھے
تیر نگاہ ہی یہ مطب ہی طبیب کا	آتے ہین یاں نظر کئی بیمار سے مجھے	جانبر تو ایک ایک کو دیتی ہی تیر نگاہ	مقدور ہی یہ چشم گہربار سے مجھے
آوارہ جا بجا مجھے پھرنا دور و دستو	وحشی ہوت کام کچھ نہین گہ یا سے مجھے	جرأت بدل کے قافیہ پڑھ اک غزل تو اور	لذت ملی ہی اپنی ہی اشعار سے مجھے
۸۰۵	**غزل**		۱۱
تا صبح بیکلی ہی سی شام سی مجھے	تجھ بن کٹی نہ ایک تہ آرام سے مجھے	وہ صید نا توان ہون آخر ہم کہ	صیاد نے ہی چھوڑ دیا دام سے مجھے
ناصح نہین ہو نین ال وحشی کا دو ہند	کیا کام ہی کسیکے بھلا کام سے مجھے	اوس مہ وش کی کیون ہو جہان ہو کہ یہ راہ	دنیا کہین ہی گردش ایام سی مجھے
کہتا ہو گا میان تہی کیا آپ پھر گیا	یہ کیا مزہ ملا تری دشنام سے مجھے	ہے ہے ہین عشق اور ہو نین شیخ و برہمن	دارستگی ہی کفر اور اسلام سے مجھے
دونون جہان کی کچھ مجھے سودا نہین رہے	ساقی پیالہ ہی تری اک جام سے مجھے	اب بلبلی ہی سی نہین چین دو ستو	جلدی ملاؤ شوخ گل اندام سے مجھے
پتا ہو نہین اسیر یہانتک کہ سیر باغ	آئی نظر قفس کے در و بام ہی مجھے	میر تم شام ہجر ہوئی صبح وصل آہ	شکوہ یہی ہی روز و شب ایام سی مجھے
کوئی اوسکا نام پوچھے تو بولون نہ تم سے	جرأت مجاب کیون ہو اوس نام سی مجھے		۱۱

ترے بن بستر انوہ پر کچھ یاد ہین کر کے
پڑا روتا ہون پہرون یار منہ پر آستین دھر کے

یہ مشکل ہی کہ بالین سے ذرا سر اپنا اب سر کے
کہان اوٹھہ بیٹھنے کی ضعف سے بستر پہ طاقت ہے

کرا وسکی بزم مین ہم بیٹھنے پائے نہ جی بھر کے
دل بیتاب نے جاتے ہی بس ایسی بھر نی آہین

گرے ہے چشم سے جا شک سو مانند اختر کے
تصور مین جو مین اوس شمع رو کے آہ روتا ہون

کیا کس سے تمہارا شکوہ مین نے ای میان توبہ
ذرہ منہ سے نکالا کیجے اللہ سے ڈر کے

مہ و خورشید و کوکب سی یہ روشن ہے کہ گردون نے
بنائے پھول تجمیر و ار نے کو سیم اور زر کے

یہ آفسوں رفتہ رفتہ دیکھیے طرفہ جان کیا لاوے
بڑے اطوار آتے ہین نظر اس طفل اشتر کے

جو دیکھا حال کل جرأت کا جا کر خوب روئے ہم
یہی پڑھتا تھا وہ اشعار مثنوی سانس بھر بھر کے

خدائی ہی یہ قدرت اپنی جس گھر مین حکومت تھی
پھینکنے اب نہین پاتے ہین ہرگز گرد اوس گھر کے

وہ دو جبہ خوشی سے بیچتے تھے ہم سوا اوس جا
کمری بھی ہون تو وہ ہین گا لیان دربان اوس در کے

غرض کیا خاک ہی جینا یہی دل مین گذرتا ہے
کچھ ایسی فکر اب کیجے کہ بس رہجائیے مر کے

غزل

۸۰۷ | ۱۱

ہوا بر مخمل دیدہ گریان کے آگے — دم ہمارے نہ رعنا اس نہال لان کے آگے — دل پاس انہیں ورنہ بخواہ ہی وارد — یارب نہ مخمل ہو کوئی مہمان کے آگے

ہن میرے خبر ادنے جو گذر میں نہ بلایا — شرمندہ ہوا خجلت میں دربان کو آگے — جاتا تھا کہیں جلد پر آیا جو نظر میں — ہرگز نہ گرا وہ مجھے پہچان کے آگے

ذرا اپنی ہی یار و جو ہوا وصل کسی کو — کیوں کہتی ہو اک شہ بجران کے آگے — اوس طفل کے الفت میں نقطے کی ذیاں ہے — کچھ قدر محبت نہیں نادان کے آگے

ہیچ اپنی دکھائیں ہیں خوباں جہان پر — اوچھی نظر آتی ہیں تری شان کے آگے — مکھڑے کو تری دیکھ کے گل شرم سے مرجھائے — سنبل ہو مخمل سف پریشان کے آگے

یا جانو بھی رسم محبت کو تم اے جان — یہ کبھی تو کبھی کسی انجان کے آگے — اس طرح سے بیتا کہاں جاے ہے لیل — کچھ بات تو کہہ مجھ سے ذرا آن کے آگے

۸۰۸ | ۱۱

حسرت کے ہیں یہ شعر کہ حیرت کو دی اشاعت — سرسبز ہو نہ کیونکے نخوان کے آگے

خدا شاہد ہے بس اپنی تو اوسپر جان نکلے ہے — کہ جسمیں اوس بت کافر کی سی کچھ آن نکلے ہے

کبھی کچھ وصل بھی ہوئے تو کیا ارمان نکلے ہے — نکلتی بات واں منہ سے نہیں یاں جان نکلی ہے

خدا حافظ ہے واں ہم سے بن بولائے جانے والوں کا — کہ جس گھر سے اوٹھا کر دیتیں مہمان نکلے ہے

گلی کو چی ملاقات اوس سے اب یوں چھنی پھرتی ہے — کہ جیسے پاس سے ہو کر کوئی انجان نکلے ہے

نہیں ہم اوس سے غافل شکر ہی ہو یا شکایت ہے — زبان سے اپنی شکر یا رہ ہر آن نکلے ہے

گلی قاتل کی ہے اور بس گنہگاروں کا مجمع ہے — ہر اک دل میں کہی ہے دیکھیں کیا فرمان نکلے ہے

نہیں گو دہان تمکو کیا کریں لاچار ہیں ہم تو — ہمارے دل سے پیارے کب تمہارا دھیان نکلے ہے

گئی سب طاقت پا اور منزل رہ گئی باقی — کہ دشت عشق میں تن اک تنہا میدان نکلے ہے

نہ دیکھو چشم نم سے دیدہ پر خون کا بہر آنا — کہ یہ حسرت بھرے دل کا مرے ارمان نکلے ہے

یہی ہم چپکے چپکے بھر کے آہیں کہتے ہیں حیرت — بھبھوکا سا کبھی وہ اسطرف ہو آن نکلے ہے

خدا کے واسطے لگ جا گلے سے آنکر جلدی — مسو سینہ دل کو کیت تک ہائے فرجان نکلے ہے

غزل

۸۰۹ | ۱۱

دل مرا مثل برق و باراں ہے — گاہ خنداں ہے گاہ گریاں ہے — روئی پر چشم تر اگر آوے — سیر دہ میں ایکدم میں طوفان ہے

میری باتوں سے اے جنون شمامت — نہ گریباں ہے اور نہ دامان ہے — دانہ اشک کو کہاں بو دے — کون اس کشت دل کا دہقان ہے

شیخ سے اور دل سے کیونکہ بنے — یہ تو انسان ہے اور وہ شیطان ہے — یوں تو روشن ہے خور بر دیوں میں — مہر جون ماہ میں نمایاں ہے

میجتا ہوں عبث متاع دل — جنس ایسی کا کون خواہاں ہے — آئینہ کو ہی تجھ سے کیا نسبت — یار اک وہ بھی چشم حیران ہے

اپنے جانے کی مت سنا ای یار — آہ آگے ہی مجھ کو خفقان ہے — اپنی اس چشم نم فشاں سے آہ — کونسا یار یہی گلستان ہے

۸۱۰ | ۱۱

یار جرأت سے چل نکل لے تو — اب کوئی دم ہی کا وہ مہمان ہے

جسکا نہ یار کوئی ہو وہ نہ ہمدم ہووے — اوسکی تنہائی کا پھر کیا نہین غم ہووے — حسکو ایجاد بھائی کا ترا غم ہووے — خانہ عیش اوسے خانہ ماتم ہووے

تیرے بیمار کا یہ حال ہوا ہے اب تو — دست و پا دیکھتے ہین سب کہ نہین دم ہووے — گل کو کیا غم ہو اگر بلبل بیکس نہ جیے — ہان مگر گریہ کنان آنکے شبنم ہووے

قدر تجھ بیوفا نہین خاکی میرے — بیوفائی سے ترے ہو کوئی محرم ہووے — میرے رونے کی حقیقت کو نہ پوچھو یارو — یار ہو جسکا جدا کیونکر وہ خورم ہووے

شمع و پروانہ پہ کیا گذری یہی ہے سب کچھ — صحبت عاشق و معشوق نہ باہم ہووے — انپر رونی کو بھی ابر فراموش کرے — دو بدو اس سے جو یہ دیدہ پر نم ہووے

انپہ احوال تو ہم اوسکو سناوین لیکن — غیر یہ ہے کہ کہین اور نہ برہم ہووے — ہمدرد کوئی تو تدبیر بتاؤ ایسی — دیکھنا اوسکا میسر جو کوئی دم ہووے

۸۱۲ — جرأت اب انس ہی مین تو نہین بے کسون کا ہون — کچھ تو فکر کہ یہ درد جگر کم ہووے — ۱۱

جو کوئی اوس بت بے رحم سے دل کو لگاتا ہے — خدا شاہد ہے اسکا اپنے ہاتھون جی گنواتا ہے

فسانہ بیکسی کا اپنے جب آکر سناتا ہے — دل آفت زدہ رو رو کے مجکو بھی رولاتا ہے

کہون کیا آہ مجمہ آزردہ دل پر کیا گذرتی ہے — کہ جب عاشق کوئی معشوق کو اپنے مناتا ہے

جدائی سے ترے دل پر نہایت غم ہے اے پیارے — خدا کے واسطے آجا نہین تو جی ہی جاتا ہے

لگا ہے ہاتھ میرے دل مرا اس طرح برسون مین — کہ جنس گم شدہ جون بعد مدت کوئی پاتا ہے

خدا جانے کہ دل پر آج کیا حالت گذرتے ہے — کبھی بیتاب ہوتا ہے کبھی آنسو بہاتا ہے

یہی صحبت بہم رہتی ہے مثل غنچہ و شبنم — ادہر روتا ہون مین اور اوسطرف وہ مسکراتا ہے

کوئی بندہ خدا کا جان دیوے اور تو دیکھے — ارے بیرحم کا فر کیش یہ کیا تجکو بھاتا ہے

نہین غفلت سے اوس ظالم کا کوچہ کم کہ اب اوسمین — کوئی بیجان پڑا ہے اور کوئی تلملاتا ہے

حقیقت کوئی کہتا ہے مرے رونے کی گر اوس سے — تو منہ کو پھیر کر وہ اوس طرف سے مسکراتا ہے

کیا ہے کیا کرم اوس گل نے تجہپر تو جواے جرأت — کہ اپنے پیرہن مین آج پھولا نہین سماتا ہے

غزل

۸۱۳ — ۷

ستم جس اہل دنیا پر وہ بت بے رحم کرتا ہے — کوئی کافر بھی دیکھے ہے تو آہ سرد بھرتا ہے

کسیکو قتل جب کرتا ہے وہ بت روبرو میرے — خدا ہی جانتا ہے مجہ پہ جو اوسدم گذرتا ہے

نہین بیوجہ رونا اور تڑپنا مجہ سے تو کہدے — ہوا ہے کس پہ تو عاشق ارے دل کیون مکرتا ہے

سنو اے اہل دنیا ساکن اوس وحشت سرا کا ہون — خطر آتے ہوے کانپے ہے وان اور خوف ڈرتا ہے

کیا ہے فرش رہ اوس یار کے مین دیدہ و دل کو — قدم دونون مین سے اب دیکھیے وہ کس پہ دھرتا ہے

کیے اوراق گل برہم گنوائی جان بلبل کے — بھلا باد خزان کوئی بھی ایسا کام کرتا ہے

مجھے آتا ہے رونا بیکسی پر اپنی اے جرأت — کہ تہا اک دل جو پہلو مین سو وہ بھی غم سے مرتا ہے

غزل

۸۱۳ | ۱۳

دل سے گرفتار پیدا ہوا ہے — یہ بل کیا مزے دار پیدا ہوا ہے
کرا ہا جو مین تو وہ رک کر یہ بولا — کہانکا یہ بیمار پیدا ہوا ہے
رہ دن تلک آ کے دیکھو تماشا — عجب نقش دیوار پیدا ہوا ہے
ہوا چشم مردم سے آرام پنہا — وہ جب سے ستمگار پیدا ہوا ہے
جو جس گل کے گل کے مجنون ہے لاکھون — ہمین بھی وہ آزار پیدا ہوا ہے
ترے دو مین سو چتر ہین یہ خوبان — غضب اک طرحدار پیدا ہوا ہے
مسہ جو کشکے ہر او سکی مزہ کا — عجب دل مین اک خار پیدا ہوا ہے
مری لخت دل یکہ تا تک رہا ہون — یہ دریا مین گلزار پیدا ہوا ہے
رو صنع ناصح کو ہمسے نہ بولے — کہان کا یہ غمخوار پیدا ہوا ہے
جو کہیے کہ یونقد دل تیہ بولے — بڑا تو تو زردار پیدا ہوا ہے
بھی بیٹھے رونا کبھی ہنسنا گانا — عجب ہم مین اسرار پیدا ہوا ہے
ق — کہے گر کوئی اوس سے بلبے کہ جرأت — تمہارا طلبگار پیدا ہوا ہے

۸۱۴ | ۹

تو کہتا ہو وہ از رہ طعن ہانجی — یہی تو خریدار پیدا ہوا ہے

کسکو آوارہ کیا یون گردش ایام نے — جو کہ دکھلایا ہمین اس بخت نافرجام نے
کچھ قلق محجور رہا اور کچھ حجاب اوسکے تئین — وصل مین بھی کام دل پایا نہ مجھ ناکام نے
محفل خوبان سے یہ کیون اوٹھہ چلا جو یک بیک — بیٹھے بیٹھے سب لگے اپنا کلیجہ تھام نے
ہجر مین تو آ چکا تہا مرگ کا ہمکو پیام — پر خبر یہ جھوٹ کر دی وصل کے پیغام نے
اوسکی بس جاتی ہے یان سے رفتہ رفتہ راہ لے — عقل نے ہوش و خرد نے صبر نے آرام نے
دیکھکر صیاد کے بھی آہ طوطے اوڑ گئے — یان تلک کی بیقراری مجھ اسیر دام نے
شہر مین وہ فتنہ دوران جو نکلا سیر کو — اور ہی کچھ پائی رونق ہر در و ہر بام نے
رات اوس مینوش کی اور میرے صحبت دیکھکر — رو دیا شیشہ نے پہلے ہنس دیا پھر جام نے
جرأت اب تصویر سان کیونکر نہ ہم چپکے رہین — کر دیا حیران کسکے چہرہ گلفام نے

غزل

۸۱۵ | ۱۱

دور ہی سے قتل کو فرما جو بھیجا یار نے — آہ کیا تڑپا کیا مارا ستمگر پیار نے
کر چکے تیار ہم بہت تو بھی تو اوسکی ہم مین — دیکھکر احوال میرا رو دیا دو چار نے
کیا غضب ہے اوسکی آنکھون مین جو یہ ہی رہی — جو اشارت مین کہا کچھ یار کے اغیار نے
دیکھا بیمار کو تیری کہتی ہین طبیب — سینکڑون کے جان کیون کی ہو اسی آزار نے
خونبہا دو کیون اوسے کرتی ہو فی دم — قتل جون کو کیا اوسی دم خمدار نے
ق — اوس زمین مین آنکھ نہ لگی اور حیرت سے ہمیشہ — زور ہی قدرت ہمین تو دی تری اس شہر نے

۸۱۶ | ۱۱

جان کی کر دی فدا گریان اوسکی سر غمخوار نے — آہ بھر کر کیہ کہا ہے تیری بیمار نے
اشک حسرت کیا بہائے چشم گوہر بار نے — دیکھکر اوسکی گلی مین میتون کی مار کر

کل سو اک بیمار سا جو تیری در پر تھا پڑا	سو اور اٹھا کر آج اوسے سونا کہیں دو چار نے	جو بن اگا کہ تن اوس بن کل گل کھلا ہی	اور ہی کچھ رنگ کا کھلیا گل گلزار نے
علوۂ حالت ہمارے گھر ہوئی عیدی	جب بڑھی دست و بانگ بھی تری بیمار نے	سیر گلشن کو گیا کل جو ہن ہی شوخ چمن	بلبلیں دو ہن لگیں دو سر پر گل وار نے
کیا کہیں ہے اہمدمو اعشق کا ایسا ہی مرض	کھو دیا دنیا سے ہمکو آہ جس آزار نے	حسرت تن کیا کہا ہائے دلمیں اپنے جو کہ آہ	دلبری کی اپنی عاشق کی کسی دلدار نے
وای قسمت کیا ہمیں طالع نے ہاتھ کیا ہمیں	گھر میں بلوایا تھا شب کو میرے بیمار نے	سو کیا اک بیخ خار اوس ہمسر و بن کر رقیب	آہ اوسکی عاشقی کا دھ لگے دم مار نے
۸۱۷	اوسکی شب کو بھی تھی ہو کر جرأت محو نہیں	مارڈالا ہمکو تو اس آپ کی ازکار نے	۱۱

جو چاہوں اوس لب شیرین سے دل سر پھر جائے — تو کیا غضب ہے زبان پر وہیں مرا پھر جائے

جو تیرے دھیان میں ہو کیوں نہ اوسکے در پہ سدا — ہر اک پکار پکار اوسکا آشنا پھر جائے

نہ پھر تو مجھسے کہ اے بت وہ پھر جیے کیا خاک — خدا نخواستہ جس شخص سے خدا پھر جائے

میں پھر کے اوس بت قاتل کو کیونکہ دیکھوں آہ — نہ تن پہ سر رہے گردن اگر ذرا پھر جائے

جو وقت مرگ قضا را ترا گذار اہو — تو کیا عجب ہے مری آنکر قضا پھر جائے

کہوں میں اپنی جو برگشتہ طالعوں کی بدی — تو سا سوں کا نہ پھر کیونکہ سر بھلا پھر جائے

یہ اوسکے وعدہ پہ اتنا ہی ڈر کہ آج بھی آہ — نہ اپنے قول سے وہ شوخ بیوفا پھر جائے

اڑھائے دانسے قیامت اوڑھا کے خفت آج — غضب ہے اوسکے جو کوچہ میں تو ملا پھر جائے

برنگ موج پھروں کیوں نہ بیقرار میں آہ — خیال دل میں جو رفتار یار کا پھر جائے

کہی ہے در سے مجھے روسیہ کو دیکھیے کے وہ — خدا کرے یہ وہیں سے کہیں بلا پھر جائے

غزل اک اور بھی پڑھ درد سی پڑھ اے جرأت — پھرے نہ صرف ردیف اور قافیا پھر جائے

غزل

۸۱۸	گلون کا اور ہی کچھ رنگ ہو سو ہا پھر جائے	یہ جب یقین ہو مجھکو اوسپہ کوئی مرتا ہی	۱۱
مزاج سیر چمن سے ہی جو یار کا پھر جائے			تو میری سنہ پہ نہ کیوں مرغی بھلا پھر جائے
کوئی تو گھر میں بھی ہنسکا وقت بتلاؤ	گر آنکر کوئی محروم تا کجا پھر جائے	گلی میں اوس بت قاتل ہی کی پہ دیکھی سیر	کہ جا کے جان سے ایکبار دوسرا پھر جائے
خدا کے واسطے ایسا عمل کوئی بتلاؤ	کہ یا پھر آوے وہ یا اوس سے دل ہی پھر جائے	کہیں ہمیں بت قاتل کے در پہ دیکھے مجھے	خدا کرے کہ نہ یہ بندہ خدا پھر جائے
مزا لیو دولت ہے یار کا ایسا	کہ جسکا ان سے محروم ہو گدا پھر جائے	جسے خیال بلند ہو گنگتی شہید نکا	حضور حشم و حشم دشت کربلا پھر جائے
سخن سیر قضا نہ کیا میں محرو ہے	نہ دوسری مجھے کیونکہ ہنوا پھر جائے	اگر صبا بھی کرے قصد مجھتک آنیکا	تو کیا عجب ہے جو چین کی وہیں سے ہوا پھر جائے
۸۱۹	لگا کے آنکھیں دو پھیرے ہزار ای جرأت	ولیکن اوس سے مرا کیونکہ دل لگا پھر جائے	۱۱

اگر مرے ہے ہم جفا سے تمہاری — تو پیارے تمہیں کیا بلا ہے تمہاری — جیو آپنی اب خدا سے تمہاری

زخود رفتہ سنیو کہ نہوں دیکھکر میں — یہ رفتار ناز و ادا سے تمہاری — شکایت کسی کی شنا سے تمہاری

مراور سمجھو نہ جب تم بسیبو	بھلا کیا ہوں جنگا دوا سے تمہاری	مجھے کرتے ہو تو کو سو پیارے	مرون کاش مین بہ دعا سے تمہاری
مری آہ و نالہ سے رکتا غضب ہے	کہ ہو یہ لڑائی ہوا سے تمہاری	یہ جی مین تھا کچھ کہیے بھیجا ئے	ولے شرم آئی حیا سی تمہاری
نہین کوئی واقف تمنا میرے صاحب	قسم ہے تمہارے خفا سی تمہاری	یہ شب مین کوئی پوچھ تو پوچھے	تمہاری ہی اس مبتلا سی تمہاری
۸۲۰	صیان جرأت آسان ہو نگے عقدے	جو ہو عرض مشکل کشا سی تمہاری	۱۱

پڑے ہی بزم مین جس شخص پر نگاہ ترے — تو منہ کو پھیر کے کہتا ہے اُف پناہ ترے
نہ آیا وعدے پہ اپنے تو ہم ہوے آخر — عدم کو ہو گئے راہی یہ دیکھیے راہ ترے
کہا جو مین نے کہ ہے دل جلون کی آہ اک شے — تو بول اوٹھا وہ تجھی پر پڑے گی آہ ترے
سبب کچھ اور نہ پیدایش اپنے کا تھا مگر — عدم سے لائے یہ ہستی مین ہمکو چاہ ترے
کہان سے لائی یہ گویائی اور یہ نقشہ — برابری کرین کس منہ سے مہر و ماہ ترے
نہ کر تو اوسکی دلا بات بات پر تعریف — خدا ہی جانے کرے کیا یہ واہ واہ ترے
سمجھ کے گھر سے نکلیو تو اے بت گمراہ — کہ راہ دیکھتے ہین کب سے داد خواہ ترے
دلا اک آتش سوزان ہے عشق اسمین نہ پڑ — کہ کچھ بساط نہین مثل برگ کاہ ترے
وہ آنکھ کھلتے ہی برہم ہوا یہ کچھ تاثیر — عجب طرح کی تھی اے نالۂ پگاہ ترے
گرا یا چاہ مین اوسکے تئین جسے چاہا — عجب طرح کی زلیخا یہ دیکھی چاہ ترے
گدا جو ہووے تو ایسے کی در کا ہو جرأت — کہ کچھ سمجھ کے کرین قدر بادشاہ ترے

غزل

اب نہین دم لینے کا یارا مجھے	درد غم عشق نے مارا مجھے	جو نک پڑا سنکے جو آواز پا	مین یہی سمجھا کہ پکارا مجھے
تیغ سنبھالو نہ مرے قتل کو	بس ہی ایک ابرو کا اشارا مجھے	دیکھیے یہ ہجر کی شب کیا دکھاے	دن تو گیا روتے ہی سارا مجھے
عشق مین پہلے وہی کرتا پڑا	جو کہ نہوتا تھا گوارا مجھے	وصل کی شب کو نہ ہو کچھ حواس	دیکھ کے حیران تہا وہ پیارا مجھے
ڈوب گیا پر نظر آیا نہ آہ	بحر محبت کا کنارا مجھے	وصل مین اے حسرت دیدار بس	یار کا کرنے دے نظارا مجھے
۸۲۲	اُف نکرون نام کو جرأت نہین	چیرے گر عشق کا آرا مجھے	۱۲

گر کسی ڈھب سے کوئی مجکو ہنسا دیتا ہے — غم فرقت وہین کچھ یاد دلا دیتا ہے
شب کو تک خواب جو آتا ہی تو بس اوسکا خیال — آنکھ لگتی نہین یا نے کہ جگا دیتا ہے
ضبط کرتا ہون بہت پر قلق دل یکبار — سر سے لے پاؤن تلک مجکو ہلا دیتا ہے
تخت دل کے مرے یہ اشک رواں ہین ہی بہار — برگ گل جون کوئی دریا مین بہا دیتا ہے

قصد محفل سے وہ اوٹھنے کا کرے ہے جو وقت
دل بیتاب وہین مجکو جتا دیتا ہے

وصل ہوتا ہے کہو اوس سے تو باتون مین وقفہ شوخ
ہنستے ہنستے مجھے سو بار رولا دیتا ہے

ہمنشین مت ہو خفا گر نہ سنون باتین ترے
اک تصور ہے کہ وہ دہیان بٹا دیتا ہے

لذت درد و غم عشق ہے ایسا کہ اگر
روئے دمین تو رونا بھی مزا دیتا ہے

جین سے خانہ ہستی مین وہی بیٹھے ہے
حسرتین دل سے جو سب اپنی اوٹھا دیتا ہے

گر سے وہ جائے جہان مین بھی نہین ہون موجود
نہین معلوم مجھے کون بتا دیتا ہے

مرض عشق سے یہ حال ہی میرا کہ طبیب
اب تشفی کے لیے مجکو دوا دیتا ہے

اور صحت کے جو پوچھو تو کسے ہے امید
ایسے بیمار کو اللہ شفا دیتا ہے

گل جو ہنستا ہے تو غنچے کا چٹکنا جرأت
کوس رحلت وہین گلشن مین بجا دیتا ہے

غزل

۸۲۳ — ۶

اجل نسنہ تخفیف اک آن بخشی — جو کرتا وہ آنزع مین جان بخشی — ترا مبتلا ہون جو شی سو مین تجکو — متاع دل و صبر و ایمان بخشی

تری لب ہین یا قوت و نہ دان گہر ہین — جواہر کے حق نے تجھے کان بخشی — وہ اک کن ہی شکر حسن کا تو — بجا ہے اگر کیسے دیوان بخشی

سوا وصل اوسکا تو ہمدم کر اوسے — نجات اب مجھے درد ہجران بخشی — غزل جرأت اک اور کر اس زمین مین — کہ حق نے تجھے طبع جولان بخشی

غزل

۸۲۴ — ۵

تجھے شکل تصویر سی جان بخشی — خدا نے ہمین چشم حیران بخشی — اوسنے کیا حال میرا پریشان بخشی — تجھے جسنے زلف پریشان بخشی

بہایا مری چشم سے اوسنے دریا — تجھے جسنے سیج و بچہ یہ طوفان بخشی — کیا اوسنے ٹکڑے مراتن کہ جسنے — تجھے تیغ ابرو یہ بُران بخشی

۸۲۵ — ۷

بنایا اوسی نے شکل گل اوسنی جرأت — کہ جسنے مجھے چشم گریان بخشی

اوسنے [illegible] بخشی — [illegible] بخشی — ناصحا اور ہوا رنج پہ رنج — خاک سمجھانے نے راحت بخشی

[illegible] — [illegible] — زخم دل سے تہا پیٹ رنج دلی — گلے لگجانے نے رحت بخشی

ساقیا عالم مستی مین ترے — آنکھ لڑ جانے نے راحت بخشی — بادۂ عشق سے تہا رنج و ملال — ایک پیمانے نے راحت بخشی

۸۲۶ — ۹

اوتو اوسکے کوچہ مین جانا محال ہے — شہر مین جرأت وحشی نہایہ ننگ — اوسکو ویرانے نے راحت بخشی

اور جائے تو وان سے پھرنا محال ہے — اب اوسکی گلی مین نہ آنا محال ہے

اب اوسکی سدرت کو آنکھ اوٹھانا محال ہے — احوال جاے رحم ہی اپنا یہ کیہین — وہ تند خو ہی اوسکو سنانا محال ہے

سمجھے تو سمجھے کچھ وہ خموشی مین حال کی — کیا پوچھتے ہو ہمنفسان سوختہ آہ — مذکور یہ زبان پہ لانا محال ہے

وہ پاؤن زخمی جاتی ہے تیرے تو اے سوار — قسمت سے وصل کی جو ہوئی شب تو اوسکی — لپٹ گلے سے سانا محال ہے

۸۲۷	ایسی ہی جراُت اور بڑھے تو کوئی غزل	پھر اسطرح سے خوش تجھے پانا محال ہے	۱۱
دل کا ہمارے ہاتھ سے جانا محال ہے	گم اسطرح ہوا ہے کہ پانا محال ہے	جاتے ہیں اور کہکے یہ جانا محال ہے	
ہو اوسکا جلوہ گاہ مراد اندل اب	دونوں جہان میں اسکا سمانا محال ہے	رونے سے اور تازش الفت بھڑک اوٹھی	
کیا تاب ہے جو دیکھیے کوئی اوسکو بنظر	اوس مہروش سے آنکھ ملانا محال ہے	کیا قہر ہے کہ بزم میں اوس شوخ کے مجھے	
اے فوج غم اجاڑنا دل کے دیار کا	آسان بہت ہے یہ لیکن بسانا محال ہے	بارب دل کیسا ہے یہ تیرا کہ ہمیں	
روٹھو تو ہمیں ہم اوسے لیکن منا نہ لیں	روٹھا جو وہ تو اوسکا منانا محال ہے	کیا پوچھتا ہے اپنی زخود رفتگی کا حال	
۸۲۵	جراُت بہادو شک کر حسین اثر ہو کچھ	رونا ہے یوں تو سہل ولانا محال ہے	۱۱

وہ تو برہمن تو گھر میں خاک اپنا جی لگے — گھر وہی ہے پر نہیں جس سے گھر اچھا لگے
ایسی کہی آپ ہی کے ہمنے مکھڑے کی دمک — رنگ کندن کا بھی جسکے روبرو پیلا لگے
اگر روے دل برا دے اوس سے کیونکر وصل میں — بات کرتے جس سے سو سو طرح کا خطرا لگے
اپنے اوپر جانے کی اس طرح سنا دیتے ہو تم — یعنے بیٹھے بیٹھے اسکے دل کو اک دھڑکا لگے
دل کی لاگ اوس سے ہے یہ بعد از فنا گر ہوں غبار — تو وہ مشت خاک دامن سے اوسکے جا لگے
جب تصور میں ہو سو روم اوسکی ترکا کی جھمک — کیوں نہ اوٹھتے بیٹھتے اک دل پہ خنجر سا لگے
گرچہ ہو دین خوبرو محفل میں کتنے ہے وے — پیار اوسے ہے برائی ہو جو اپنے تئیں پیارا لگے
جی تو تجھسے لگ گیا ہے تو نہ جب ہووے تو پھر — کیونکہ دل اپنا کہیں اے شوخ بے پروا لگے
اوسکی بیدردی کہوں کیا سر پہ اپنے کھینچ تیغ — آیا جب جلاد تب غصہ سو وہ بولا لگے
جاگہ جسے تیرے دن میں نکلا اوسکے گھر کی یہ رہے — جس طرح ابر سیہ میں چاند دور اجالا لگے
دور دور اوسکے لگے میں کیوں نہ جراُت جاؤں میں — بات وہ پہنچی نہیں جس بات کا چرچا لگے

غزل

۸۲۹			۹
منہ سے ملا کر اپنے تصویر اک پری کی	کہتا تھا پہر وہ آپ ہی خوبی برابری کی	اوس قصہ گر کو دل سے کیا کیا پیچ تاب میں	نازوادا کی جالیں طرزیں تھیں دلبری کی
بیمار غمسے اپنے جب تو ہی منہ چھپاوے	صورت نظر پڑے پھر کس شکل تہ پری کی	تا اک لا مقابل آنکھیں نہیں کریں دل	اس طفل شک نے بھی خان خلاوری کی
اپنا ہے کہہ کہ کیا آشتی بتا دیں	یوسف سے کوئی حقیقت پوچھے برادری کی	تم جی میں جن شب بہ تا قدم بیٹھے	شب جو پہن کے نکلا پوشاک وہ زری کی
کل حال بد جو اپنا جا کر اوسے دکھایا	تو کیا کہیں خوبی اوسکی ستمگری کی	ملتے ہی آنکھ نظریں کہتی تھیں اوسکی کیا	دلبر سے ہمنے لیکر کیا خوب دلبری کی
۸۳۰	از بسکہ دل سے جراُت بیتابی ہے ہمیں	سجدہ کریں ہیں آہیں میں سجدہ ہر پری کی	۵
بکھیوں تو یوں وہ کھلے گلہ منہ کروٹیں نہ لے	بخت پھر گا مجھ نظر وں میں یہاں نہ لے	چلتا نہیں ہے اوس کی محفل میں لکھنے	بہر بھر کہ مسند میں لکھنا بھی کا نہ لے

دل نے فغان یہ کی جو دیا سمجھے یہ وہی	جس شخص کے گلے یہ کا ہو سانپ نے	نکلا تھا اب ہوا ہے یہ تیر اعرض عشق	بستر سے لگ کے ہی تو نکلتا ہی ہائے
۸۳۱	رواد قافیون مین سنو جو کہی کہلی	پیارے بھاگ سکیون نہ گنہ اپنا ڈھانپنے	۷
دل خاک مین ملایا تمہارے عتاب نے	اچھا غرض ستاوک کیا ہے کہ پانپنے	کیا سوز دل بتاؤن کہ کس کے یہ خاک	باد سموم کو بھی ہوا شک کی ہوا ہے
جو بت رنگا گنبد مینا مین قص ہر	دیکھا نہ طلسم خلطون کے بانپنے	دانا وہ وقت جاتی ہی جو کوے یار مین	لگتا ہی کہ کہ عقل مین دیوانہ کی ہے
دیکھی ہی جب سے آتش سوزان کو چشمے	شعلہ ہر ایک بات کے لگتا ہی تاپنے	تیر نگاہ عشق دی ہی کلیجے پہ داغ یون	چھپتی لگی ہی جیسے کہ پر کو جھپنے
۸۳۲	خالی زمین مین تیغ نظر آئی تو بس	جرأت لگی ہی تو سن نکر اپنا ناپنے	۹

کرشمون اور قد کی مین فتاک سایہ کے تلے
خوش ہون پھر طوبے کے بھی کیا خاک سایہ کے تلے

چاندنی زخمی کوارے پر رہی اے ماہ وش
چین سے میرا دل صد چاک سایہ کے تلے

ہو سکے کس سے بیان خونریزی مژگان یار
خنجی ہووہ روے آتشناک سایہ کے تلے

تو دلیر ایسا کہ اے قاتل ترے دامان کی
آ چھپے رستم بھی سنکر دھاک سایہ کے تلے

گرمی سوز محبت سے نہ جلیے کر بھلا
کوئی دم وہ خنجر سفاک سایہ کے تلے

خاک کر ہمکو کیا تو کوچہ جانان ہی کی
رکھیو تو اے گردش افلاک سایہ کے تلے

وہ نگہ غارت کن عالم ہے تیری جسکی آہ
برق بھی کب آسکے بیباک سایہ کے تلے

سمجھیو اوسکو میرا دل گر کسی دیوار کے
سرنبا نو ہو کوئی غمناک سایہ کے تلے

اب غزل وہ خرمن معنی پڑھون جسکی صدا
خوشہ چین ہون طایر ادراک سایہ کے تلے

غزل

۸۳۳	بیٹھون اوس بن باغ کی کیا خاک سایہ کے تلے	نخل صحرا کے ہون وحشت ناک سایہ کے تلے	۱۲
	خاک سے مجھ سینۂ صد چاک کے نکلے جو نخل	خود بخود اوسکی زمین ہو چاک سایہ کے تلے	
	اے پری رو ہے خدا جانے یہ کیسا نخل باغ	مت پہنکر بیٹھ تو پوشاک سایہ کے تلے	
	ضعف سے اتو پڑا رہتا ہون اک دیوار کے	زیر سر دہر ہا تہ مین عمناک سایہ کے تلے	
	ذبح کر تو نے کیا پر اب ترے دامان کی	بار تن ہون بستۂ فتراک سایہ کے تلے	
	ہم سیہ مستون کو جا کر زیر طوبے بھی ملے	بانده بیٹھے دخت رز پر تاک سایہ کے تلے	
	بہتر از ظل ہما سمجھین جو بام یار کو	تو رکھے اے گنبد افلاک سایہ کے تلے	
	لوٹتے وہ دیکھ مجکو ہنسکے یون بولا کہ یہ	کیا بلا آیا کسی ناپاک سایہ کے تلے	
	ہون درخت شعلہ سان مین گلشن کوئے مین آہ	بیٹھے پھر کوئی مری کیا خاک سایہ کے تلے	

شہر دلی میں عجب نخل طرب تنہا حسرتی ہائے
بہتر از گل تھے خس و خاشاک سایہ کے تلے

وہ مکان قطب صاحب اور وہ امریوں کی چھانو
اینڈتے کیا کیا تھے ہم جن ناک سایہ کے تلے

گر مے خورشید محشر ہو تو ہے حیرت کی غمر
رکھیو اپنے اسے شہ بولاک سایہ کے تلے

غزل

۸۳۴ ۹

خیل اے اہد مکان یار کے سایہ تلے
جبین اور گا اوسی دیوار کے سایہ تلے

تخت دل خرگان پہ اوس نسوین جاز کی
ہی عجب دان گلزار کے سایہ تلے

نیون یہ دیوانہ بنا ہی یا الٰہی دل مرا
آگیا کس پری خسار کے سایہ تلے

تو ہی اوس زلف سی ہمکو
سو ملا ہی جسکے سر تار کی سایہ تلے

۸۳۵ کہ بہیر قوافی غزل حیرت کہون
شعر جسکے منہ تہ دار کے سایہ تلے ۹

ہم رہے گردش ہی مین افلاک کے سایہ تلے
وہ ہی آسودہ ہین جو ہین خاک کے سایہ تلے

کیون اوجاڑا باغبان تو نے کر رہتے تھے پرے
ہم بھی اک مشت خس و خاشاک کے سایہ تلے

ساقیا تیرے ہوا خواہون کو ہی لطف دو کون
ٹہنڈی ٹہنڈی باد کہانا تاک کے سایہ تلے

ہون نہ سرگشتہ مین تو بعد مردن اے کلال
دفن کیجو مجکو اپنے چاک کے سایہ تلے

بہولے مرا بی تمازت کو اگر بیٹھے ذرا
آکے تیرے روے آتشناک کے سایہ تلے

تو وہ جادو گر ہے صید افگن کہ آہو خود بخود
آکے بندہ جاوے ترے فتراک کے سایہ تلے

کیا عجب ہی غنچۂ تصویر بہی ہو جاے گل
آئے گر میرے دل صد چاک کے سایہ تلے

دیکھیے کیا ہو کہ بیتابی سے جا بیٹھون ہوا مین
رو زر دیوار سفاک کے سایہ تلے

کہتے ہین حیرت یہ ہمسایہ مری زاری سی رات
ناک مین آیا دم اس غمناک کے سایہ تلے

غزل

۸۳۶ ۹

تیر تشنا رہ سے رکھا کہ کیر کسی نے
سو بات مین سنا مین مجہ منہ پہ کہی نے

لوہ خاک ہوی پر بہی اوڑاتا ہی وہ ہمکو
عرصہ نہین یہ جان جا نہین ہا اوڑہ

ہم موت بہی جاتے ہین اپنی خدا سے
دیکہا ہی بہالا یہ کہین انہ پیر کسی نے

دوشین بہی دیکہی کیا ہی کہ کیا ہی
اوس ابرو و مژگان کی تصور مین ہین مسلسل

حق یون ہی کہ جنبی سی کیا پیر کسی نے
خنجر مجہے مارا ہی نہ شمشیر کسی نے

اک دم مین دو عالم زبر و زیر کی نے
طرز غزل الفت نہوئی پیر نہوئی راہ

۸۳۷ حیرت یہ غزل سنکے بتغیر قوافی
تکلیف سخن گوئی کی فی پیر کسی نے ۹

اس راکھا دان جو نہ صفور کسی نے
ٹھہرائی مرے یان سفر دور کسی نے

ہمت کرہ جو نہ یہ ہمارا دل پر کسی نے
وہ پاس مروت ہی کیا دور کسی نے

آپ ہی نکر کہیں یا مجھ کو کہتی ہیں آپ ہی	کیا منہ کا تر ہے جین لیا نور کسی نے	چل تیر تلک سینہ صفا تو کہ کہیں رگ	چھوٹا نہ انہیں تا بہ لب گور کسی نے
اے دیدہ سے مجرا کہیں تم ہو اواہ	اچھا یہ سکھایا تمہیں دستور کسی نے	کیا ذکر جو اک آنکھ سے میں تو ہوں حیران	کیا جاگیا اوس سے یہ مذکور کسی نے
ذکر دل بیرا بلہ آیا تو ملا ہے	تلووں کے تلے خوشۂ انگور کسی نے	اللہ رے تجلی کہ بہ یک بام پر آکر	دی گھر میں دکھا روشنی طور کسی نے
۸۳۸	بیرحم دل الیسی کہ اور کیہ جرأت	اشعار کہی ہے نہیں منظور کسی نے	۱۳
جیتے ہی رکھا کیا ہمیں مجبور کسی نے	مرنے پہ بھی اب سے کہا دور کسی نے	دکھلا جبین نرگس مخمور کسی نے	سو ٹکڑے کیا زخم کا انگور کسی نے
دیکھا ہے دس خ تابان کو نیچا کبھی اسپر	دیکھا نہیں چنداں میں بھی نور کسی نے	ہر زخم جگر پر مرے سو دہ الماس	چھڑکا عوض مرہم کافور کسی نے
کیا رات بلا ہجر کی یارب ہے درازی	ایسی تو نہ دیکھی شب دیجور کسی نے	مالک نہیں جینی کی نہ مرنی کی ہیں مختار	افسوس کیا ہمیں مجبور کسی نے
یہ درد جدائی سے ہے غم میں تیرا شاق	پایا نہ کسی وقت ادیسا سرور کسی نے	جاتا ہی جو ہے کر دل صد خستہ سی پیرے	سمجھا اسی کیا خانۂ زنبور کسی نے
سنوائے مجھے اور ہی اور سخن تلخ	کر شیریں و فرہاد کا مذکور کسی نے	عیاری تو دیکھو نہ ملانیکے لیے آنکھ	دیوانہ کیا ہی ہمیں مشہور کسی نے
تب وعدۂ دیدار پہ آیا کہ رولا کر	آنکھوں سے کیا جب ہمیں معذور کسی نے	ہندو تجھوں میں ہوں کبھی میں طلب بوسہ تو زنار کا	نظروں میں جتایا مجھی یوں گھور کسی نے
۸۳۹	سنہ دیکھو جو ایسی کو کبھی یاں کر سکے جرأت	کیا ذکر جو یا ہو مقید و کسی نے	۱۳
یہ ہی ساجو ہمکڑا دکھا کر چلے	مجھے تم دیوانہ بنا کر چلے	سدا تم سلامت رہو میری جان	ہم آکر یہاں بس دعا کر چلے
دکھا اپنا جلوہ ہمیں شکل برق	تم اک اک دل میں لگا کر چلے	خدا ہی نہ تا کے مری مشکل سے	چلے سانہ تو منہ چھپا کر چلے
جو از رہے سیل زر کرک تربت پر وہ	تو دامن کو اپنے اوٹھا کر چلے	چھپے رہ کر تم جو گھر کو تو جان	ہمیں زندگی سے خفا کر چلے
نہ تھہرے ذرا پاس تم آکے ہائے	ستم کر چلے بس خفا کر چلے	اتنے پاس سے تم تو لوجی چرا	ادھر دیکھیو جی یہ کیا کر چلے
۸۴۰	ہوئی اور یاں ہم سے درآت تو کیا	تا رتم کو آکر خفا کر چلے	۱۳
کوئی یاں اوسکو لے آوے بلا کے	بہانے سے کسی اور آشنا کے	ہزار افسوس کیوں آئے زندگانی	چلے تو خاک میں ہمکو ملا کے
کرے ہے کس مزہ سے دل کی چوری	وہ اوسکا دیکھنا نظریں چرا کے	مجھے دیکھا وہ سنے روتی کسی جا سے	کہا کچھ منہ ہی منہ میں مسکرا کے
میاں تیغ تغافل سے نہ مارو	کہ ہیں آگے ہی ہم مارے خدا کے	نگاہ مار ہی یوں جانب دل	نشانے کو کوئی جیسے گہ تاکے
عجب کیا ذکر وہ دے دیکھ جو ان	صبا بھی لی قدم اوس بلا پا کے	چلے منہ موڑ کر تو اے بوانی	ہمیں یہ دلو نے اپنی دکھا کے
غضب کر لیتے جی آغوش میں ہائے	وہ اوسکا سانس نکلا کسمسا کے	چلا اے نالۂ دل تو کدھر ہے	کلیجہ کے مرے ٹکڑے اڑا کے
چلو گنہ بندے کا صاحب ق	بٹھاؤ بزم میں اپنے بلا کے	ادھر آنکھ گر دیکھیوں بحسرت	تو بخدا مار یو گردن تبھا کے
۸۴۱	بتوں کی عشق میں ہے وجہ جرأت	کیا کیا تو نے اے بندے خدا کے	۱۷
نہ مارا لگا دس سے گر کوئے	رویگا مجکو بیٹھا کر کوئے	ہوں میں وہ نخل خشک جسمیں آہ	نہ جراتش لگے ثمر کوئے
پھر گئی چشم انتظار میں آہ	نہ پھرا وان سے نامہ بر کوئے	ہوں وہ بیکس کہ غیر بیخبری	نہیں لیتا مری خبر کوئے

جدا جانے کون ہی وا صد	ایسا دیکھا نہین شہر کوئے	جل بجھے ہم بیان سنہرہ خشک	سنوا ہم پہ چشم تر کوئے
پہکے ہی اوسکی برق حسن سے انکہ	دیکھی پھر کبھی نہ پھر نظر کوئے	نالے کرتے ہین پر نہین کرتا	دل مین اوس شوخ کی اثر کوئی
دے اوس شوخ سے پیام آشنا	وان تلک بار پائے گر کوئے	تیری فرقت مین مضطرب ہی آہ	شام سے پہکے تا سحر کوئے
یا پہونچ جلد تو نہین تو یہان	جائیگا رفتہ رفتہ مر کوئی	رنگ گلشن ہی نہت بنوع دگر	ہی عجب سیر دیکھے گر کوئی
رہیہ ہی وصل یار پر یارو	بیٹھے کس شکل بے خطر کوئی	ہی یہ دونون طرف سے دہکا آہ	دیکھیو یوں نہ آنکر کوئے
بسی ملک دل مین وہ تو کہون	ایسا آباد ہے نگر کوئے	حشر برپا ہوا اوسکی آمد سے	ہی قیامت وہ عشوہ گر کوئی
۸۴۲	مین نے دیکھا کسے کہ ای جرأت	دیکھیہ رہتا ہے مجکو ہر کوئے	۷

کیونکر کوئی سلامت اوسکے مکان سے نکلے	جب بخل ہو برپا وہ تب گلستان سے نکلے	
جو حق شناس آئے بندہ کے تئین اوٹھانے	پھر وہ خدا خدا کر کوے بتان سے نکلے	
عاری تھے قافلے سب فریاد سے ہماری	بیتابیون کے مارے ہم کاروان سے نکلے	
شب بزم یار مین ہم بیٹھے تو تھے پر اوسکی	چتون سے تہا یہ ظاہر تنہی یان سے نکلے	
ہون ناتوان یہان تک گر بعد مرگ کوئی	کہوے کفن نہ ہرگز کچھ درمیان سے نکلے	
جون طائر نگہت پرواز مین ہے پر سے	باہر کہو نہ اپنے ہم آشیان سے نکلے	
اوس انجمن مین جرأت سب کا سیا بے لے	حسرت بھری پر ارمان اک ہم وہان سے نکلے	

غزل

۸۴۳			۵
رباغ مین ہر اداہ بخجل سے گل ہنسے	بلبل سنے گل سے بولے زبلبل سے گل ہنسے	معلوم ہووے اسکو اگر موسم خزان	تو یون کہا نجا کے تامل سے گل ہنسے
وہ گلعذار جب کہ ہنسین ٹھٹھکر بہم	وہ لطف ہو کہ باغ مین جون گل سے گل ہنسے	کہولے جو زلف چہرہ گلرنگ پر وہ شوخ	تو اوسکا لطف دیکھہ کہ سنبل سے گل ہنسے
۸۴۴	جرأت ہزار حیف کہ یون عندلیب زار	تڑپے چمن مین اور تغافل سے گل ہنسے	۷

اک چاند کی جھلک سے جو یہ پیٹ کی اوٹ ہے	کیونکر اوسے نہ دیکھیون کہ دل اوٹ ہے	
ہر سال سالگی ہے نئے رنگ عندلیب	اپنے جو دل مین درد محبت کی چوٹ ہے	
ساقی پہونچ شتاب کہ تجہ بن فلک پہ آہ	ابر سیہ نہین ہی یہ لوہیکا کوٹ ہے	
گر مین کہون کہ ہمسے تو کہولی کی تنہے جان	تو کس لیے اسے بولے ہی ہان ہم مین کہنٹ ہے	
نسبت دون کیونکہ مہر سے مکھڑے کو اوسکے مین	اک فیل آسمان کا گویا یہ روٹ ہے	
کیا سیر ہے کہ آپ تو ہنستے ہین بام پر	اور بسملان عشق کے کوچہ مین لوٹ ہے	
جرأت کہون مین کیا کہ جو مل بیٹھتے ہین ہم	تو ہی حجاب عشق کی آپسمین اوٹ ہے	

غزل

۸۴۵ ۱۱

اودھر کے گھر جاتا ہے وہ تو کس سے رکا جاتا ہے
نام میں جانا کا سنتا ہوں تو غش آجاتا ہے

کلبۂ احزاں نہیں ہوں یوں جنوں جی میں اوس بغیر
قبر میں مردہ کوئی جیسے کہ سونپا جاتا ہے

بیقراری سے کسی صورت سے ہل تا ہی نہیں
دل کو جوں جوں روکتا ہوں میں تو نچا جاتا ہے

تا رہی نظروں میں اوسکے چاہ تو حالت مری
یہ ہوئی جیسے کہ کوئی چور پکڑا جائے ہے

جس طرف کو جائیے وہ تو یہ دل بیتاب بجا
پیچھے پیچھے اوسکے بیتابی سے دوڑا جاتا ہے

دل لیے مدت ہوئی ہے اب تلک لیکن مزاج
اوس بت کافر کا کسکا فر سمجھا جاتا ہے

چپ ہوں تو اور بھی ہوگا لبوں پر گالیوں
میری خاموشی سے شاید یا بجا جاتا ہے

بیٹھے بیٹھے آپ میں رہتا ہوں تو کافر ہوں میں
اوسکا اٹکھیلی دانا یاد جب آجاتا ہے

روٹھتا ہوں اوس سے تو ہوتا ہے صورت سے خفا
منت و زاری کروں تو اور بگڑا جاتا ہے

کیا کہوں کس تند خو سے لگ گیا ہے دل مرا
نے سنا جاتا ہوں اوسکو اور نہ رہا جاتا ہے

اوس سے بہتر اس زمیں میں پڑھ غزل جرأت کہ اور
دیکھیں پھر مضمون پیدا کیونکہ ہوتا جاتا ہے

غزل

۸۴۶ ۱۳

دل میں کیا کیا اوسکی باتیں اور کیا کیا جائے ہے
کان میں آواز اوسکی سے جرس آجائے ہے

بستر اندوہ پر جب یاد آتی ہیں وہ چتون
پھر نہ لیٹا جائے ہے نہ بیٹھا جائے ہے

بزم میں آنکھوں تلے پھرتا ہے جب اوسکی شکل
آنکھ بھر کر پھر کسی سے کسکو دیکھا جائے ہے

چیر ڈالے کو مجھے یہ آزردہ وہ ہوتا نہیں
وقت رخصت تو بھلا کیوں مسکراتا جائے ہے

اوسکے پاؤں پر کس اوسکا اس دل بیتاب کو
اسلیے پاؤں پہ کس کس کے یہ لوٹا جائے ہے

آنے کی خبر آئی جو ایسا پونچھ اشک
پیش قدمی کے لیے آنکھوں سے دوڑا جائے ہے

ہوم ہنگامی گھیر لیتا ہے مجھے
جب یہ سنتا ہوں کہیں گھر ہی وہ تنہا جائے ہے

مسل دل عشاق پر بجلی سی پڑ جاتی ہے آہ
جب سمند ناز کو اپنے وہ چمکا جائے ہے

ہو کھینچکر تصویر اوسکی ہو گیا تصویر میں
اب نہ دست و پا ہی ہلتے ہیں نہ لایا جائے ہے

مجھے یاں مت مسیح بناؤ تو خبر عاشق کی تم
زندگی کا اوسکے واں نقشہ تو کھینچا جائے ہے

لے گیا اک راہ بتا دیں دل صبر و قرار
اب وہ یاد آتا ہے تو بس جی ہی نکلا جائے ہے

کیا کہوں اے ہمنشیں جب یہ تو وہ حالت ہوئی
جوں کسی کا قافلہ رستہ میں لوٹا جائے ہے

اشک خونی دیکھ چہرے پر مرے لولا وہ شوخ | دون بدن رنگ اب تو جرأت کا چمکتا جائے ہے

غزل

۱۳ | ۸۴۷

ملاؤں آنکھ تک اوس سے تو ستر تن سے جدا ہووے | کہان لاکر رہینگا یا اے ترے دل کا برا ہووے
ذرا تو آپ مین آنے دو تے ہی نہ پوچھو کچھ | سیان کا فر ہون گر اب ہوش مجھ مین کچھ رہا ہووے
نہین پرتا ہی گھر مین بے تکلف اتنی خاطر و | سبا دار و زن دیوار سے کوئی جھانکتا ہووے
لب اوس لب سے ملاتا ہون تو لب پیلین اتا ہی | جو لذت اوسکو بھی ملجاوے کچھ تو کیا مزا ہووے
جدائی سے کسیکی جان ہی پر آنی سچ ہے | جیے وہ کیونکہ اوس بن جس سے جسکا دل لگا ہووے
پھری ہی ہمیشے وہ بیگانہ وار ای کاش اب کوئی | ملاوے اوس سے ہمکو جو کہ اوسکا آشنا ہووے
بہت خوشوقت ہم ہوتے ہین تو حالت یہ ہوتی ہے | کہ جیسے کوئی اپنی زندگانی سے خفا ہووے
ترے بیمار غم کی کیا کہون مین ابتو بستر پر | نظر آتا ہے یون جیسے کوئی مردہ پڑا ہووے
مجھے کیا دیکھتے ہو ہمدمون ٹک اوسکو تو دیکھو | دل اوسپر کیون نہ لوٹے جسکی یہ کافر ادا ہووے
بھلے لگتے ہو ہمکو مہرمون مین قیامت تم مری پیارے | اگر مین جھوٹ کہتا ہون تو پھر سر برا ہووے
نظر آتا نہین جز مرگ کچھ دشت محبت مین | وہ حالت ہے ہمارے دیکھیے احوال کیا ہووے
کہ جیسے اوس بیابان مین جہان بستی نہو کوسون | بچھڑ کر قافلہ سے کوئی نابینا کھڑا ہووے
لگا جاتا ہی جرأت اوس بت خونخوار سے سچ ہی | وہی دم عشق کا مارے جو ایسا من چلا ہووے

غزل

۱۱ | ۸۴۸

دل لگتی ہی فلک نے جدائی نصیب کے | کچھ کاٹ نکل نے نگہ دش سے کہا | بارے دوبھی خوب غریبی نصیب کے
دن وصل کی دہی ہے تو رائی نصیب کے | بے بال و پر ہوا تو چھٹا مین یہ چرخ نے | بد تر اسیرون سے رہائی نصیب کے
تیرہی گلی کی ہمکو گدائی نصیب کے | گردش ہی مین ہی جو دن رات اسمان | کیا چال دسنے میری ڈرائی نصیب کے
خوبی جسے مین اپنی سنائی نصیب کے | کب ہے ن وہ مجھسی مخموشی کی ہم تو آہ | جسکو فلک نے نغمہ سرائی نصیب کے
گرچہ کروں بیان مین بھلائی نصیب کے | ہون جیسا جو یار کی نقش قدم ہیم | کہتے فلک نے ہمکو رسائی نصیب کے

۱۱ | ۸۴۹

جرأت گدا وسکا جو یا نہ اوسکو دا | قسمت کا پھیر ہے یہ برائی نصیب کے

بلاتا ہے وہ اور گھر والون کی اوسکی رکھائی ہے | اگر جاؤن تو جھگڑا ہی نہ جاؤن تو لڑائی ہے
حواسون مین پڑا ہی تفرقہ خاطر پریشان ہے | خدا جانے کہ ان روزون مین یہ کس سے جدائی ہے
سنبھلون کی ہر زبان پر داستان میرے خموشی کی | مرے کم بولنے نے بات یہ کتنی بڑھائی ہے

جو بولوں میں تو چپ ہو بیٹھتا ہے وہ بت کافر
خدا جانے یہ دل میں بات کیا اوسکے سمائی ہے

گئے جب اوسکے گھر تو چاہیئے کیا قتل ہونے کو
اجل یاں کیسلتی ہے سر پہ واں تیغ آزمائی ہے

مخاطب وہ کسی سے ہو کے ہر دم میرے آنے سے
یہ جھنجھلا کر کہے ہے دیکھو اسکی موت آئی ہے

بہار آئے ہزار اے ہمصفیر و باغ میں لیکن
نصیبوں میں کہاں اب ہم اسیروں کی رہائی ہے

نکلتے ہی مرے سینہ سے بس گردوں پہ جا چمکی
یہ برق آہ کا ہی واہ کیا دیدہ ہوائی ہے

پھرے ہے دور دور اے وائے وہ بیگانہ وار اب تو
نہ وہ اخلاص ہے مجھسے نہ ربط آشنائی ہے

نشانہ یہ لگ گئی اونکی جواوسکے وصل میں مجھکو
یہ کہتے تھے کہ بوجی اب ترا آپ ہی کی بن آئی ہے

کوئی پہچانتا مجھکو نہیں ہے استوار خجالت
یہ بیگڑی کس سے ہے جو تو نے یہ صورت بنائی ہے

۸۵۰ غزل ۱۳

نہ آیا کہ محبوب تسکین کر گھر سے تو نکل آئے
اسی حسرت میں تڑپوں مر آنسو نکل آئے

رہی گو مصفیر پیشہ ہم پر اذکر لائق
خدا باہر قفس سے مار کر بازو نکل آئے

دہر کو دل مرا لگتا ہی اوسکے عہد موت
کہ حسین کچھ بہی بس ہو دلی منی نکل آئے

کہے پر ہے ذبح میں ہاں جسکے نکلے دم ترا ہی
قیامت ہو جو کہ پردے سے وہ مہرو نکل آئے

مین کرتا بخت میں قابل اوسے کیونکر کہ مجلس
جہاں جانیسے اوسکی محو شور مہ گو نکل آئے

نظر سے ہی جہاں کی یوں زمین و سو جو ہو گم
کسی دریا مین جیسے پھینکا سا ہاں پانی نکل آئے

۸۵۱ غزل ۹

یہ حالت ہے مری اسپر نشیب و تاب نکل آئے
ادہر آہ کہ کینجا اور ادہر آنسو نکل آئے

ہر اک کو کہتے سنیا ہے یہ کوئی بیدردی ہے
کہ شاید کوئی دن کو سیاہ پیلو نکل آئے

کہیں ہے دہن جا گہ دل پر داغ کہ یہ
گیا وہ سبزہ کی جا لالہ خود رو نکل آئے

ہزار اب سر کو تسلیوں یا کوئی کر سکیان
یہ ممکن ہی نہیں جو گھر سے وہ کاروں نکل آئے

۸۵۲ غزل ۷

رولایا تہا مجھو اوس نے اب جو تو نہیں
سنا یا اوکو یہ قصہ الیس آنسو نکل آئے

آپ کے گھر کے یہ افسوس ہم کرتے رہے
سب سے تم ڈرتے رہے اور تم سے ہم ڈرتے رہے

مجھسے مت پوچھو کہ تم فرقت مین کیا کرتے رہے
گھر کو خالی دیکھ ٹھنڈی سانس ہم بھرتے رہے

جن پہ دل مائل تہا آگے سو بہت کہتے ہین
اک زمانہ وہ بہی تہا جو ہم پہ بھی مرتے رہے

خواہش پا بوس مین جو نقش پا کیا کہیے آہ
خاک ہی ہم مین رہی اور تم قدم دھرتے رہے

دام میں آئے نہ گاہے آہوئے چشم تباں
باوجود یکہ نت زراعت دلکی وہ چرتے رہے

دل لگادت سے کسی سے یہ بھی ہے قسمت کی بات
بات کرتے جس سے ہم سو طرح سے ڈرتے رہے

کہتے ہیں حسرت سے جرأت دیکھا بھالے دل جیل یار
یہ وہی گھر ہے کہ کیا کیا عیش یاں کرتے رہے

غزل

۸۵۳ ۸

جانہ دل ہے تجھ بن یہ بیقرار پیارے
جوں ابر چشم ہر بھی ہے اشکبار پیارے
اگر نہیں تو ہے ہونا دو چار پیارے
تڑپے ہے دل ہمارا اختیار پیارے

دن سیر باغ میں تو صرف دل ہے تیرا
یاں خشک لالہ گوں سے ہر لالہ زار پیارے
حسرت کے داغ کیا کیا مانند گل کھلے ہیں
کلکوں کہاں تجھ بن دلکی بہار پیارے

ذرہ شمار تک بھی تیکی نہو دی گنتی
تجھ بن جو انکھ دھاکی دیکھو تو نوبہ نو کار
گذرے کہاں ہیں ہیچ پیچ اپنی نہار پیارے

پھر کے ابر تجھ بن آتا ہے سامنے جب
کہ قافیہ یہ لا اور ردیف تو جرأت
لیکن ردیف اوسکی رکھیو نوبہار پیارے

غزل

۸۵۴ ۸

تیرا ہی نام لونگا ہر دم ہر آن پیارے
جب تک کہ ہے دہن میں میرے زبان پیارے

میں دہیان میں ہوں تیرے ہر دم ہر آن پیارے
لیکن نہیں ہے میرا کچھ تجکو دہیان پیارے

سوز درون کہوں کیا جسنے کہ کر دیا ہے
مانند شمع روشن ہر استخوان پیارے

حسرت سے کھینچتا ہوں کیا کیا میں آہ تجھ بن
خالی جو دیکھتا ہوں اپنا مکان پیارے

تو وقت سیر ہووے جس باغ میں نہ ہمرہ
ہے بد تر از بیابان وہ گلستان پیارے

اک شب تو میرے گھر میں مہمان آکے رہ جا
ہوں کوئی دم کا تجھ بن میں میہمان پیارے

تیرے سوا کسیکا مجکو خیال ہوگا
رکھو نہ مجھ پہ ایسا ہرگز گمان پیارے

جو قدر اپنی جانے ہو رہتے ہیں اوسکے
جرأت سے بیخبر ہے قدردان پیارے

غزل

۸۵۵ ۹

لاکھینچی یہ آہ بے تاثیر ناحق ہے
تھوپکان تو ہر اوسکو سمجھنا تیر ناحق ہے
مجھے تو دیکھیہ ہے جان میں لگنا تیر ناحق ہے

ردن کیا سیر گلشن کی کہ ہر سو نسرین و گل ہے
چمن میں بود و باش اپنا بصحرا میں تصور ناحق ہے
چھوڑا دامن کو ای دست جنون گر تو نے ہے

تجھے میرا نہیں کچھ حق تو یہ ہے ای قاتل
ترا آزار دہ ہونا مجھے تقصیر ناحق ہے
مرا جانے دے تو میرا گر یہاں گیر ناحق ہے

مری تصویر کی جسنے بنائی سو نکل تا ہی
جو نازک دل ہیں اونپر کھینچی شمشیر ناحق ہے
کہی ہے تجکو جل ہنس نے لوٹ دلگانا حق ہے

پڑا ہے ہیں سب جرأت بیمار بستر پر
خبر لینی ہے تو لیجا ابتا خیر ناحق ہے
یہ اپنا پاؤں پر ہونا صورت زنجیر ناحق ہے

جلوہ دکھلائے ہے پردے ہی میں ہر بار مجھے
جان کر طالب دیدار وہ عیار مجھے

داستانیں تو ہزاروں ہی بھریں ہیں دل میں
پر کہوں کیا کہ نہیں ہے سب اظہار مجھے

سرا دھنا یہ ہے بت اور سنے کہا کسنے یہ آہ
سرا ٹھانا جو ہوا بالیں سے دشوار مجھے

ہنسے ہے یہ اشک کہ آخر کے تئیں جیتے ہی
غرق خون تو نے کیا دیدۂ خونبار مجھے

ہاتھ ملتے ہو مری نبض کو کیوں دیکھتے ہی
اے طبیبو کہو کیا ہی یہ آزار مجھے

بے طرح دل مرے پہلو میں کراہے ہی پڑا
آہ جینے نہیں دینے کا یہ بیمار مجھے

بیکلی جائے ترے بن نہ کسی صورت سے
گرچہ دکھلائے ہزاروں کوئی گلزار مجھے

دام سے چھٹ کے میں کیا کیا ہی کروں پرواز
صحن گلشن میں جو کردے کوئی مختار مجھے

وصل کی شب کو بہت میں کہوں پہر پہر کے
اک تو لگنے دے گلے اپنے تو اے یار مجھے

کیا ہی تو ناز سے جھنجھلا کے یہ کہتا ہی وہ شوخ
ایسی بیہودہ خوشامد نہیں درکار مجھے

دل میں آتا ہی لکھوں صفحۂ جاں پر انکو
ایسے خوش آتے ہیں جرأت تری اشعار مجھے

غزل

۸۵۷ — ۹

ہو جو بیتابی سمندہ تری عشوہ گری سے
کیونکر تری صورت کو نہیں نسبت دوں پری سے
ہیں کیا کہوں پیار تری ہر ادا کی جو لی
انکھیلیاں پوچھے ہے یہ کوئی بیکل

اک دم کبھی مہمان نظر آتی نہیں ہم تو
شبنم ہو سو کم چراغ سحری سے
نرمالے گی اک ذرہ تری دل کو بیتابی
غافل تو نہ ہو میری آہ جگر

دو پیر ہن یار کو نسبت کوئی دیتا ہی تری سے
قاصد یہی کہتا ہی محمی کے دہان سے
باز آئے لیں یہ آپکی ہم نامہ بری
شرمندہ ہوں اب آپ میں اس نامہ بری سے
میں جاں کا لیا ہوں میں ہر ہر نوکا آہ
ہو جیسے بھلا کسکو مری ہمسفری سے

۸۵۸ — ۸

جرأت تو نالے کی جرأت پوچھ نہ ہمسے
اپنی بھی جو ہر بھکو نہیں خبری سے

دل اپنا یاں تلک اس عشق کی ہاتھوں سے پکا ہی
کہ تار اشک بھی جوں سلک گوہر آبدیا ہے

دل اوسکی تیغ کا زخمی جو پہلو میں تڑپتا ہے
تو شکل نیچۂ مرجان مژہ سے خون ٹپکتا ہے

اگرچہ حرف سطلب اوس بوالہوس سے میں کہتا ہوں
تو کیا منہ پھیر کر کہتا ہی چل لے تجکو سودا ہے

ذرا در تک خبر لے آنکر تو اپنی اے ظالم
پس دیوار تیرے دیکھیہ تو کیا یہ غوغا ہے

جو دینے بند محبہ وحشی کو تو آتا ہے اے ناصح
تو سمجھا دے مجھے اتنا کہ مجکو کیا سمجھتا ہے

مئے گلرنگ سے بھر ساقیا جام بلوریں کو
ہوا ہے ابر ہر گلشن ہر اوپنہ کیا برستا ہے

سنا اپنا پھیر کر ہنستا ہی جو وہ سیر کے رونے پر
سمجھ تو اے دل نالاں کہ ہم اوسکا یہ ہوتا ہے

کبھی یہ شعر بھی انداز کے تو نے پڑھی جرأت
غزل اور اوس میں میں دیکھیں تو کیسی سناتا ہے

غزل

۸۵۹ — ۷

طبیبو اور سب تیمارداروں کی تو مجکو
تو دل میں کیا کہوں اک میٹھا میٹھا درد ہوتا ہی
ہوئی مدت کہ اے ہمدم ہمیں اس شوخ سے الفت ہے
کہ پرواکر یاں پرواز کی بھی کسکو پروا ہے

...ں ہر ملک نے یاں غیر سی دن کی ہے ہم کام	ذرا اور دیکھ تو کرچہ تیرے کیا نہ شاہے	گیا اوسکی گلی میں ہو گیا مشتہر تو
...ی خیر کیجو دل جگر کی بطرح ابتو	غم و اندوہ و درد و رنج کا سینہ میں ہے	خدا کرے اسکے تو بتا ہی آہ دل ناداں
۸۶۹	کرے ہے منتیں جرأت جو وہ مکھتی اوسکی	تو پھر ایک اسکے کہنا ہی وہ شیخ میں مانے
...ں سیہ کیوں میں اپنا غم نہانی	جنبش نہیں ابھوں کو پھر رہی ناتوانی	دل ہی چلا ہو تیرے در سے جا ہوں میں و بیکس
...ر عیم سی تو نے خیر کا ہے ہم خاص	اس زندگی کو کیا کیوں یہ جانفشانی	اوسنہی کی آسمیں قید رہتی ہیں معلق
...ے ہو سکے کیا تم سے ایسی ہماری	یہ درد ہے پیارے تجھکو نہ کہانی	زردی سی پھر گئی ہے گل رخ کی مہ سے
۸۶۱	پھر درد اس میں کیا ہے اور غم ہے	بھائی ہے مجھکو جرأت تیری تو شوخ چالی
...رخوں پہ دیا ہے کیوں جوش نفشانی	کی جلکی چشم تر نے کیا خوب پانی	تعریف اوسکی کر دی محفل میں جب لگا میں
...س سرو کو میں نے آنکھوں پہ تھا کی دیکھا	یہ اور تو غضب ہے تہمت تھی لگانی	اب بن بنا کے پیارے جاتی ہے تو کدھر کو
۸۶۲	ہے یہ یقین جرأت جز و فنا میں دو	آرام ہی گیا تو ہے خاک نہ کانی
...یا اکیلے تیرے بن جی ہی اور سو ہے	تو نہ ہو پاس تو کہ کیا ہے اور سو رہے	اوسکو آغوش میں لیا ہے اور سو رہے
...م میں تیرے ہو کیا رات بھلی جاتی ہے	تو ہو یوں اب کہیں سیلی ہے اور سو رہے	جاگتے ہیں بس اپنی فکر میں ہم تو دراصل
...یشے بیٹھے کے خود کو تو سلا دیتے	آسنا سنہ ہے تجھ بن فرما ہے اور سو رہے	تم تو رہتی ہی رہی اور چلی وصل کی رات
...وشہ چلے غیر کو اور مجکو جو بجا کرتے	جی میں آیا نہیں ہے والہی اور سو رہے	نیند نکلو نہیں یہ کہتی ہیں ہم اہل جرأت
۸۶۳	غزل	
...یکہ عنی یاد میں تا روز نمے	گردیدہ ہو گیا ہے سا احباب تمسے	ہر دلیس ہے ہمارے منہ پر عیان ہے پیارے
...ہیں ہی خواہش انہی کر کہیں کو	جا دیں نہ کو نخست ہم ایک آن تمسے	پر راہ کیجے کیا موت اپنی اچنبھی ہے
۸۶۴	تڑپے ہی کیا تنہا رہا ہے وہ جیتے تمکو	جرأت ڈرا رہا ہے دل سے گمان تمسے
...یہ منوہ ہے کہ شب وصل کی سرتی	ٹک لف سے ہر جو نظر کی تو ہی تھی	پر جو نہ خبر ہے کہ اوس بزم کی یارب
...یت تسم ہے وا اوسکے لب لعل	گویا کہ چمکتی ہوئی اک بلک گہر تھی	کیا ہے وداع اوسکے سر اول ہی تماشا
...ل بری جو کرتی تھی وہ گاہ و تو نہ تھی	وحشی کی طرح گاہ و بیگاہ و دیر گاہ	کیا جانے طبیعت تری ہے تعصب کدھر ہے
۸۶۵	غزل	
...فا تا ہو مجھے تجھ سنگ و عبث ہے	پر کس طرح نہ آؤں کہ دل بیقرار ہے	ہر دم جو انہ سانس ہے وہ گلعذار ہے
...ج کر ہلاک جان جو غم ہجر یار ہے	آرام نہیں قرار نہ میں قرار ہے	فرقت میں اوسکی لطف غم سے بھی ہو غنی
...نے بھی دیکھا منع شوق کسی کو کیا	درمان و حیلہ کیا کہیں تا تا رہے	ہے دل یہ ہاتھ اوسکے یہ دم ہر دم مرا

دامن کو ہوت جھٹک کہ تری دستگیر سے	جو خاک ہو گیا ہے یہ اسکا غبار ہے	کیا جانے کہ لگ گئی کسی کی نظر یہ آہ	بے صد مقدر جو ہمسے خفا ہو لگا
سنے ہے یہ کہ تھے ہین ایام وصل مین	اسپہ مین اگر تو بعد خلاص ہمار ہے	وعدے پہ کل کے جیو ہو کہ جو تو کہ آج دے	اسی باز زندگانی کا کیا اعتبا

غزل

۸۶۶ ۵

خواب کو پہنچ کہ جو کا جو مین آنسو سے	یہ بھی اشک عشق کا گیا رو دیتے رو دیتے	لے خبر جلد کہ تک تھہر گیا ہے اب تو	کام آخر تری بیمار کا ہوتے ہ
سنگدل شیرین نے فرہاد سے یہ ہی کہا	دیکھیے جاوے گا تو پہر ہی تو دیتے دیتے	نہین ملتا ہے وہ اور جستجو باقی ہے	عمر گذری ہے ہمین آپکے کہوتے کہوتے
تخم غم کا یہ ثمر مزرع دل سے پایا	کہ ملی خاک مین ہو آپ ہی تو بوتے بوتے	واں سے یون آتی ہین گہ جیسے کوئی ہنستا	راہ مین کرتے ہین پیران سمگو تو

۸۶۷ ۵

اشک غربی کا یہ ہے جوش سے پیراہن تر	ہاتھ دامن سے ہی ہر مژہ تلک دھوتے دھوتے	کہ ہی ہے نرم مین جیسی اہ دانستہ سے	کہ ہی دلمین وہ آ جائے کہین یا
فرا تو بیٹھ میرے پاس آکے اوظالم	قریب گ مین پہنچی ہے دم ہجران سے	نکلتا ہی تو ہے جان بلب کو نرم سے آہ	یہ بے سلوکی میان اکدم کی مہمان

۸۶۸ ۶

نہ ترے عشق کا جو رات نشہ چڑھا تھا	غرض کہ غرب ہا تم ہی ہلکہ خوبان سے		

فاق یہ اوس بت کافر کی ہے جدائی سے	کہ آہ بیٹھے ہین بیزار ہم خدائی سے
جو آشنا تھے سو بیگانہ وار رہتے ہین	ہوا ہے فائدہ یہ تیری آشنائی سے
کسی کی صلح مین دیکھی نہ ایسی کیفیت	مزے جو اوٹھتے ہین اوس شوخ کی لڑائی سے
رقیب کیون نہو محرم تمہارا اے صاحب	مثل ہے بیٹ کہان چھپ سکی ہے دائی سے
نظر پڑے ہے ہمین مظہر اک خدائی کا	جو در پہ اپنے وہ نکلے ہے کبریائی سے
غرض نہ اپنی سی قسمت کسی مین دیکھی	پناہ مانگیے طالع کی نارسائی سے

غزل

۸۶۹ ۹

کیا ہے ذبح تو شک پوچھیے شمشیر دامن سے	کہ رہت ہے لگا تہا یہ تری تحریر دامن سے
چھوڑ کر آستین اپنی ہوا ہو جاتا ہے	تو کیا منہ رہ نہ کریگا ہمون مین دامگیر دامن سے
جبتک دامن نہ ای خاطر گاہون خاک ہو تر مین	جدا کرتا ہے کیون تو مجکو بتقصیر دامن سے
نہ تنہا ہر کسی سے جا کے گڑی ہے تر اوحشی	اوبھہ پڑتی ہے اوسکی خود بخود زنجیر دامن سے
ہوا باغ جہان مین اسلیے مین سوکھہ کر کانٹا	کہ اوس گل کی نکالا دی نہ جمی تقدیر دامن سے
بنا دیگا نہ مین اوسکی سیر افلاک پر نقشہ	کسی صورت تو لگ جاوے مری تصویر دامن سے
چھڑا کر آستین اور چھین برابر ہو کہی تم میرا	جدا اب ہاتھ کیون کرتے ہو بے تقصیر دامن سے
ولی گل کو سمجھ لو دامن محشر مین ہے اپنا	نہ چھوٹیگا ذرا یہ دست دامنگیر دامن سے

دکھاتا ہی یہ جب چالاکیان دستِ خبوں جرأت | گزر جاتے ہین چاک جیب بے تاخیر دامن سے

غزل

۸۷۰ | ۸

ہوئے سب قول اور اقرار بیہلا یاد رہے | آہ مدت ہی گرفتارِ قفس ہو جو صید | اوسکو کیا صورتِ گلزار بیہلا یاد رہے
ہم ہوے ایسے گنہگار بیہلا یاد رہے | تم عبادت کو بھی اپنی نہ کبھی اوفسوس | ہم تمہارے ہی تئین بیمار بیہلا یاد رہے
کس سے کہتا ہی یہ سر بار بیہلا یاد رہے | سانتہ غیر وفا کی تم افسوس کرو گر ہین عیش | اور ہمین ہم پس دیوار بیہلا یاد رہے
کی ہمان آپنے تئو رار بیہلا یاد رہے | کیجو جرأت کی نصیحت نہ فراموش کبھی | آپ ہین رہیو دل زار بیہلا یاد رہے

غزل

۸۷۱ | ۶

اس عشق سے کون آکے قدم ڑنے پہ گاڑے | اک دم مین کئی جسے کہ رستم سے پچھاڑے
یون کشورِ تن کی یہ مکان غم نے اوکھاڑے | جیسے کوئی بستی ہوئی شہرون کو اوجاڑے
ہو گوش زد قیس جو وحشت کا مرے ذکر | تو دشت عدم مین بھی گریبان کو پھاڑے
تو اوسکو لا دیدۂ حسرت سے نہ تک رہ | ڈر ہی کہین کچھ بات وہ نظرون مین نہ تاڑے
مدت مین وہ آیا ہی دلا کیجو نہ فریاد | ڈر ہی کہ کہین تو نہ نئی بات بگاڑے
جرأت جو مری خاک سے اوسکا ہو گذارا | اک آن مین سو بار وہ دامان کو جھاڑے

غزل

۸۷۲ | ۹

کیا تماشا ہو جو یہ قافلہ چل کر بیٹھے | دل نے بیتابی مین یون یاد کی تا دیر تڑپا | جیسے مرغے مرے کوئی اپنے محل کر بیٹھے
تہہ جو یان سے اولا ہم سنبھل کر بیٹھے | کیا خبر آئی ہی کیا آج تہی ہر دو ذرہ | سر مرے ذبح کی گہر سے کہین نکل کر بیٹھے
کہ یہ درمان کہین اور خلل کر بیٹھے | آج ناصح تو نصیحت مین کیا کرتا ہی | جو کرتا تھا ہمین کام سو کل کر بیٹھے
کیون نہ بزم وہ نیا روپ بدل کر بیٹھے | نرغ دل اپنی اقامت کی رسی بیچا | کہین صیاد نہ صیاد بدل کر بیٹھے

غزل

۸۷۳ | ۱۱

جوش پر آئی طبیعت جو تماشے کی جرأت | درد کی اور بھی تحریر غزل کر بیٹھے

۸۷۴ | ۱۲

ہو گئی جرأت بیتاب کی بابت تعمیر | تم ذرا اوس پہ جو تیوری کو بدل کر بیٹھے

بیٹھ آ وصل میں ٹک لطف اٹھانے دے مجھے
اے ترے پاؤں پڑوں ہاتھ لگانے دے مجھے

سرگذشت آتی ہی کیا پوچھے ہے اے مریجان
سنیو گا تو کبھی تجھے آپ میں آنے دے مجھے

اشتیاق رکنے لگا ضبط محبت ہی ہے
ایک دو اشک تو آنکھوں سے بہانے دے مجھے

مجھسے پوچھے ہے بگڑ کر وہ حقیقت میری
کچھ تو اے بیخبری بات بنانے دے مجھے

ٹکٹکی باندھنے سے بات نہ کھل جائے کہیں
حیرت حسن پاک تک تو ہلانے دے مجھے

آہ دل جسکا ملا ہوئے نہ دل سے میرے
لب سے پھر اپنے وہ لب کیونکہ ملانے دے مجھے

اور بھی وار لگاتے او سے کیا لگتا ہے
جو کہ زخمون پہ نہ مرہم بھی لگانے دے مجھے

اونگلیان پاؤن کی اب اپنی وہ دبوائیے ہی
کچھ تو اے یاس ادب ہاتھ بڑھانے دے مجھے

غیر پاس اوسکو ندون بیٹھنے جی ہین ہی دلا
ضبط کر ضبط وزہ ضبط بٹھانے دے مجھے

نرہا وہ بھی مزہ ہای فلک ہے وہ عدو
کہ نہ رنجش کا بھی کچھ لطف اٹھانے دے مجھے

اپنا منت سے بٹھانا وہ اور اوسکا کہنا
پھر نہین آنیکا یان مین نہین جانے دے مجھے

تو بھی پھر پوچھیو جرأت سبب حیرانی
پہلے آئینہ ذرہ اسکو دکھانے دے مجھے

۸۷۵ غزل ۱۱

آؤ یہ غور کرکے اب اس امتحان کے
جب یاد مجکو آئی ہین باتین وہ کان کے

کہتے ہین منہ ہی منہ مین وہ اوس بیوفا کی جو
وہ کہنے والے ہی نہین درمیان کے

کل ہمچو بلبل اوسکے آج
لیتا جو منہ پہ منہ رہ دیتا وہ لا

تم لب سے لب ملاؤ تو مین بھی جیون
تنگی ہوا کہون کہ جگہ ہی ہے جون

جرأت کو کم ہین ہوش و حواس اب نہین پہ
کیا جانے کیا کسی کی زبان کے

۸۷۶ ۷

اے طبیب اک تو غذا ابتلا کباب نرگسی
ہے یہ دل بیمار چشم نیمخواب نرگسی

سایہ افگن ہو وہ چشم نرگسی دریا پہ گر
ہر حباب بحر ہو جاوی حباب نرگسی

خواب بھی اوسکو تصور مین نہین جو دیکھتے
خواب مین وہ دیدۂ خانہ خراب نرگسی

سرنگون مانند نرگس ہون مین حیران و خموش
لیگئے دل وہ جو چشم پرحجاب نرگسی

زلف پر دہرو گل نرگس چلا آتا ہے کیا
شاخ سنبل سے ہے پیدا پیچ و تاب نرگسی

نشۂ مے سے وہ چشم نرگسی پرآب ہے
دیکھیو دیکھی نہووے گر شراب نرگسی

	کہ غزل اک اور وہ چشم بتان کو وصف میں	جس سے ہو شرمندہ جرأت انتخاب نرگسی
۸۷۷	غزل	نسخہ ۷
	سامنے ہے وہ جو چشم پر عجاب نرگسی	نزع کا عالم ہی ہے گویا کہ خواب نرگسی
	چشم بد دور اونکو نسبت چشم سے ہے کیا	قہر ہیں وہ دیدۂ خانہ خراب نرگسی
	یاد میں اون نرگسی آنکھوں کی کرنا سور چشم	بہ چلے میرا تو بہر جاری ہو آب نرگسی
	نرگسی دیکھ اوسکی انگیا پر بہت حیران ہو	نکلے بجز حسن سے کیا دو حباب نرگسی
	ہے یہ عالم چشم ساقی پر کہ وقت میخوری	چشم بینا حق سے چاہے ہے کباب نرگسی
	نازکی کا چشم خوبان کی جہان مذکور ہے	سنگ سے واں سخت تر ہے آب و تاب نرگسی
	سو طرح کا سوچ ہے جرأت مجھے حیران ہوں	دیکھکر اوس شوخ کی چشم پر آب نرگسی

۸۷۸	غزل	۱۱
	جب مشتاق تب ملنے کو ترسانے لگے	پہلے لگ جا ہی گہر کر تم جانے لگے
	جی دوڑنے تم پر بے اختیار	کہیں جب تجھ کو تم مجھ کو دور آنے لگے
	بالائی کال میں بنسا گیا جب اپنی دھان	تو کہیں تم دسوم گہر ہو جانے لگے
	اونہی میں جب پھر قلق ہونے لگا	تب ہمارے سینے سے آپ کہنے لگے
	محبت جب اپنی پھیری کہ بیٹھی	مشورت بات یہ رکھو دل میں گہرانے لگے
۸۷۹	جرأت اور وہ ستم جو محبوب کہتے ہیں	۱۳
	لگتے ہی جو بوسہ کے دل کی گھول دی	جو جنس دل تھی اپنی گرہ میں سو کھول دی
	صورت خدا نے اوسکو بھی اک گول مول دی	بوجہ زخم سینہ کا مت جانیو بھلا
	بانی کی سیل بند سے تیغ کھول دی	تلیاں جو ہم نے بانکی نظر سے سینے سیں
	لے جا دیا ہے دل کے بدلے کہ لا دی	ہنستے کسی نے مجکو تو دیکھا نہیں کبھی
	جاتا سمان بیراگ کی سی کر دی	اوٹھا سو میں دست و بسینہ پہ شب کو آہ
	اک مشت خاک کی تھی جانا سے رول دی	کیونکہ نکل دام سے پائی نہ مخلصی
۸۸۰	جرأت کہیں ہیں سیکھی کسوٹی مثال گل	تہا اصیاح منہ دلی جنسے مول دی
		۱۱
	تک کیجو گذر بادہ بہاری تو ادھر بھی	برسوں میں ہوا آن جو اک گور سے ہی در بان
	دل سینہ میں سنگر ہی ہوا اور جگر بھی	کہیں ہے پریرو مرخت کا تماشا

تیرے ہی محبت میں مجھا یا ہمیں کیوں حیرج	جب انس نے دی سودا دیتا اور خریدی بھی	کل وصل کی شب تھی یہ عاشق ہم کو پیارے	جاسوس تو دنیا ہی ہو تم کم بخت سچ ہی
اے دل ہم گریہ جلا دیدہ تر سے	جب قافلہ اشک رخصت ہو گا گھر ہی	اس صید گہ فتنا کی کیا کہیے کہ صیاد	سونپے ہے ہر قفس میں جی تیرے تو ڈر ہی
یہ حال ہی ہمارا محبت کا تو سے آہ	افسوس کہی تو نے نہ نگاہی نہ خبر ہی	یعنے کہ جو مجھ خوار تھے اوسکی سو وہ اب ہی	گھبرا کر یہ کہتی ہیں کہ ہر ہر کہیں مر بھی
۸۸۱	اسعاکہ عالم سودا میں یہ جرأت	ہے جی میں تو کہیے یا نہ کہیے	۱۱
کچھ پتہ سہی سنا کر جو لڑاتے تھے نظر ہی	سنتے نہیں ایسے مرا فی کی خبر ہی	یا دیدہ میں تھا جو بہ سر طوفان ہے جانا	یا اب نظر آتا نہیں آنکھوں کو تو مر ہی
یا گھر ہی میں رہتی تھی شب و روز ہمارا وہ	یا دیکھ نہیں سکتے ہیں اب جا در ہی	یا ہوش نہیں آتا تھا اوسے اب کبھی ہر ہی	
یا ہوتے تھے سر سو نہیں ہی کہ وہ نصب ایم	یا اب نہیں مل مٹھی دو چار بھر ہی	یا تھا جو کوئی برہن تو سنہ تھا یہ کلیجہ	
یا لاکر دنوں کی تھی ہم دم و مونس اگر دن	یا جی کی رکا وٹ ہی اور اور در ہی	یا دیکھ نہ ہا نہیں اب جانتا گھر ہی	
عاشق ہی ہی اپنی ہی اوسکی تو ختن بیجا	غیروں پہ تو ہی لطف و ترحم کی نظر ہی	بس کیا کہیں حال دل آزردہ اے وا	
۸۸۲	جوں وصل کی رات آئی کہ الگی جدائی	آواز خروس اور رکا بچے گجر ہی	۹
جیسے غیر ان سے جو کل آپ پڑی ہے پانی کے	پڑ گئے سیکڑوں یہ تیغ پڑی ہے پانی کے	آنسو نوح کا طوفان آنکھوں سے ہیچ	آگ پانی ہی ہے قطرہ پہ پڑی ہے پانی کے
زیر دریا بھی ہو تو کر دیجے جوش حباب	لاکھوں پانی پہ یہ خیمے کہیں پڑی ہے پانی کے	خالی رقیبہ نہیں آب روان بھی اسپر	حلقہ موج میں گویا کہ کڑی ہے پانی کے
یہ کیا یہ محبت میں تن زار تو کیا	کیونکہ پڑے سے پرکاہ اوڑی ہے پانی کے	ابر مژگان کو کبھی یہ کہیں ہم برسان	قطرہ ہو تو اسی کہ گنکے ہیں پڑی ہے پانی کے
باغ ہی صانع قدرت کا جواہر خانہ	قطرہ گل پہ ہیں جو شبنم سر پڑی ہے پانی کے	دیدہ غور سے دیکھ جو کوئی تو گویا	لعل یاقوت پڑے ہیں پڑی ہے پانی کے
۸۸۳	اشک بلا دنہاں کی بیان جرأت ہے	ابھی بھر نہیں تھیں گچ کہ پڑی ہے پانی کے	۹
قتل کا وہ دلخواہ نہیں رہتا ہی	گھر میں دل ہیں ہیں آہ نہیں رہتا ہی	جب ملنا نہیں قسمت میں تو ارمان جاوے کو	استخارہ ہی ہیں واہ نہیں رہتا ہے
کنج تنہائی میں روتی ہیں اور اس بن کوئی	کچھ تلی گہ و بیگاہ نہیں رہتا ہی	عندلیب چمن ایسا بلبل تصویر ہر آہ	باغبان خصت اک آہ نہیں رہتا ہے
بیٹھے اوسکی گراوٹ ہیں نہیں کی تو وہ	شیشے نازک خا کا گاہ نہیں رہتا ہے	لاکہ منت سے جو کر بوسہ مانگا تو بولی	گاہ رہتا ہی وہ اور گاہ نہیں رہتا ہے
آپ ہی ہیں ہمارے گھر تو ہمارے ہمکو	کیا خبر یہ دل آگاہ نہیں رہتا ہے	گرچہ جوبن کا وہ رہا زردی رخ ہیں روان	وہ مجھ کوئی پر کاہ نہیں رہتا ہے
۸۸۴	ضعیم پردہ نشین ہیں راجرأت	اوکھائی بھی وہ واقعہ نہیں رہتا ہے	۹

مرون میں تو نہ عیسیٰ قم باذن اللہ بول اوٹھے	الٰہی قم باذنی وہ بت دلخواہ بول اوٹھے
مکدر ہو کے اب جو صاف اوسنے بولنا چھوڑا	خدا جانے یہ ہم کیا منجمد دی میں آہ بول اوٹھے
تری بیمار کی کیا کہیے سب گردا وسکے کہتی ہیں	الٰہی کچھ تو یہ شہ سے گہ و بیگاہ بول اوٹھے
مزہ ہی گر مرے اور اوسکے ہوتی روز محشر کو	یہی گھڑی کہ جسکو جسکی ہووے چاہ بول اوٹھے
مصور نے جو کھینچا اوسکا نقشہ تو یہ نکلے ہے	کہ گویا سنہ سے بت تصویر ابھی واللہ بول اوٹھے

	بحسرت دیکھکر اوسکو ہر اک منہ کو تکتا ہون	کہ شاید کوئی بھی بات اپنی خاطر خواہ بول اوٹھے	
	یکایک یہ دل دیوانہ بس یون بیکنے لگتا ہی	کہ جون وحشی کوئی وحشت مین کچھ ناگاہ بول اوٹھے	
	ہوا ہی دشمن جان دوستو کیون وہ بت کافر	خدا کے واسطے ہو جو کوئی آگاہ بول اوٹھے	
	غزل پر درد رنگین اور وہ کہیے جسے شنکر	کہیکے دل سے نکلے آہ کوئی واہ بول اوٹھے	
۸۸۵	غزل		۹
	یہ بولا وہ جو بات اوسکی مین ہم ناگاہ بول اوٹھے	مجھے بھاتی نہین کرمی یہ تم ہی واہ بول اوٹھے	
	نہان مین جنس دل لاتا ہون بازار محبت مین	عجائب شی ہی یہ ہو جسکو اسکی چاہ بول اوٹھے	
	بوقت ذبح اوسکا پاؤن لغزش کہا کے یہ تھا شت	کہ حلقوم سے سو بار بسم اللہ بول اوٹھے	
	دل اپنا لیگیا اک راہ چلتا ہی اب اوسکو	مین کس سے پوچھون اوکون اوسکی گھر کی خواہ بول اوٹھے	
	یہی رہتا ہی دھڑکا جب تک اوسکی بزم مین ہم ہے	کہ کچھ کھوٹی نہ اپنے حق مین کوئی بدخواہ بول اوٹھے	
	شب اوسکا دیکھ کہرا تنی ہے استدعا ہی حق سے	زبان گر پائے تو کچھ حرف مطلب ماہ بول اوٹھے	
	ہوے آزاد سب خاموش رہ کر ہم قفس اپنے	یہ کیا بیٹھے بٹھائے ہمنے کی جو آہ بول اوٹھے	
	غریزدکل سے بیکل کر کے وہ مجکو گیا کس جا	جو واقف ہو کوئی تو حسبہ للہ بول اوٹھے	
	ملا تصویر یوسف منہ سے یون کہتا ہی وہ جراءت	زنیخا سے کہو اب جسکی ہووے چاہ بول اوٹھے	
۸۸۶	غزل		۹
	صبا ہم پاس آج آئی ہی یہ کس گل کی تو بو لے	جو بیخود ہو سماتے پیرہن مین ہم نہین ہو لے	
	رقیب اب اوسکے گھر کی راہ مت میری طرح تو لے	چلے گر چال کو اپنی نہ کی تو اپنی بھی ہو لے	
	بہت مشکل ہی پانا بوسہ رخسار یار اے دل	اگرچہ جون دُر گوش اب کوئی بیرون پڑا ہو لے	
	زمانہ اب یہ کھینچے ہے ہماری آہ کا شعلہ	کہ جب چاہے تب اک دم مین کرے کونار کی چھو لے	
	کیا ہو زلف نے سودائی جسکی کیا قیامت ہے	خبر آکر نہ وہ کافر ہماری یکسر مو لے	
	کہان تک تیغ فرقت سے اوڑھین پر رگ گلبن بار ب	شتاب اس دل کو تلوار دان کے نیچے اوسکی ابرو لے	
	لب جانان کی یہ ناہیدان خشک کی حالت	کہ جیسے ایک چنگاری جلا دے سیکڑون چو لے	
	دل پر داغ کی ٹکڑے ہین یون اس چشم گریان مین	کہ جیسے تختہ لالہ کنارے بحر کے پھو لے	
	غزل اک اور کہہ انداز کی ایسی کہ اے جراءت	طریق اردخان جاوین بخندان جسکا ہر سو لے	
۸۸۷	غزل		۹

کرو سکر یا دہ تہک سے نکیون بہرائے ہم ہوے
یہ دہر کا نگ گیا ہو دیکہیے کیا اسکا گل ہوے

جہلکتا ہوے عکس ماہ جیسے موج دریا پر
یہ عالم ہو جو گہوارے مین تک وہ ماہوش ہوے

مجہے محفل مین ہضطر دیکہیہ اس ڈر سے وہ بت بیٹہا
مبادا تاتہ دوڑا کر یہ میرے پاؤن کو چہوے

کیا چاہے ہے دریا یار اگر ہر ایک قطرہ کو
تو اپنی چشم سے اے ابر تو دو چار آنسو ے

سفارش لوگ کرتے ہین ہری اور مین یہ کہتا ہون
کہین اس بانکے برلا نہ کہ مجہسے وہ بدخو ے

بہلا کیونکر لگا پاؤن اوسکو جسکی یہ تقید ہو
کہ منہ مین چپکے چپکے بہی نہ میرے نام کو تو ے

چلے جس سمت وہین مذکور اوسکی شوخ چشمی کا
نہ ہو ے سے بہی پہر رستا اودہر کا کوئی اہو ے

ترستا ہون گلے کا ہار کر کہون کوئی لادے
مزے سے کرونین جس بستر گل پر وہ گل رو ے

خدا جانے کہ ہراب بیخودی لیجائے اے جرأت
اوٹہایا اوسنے در سے اور رستا گہر کا ہم ہو ے

غزل

۸۸۸ ۱۰

اوس پری کے یون بلا گردان ہین دیوانے کئی
جیسے پہرتے ہین بگرد شمع پروانے کئی

روزہ کرتے ہین پیا ہمسے دیوانے کئی
چہوڑ بیٹہے جسکی خاطر ہم پریخانے کئی

دل مین گر سنرش نہین تو رکہتی ہی سنیہ یہ تیر
کیون نکل آے ہتیلی مین مرد انے کئی

جوش سودا جب کہ تیرے وحشیون کے سر چڑہا
شہر او جڑ کر ہو گئے آباد ویرانے کئی

ذکر اوس نا آشنا کا سنتے ہی ملنے لگے
اپنی حالت پر کف افسوس بیگانے کئی

وصل کی شب جی مرا کیا کیا اولجہتا ہی اور آہ
ہین ابہی شانہ کو سو ے زلف سلجہانے کئی

قصۂ مجنون وہ سن لیلے منش بولا اجی
دور مین اپنے بنے ہین ایسے افسانے کئی

نشۂ مے سے لگی بہکنے بوجہکو شیشہ سان
اور ہنسنے کو بلائے اوسنے پیمانے کئی

دیکہکر عریان بدن مجکو نہ گہبراؤ کوئی
ہین ابہی وحشت کو ایسے روپ دکہلانے کئی

ایک ہی پڑہ کر غزل جرأت ہوا تو کیون خموش
شعر ابہی تو اور ابہی ہین تجہسے پڑہوانے کئی

غزل

۸۸۹ ۱۱

جان لب اوس زلف کے قیدی ہین دیوانے کئی
مر گئے بستہ بہ غم کے مار کر شانے کئی

لجہ وانت سے کب آیا در کنایہ کف
تیرے نصیبون مین فقط غوطے ہی یان کہانے کئی

اوسنے عمداً مجکو دکہلائی قریب صبح رات
تہی جو خاکستر پہ پائے شمع پروانے کئی

سچ کہا ہے یہ لگی ہوتی ہی اے پیارے بری
تیرے جانے سے لگی بس جی ہی سے جانے کئی

ملکے دل مین راہ پاوین کس طرح عیش و طرب
فوج غم نے آکے یان ڈیرے لگائے ہین تہانے کئی

قصۂ غم اوسکو کون اپنا سنا آیا کہ آہ
صبح سے ہم شام تک سنتے ہین افسانے کئی

رو کے دل خالی کیا بس ہمنے جون مینا سے
بھر کے غیرون کو دیے جب اوسنے پیمانے کئی

گھر سے مستانے جو نکلے چشم کیفی کے ترے
ہو گئے بس جابجا رستون مین میخانے کئی

بام پر چڑھ کر نہ ہر اک سے لڑاو آنکھ اجی
تن سے کیا منظور ہے اب سر دو ترو انے کئی

اس طرح اب گھر مین ہین ہم اور دل وحشت زدہ
مضطرب جون کنج زندان مین ہون دیوانے کئی

ہی جنون عشق اے جرأت خدا حافظ ترا
مار ڈالے ہین یونہین اس شوخ نے دانے کئی

غزل

۸۹۰ ۴

بیتابی مین ہمنے تو مجھ مین نہین ہے
اکدم کہین جون برق مجھ مین نہین ہے

جس روز سے اشوب خرامان مین تیرے
دیکھا ہی ذرہ فرق مجھ مین نہین ہے

پہچان ہو تجھے ڈھونڈ ہتا اور کسیکا
تب تک نرکہون فرق مجھ مین نہین ہے

غزل

۸۹۱ ۵

شب بیدہ مجھ تجھ مین دلدار نہین آئے
تا صبح قسم تیری نہا نہین آئی

شب اور کو تا نے اب تک نہین آئے
مقبول تجھے اب تک نعا نہین آئی

اک تیر لگا دیر تلوار نہین آئی
جب جلسے نداون مین آ گئی تب ان سے

۸۹۲ ۱۱

اور تجھ کو کہے فرنگا لائے تو خبر حرات
کچھ اوسکی خبر فاصد نہا نہین آئی

غم سے گھٹتا یہ مرا سب مین بڑہا تا ہی اوسے
جو مجھے دیکھے ہی سو دیکھنے جاتا ہی اوسے

بے سبب کیون نہ وہ ہر بات پہ مجھسے روٹھے
منتین کرکے منانا مرا بھاتا ہے اوسے

شوخیان دیکھ کے اوس طفل کی مین حیران ہون
باتین یہ کون لڑکپن مین کہاتا ہے اوسے

سچ تو یہ ہے کہ دل آجائے ہے جسپر جسکا
چین اوسپر بن کسی صورت نہین آتا ہے اوسے

لگ چلے ساتھ نہ کیونکر دل بیتاب اوسکے
کیا کرے وہ کوئی کھینچے لیے جاتا ہی اوسے

اوسکا ہاتھ آتا ہے دشوار کہ جون بحر حباب
جب کوئی آپ کو کہتا ہی تو پاتا ہے اوسے

گر کوئی اوس سے مجھے پوچھے کہ یہ کون ہی شخص
تو مرا نام بدل کر وہ بتاتا ہے اوسے

نہ ملے چین کبھی اوسکے بھی دل کو یارب
بے سبب جو کوئی اب مجھسے چھڑاتا ہے اوسے

شوخیان کیا کہون اوس طفل کی آفت ہی کوئی
ڈھب لگا لینے کا کیا کیا نہین آتا ہی اوسے

مبتلا جسکو سمجھتا ہے تو کر کس ڈھب سے
اپنی آواز وہ پردے مین سناتا ہی اوسے

گھر کو جاتا ہی ترے کوچہ سے جرأت تو پہون
جائے ہی جیسے کہ رستہ نہین آتا ہے اوسے

غزل

۸۹۳ | ۱۱

ہمتو پہنچ جمعت ہیں اب اوس در کے — حیس کے کرسکتے نہیں بات بھی اری کے — سر کو دھرا نو پہ لیٹا کچھ کوئی
یکے دل کتنی سو منی میں ہر سوائی واہ — آپ ہشیار نے مجکو دیوانا کرکے — دشمنے دار ہو کینو کہ بہت سنگین دل ہے — درگیا اب تو درا ماتہ تلے تہیر کے
عید قربان ہے پر ارمان نہ رہ جائے مجھے — کر تو قربان میں تیری بان کی خنجر کے — کسی سیدر پہ جو کوئی کہ مرتا ہی اوسے — جیتے جی چین نہیں نہیں ہے چین نا مر کے
انکھ جو ن رخنہ دیوار نہیں ہوتی نید — بسکہ ہر شاہ تصور میں ہوں دیوار در کے — کیا کہیں گر ہی محبت کا اوس محفل میں — ہم دم سرد ہی بہر سکتے نہیں دل ہے
دیکھو میں تجکو دکھاؤنگا تماشا کچھ اور — میری آنکھوں کے جو گرد نہ تو ام سر کے — منصفہ ہو کر دل اوس شوخ کا بھی دیکھ کبھی — اگر بیٹھے ہی کبھی پاس مجھ منصفہ کے

۸۹۴ | ۹

غیر ابا سے کے گھر میں تو بلا ہی جھجک — بیٹھے ہی صبر کیا چاہیے بہتر دہر کے

بوسہ نہ سے نہ کچھ بس جی میں یہ بات آئی ہے — یا دجب تجکو وہ دہر کے کی ملاقات آئی ہے
دیکھو جانے دو سنا دُ اپنے جانے کی نہ تم — ورنہ بن رُت کی مری آنکھوں سے برسات آئے ہے
مجموعت اختر شبہجراں میں یہ دیدے نکال — اک بلا سی مرے کھانے کے لیے رات آئے ہی
کھولتے خلوت میں آنکھیں بند کرتے بزم میں — شیخ صاحب ایسی تجکو بھی کرامات آئے ہے
سینہ کوبی کے سوا کچھ اور بن آتا نہیں — یا دجب تجکو وہ کچھ اُبھرے ہوئے گات آئے ہی
گھر بلا کے مجکو تم دیتے ہو ناحق گالیاں — حق تو یہ ہی خوب تجکو بھی مدارات آئے ہے
روز و شب دیتا ہوں مجبوری سے میں بوسے بہت — ورنہ ایسی آپ سے خوشکو اوقات آئے ہے
یا وہ الفت نے کیمیا کر دیا ایسا ہمیں — جس طرف دیکھیں نظر تجکو خرابات آئے ہے
صدمہ ایام ہجران کیا کروں حیرات بیان — رات سے بدتر دن اور دن سے زیون رات آئے ہے

غزل

۸۹۵ | ۱۰

کب تلک ایام جدائی سے رہون من مارے — اس سے اے کاش وہ آکر مجھے کرون مارے
ہر یہ ببیدرد کر در پر جو سنے مجکو وہ شوخ — تو کئی تیر وہیں جانب رونزن مارے
سینہ کوبی مجھے یون ماتم دل میں ہے کہ آہ — دست بر سینہ کوئی جون دم شیون مارے
دل یہ یون زخم نہان تیغ نگہ نے مارا — موٹھ جیسے کہ کسی پر کوئی دشمن مارے
بیقراری ہمیں جون موج نکیونکر ہو کہ جب — لہر دریا کی طرح یار کا جوبن مارے
شاید آجائے کبھی ہاتھہ عروس گیتی — اسی امید میں ہم بیٹھے ہیں آسن مارے
دیر و مسجد میں سنے ذکر جو اوس کافر کا — در و دیوار سے سر شیخ و برہمن مارے
ایسی سیج دیج کا جہان میں ہے کوئی آج بھلا — حسن و خوبی پہ نہ کیون لاف وہ تن تن مارے

کیا غضب ہے کہ جو تک مجھکو نکالا تو وہین — آنکھ ہر ایک سے محفل مین وہ پرفن مارے
صبح اوٹھکے گھر کو چلے وہ تو مجھے جرأت آہ — جون چراغ سحری جنبش دامن مارے

غزل

۸۹۶ — ۹

زیست ہو کیونکہ غیرون کی وہ لفت کا دم مارے ہے — ایک تو مرتے دم اور دوسرے یہ غم مارے ہے
لاجواب اوسے لانا ہی شتابی زیست کٹی ہی خرابی سے — درد جدائی جی ہی سے مجکو اب ہمدم مارے ہے
جب سے دیکھا تیرا عالم اپنا ہوا یہ عالم آہ — عالم مین اب دیکھے ہے تجکو نعرے عالم مارے ہے
صاف اوٹھاوے خاطر کو جو مل بر مژہ کو برساوے — ابر بہت روئے پر لاف ای دیدہ پرنم مارے ہے
دیکھیو عرق آلودہ وہ مکھڑا پانی منہ مین بھر تا ہی — کیا ہی مژہ رخسار پہ گل کے دانہ شبنم مارے ہے
تیر مژہ وہ پار ہوا تو دم لینا دشوار ہوا — سانس بھی دلپر اک برچھی سی اب تو ہر دم مارے ہے
غم سے جو بر ہم حال ہی میرا کیونکہ سنا وین اے ہوش — تسکل کو میری دیکھے دل اوسکا کیا کیا برہم مارے ہے
بیٹھے بیٹھے ہر دم ہمدم کیونکہ نہ ہو جاوین چشم — اک تلوار کلیجہ پہ وہ ابرو پر خم مارے ہے
یون بہتیرا نعرے مارکے حال کہی پر حق تو یہ ہے — رو بردا وس بیدرد کے جرأت آہ کہان دم مارے ہے

غزل

۸۹۷ — ۹

کیجو فغان تو عندلیب نالہ و فغان سے — صورت گل ہزار دل ہون ابھی پاش پاش سے
ہاتھ لگے تھا جیتے جی جو کہ بڑی تلاش سے — بعد فنا بھی دور دور بھاگے ہی میری لاش سے
جلوہ نما جو یار پر وہ بت دلربا ہوا — رنگی بت ہو سیکڑون آذر بت تراش سے
مارتے ہین اوٹھاکے ہاتھ سر پہ ہین اوسکے روز و شب — کرتے ہین زندگی بسر ہم بھی عجب معاش سے
ساکن کنج بیخودی رہتے ہین گرچہ متفق — پر نہین ایک کو خبر ایک کی بود و باش سے
کسکی ہی آمد اے نسیم آج جو ہین چمن کے بیچ — کل سبھی عطر دان سے غنچہ گلاب پاش سے
محفل ہوشان مین رات آیا وہ عشوہ گر جو ہین — آنے لگے نظر وہ سب بیس وہین بدتماش سے
اوسکی صفائی رخ کو دے آئینہ سی جو ہین مثال — کیا اوسے پھر دکھاوین مین ایسی خطا کے فاش سے
کہ غزل اسمین ایسی ہی شستہ و رفتہ جرأت اور — جسکا جواب بان کسی ہو نہ سخن تراش سے

غزل

۸۹۸ — ۸

آپ لگون مین ہے یہ ہاتھ جب کہ بڑی تلاش سے — کیونکہ ہو کوئی مطلع پھر ہری بود و باش سے
آئے ہی قتل پر جہان وہ بت شنگجو تو وان — سجھے نہ رقص بسمل ان کا اش لڑی ہی لاش سے

تو تو کوئی غضب ہی شہی ہیر تیرے عشق کی جو مے
فکر معاش کسکو ہے کام کسے معاش سے

پوچھو نہ ما جرائے خون اب نہیں تن میں ہائے خون
سینچے ہے یاس جائے خون دل کی ہر اک خراش سے

شام سے میں جو تا سحر کھینچوں ہوں نالۂ جگر
گھر کے تمام سقف و در ہو گئی پاش پاش سے

کیونکہ سہیں یہ ظلم و جور کیونکہ ملاپ کا ہو طور
غیرت عشق ہمکو اور آپ ہیں یار باش سے

کاش ہمیں بھی یار سے سخت ہیں بیقرار سے
نالۂ دلفگار سے آہ جگر خراش سے

جرأت اب اپنے یار کا وصل ہے یوں محال سا
جوں کسی درد کی دوا ملتی نہیں تلاش سے

غزل

۸۹۹ ۱۱

تجھ بن بیقراریوں کے مارے گھر کو گھر
سو جا ہمارے پاس تو پیارے گھر کو گھر
لوگ ہیں ایسے ہیں ہمارے گھر کو گھر

چاہے تمہارے دم سے تو بسیدم کیا ہیں
خوب ہی گھر ہیں آپ ہمارے گھر کو گھر
کیا آکے کر گیا وہ اشارے گھر کو گھر

رہی دیکھی بیابان و گلشن پہ بھی کھڑا
تو مارہیں چمن کی نظارے گھر کو گھر
ترک خزاں نے دم میں اوجاڑے گھر کو گھر

چاہو تیر ریض کا کیا ہر کہ دو سے
غمخوار ایسے ہیں ہمیں پیارے گھر کو گھر
مایوس ہم آہ کنارے گھر کو گھر

ملک میں ہے نہ پائی کہ پہنچی ہے انوں بہ
کل جو کرم کنا تھا آج اوسکی برم سے
لگ جائیں ہم گلے تمہارے گھر کو گھر

ہم دل قمار عشق ہیں ہارے گھر کو گھر
کوئی جگہ نہ ایسی میسر کرے کہ جان

۹۰۰ ۱۱

جس بن ہیں بیخبر سا پڑا اٹھا جو جائے
وہ لیگیا خبر مری یارے گھر کو گھر

بجا ہے طعن جو ابر بہار پر مارے
یہ چشم وہ ہے کہ دریا کو دھار پر مارے

بہار آئی پہ صیاد نے رہا نہ کیا
اگرچہ ہینے قفس میں ہزار پر مارے

کرے جو قتل مجھے اوس سے یہ وصیت ہے
کہ مجکو مارے تو اوس رہگذار پر مارے

مرا ہوں جسکے لیے میں ہزار حیف وہ شوخ
کبھو نہ لات بھی آکر مزار پر مارے

عجب نہیں ہے کہ بچہ رہیں خدائی ہو
جو ہاتھ اوٹھا کے وہ بھوں کی مار پر مارے

گلی میں اوسکے جو میں خاک ہوں تو مرغ صبا
پر آن کر مرے مشت غبار پر مارے

دکھا دے شکل کہ دیوار و در سے سر اپنا
کہاں تلک کوئی تیرے قرار پر مارے

جو دیکھے گل کو ترے بن تو یہ دیوانہ
تو انکمہ اپنی وہیں نوک خار پر مارے

پھروں ہوا میں پر کاہ کی طرح اوڑتا
جو کوئی پھونک مرے جسم زار پر مارے

پڑے کب اوسکی نگہ مجھپہ ہوں وہ صید زبوں
کہ تیر ہی نہ کوئی جس شکار پر مارے

گلے سے آنکے لگ جا کہ جرأت اپنی ہاتھ
کہاں تلک دل پر اضطرار پر مارے

غزل

۹۰۱ ۷

محرم ہوے جانی کے جو پوشاک کے دورے
بل کھانے لگا کیسہ ولاک کے دورے

تسکین مری چٹ جاتی ہین یاد آتی ہین جب آہ
چھوٹے وہ ترے چشم غضبناک کے دورے

جو دیکھے ہے گردن کا ڈھلک جاے ہے منکا
گردن کے غضب ہین ہے بیباک کے دورے

جا ماہ کی پہنچے کو جو کہوے ہے مری آہ
کرتے ہین عیان چرخ زن افلاک کے دورے

گردش کا ہون مارا یہ مرا تار گریبان
لوکوزہ گر وبٹ کے کرو چاک کے دورے

ہو صید بند ہے آپ سے بلبل تو عجب کیا
خسکل ہو گل گل ہین تری فتراک کے دورے

جرأت غزل اک اور بھی کہہ باندھ ہوا دسمین
دورون کی زمین مین تو ذرہ تاک کے دورے

غزل

۹۰۲ ۹

یاد آئے جو اوس چشم غضبناک کے دورے
پھر ٹوٹے رفوے دل صد چاک کے دورے

اس غم سے رگین کیون نہ مری تن پہ نکل آئین
یون اوس سے لگین کیسے دلاک کے دورے

در پردہ رگ جان ہین مری وان جو نہان ہین
وہ مغزی دستنجاف مین پوشاک کے دورے

ظالم جو تہ خاک ہو تو بھی ہو وہ موذی
ٹک دام کے دیکھو نہ تلے خاک کے دورے

رکھین گے کسیکی نہ وہ گردن مین لگا تار
ہر بار کی اوس تیغہ سفاک کے دورے

گو صید ہون لاغر پہ مجھے خوف ہے قاتل
ہین سخت یہ نازک ترے فتراک کے دورے

سرمہ جو دیا شیخ نے آنکھون کو تو دیکھو
دنبالہ ہین یا نشہ تریاک کے دورے

خط پر نے بدن اپنے پہ ہم سمجھے تھے قاتل
طفلی ہی مین مسطر کی ترے ناک کے دورے

جرأت کے پھنسے دام مین تب مرغ معانی
جب بانٹے گئے فہم و ادراک کے دورے

غزل

۹۰۳ ۸

ترے بن دل تڑپنے سے کہان بستر پہ خالی ہے
کہ یہ دشمن بغل کے پاس تصویر نہالی ہے

نہین آتی ہی بوے گل چمن مین دیکھتے ہین ہم
گلستان بن ترے گویا کہ گلدار رنہالی ہے

گئے صبر و دل و تاب و توان جب خانہ تن سے
اکیلے گھر مین تو پھر جان بھی کب رہنے والی ہے

کسی تصویر سے کاش اسکی بدلے دل لگاتے ہم
کہ منہ تکتے ہین حیرت سے نہ بوسہ ہی نہ گالی ہے

چمن مین کون یہ سرو خرامان آن نکلا ہے
کہ جسکی نذر کو ہر شاخ گل بیولون کی ڈالی ہے

نہین جینے کی امید اوس مہ تابان کی فرقت مین
مصیبت کیا کہین ہمپر عجب گردون نے ڈالی ہے

پڑے ہین بستر اندوہ پر اور بارش غم ہے
غرض صد بلا و خانہ خالی رات کالی ہے

غزل پیرو دوسی پڑھ اور جرأت حسد اپنے | کا طرز گفتگو تو نے نئی دھب کی نکالی ہے

غزل

۹۰۴ | ۱۱

کیون نہ تھے ہم بروز عید گھر اوس یار کے
رونے جو سو بار دل پر دست حسرت مار کے

روز رہتا ہون گھر مین اسلیے دو چار کے
جا لگے تا کان تک کوئی بھی اوس خونخوار کے

اب مریض عشق کی تیری بنی اوسکی سی شکل
موت ہی دکھلائی دے دیکھے سے جس بیمار کے

یا الٰہی بام پر آویگا کب وہ سنگدل
دیدے تو پتھرا گئے مجھ پشت بر دیوار کے

واہ رے اٹکھیلیان اور واہ رے طرز سخن
صدقے اوس رفتار کے قربان اوس گفتار کے

استبو صورت دکھا جاؤ کہ بیٹھے لوگ سب
دیکھتے ہین دست و پا جو طالب دیدار کے

اختلاط اہل عالم سے بہ تنگ آتا ہی دل
یاد جب آتی ہین وہ خلوتے گھڑی دو چار کے

دم مین گردون کو بنا دکھاتین کشتی نوح کی
ہین وہ طوفان خیز آنسو چشم دریا بار کے

زخم پر یون اوس ستمگر کے زبان ہی کرتی جوت
گنج پر مار سیہ بیٹھے ہے کنڈلی مار کے

رخنۂ دیوار و در کی فکر مین تم ہو تو جان
پہلے روزن کر یو بند اس دیدۂ بیدار کے

اک غزل بزم سخن گویان مین جرأت اور پڑھ
سب ہین مشتاق اس معنی بان تیرے اشعار کے

غزل

۹۰۵ | ۱۱

جب چلے حسرت بھرے کوچہ سے اوس دلدار کے
رونے کیا کیا ہم گلے لگ لگ در و دیوار کے

کیا کہا پیغام بر نے پر ترے مشتاق سے
مر گیا بس وہ جو سینے پر دو ہتھڑ مار کے

جان بلب ہون جسکے غم مین ہر زبان پر ہو سکے یہ
مکر کب خاطر مین ہین اپنی کسی مکار کے

کہتے ہو پھر پھر کے داروں اپنے بر سے مجکو مین
بات مین بخشش تو ہی ہر صد قے اس تکرار کے

شوق دیدار اون گلرخان بیوفا کا تجکو ہے
لوہو کے پیاسے ہین جو مجھ تشنۂ دیدار کے

کیا کہون حال آج تو کچھ مضطرب سے جا بجا
لوگ آنے جاتے ہین گھر مین سر بیمار کے

ننگ ہر گو اوسکو پر عالم مین تو ہی اپنا نام
ہر وہ یکتائی زمانہ صدقے اپنے یار کے

اور بھی رکتے سے جب کش ہوا وہ سرو ناز
شکل قمری طوق در گردن ہوے ہم یار کے

قطعہ

اوس سے ہر یہ التماس اپنا کہ پوچھ اتنی بات
جا سکے جو کوئی گھر مین اوس پری رخسار کے

آگیا کسکے جھپٹے مین جو ہے بیٹھا ہوا
ایک دیوانہ سا یہ سای تتے دیوار کے

دیکھیہ جرأت اوسکو کہتا ہے دل مضطر بھی
ایسے کمبخت پر سے مجکو بھینک دے تو وار کے

غزل

۹۰۶ ۹

گر نہین شربت دیدار مرے لب تو پی
گر دلا غم کو کیا چاہے ہے نایاب تو پی

یا وہ سنبل ہے سیر شب مہتاب تو پی
گر نہ یا وہ نہو اک جام مے ناب تو پی

اب غم عشق کا کیا مرا کیون کہانے لگا
خون دل تو نے کیا پہلے یہ خونناب تو پی

دشمن خواب و خورا می دل ہے عشق ہمراہ
گر ہوا چاہے ہے تو بیخور و بیخواب تو پی

توبہ گر تنگ ہے کی تو نے یہ وہ سبزہ رنگ
گر بلاتا ہے تجھے اے دل بیتاب تو پی

ہو دلا نذر دیدار تو کچھ کھا کے نہ مر
پہلے اوس خنجر خونخوار کا زہراب تو پی

ساغر مے ہو کہ یا جام بلا بیل ہو دلا
بزم مین گر ہے تجھے خاطر احباب تو پی

چاہ کا ناطہ نہ لے تو ابھی کیا جانے میان
پہلے چشمہ سے محبت کی ذرہ آب تو پی

اسمین ہو جائیگی جرأت غزل رنگین اور
غنچہ سان فکر مین چپ ہو کر تو خونناب تو پی

غزل

۹۰۷ ۹

خواہش مے ہے جو ای غیرت مہتاب تو پی
ہم بھی خواہش کہین گے دل کی نہ نایاب تو پی

قطرہ بحر محبت کوئی طوفان ہے دلا
کہانے چکر ہین تجھے صورت گرداب تو پی

شیخ کیا دیکھے ہی مے ہی تری نخوت کی دوا
گر تکبر کو کیا چاہے ہے نایاب تو پی

کہہ تجھے بے لب جانان نہین بہاتا تو بہلا
دل بیمار ذرہ شربت عناب تو پی

کیونکہ مین اوسکو پلاؤن مے گلرنگ بزور
لو ہو پینا ہے مرا اے دل بیتاب تو پی

قطرہ نیسان محبت سے اگر ہے تجھکو
صدف دل طلب گوہر نایاب تو پی

زاہد ایا وہ گلرنگ کہ ہم رندون مین
آجو نکلا نہین تیرے پر سر خواب تو پی

یہ دعا ہے کہ کرون مین طلب جام خسرا
اور وہ آنکھون مین کہ پی اون کے مرے دا تو پی

عشق مین منہ بند پڑا کیون ہے تو اوس کی جرأت
جی ٹھہر جائیگا منہ کھول ذرہ آب تو پی

غزل

۹۰۸ ۱۱

گلے سے آکے گر وہ سبزہ رنگ اکبار لگ جاوے
تو گویا زخم دل پر مرہم زنگار لگ جاوے

بھری ہی حسرت دیدار دل مین دم بدم پر ہے
غضب ہی گر ترے آنے مین عرصہ یار لگ جاوے

مہ رخسار کا اوسکے جہان ہو ذکر تو جی سے
لگے ہی چاندنی چوک اور ٹھٹھ بازار لگ جاوے

کرے خون جگر سے چشم گوہر بار گر سازش
تو موتی باغ سے بھی سبز اک گگنار لگ جاوے

تصور میں جو اوس کافر رنگ کے آ میں کیسے
تو دل پر کیوں نہ اک برچھی سی پھر مارنگ جاوے

تن لاغر کو اپنا خانہ جانا تا نہ تک پہونچے
تو ہو کر جامہ کانے کے کا سر بازار نگ جاوے

پڑے کیا خاک جی کو کل تلق دل کا مٹے کیونکر
گلے سے جب تلک اکر نہ وہ دلدار لگ جاوے

نظر وہ خواب میں آجا جاگیں بخت خوابیدہ
جو ٹک کم بخت میرا دیدۂ بیدار لگ جاوے

یہ دیکھی تیغ ابرو یار ہی کی دیکھکر جسکو
کہے ہر کوئی یارب مجکو یہ تلوار لگ جاوے

کف افسوس ملیو مجھ غریق بحر الفت پر
اب اس دریا سے یارو جسکی کشتی پار لگ جاوے

محبت کا لگا ہی روگ یون مجکو تو اے حرات
کہ جوں مفلس کو پیری میں کہ پہلے آزار لگ جاوے

غزل

۹۰۹ ۱۱

گر وہ ہاتھ آئے تو زانو پہ ٹہائے رکھیے
لب سے لب سینہ سے سینہ کو لگائے رکھیے

پیچھے کیوں وصل میں بیٹھے ہو کروا تنی نہ ہٹ
تا کجا دست تمنا کو ہٹائے رکھیے

مجکو ڈر ہے کہ کرے حشر نہ برپا یہ کہیں
زیر پا اس دل مضطر کو دبائے رکھیے

بیٹھیں کیا دور کہ چاہے ہے یہی کثرت شوق
آپ کے زانو سے زانو کو بہڑائے رکھیے

دردمندوں کی بری ہوتی ہے آہ ای پیارے
دل بیدرد کو اپنے یہ جتائے رکھیے

جب وہ بگڑے ہی تو کہتے ہیں یہی ناز و غرور
منہ بنائے ہوئے تیوری کو چڑہائے رکھیے

ہیں یہ برہم کہ کہیں ہیں مجھے نظر بن اوسکی
مجھکو نوکر ہی کسیکے نہ رکہائے رکھیے

ہووے محفل میں جو وہ تو یہی جی چاہے ہے
روز و شب بس یونہیں صحبت کو جمائے رکھیے

بس ہیں وہ پردہ نشین اپنے گر آجائے تو بس
کنج خلوت میں اوسے سب سے چھپائے رکھیے

اور بخت اپنے جو بیدار ہوا تو اے حرات
کیا ہی اپنائے گلے سا تہ سولائے رکھیے

کچھ لگاوٹ کا سبب اور نہیں یہ حرات
یہ وہ چاہے ہے کہ اسکو بھی لگائے رکھیے

غزل

۹۱۰ ۱۲

ٹہرا تہا بام پر وہ اور نگہ میں جو دوسپر کی
نظر آنے لگی گویا مجھے پتلی سکندر کی

بشکل عکس ور و آئینہ بستے ہیں ہیں ہم تو
کہاں ہر ہم جو تیرے سامنے سے ٹس سے مس سرکی

جو دیکھا اپنے در پہ اوس نے روتے تو یون بولا
دیوانہ کیوں نہ چاہے ہے چلے راہ کہر کی

تہان سنگدل کی چاہ کا وہ نام ہے حق ہے
کہ پہلے جو کوئی چہاتی بنائے اپنی پتہر کی

کہے ہے پاؤں ایسا بہر اشک چشم تر اپنا
ملا دے خاک میں جسنے کہ چوڑائی سمندر کی

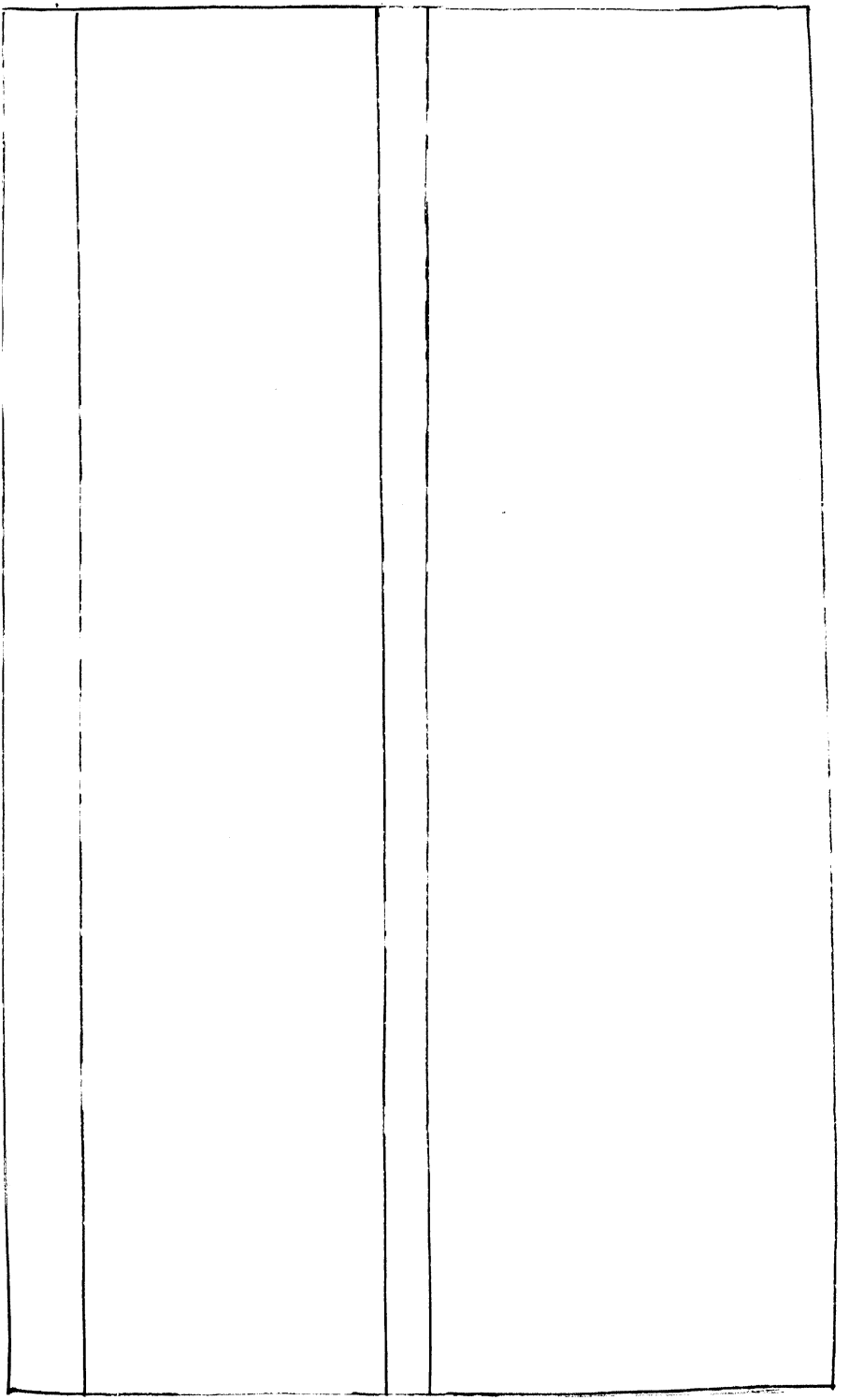

گر رہے گر رہے پیارے پیارے کیسے کیسے پیارے گر رہے
جان سے بے نیازیوں تک کیا گذاری ہے سو دل
چھیڑ کر کیا کیا ہاتھ پھیلا جائے ہے
سر سے لیکر پاؤں تک آفت ہے تو اے پری
پاؤں آپسے جو کرے ہے تک پاؤں پر فدا کرے ہے
نازو انداز و ادا و آن سب تجھ میں ہیں جان
ہو قیامت نازکی گھوڑے کو جب چمکائے ہے
اچپلاہٹ سے سراپا چال میں اٹکھیلیاں
کر ہی تیری گفتگو کی سی کوئی کب پائے ہے
غش میں ہو جاتا ہے جی بس عطر کی بو باس پر
سیکھنے تجھسے سجاوٹ ہر کوئی اب آئے ہے
جھٹ سے جرأت کے گلے جب آ کے تو لگ جائے ہے

غزل

۹۱۸ | ۱۰

صورت اغماز ہیں جز سوختن کیا چاہیے
تن پہ غیر از خاک اپنے پیرہن کیا چاہیے
رنج بے راحت سے بہتر درد ہے درماں سے خوب
ہم ہیں عاشق ہمکو جز رنج و محن کیا چاہیے
ہم اسیر دام حسرت کیا کریں گلگشت باغ
بابل تصویر کو سیر چمن کیا چاہیے
رونق افزا ہوئے جس محفل میں وہ خورشید رو
شمع روشن واں درون انجمن کیا چاہیے
وے نہ تکلیف لباس عمدگی مجکو کوئی
مردہ دل جو ہو اوسے غیر از کفن کیا چاہیے
ہو رہے ہیں قتل ہم تو دیکھیے ہیچ آپکی
ہمکو تن تن کر قبا نا بانکپن کیا چاہیے
گر کہوں میں جس سے ہو وے کوئی آزردہ بھلا
آپ کو لا ناز باں پر وہ سخن کیا چاہیے
بولنے سے رات کے ثابت ہوئی اتنی یہ بات
لیجئے اک آواز دینے کو دہن کیا چاہیے
قول پر قائم نہیں تو اپنے تجکو توڑتے
رشتۂ الفت اب اے پیمان شکن کیا چاہیے
ہے سر و تن اوسکی خاطر مہو جرأت تو پھر
تن کو سر کیا چاہیے اور سر کو تن کیا چاہیے

غزل

۹۱۹ | ۹

کچھ منہ سے نکالوں تو کہے یاں سے نکل بے
اور ہاتھ چلاؤں تو رخا ہو کے چل بے
ہتھ پھیری جو چاہوں تو یہ رک رک کے کہے ہے
برسوں ابھی اپنے کف افسوس تو مل بے
مک گرم سخن ہونے لگوں تو کہے خاموش
جوں شمع ابھی آتش حسرت سے تو جل بے
اشعار جو حالی میں سناؤں تو کہے یہ
یہ بیتیں خوش آتی نہیں پڑھ اور غزل بے
بیخود ہو لپٹ جاؤں تو ہٹ کر کہے کیا خوب
اتنا بھی زخود رفتہ نہو کچھ تو سنبھل بے
لیجانے کو گھر اپنے کہوں تو کہے اچھا
کیا جھونپڑی میں رکھیے گا تو خواب محل بے
اک بوسہ جو مانگوں عوض دل تو کہے واہ
یہ وضع خوش آتی نہیں خوبی مدا بے

مکمک چیرون کچون کو تو جھجک کر کہے ہے ہی
وارون ترے ہاتھون کو بس اتنا نہ مسل بے
جھٹ لے لون جو زلفون کی بلائین تو کہے وہ
اللہ رے چالاکی و جرأت ترے بل بے

۹۲۰ غزل ۱۱

جلے بدن کے گئی اب اداغ بن مٹی
پس از فنا بھی ہے کیا حرف سوختن مٹی
یہ کیا ستم ہے کہ دھو دھو کے جان دی در پے
نہ پائی ہاتھ سے شیرین کے کو کہن مٹی
یہ خاک ہے کسی سرگشتہ کی کلال کا چاک
بسان چرخ ہو کب ورنہ چرخ زن مٹی
اوٹھا جو خاک سے مجنون کے اک بگولا آہ
دکھاتا ہے عجائب وہ انہ پن مٹی
بجائے ہے جو پپیہے گلی وہ طفل حسین
کسی یہ خاک شدہ کی ہے بوسہ زن مٹی
مسافران جہان گرد راہ ہستی سے
نہ منہ کو پھیر و کہ آخر کو ہی وطن مٹی
اسی طرح تمہین کہا وینگی ایک دن یہ بھی
یہ کہدو اونسے جو کہتے ہین دو وزن مٹی
ہر ایک محو خموشی تہا یون اوسکو کل دیکھ
کہ جیسے مانی کی مورت کا ہو دہن مٹی
تب اوسکو تو نے نہ پوچہا کہ جب ترے در کی
ق ملے تہا نہ سے کوئی اپنے خستہ تن مٹی
خبر مسافر راہ عدم کی مت پوچھو
کہ اتبو پڑ گئی اوسپر کروڑون من مٹی
وہ اس زمین سے نکالون در معانی اور
کہ جسکے آگے مخالف کا ہو سخن مٹی

۹۲۱ غزل ۱۳

نہ دی جو تو نے اوسے شوخ دلشکن مٹی
مرے پہ ہے ترے کشتہ پہ طعنہ زن مٹی
ملی پہ دل نہ ملا خاک ہین کہ قہر ہے یہ
پڑی ہو غنچہ پہ ہنگام واشدن مٹی
جو پوے خلق تو جا ہے تو ہو نہیں خلق
کہ جاے صحبت صندل سے عطر بن مٹی
بہ دشت عشق یہ بکیں ہوا دل وحشی
کہ جسنے پائی نہ با دست گورکن مٹی
جو دیکھا قبر مین تیرے جلے بدن کو آہ
بسان اخگر افسردہ تہا کفن مٹی
ہے اپنے اصل کی جانب ہر ایک شے کی رجوع
بشر کا کیون نہ مرے پر ہو جملہ تن مٹی
پہرے چمن مین وہ گل رو تو پہر کرے پیدا
بہار دشمن عجب اک بوے نسترن مٹی
یہ قصر تن کی ہے حالت بفضل سرد آہ
کہ جوڑ دیوے ہے جون خانہ کمن مٹی
چلن یہ باغ مین چلتے ہی اوسکو ذخراں
کہ اپنے سر پہ لگے ڈالنے چمن مٹی
کہتا یہ در سے رہا لگ کے صورت دیوار
کہ منتظر کا ترے ہو گیا بدن مٹی

ہر ایک زخمۂ دیوار کہا نے جاے ہی آہ
نہ داغون سر پہ مین کیون جستہ تن مٹی
وہ گھر جو غیرت گلشن تھا سو اب اوس مین
خراب وخستہ و ویران اوجاڑ مین مٹی
پس از فنا بھی یہی آرزو ہے جرأت کی
ملے بہ خاک نجف شاہ بوالحسن مٹی

غزل

۹۲۲ ۷

بر مین یار اور شمع گل فانوس مین شیشے کی ہے
اب طبیعت حسرت و افسوس مین شیشے کی ہی
خود تصور مین اب اوسکے ہو گیا جون آبلہ
کسقدر چاہ اس دل مایوس مین شیشے کی ہی
لب بلب جانان نہو تو کیا کرین مینا مے
کیفیت ہے تو کنار و بوس مین شیشے کی ہی
بزم رندان مین ہی کیون آج اسقدر سناٹا ہے
قید یار کس دل منحوس مین شیشے کی ہی
یار مست ناز اور ہے مطرب و ابر و بہار
اب ہوس اس خاطر مایوس مین شیشے کی ہی
پوچھو ہم مستون سے تو افسانہ جام جم سے قدر
محفل دارا و کیکا و کس مین شیشے کی ہی
انتظار ساقی گل رو مین کہ اشعار اور
گر طلب جرأت دل مایوس مین شیشے کی ہی

غزل

۹۲۳ ۷

کیا خوشی فاک اس دل مایوس مین شیشے کی ہی
یا رہن گردن کف افسوس مین شیشے کی ہی
ہی بہت دلچسپ یہ بادہ گلرنگ وہ
کچھ جو رنگت جلوہ طاؤس مین شیشے کی ہی
صورت مستانہ سے نکلے ہی کہ مینا نہ بیچ
کیا سدا خواہش دل ناقوس مین شیشے کی ہی
مہر خاموشی بلب اور نبہ در گوش اب جو ہی
صاف غفلت یہ تیری محبوس مین شیشے کی ہی
غنچۂ گل دیکھیہ کر شکل صراحی محو ہے
لاگ ہر رنگ اس دل مایوس مین شیشے کی ہی
اوس بھبوکے پر ہی جون قصر بلور مین بہار
جلوہ گر یون شمع کب فانوس مین شیشے کی ہی
دخت رز کا دیکھیہ عالم خم ہی جرأت باغ مین
شاخ گل بھی خواہش پابوس مین شیشے کی ہی

غزل

۹۲۴ ۱۰

جی جلا کر دل مین ہی صدقے تمہارے جایئے
اسمین گور سوائی ہو یا جی سے مارے جایئے
بیٹھنے پر کل نہین پڑتی ہی پہر کہد و تمہین
پاس سے اوٹھکر نہلا کیونکر تمہارے جایئے
دیکھیہ مضطر نرم مین مجکو یہ آنکھون مین کہا
پہر بھی آتا ہے تو یان سے اک کنارے جایئے
وہ پس آنیکی میری گر تم آسکتے نہین
تو کسیکو گھر مین بیٹھی ہی پکارے جایئے
کیا کسی نے کی یہ سرگوشی کہ بس اکبار گی
ہمسے آنکھون مین لگے بولے اشارے جایئے

جی یہ چاہے ہے کہ تم تو سامنے بیٹھے ہو جان
اور بس سو جان سے جی تم پہ وارے جائیے

خراب میں دیکھیے اور سکی آمد نہ دیکھا گیا بس یہ خیال
گھر کا آنگن اپنی پلکوں سے بہارے جائیے

جاہ کہتے ہیں اسی کو آئے گر ہونٹوں پہ دم
چاہنے کا چاہیے دم تو بھی وارے جائیے

بعد مدت دل میں کیا جانے یہ کیا لہر آ گئے
پھر ہیں اوسنے بلا بھیجا ہے بارے جائیے

گو بہر صورت سیہ ان جرأت بگاڑے تس سے وہ
آپ ہر صحبت کے نقشے کو سنوارے جائیے

غزل ۹۲۵ ۱۰

نہ دیا تک جو ہمیں دکھلائی
غم نے دنیا ہزار دکھلائی
چشم پر خون نے تجھ بن اکثر
زور ہمکو بہار دکھلائی

کیا ہی ساون کی جھڑی تو نے
دیدۂ اشکبار دکھلائے
نہیں دنیا مزار دکھلائے

مین کیا قصد گریہ بزم مین کب
آنکھ کیون تو نے یار دکھلائی
ہاتھ اوٹھتے ہی پیرہن مین
غنچہ یا ایک تار دکھلائی

کب تسلی ہو شعلہ خو کی اگر
اک جھلک برق وار دکھلائی
دم مین دی ملاکہ بار دکھلائی

ہمنے اس گلشن جہان مین آہ
کچھ نہ اپنی بہار دکھلائی
جرأت بیقرار دکھلائی

غزل ۹۲۶ ۵

آہ کس پردہ نشین سے دیدۂ دل لڑ گئے
شدت گریہ سے جو آنکھون پہ پردے پڑ گئے

بعد مرگ اعمال سے جو اپنے کھینچا انفعال
آخر اس شرمندگی سے ہم زمین مین گڑ گئے

جون انار آتشین اک دم تماشا سا دکھا
برگ دیر کی ساتھ سے بس ہم زمین پر پڑ گئے

دل ہی جب بیتابی کا پھوڑا ہو تو کیا جینے کا لطف
کیون اجل کیا پاؤن مین تیری پھپھولے پڑ گئے

کیا کہین ناصح جرأت کیا ہی اپنے سے جنگ
رات اپنے گھر کو ہم لڑنے تو یون سے لڑ گئے

غزل ۹۲۷ ۱۲

یہ نقش اپنے دل کے نگینی پہ حرف ہے
گر تو یہان نہ دے تو جینے پہ حرف ہے

اوس رخ پہ خط کی جون خط گلزار ہے بہار
اللہ کیا ہر ایک قرینے پہ حرف ہے

ہو کیون یہ تجھ مشوق اطبا ترا مریض
جون لوح مشق اوسکی ہر سینے پہ حرف ہے

چھاتی مری سراہیے جو درد و غم سے
انسان تو کیا کہ کوہ کی سینے پہ حرف ہے

گرنا ہو سر کے بل تو چڑھ بام عشق پر
ہر پیش نظر یہ پہلے ہی زینے پہ حرف ہے

یون غش پڑا ہے تشنہ دیدار اب تلا
کہنا تو کیا کہ پانی کی پینے پہ حرف ہے

پنہان درون سینہ ہر زخم اپنا وہ کہ بس
واں سوزن خیال کی سینے پہ حرف ہے

سو خط گئے نہ آپ نے دو حرف بھی لکھے | اسمین تو دوستی کی قرینے پہ حرف ہے
گویا وہ لعل لب ہمی آلودہ ہین طلسم | جسپان جو لعل ہی ہون تو مینے پہ حرف ہے
اب وہ غزل پڑہون مین کہ جسکا کوئی جواب | دو دن مین کیا کہی کہ مہینے پہ حرف ہے

غزل

۹۲۸ | ۷

لب وہ کہ لعل کے بھی نگینے پہ حرف ہے | سبزہ پہ پشت لب پہ کہ مینے پہ حرف ہے
عالم ہوا جو چاہے تو سینہ پہ داغ رکھہ | غالب یہ ایک لاکھہ سفینے پہ حرف ہے
اوس روے پر عرق پہ عیان ہی جو لام زلف | اعجاز حسن سے یہ پسینے پہ حرف ہے
گویا ہین رشک نکہت بعل اوسکی فند قین | اور سبز چوڑیان وہ کہ مینے پہ حرف ہے
افسوس ہے وہ پردہ نشین لیسی بام پر | لکھا ہر ایک جسکے یہ زینے پہ حرف ہے
جسکو کہ سر کٹانا ہو رکھے یہان قدم | بس ہم مرین جو اوسپہ تو جینے پہ حرف ہے
پہونچا نہ میرے ہاتھ مین جون لعل جرأت آہ | حسرت بھرا یہ دل کے نگینے پہ حرف ہے

غزل

۹۲۹ | ۱۳

دی گر بلا کے دولت توقیر کی تو یہ کی | دل کے اوچاٹنے کی تدبیر کی تو یہ کی
سونپا بہ موج آفت زنجیر کی تو یہ کی | عاشق کی اپنے اوسنے تدبیر کی تو یہ کی
وہ چاہنا ہمارا اب جانتے نہین ہین | لو چاہ نے ہمارے تاثیر کی تو یہ کی
لگتے ہین زخم ہر دم تیغ مفارقت سے | اب تیز اوسنے ہمپر شمشیر کی تو یہ کی
پڑتے ہی دل پہ اپنے سینہ کے پار گذری | شفقت اب اوس نگہ نے جون تیر کی تو یہ کی
ہر اوسکی رنج عسرت وان جاکے دشمنون نے | حال زبون کی اپنی تقریر کی تو یہ کی
دیوار پر لگا کر کھینچی شبیہ یوسف | اپنے مقابل اوسنے تصویر کی تو یہ کی
ملتے ہین درہم داغ اب ہمکو سوز غم سے | اس عشق نے ہمارے جاگیر کی تو یہ کی
تم جو خفا ہو مجھہ سے ہمدرد تو خطا کیا | ہان دل دیا ہے تمکو تقصیر کی تو یہ کی
تدبیر سے نہ حاصل ہو کچھ بجز ندامت | معلوم ہمنے اپنی تقدیر کی تو یہ کی
آدم لبون پہ پہونچا اور آہ وہ نہ آیا | وعدہ پہ ایک دم کی تاخیر کی تو یہ کی
اب آپ اپنی صورت پہچانتے نہین ہم | الفت نے اپنی حالت تغییر کی تو یہ کی
ہان غلط ہے تیرا ملا غلط ہے تیرا | جرأت ہین عبارت تحریر کی تو یہ کی

۹۳۰ **غزل** ۷

بوند ہیرے کی کنی سے بھی کڑی منہ کی لگی
اوسکے آنے کے جو وعدے پہ چھڑی منہ کی لگی

تار جس بوند نے باندھا ہے اب اوس کیفی بن
گویا سولی وہ فلک پر سے کڑی منہ کی لگی

شب کو تھی بادہ کشی اور تہا وہ غیرت شمع
نور ہی صبح تلک ہمکو بڑی منہ کی لگی

آئے رونے پہ جو یہ دیدۂ خونبار تو بس
جھڑ نئے رنگ سے دو چار گھڑی منہ کی لگی

ہر سحاب اب ہر غرہ آہ کے جھلکے ہو رون سے
دل پہ کیا کیا نہ بغیر اوسکے جھڑی منہ کی لگی

اوٹھتے ہی وان سے کرے ہم مدم باری شک
کیا تماشا ہے کہ بن پاؤن اڑی منہ کی لگی

دل جو نرم اوسکا ہوا پینسی مے ای حرات
یاد دوانے شراب اب یہ کڑی منہ کی لگی

۹۳۱ **غزل** ۱۲

لگا دم قتل کا آہ کرنا جو یاد ہمکو وہ آ رہا ہے
تو کوئی کو یا دل و جگر پر ہمارے چھریان لگا رہا ہے

قلق گذرتا ہے مجکو کیا کیا سنون ہوس حسرت پہ یہ ستمگر
کہ کوئی معشوق روٹھی عاشق کو اپنے کیا کیا منا رہا ہے

جو غور کیجے تو دم کی دن کہان کا آنا کہان جانا
اک آمد و رفت سانس کی ہے بس اب ہمیں کیا رہا ہے

وہ بیدرد دیکھنے آیا تو سنکے نے اوسکو یہ سنایا
یہ وہ بڑا ہے جو پہر دن اگر تمہارے در پہ گڑا رہا ہے

کہی تو اوسکی کو کہ رہب جو نماز بردار تہا تمہارا
ذرا چلو تم کہ ایک مجمع اب اوسکی میت اوٹھا رہا ہے

بدنمہ کیونکہ نہ ہوتی جاوے صدا بس اب نالہ و فغان کی
کہ آہ طنبور دل کی تارون کو مطرب غم بجا رہا ہے

نصیب صرصر باد خزاں شیریں ہوا تہا جس طرح سے ہمیں بھی
یہ دست عشق اب اوسطرح سے تہپک تہپک کر سلا رہا ہے

جہان میرا تہا کیسی نہ ہمکو نظر پڑی اب کہ آہ یارہ
کسیکی جاتے ہی شکر غم غارت دل کو ڈہا رہا ہے

وہ لذت وصل یاد کرکے کہی یہ رویا کبھی یہ تڑپا
تمام شب مجھہ میں اور دل میں عجب طرح کا مزا رہا ہے

ہجوم یاس اب ہجر نے دل پہ ہمسین کوئی پاس عیسیٰ
وبال جان زندگی ہوئی ہے کہ لطف جینے کا کیا رہا ہے

ہمیں تو کیا وصل کی تمنا یہ سب پہ ظاہر ہی در و نہان
کہ عمر بہر انہیں دلربا سے جو دل ملے پر جدا رہا ہے

فراق جانان میں چشم رہتی ہے غرق صبح اس اور کبھی
جو اوتر گیا خواب چشم سے تو خیال یہ دل میں آ رہا ہے

۹۳۲ **غزل** ۱۴

سہاگ معشوق و عاشق اہ عشق طرفہ عجب کہا رہا ہے
ادہر لگا ہے دم اوسکا اولٹا ادہر وہ آنکہیں لگا رہا ہے

تہا یا جسکو نہ پاس تمکین وہ متمکین کیا اوٹھا رہا ہے
کہ جا کے قدمون پہ ہر کسیکے لگی پہ سر کو لگا رہا ہے

خموش اب کس طرح رہون میں یہ شیفتہ شیون تباہ کا ہو
شرارت نالہ کیا کہون میں مرا کلیجہ جلا رہا ہے

لگا کر دل جسنے طبع پیری کی ہے محبت تری بری ہے
مزا تو دیکھو اوسیکا میرے تصور آنکھوں میں جا رہا ہے

کبھی تو اوسکی خبر نے قاتل جو مجھپہ سو جان سے ہے مائل
یہ کینچ غم شکل نیم بسمل پڑا وہ کیا تلملا رہا ہے

ہزار مضمون بیقراری گذرتے ہیں دل میں اکیباری
حقیقت اپنی وہ اب جو ساری سکیو بیٹھا سنا رہا ہے

دل اسلیے جان بلب پڑا ہے کہ مبتلا تجھپہ جو ہوا ہے
یہ سچ ہے صاحب نے کیا کیا یہ اپنا ہی بار رہا ہے

کوئی ہے ہمدم یہ بس زندگانی کوئی ہے مصرف خوشفانی
ترا جو بیمار غم کہانی اب اپنی بیتی سنا رہا ہے

کہاں تلک کہہ یہ اکہہ بھیجینگے یہ جیمیں ہمکو کہ کہا ہے بیٹھے
ترا کرینگے تو کیا کرینگے ہمیں تو غم اب ستا رہا ہے

کہاں وہ صحبت کہاں وہ مجلس ہے کینچ تنہائی اب بن بس
نہ کوئی ہمدم نہ کوئی مونس نہ کوئی یار آشنا رہا ہے

فقط ہے درد و غم نہانی حباب سا ہے زندگانی
بڑا جو دم تہا رفیق جانی سو وہ بھی ہمکو ٹھون پہ آ رہا ہے

تری ہے عاشق کا وقت رحلت چل اب دیکھیہ اوسکو ہے کیا حالت
کراہ کیا کیا وہ دل کی حالت ستارون میں جتا رہا ہے

بنا ہے کیا مزا کہا یا خیال میں کچھ نہ رات کھایا
کہ سنکے مرنا بھی جو نہ آیا اوسی کو اب تک بلا رہا ہے

الٰہی تھی کونسی وہ ساعت جو گرمی اوس نے گرمی محبت
نہیں سنورتے اگرچہ حیرت نہار نقشے بنا رہا ہے

غزل

۹۳۳ ۱۰

کسی رہ دنیل سے جو آب جو یہ چشم تر میں سما گئی ہے
تو فلک پہ آتش برق لپکے سحاب نیل جا گئی ہے

کسی کی صحبت میں رہ کے ہمدم کہ جو ملے جنکے ہی مزے ہم
نہ کسی سے جاتی ہیں رہ تہہ ہم نہ کوئی اب اکے سنائے ہے

بھلا کہینچے کینکہ نہ اپنا جی نہ کہا سمان یہ پر ہے کی
انہیں انکھڑیون کی سی جہانولی یہ جنہیں اٹھا دکھائے ہے

ہے ہیں جو دکانیان گل کی کل تو وہ غنچ ہے یا عین بلبل
بد زرون پہ وہ شاخ گل یہ نسیم بہاو تبائے ہے

یہ جنون ہتی مشکل ہمرا ہے کی کس سے سالت بتلیئی
نہ کسی سے اپنا لگے ہے جی نہ کوئی اب نکہہ ملائے ہے

جگر اپنا مشکل قلم شق کیا دل نے پر فتر صیاد قیاق
کہ لیے ہوا اب جو وہ اک ورق اوسی سے پڑہا ئے ہے

یہی سوچ گذری ہے مجکو تو کہ نہ دیکھا ہو کہیں تجہ ہی کو
یہ سنون ہون جب تو فقیر سے کوئی نیا گہر گو سنائے ہے

نہ کسیکو دے یہ الٰہی خدا کہیں ہم فسانہ غم سو کیا
کہیں گوش زد جو ہوا نہا ہمیں عشق اوہ دکھائے ہے

مری دل میں طرفہ ہے گل کھلا سر کہ اب ہے تمری آ
کہیں ہو ہوا نہیں تو صبا ابھی تو بھی باو میں آئی ہے

کوئی پوچھے جرات زار سے یہ جدا ہی اب جو وہ یار سے
کسی سنے کہ اگر کوئی پیار سے جو لائین پانی تو لائے ہے

غزل

۹۳۴ ۱۰

منہ کو گر سوز غم سے دل میان جلائے ہے
جو ب آتش خوردہ کیا بے زبان چلائے ہے

بوقت اوس بن زمین پر دیکھ مجکو شکل برق
رعد کے پردہ میں کیا کیا آسمان چلائے ہے

سبکہ دل ہی صید لاغر وہ شکار افگن اوسے
کھینچا جب تیر ہے سے کمان چلائے ہے

سینہ پر زخم و مخزن سے صدائے دل ہی یوں
باغ میں مرغ چمن وہ پر کو باغبان چلائے ہے

ماتم دل میں ہو جو نالہ زن ہر استخوان
شیر کو چپکی لگی اب نیستان چلائے ہے

تو جو وہ غارت گر عالم کہ ترے ہاتھ سے
میں ہی فریادی نہیں سارا جہان چلائے ہے

شمع ساں دل آہ جل اوٹھتے ہیں اہل بزم کے
بیٹھے بیٹھے جب ترا آتش زبان چلائے ہے

کوئی آواز اب تری بیمار کی سنتا نہیں
گرچہ کیا کیا زور سے وہ ناتوان چلائے ہے

تیرے عاشق پر قلق وہ ہے کہ کوئی سوگوار
پیٹ کر بس سینہ و سر ہر زمان چلائے ہے

کان میں آتی ہے جرأت اک صدائے نالہ آہ
پر دل وحشی خدا جانے کہاں چلائے ہے

غزل

۹۳۵ ۱۲

دوستی دو دن برہا کر تم گھٹانے لگ گئے
یا تو تھی وہ مہربانی یا ستانے لگ گئے

یا ہمیں تم دیکھتے تھے چشم نون سے چاہ کی
یا بنا غصہ کی شکل آنکھیں دکھانے لگ گئے

یا محبت سے تم اپنے ہاتھ میں دیتے تھے ہاتھ
یا ہمارے ہاتھ سے دامن چھوڑانے لگ گئے

یاد م رخصت چلے آتے تھے دو روز سے تلک
یا مرے آنے کی سن کنڈی چڑھانے لگ گئے

یا تو کہتے تھے سدا رہتی ہو تم چت پر چڑھے
یا ہمیں اب دیکھکر تیوری چڑھانے لگ گئے

یا تو دیتے تھے کھوری منہ میں اپنے ہاتھ سے
یا مرے اب قتل پر بیڑا اوٹھانے لگ گئے

یا تو دزدیدہ نگہ سے دیکھ لیتے تھے ہمیں
یا سبھی باتوں میں تم آنکھ چرانے لگ گئے

یا تو قسمیں دیکر تم آنے کے وعدے لیتے تھے
یا بلانے کی مرے سوگند کھانے لگ گئے

یا نشانی اپنی کچھ بس بھجواتے تھے تم
یا مرا نام و نشان بالکل مٹانے لگ گئے

یا تو باہم مہجوری کی آرزو رکھتے تھے تم
یا پیالے جام غم مجکو پلانے لگ گئے

بیٹھتے تھے یا تو زانو سے بھڑا زانو کو تم
یا محبت سے ہمارے دل ہٹانے لگ گئے

سچ کہو جی یاد میں کس کے لگے رہتے ہو اب
جرأت اپنی کو جو تم ساری بھلانے لگ گئے

غزل

۹۳۶ ۱۱

مرتا ہی نظر آیا ہنگام گرفتاری
پیغام اجل لایا پیغام گرفتاری

اٹھیے ہوئے منہ اپنے جینے کے پڑے لالے
تھے زہر کے سو پیالے اک جام گرفتاری

لے سیر ارے یارو کو قصر طلائی ہو
پر آئے نظر ہمکو صد بام گرفتاری

کیون دام مین گھبراتے صیاد کو گر پاتے
کیا چین سے کٹ جاتی ایام گرفتاری

تا روز شمار اوسکا ہووے نہ شمار اصلا
کیا کہیے کہ ہین کیا کیا آلام گرفتاری

پروانہ کے گو میرے صیاد ہے اب گھیرے
ایسے تو ہین بہوتیرے اقسام گرفتاری

گر بر مین دل آرام اب سہر روز رہا ہووے ہر شب
پوچھے کوئی ہمسے تب آرام گرفتاری

وان شام لطافت ہے اور صبح صباحت ہے
یان صبح ندامت ہے اور شام گرفتاری

یا تے نہین کچھ ہم مین ہین اور ہی عالم مین
مر جائین گے اک دم مین ہنگام گرفتاری

گر دام مین لاویگا صیاد ستاوے گا
تو مفت مین پاویگا الزام گرفتاری

مر ہوش گئے الفت بس ہو گئے ہم جرأت
پیتے ہین بصد رغبت اک جام گرفتاری

۹۳۷ غزل ۱۱

جاہ کی چتون مری آنکھ اوسکی شرمائی ہوئی
تاڑ لی محفل مین سب نے سخت رسوائی ہوئی

طبع کیون مائوف میری شوخ ہرجائی ہوئی
جا بجا کیا کہیے اپنی کیسی رسوائی ہوئی

دیکھیہ اوس آتش کے پرکالے کی وہ چشمک نہ تھی
مجکو کچھ بجلی نظر پڑتی ہے گھبرائی ہوئی

آہ اس دل کی لگی پر چشم گریان کیون نہو
یہ اسی کمبخت کی ہے آگ بھڑکائی ہوئی

چاہتی ہے اوس بھبھوکے کے حضور اپنا فروغ
شمع کی آنکھون مین ہے چربی مگر چھائی ہوئی

فرش گل پر منعموں خوست سے مت پہلا وے پاؤن
کل کو یہ چادر تمہین پر ہوگی پھیلائی ہوئی

میرے آتے ہی جو اوٹھہ جاتے ہو گھبرا کر تو جان
مین نے لیں جانا طبیعت ہے کہین آئی ہوئی

گر کہون کچھ اوس سے تو کہتا ہی بس بس جب ہو
کیا دل بیتاب کی حالت ہی اوکنائی ہوئی

شب کو جو اپنے مقابل ہو گئی ناگاہ آہ
چاندنی مین ایک صورت جگمگی چمکائی ہوئی

اونکے دہوکے سے کیا ہمنے لپٹنے جانے کا قصد
پر وہ نکلا اجنبی تو سخت رسوائی ہوئی

حسب حال اپنے کہے اب جرأت کچھ اور تو
یہ غزل تو تہی کئی یارون کی کہوائی ہوئی

۹۳۸ غزل ۱۱

ہے غضب اپنی طبیعت اوسپہ ہے آئی ہوئی
جسپہ پڑتی ہے ہر اگ کی آنکھ للچائی ہوئی

یاد آجاتی ہے تو روتا ہون کیا منہ ڈھانپ ڈھانپ
بھولی بھولی صورت اور وہ آنکھ شرمائی ہوئی

چھاؤنی برسات مین چھائی کہان جلد آؤ جی
جی گھٹاتی ہے ہمارا یہ گھٹا چھائی ہوئی

کون خصت ہو کے یہ ہمسے گیا یارب جو آہ
صبر نے مجرا کیا خصت شکیبائی ہوئی

شب تصور مین کسی مہرو کی آنکھون کے حضور
چار سو اک نور کی چادر تھی پھیلائی ہوئی

ناتوان دیکھا جو مجھکو تو یہ ہنسکر بول اٹھے
بارے اب تو کچھ بہت اچھی تو توانائی ہوئی

سامنے میرے جو منہ کرکے نہین تم بیٹھتے
کیا کسیکے سامنے ہی یہ قسم کھائی ہوئی

پھر یہ حیرت ہی مجھے اسپر نہ تم ٹھہرے رہے
بات جو مدت سے ہی آپسمین ٹھہرائی ہوئی

خیر تو ہے اے دل وحشت زدہ یہ کیا ہوا
یون جو قسمت مین مری یہ دشت پیمائی ہوئی

پا برہنہ سر پریشان آہ برلب رنگ زرد
دست پر سینہ ہی اور صورت ہے گھبرائی ہوئی

دوڑ دوڑ آنے سے جرأت کے رکو منہ کیا کرے
اس بچارے کی طبیعت تپہ ہی آئی ہوئی

غزل

۹۳۹ ۸

دلالت منزل کیسو مین جا تو خواہشین بوسون کی
نہین تو راہ طے کرنی پڑے کی کالے کوسون کی

یہ بعضے شک دکھانے لگے طوفان پہ صد طوفان
حقیقت کیا کہون آنکھون مین اپنے بالے بوسون کی

فقط باتون مین پاؤ تشنۂ وصل آہ کب تکین
کہین بجھتی بھی ہی پیارے بجھائے پیالے بوسون کی

سوا ہون بد دعا سے مین کسیکے رکھیو اوس جاگہ
قبور عاشقان جس جا ہون معشوقون کی کوسون کی

شب فرقت کی زاری کیا کہون اور اپنی بیچینی
شکایت گوش زد ہوتی ہی کیا کیا چہ پر وسون کی

نہ ٹھہرا ایک بھی اونمین سے آمد دیکھکر اوسکی
توقع دل مین رکھتے تھے بڑی جنکے بھروسون کی

بمشکل سادہ رویان جہان ہی رو بر و تیرے
کہ جیسے صورتین بد رو پہ ہوتی ہین کہو سون کی

طمع نے جن لبون کی مجھکو جرأت مار ڈالا ہے
جو یا دین تو اونہین دین ہم بھی کیا کیا مار بوسون کی

غزل

۹۴۰ ۱۱

نہ ہٹ جاتی ہے اوسکی یہ طبیعت اپنی ہٹتی ہے
عجب تشویش مین کچھ ان دنون اوقات کٹتی ہے

جو پھر کر اوس سے بیٹھون بزم عشرت مین تو ہو تا ہے
ہجوم فکر کیا کیا دل مین جون جون سیر چھٹتی ہے

نقاب اپنا اولٹ کر منہ دکھا تصویر سا اپنا
کوئی دم مین تری بیمار کی پتلی اولٹتی ہے

دل اوسکا پھر گیا تو کیا کرین تو بہر ہم سچ ہے
بن آئی کچھ نہین تقدیر اپنی جب پلٹتی ہے

کسیکا دل اوٹھا ہے ملاقات اپنی سے شاید
یہ بے موجب نہین ہر رات نیند اپنی اوچٹتی ہے

تصور ہے یہ کس زلف سیہ کا اسکو جو ہر شب
دل سودا زدہ سے اک بلا سی آچمٹتی ہے

شرقی و غربی اکا ہی رنگ اس باغ مین ظاہر
شگفتہ ہو کے یعنے گل کی پہر پنی سمٹتی ہے

سو جاتا ہی جب وہ رشک سے اور دل بہر آتا ہے
تو کیا کیا صبح کی جاتی مری رونے پہ پٹتی ہے

بہار ایسی نہ دیکھی جو خزاں ہووے نہ بعد اوسکے
کھلے ہے جسپہ گل آخر وہی پہر شاخ جھکتی ہے

جہان کے باغ کو دیکھو تو شادی مین ہو غم پیدا
کہ جوبن جوں سن بڑا ہوتا ہے توں توں عمر گھٹتی ہے

بھبھو کا سا جلا آتا ہے جب وہ بزم مین جرأت
تو کیا کیا شمع مجلس اوسکی آمد دیکھ کٹتی ہے

غزل

۹۴۱ ۱۰

جہان دیکھو ہے ہمکو خورمی وانسے سٹکی ہے
وہ غمگین ہین کہ گرد اپنے خوشی کب پھٹکتی ہے

بوقت رقص کیا اوسکے فقط نتھنے پھڑکتے ہین
جو دیکھو غور سے تو زنگہ بھی کیا کیا سٹکتی ہے

نہین جاتا جو کھٹکا اوس صنم کا دہیان سے اپنے
تو ساری رات بس اک پھانس سی دل مین کھٹکتی ہے

دل زار آہ کے صدمہ سے اب اس رنگ پر ہے ہر
کہ باد صبح سے جیسے کلی گل کی چٹکتی ہے

بگولا مت سمجھ بہر نثار ناقہ لیلے
بیابان مین یہ اتیک روح مجنون کی بھٹکتی ہے

اوٹھانا زلف کا رخ سے جو یاد آتا ہے تو اکر
اندھیرا آنکھون مین آچاندنی پہر کیا چھٹکتی ہے

جدائی ہے کہ گر پہونچے ہے وان اوڑکر غبار اپنا
تو باد تند کیا کیا اوسکے دامن کو جھٹکتی ہے

رہے ہے چین پیشانی پہ حیران موج دریا سی
بلائے جان کہون مین یار گل اوسکے سر مو کو

عجب انداز سے ماتھے پہ لٹ اوسکے لٹکتی ہے
کہ تیری شاعری اب سیکے آنکھون مین کھٹکتی ہے

غزل

۹۴۲ ۱۲

سماتی ہے نہ تن مین اور نہ تن کو چھوڑ سکتی ہے
مری جان آکے آنکھون مین کسکی راہ تکتی ہے

فقط نرگس ہی کیا دیکھے اوسکو نیچے نیچے تکتی ہے
نہ ہنس سکتے ہین گل نے گل سے بلبل بول سکتی ہے

پھنکا جاتا ہے تن اپنا طپش سے دل کے ہے خام
کہ ہر لحظہ کلیجے پر اک آتش سی دہکتی ہے

سخن نکلے ہے کچھ کا کچھ مرے منہ سے تصور مین
کسی میخوار کی اپنی زبان کیا کیا بہکتی ہے

بیان کیجے ترے بیمار کی کیا سرگذشت اب تو
یہ حالت ہے کہ بس گردن کوئی دم کو ڈھلکتی ہے

وہ رشک صد بہار آیا تھا اک دم کو جو گلشن مین
تو کیا کیا بوے گل گھر مین کئی دن سے مہکتی ہے

نزاکت یہ کہ آتا بوے گل سے ہے پسینا اور
صبا پنکھا جو جھلتی ہے کمر کیا کیا لچکتی ہے

ہزار اروں گر جگر وہین پہ دیکھین کو ہم حیران
کہ اک تصویر اپنی سامنے سے کب سرکتی ہے

بزیر قصر گردون سو رہے کیا آرام سے کوئی
یہ چھت ایسی پرانی ہے کہ شبنم سے ٹپکتی ہے

سنہ ۱۲ برشگالی ابتو ہے بارہ مہینے یان
پلک بے ساقی مہر و کب اپنی تک جھپکتی ہے

قتل خشک جو شان کا ہے گویا بارش باران	فغان دل ہے ہوا اور راہ کی بجلی چمکتی ہے
بدلکر قافیہ لاؤ اسکو جام نظم مین جرأت	مئے معنی جو تیرے شیشۂ دل مین جھلکتی ہے

غزل

۹۴۳

دم نکل جاتا ہے اب اے اشک قمر نزدیک ہے
راہ کوئی خاکساری اگر شق ہو تو
دو قدم کی جا ہے یہ بھی فرصت اے اجل
دان تک جانا تو دور از عقل ہے اے ہمدمو

پاس عصمت تا کجا ہر کس سے ہو نزدیک ہے
منزل مقصود کا رستہ ادھر نزدیک ہے
در گذر جا کہ اوسکا راہگذر نزدیک ہے
دور ہے جانان مین جانا مگر نزدیک ہے

وان کمان پاس آت اور ادھر کہ جا
اینطرف ہان مرگ مفت سے آیا
سارے خبر اپنی پر بیخبر غم کی ای غافل شتاب
دیکھیو صورت دوشیار مین کہی دور دور

کیا کرین گر نہ پھرے گھر سے ہوا دار کا گھر نزدیک ہے
خط لیتا ہے یہ کیسکا نامہ بر نزدیک ہے
مجھے مرنے کی ہے بیخبر نزدیک ہے
پاس اوسکے کیونکہ جاوین گو گھر نزدیک ہے

۹۴۴

بھری جو مشت و یاس ہی گفتگو مین ہے
سوا رکھتی ہین ہر دم عشق کا جسکو
یہ کیفیت ہے جو ہم زندہ مشربون کا ہے
جمال ہر ترے وحشی کی جسنے دیکھا ہے

خدا ہی جانے کہ بندہ کس آرزو مین ہے
اسیطرح کی سیاہی مری لہو مین ہے
کہ ماتھا سجدہ پہ ہے اور دل سبو مین ہے
کہان کہان کی ہوا اور تو ہی تو مین ہے

کہان یہ بات کسی اور خوبرو مین ہے
یہ گم ہوے ہین کسی کی تلاش مین بیکہ
سنگھا بدن کو کہان کی سی خوشبو مین ہے
تمہارے جلوے سے ہر سمت جا بجا یہ بہار

مزا جو آپ کے اندر اس گفتگو مین ہے
کہ آج ایک جہان اپنی جستجو مین ہے
رہو دگی یہ کسی کی بھی بو مین ہے
جو شش خصوصاً ہم مین ہے سو لکھنؤ مین ہے

۹۴۵

بوجہ اوٹھاتی ہین غم کا رہ ہی ہمارے
جیتے جی رو کے مین کشتہ جو خیال ہمارے
نظر ہی سکی نہ وہم کرتہ
عاقبت پیش ہے یہ کیفیت راہ صراط
اسقدر کوہ کنی عشق نے دی اوسکو کہ بس

کوئی کہان رہو جسکے مقابل ہمارے
تو پس مرگ بھی جاتی نہ ہی اک سل ہمارے
دست نازک کو ترے پنجے نہین ہے خوب
اپنی تقصیر سے اپنے تئین کارے ہے
بار عصیان سے نہ اٹھا آپ کو غافل ہمارے
دست بیتاب کا ارادہ سر زبردستی کا تھا
آخر اک حد تک اس سر پہ اٹھا سل ہمارے
بوجہ فریاد دلی ہلا یا کر مردن مین کا

۹۴۶

کہیے اک اور غزل اسمین اگرچہ اے جرأت
قافیے اور ردیف اوسکے مین مشکل ہمارے

۱۲

کیون نہ ہر دم برہ عشق کرون دل بہاری
دل بگرداب محبت ہے گران باری سے
شب کے وعدہ پہ کرے دیر نہ کیون تو پیارے
دل گذرگاہ ہے پریون کا چلو صبر وسکون

قدم اوٹھہ سکتے نہین اور ہے منزل بہاری
کشتی بہہ نہ چکی نہ مری تالب ساحل بہاری
دل مین انپے ہے کچھ ای مہر شمایل بہاری
نہین ہوتا ہے مکان رہنے کے قابل بہاری

خوف ہے مجکو اوسکا ہو لہو ہو مجکا اور
تیغ کھینچے ہوے آتا ہے وہ قاتل بہاری

ہو سبکبار جو مے کرنی ہے یہ راہ تجھے
وادیے عشق کے ہین جادہ منزل بہاری

گھر سے جانے نہین دیتی جو ترے گھر والے
کیا ترا پاؤن ہے اے حور شمائل بہاری

نغمہ سنجی مین ہے یکتا وہ مرا طائر دل
جسکے ہین پیش نظر صوت عنادل بہاری

ہم تو مجنون کے اب اس بات کے دیوانے ہین
عرش پر لیلی کا سمجھے ہے وہ محمل بہاری

بار غم کیسے اوٹھا کر وہ مواخذ قت مین
کیون نہ مردہ ترے مائل کا ہو غافل بہاری

ایک تو ہجر کی تی رات ہی بھاری تس پر
ایک سے ایک بلا ہوتی ہے نازل بہاری

دل پہ تا حشر رہے کوہ فراق اے حرأت
جی مین ہے مارے اب سر پہ اوٹھا سل بہاری

غزل

۹۴۷ ۱۴

کب وہ صیاد اسیرون کی خبر لیتا ہے
اور جو لیتا ہے تو مقراض سے پر لیتا ہے

مشغلہ ہجر مین بس دل یہی کر لیتا ہے
کہ دم سرد کئی روکے یہ بھر لیتا ہے

کشتۂ زلف کو یون دے ہے وہ رخ جون کوئی آہ
خبر مردۂ شام آکے سحر لیتا ہے

منزل کوے محبت مین ہو پیادہ کہ سوار
راہ تاریک مین مرکب سے اوتر لیتا ہے

کیون نہ شیطان کو کرون جنت دل سے خارج
انتقام پدر خویش پسر لیتا ہے

پھر وہ بچتا ہی نہین طائر دل جسکو کہ آہ
تاک اوس شوخ کا شہباز نظر لیتا ہے

برتا ہل وہ گذرتا ہے تب اوسکی جانب
منتظر جب کہ کوئی جی سے گذر لیتا ہے

وہ ہوا بحر جہان کی ہے کہ مانند حباب
اک نفس ہر کوئی یان آکے اوبھر لیتا ہے

اوٹھ گیا بزم سے کون اپنی لگا یاد جو آہ
ہچکیان رو رو کے ہر ایک خبر لیتا ہے

ہوے کب بوسہ لب پر وہ خریدار سخن
بے بہا لعل کوئی دے کے گھر لیتا ہے

پہل یہی محبت ظالم کا ہے ہو جس پہ نشست
پھر اوسی شاخ کو وہ زیر و زبر لیتا ہے

کیون لیا کوہ محبت نے اوٹھا سر پہ دلا
سانس بھی اب جو نہین دو دو پہر لیتا ہے

کیا سنا قصۂ فرہاد نہ تھا اے کمبخت
ایسی آفت بھی کوئی سر پہ بشر لیتا ہے

ہے زمین خوب پہ کیون اے حرأت اور
توسن فکر کو جولان نہین کر لیتا ہے

غزل

۹۴۸ ۱۲

آئینہ سامنے جن کے جو دھر لیتا ہے
کار عاشق سبھی معشوق وہ کر لیتا ہے

پاسبان دور دور کرتا ہے ہماری دولت — خانۂ یار کے نزدیک جو گھر لیتا ہے
اپنے [illegible] حال کچھ پوچھ کہ اب تو اے دل — کون جز بیخبری اوسکی خبر لیتا ہے
[illegible] اوس سے ہوں کیا بات وہ کرتا ہی نہیں — ذبح دو چار کو جب تک نہیں کر لیتا ہے
[illegible] ق ہو کہ اٹکڑے جگر ہووے ہے آہ — وصل کی شب جو کوئی نام سحر لیتا ہے
[illegible] اں سے گھر آنے کی ٹھہراتے ہیں تب بات ہم آہ — دل میں جب جی سے گذرتا ہے ٹھہر لیتا ہے
[illegible] بیٹھتا اب جو نہیں ہیں سے ہم پاس وہ شوخ — ٹپکیاں حسن جوانانہ مگر لیتا ہے
[illegible] خیں جنبش میں جو آ غنچے صبا سے چٹکے — یہ بلائیں تری بیمار سے گل ترلیتا ہے
صبح عید اب تو یہی ہے ترے بیمار کے گھر — کروٹ اک شام سے گرتا بہ سحر لیتا ہے
دل ملا ہووے جو معشوق کا تو یہی عاشق — چین من مانتا ہر حال میں کر لیتا ہے
لاکھ اینوہ ہو پر کوئی نہ دریافت کرے — کہ کہ ہر منہ سے وہ کچھ دے ہے کہ سر لیتا ہے
کسکے رخسار پہ زلفیں تہیں سنواری جرأت — بوسہ دست جو تو شام و سحر لیتا ہے

غزل

۹۴۹ — ۱۱

اوسکی محرم پہ یہ کہتی ہے بنت نرگس کی — دیکھیے کوئی کہ لگی آنکھیں ہیں یاں کس کس کی
کیا بلا مار سیہ ہے تری زلفوں کے حضور — جگرہ اوسمیں ہے سو گانٹھ ہے گویا بس کی
بزم سے اوٹھتے ہی اوسکے یہ ہوا بیخود میں — کہ خبر اپنی رہی مجکو نہ کچھ مجلس کی
نظر آیا جو بھبھو کا سا کوئی ہوش رہا — حضرت دل وہیں رخصت ہوئی طاقت کسکی
کیا غضب ہے کہ وہ الفت کو سمجھتا ہی نہیں — مارے ڈالے ہے یہ ہیں آہ محبت جسکی
کیوں نہ ہوں سوچ میں ہر دم کہ بکوے جاناں — حالت اب اور کچھ آتی ہے نظر جس تس کی
ہووے کس منہ سے بیان وہ کہ دم بوس و کنار — کسمسا کر جس ادا سے وہ بھرے ہے سسکی
اب یہ نقشا ہے کہ بستر پہ وہ بیخود ہے پڑا — نہ سنے ہے کسی ہمدم کی نہ کچھ مونس کی
مجھسے قلاش کا کب سیمبروں سے ہو نباہ — پیش اہل دول ان قدر ہے کیا مفلس کی
تشکل تصویر رہی کچھ نہ اوسے اپنی خبر — کھینچی تصویر مصور جو ترے بے حس کی
محو دیدار اب اوسکا ہوں میں جرأت ہے یہ — جو کہے ہے مجھے بھاتی نہیں صورت اسکی

غزل

۹۵۰ — ۱۲

کہاؤں یارب نہ غم عشق تو غم کہاں ہے مجھے — گر نہ بیمار محبت ہوں تو موت آئے مجھے

گر نہ مشتاق رخ و زلف تباں ہون بخدا
تو فلک نور سیہ چاہے سو دکھلائے مجھے

قامت شعلہ رخان کا نہون مائل تو بس آہ
آگ جون سرو و چراغان ابھی لگ جائے مجھے

گر اوسکا ون نہ فرزادل کی گرفتاری کا
جون گنہگار کوئی قید مین بہلائے مجھے

آہ پر درد غم عشق سے کھینچون نہ تو آہ
کوئی ہمدم نہ بجز آہ نظر آئے مجھے

مین بصد جان کسی قاتل پہ جو مرتا نہ رہون
تو مرے پر نہ کوئی بیٹھ کے اوٹھوائے مجھے

دشت پیمائے محبت نہون تو بہولے سے
نہ رہ منزل مقصد کوئی بتلائے مجھے

جی لگا کر کہین اپنا دم الفت بھرتا
گر نہ چاہون تو دم اوسکا ابھی لگ جائے مجھے

جستجو مین جو کسیکے نہو جی تک کھونا
تو کم ایسا ہون کہ ڈہونڈہے نہ کوئی پائے مجھے

قلق عشق تباں گر نہ گوارا ہو مجھے
ہو یہ حالت کہ ہر اک دیکھ کے گھبرائے مجھے

نہو الفت کی اگر مد نظر بیچینے
جس سے جو چاہون وہ اوسسے سر پڑ جائے مجھے

گر غم عشق نہ خوش آئے بدل تو حیرت
تنگ ایسا ہون کہ زنہار نہ کہا ئے مجھے

غزل

۹۵۱ ۱۴

حیرت ہے کہ کل اوسنے کہی کان مین اپنے
وہ بات کہ مطلق جو نہی دہان مین اپنے

کیا دل کی خبر پوچھے ہے اے شوخ کماندار
سرخی سی لگی دیکھ لے پیکان مین اپنے

دیوانہ وہ ہم تفتہ جگر ہین کہ ہر اک نخل
جون سرو و چراغان ہے گلستان مین اپنے

جس شکل کہ عکس آئینہ مین جلوہ نما ہو
ہے یون وہ بسا دیدۂ حیران مین اپنے

گر نعرہ زنان جائین دیوانے ترے تو پھر
گو بجنے نہ کوئی شیر نیستان مین اپنے

دکھلائے دہین چشم غضب اوسکو کہ دیکھے
کچھ چشم مروت جو وہ درمان مین اپنے

وہ نالہ کناں ہم ہین کہ ہر گوشۂ دیوار
جون خانۂ زنبور ہے زندان مین اپنے

رہزن کی طرح عشق ہے کیا قتل کے درپے
پایا جو اکیلا ہمین میدان مین اپنے

اوڑتی سی خبر کیا یہ سنی ہمنے کہ یارب
بس ہوش و حواس اوڑ گئے اک آن مین اپنے

کیا سینۂ پر داغ سے نسبت ہے چمن کو
گل اور روش کے ہین گلستان مین اپنے

دل آپ نے کیون وصل کے وعدہ پہ دیا تھا
رکھنا جو یونہین تھا ہمین میدان مین اپنے

ہم سوختگان پاس کبھو آئے نہ مجنون
اک آگ سی بھڑکی ہے بیابان مین اپنے

خورشید ہمین صبح قیامت کا دکھایا
رکھنا تکمۂ لعل اوسنے گریبان مین اپنے

اب جی مین ہر اشعار کہین ایسے جرات | ایسی نہ غزل ہوگی کوئی دیوان مین اپنے

غزل

۹۵۲ | ۱۰

یاد و کھو ہر بار نہ کچھ کان مین اپنے | کیا جانین کہ ہم بیٹھے ہین کس دھیان مین اپنے
افسوس کہ وہ جان جہان پاس تب آیا | جب کچھ رہی طاقت نہ دل و جان مین اپنے
گلزار مین جس کے ترے بن جاؤن نہین وحشی | پھر دخل نہ دوے وہ مجھے بستان مین اپنے
دیکھہ اوسکا تبسم نہون کیون ہر سر و سامان | بجلی سے پڑی خرمن سامان مین اپنے
بیتابی مجنون کا اثر یہ ہے کہ لیلی | دوڑے ہے ناقہ کو بیابان مین اپنے
برسون جسے پالا وہ بیک غمزۂ جانان | پہلو سے گریزان ہوا اک آن مین اپنے
دل آپ نے کیون وصل کے وعدہ پہ لیا ہاے | رکھنا جو یون ہین تھا ہمین ارمان مین اپنے
ہاتھہ آپ نے اب جسکی ملاقات سے کھینچا | کہتے ہو کہ عشق اوس کا نہین دھیان مین اپنے
بیٹھا ہے دیوانہ سا وہ ہو کے پریشان | پھیلاے ہوے پاؤن بیابان مین اپنے
موقوف ہوا فارسی فکر ہے جرات | اشعار گئے جب سے ایران مین اپنے

غزل

۹۵۳ | ۱۶

لعل لب پر جو ہین بس اوسنے جمائی مسی | شفق شام سے بہتر نظر آئی مسی
اپنے تو دل سے گئی نیلم و الماس کی قدر | دردندان پہ جو ہین اوسنے جمائی مسی
کیا چمکنی لگی اخگر سے بنا کستہ حسن | اوس نے ملکر جو ہین دندان پہ جمائی مسی
شام خوبی کی نہ خوبی رہی کچھ پیش نگاہ | ایسی کافر ترے نظرون مین سمائی مسی
آئینہ ہاتھہ سے اکدم نہین ہوتا ہی جدا | اللہ اللہ اوسے کیا اپنی خوش آئی مسی
جی مین آتا ہے کہ ہونٹون سے لگا دیجے ہونٹھہ | کیا ہی ہون وہ یہ کافر نے لگائی مسی
دردندان سے خجل ہووے صفائی گوہر | تونے پیاری یہ لگائی بہ صفائی مسی
اپنے ہونٹون کا وہ چاہی ہے کہ بوسہ لیوے | اپنے اوسکے تئین اب آپ بہ بھائی مسی
کیون نہ مسی وہ لگا کر ہو ترشرو مجھپر | پوچھنے کے لیے چاہے ہی کھسائی مسی
بہر تسکین وہ لگا کہنے دل سوختہ پر | اوسکی جھوٹی کہین عاشق نے جو پائی مسی
گرمی عشق سے سوسن کے نکل آئی زبان | اوسنے بن پوچھے جو ہین اپنی دکھائی مسی
ابر غم بس وہین چھایا مرے جاتا ہے | یاد آتی ہے وہ ہونٹون پہ جو جمائی مسی

پاؤن ہو ہونٹون کو ترے جان نکلیا کیا چسون
کیا ہی ہو ہونٹون پہ غضب تو نے حمائی مسی

ملک خوبی کا تو ہی شاہ کرے کیونکہ نہ جان
اور خوبون کی تری لب سے گدائی مسی

ہم سیہ بخت نہ کیون رشک سے مرین پیارے
نہ کرے جب ترے ہونٹون سے جدائی مسی

جوش سودا نے عجب رنگ کہا یا جرأت
اوسکے ہونٹون کی ہین یاد جو آئی مسی

غزل ۸

۹۵۴

نہ نکلے فکر طبیعت کی ہم اوٹھانے کی
کہ ہم مین تاب نہین اب الم اوٹھانے کی

جگر ہا عیش تنہا دل کا حوصلہ نہ رہا
اوٹھون گا کس کے بوتے پہ غم اوٹھانے کی

خطا اوسکو لکھنی مین کچھ یاد آگیا تو سہی
لگی ہی ہاتھ مین تب قلم اوٹھانے کی

وہ اوس گلی مین جو نت ستم اوٹھاتے تھے
اوٹھوگے کیا مری جان اب ستم اوٹھانے کی

مین شکل سایہ ہون ہمدم جو وہ سہرے جاوے
سے ہوس ہی ترے پیچھے مگر گلی اوٹھانے کی

غزل ۱۳

۹۵۵

نہ ہو عنایت اور غیب سے گات آپ کی
جو بات ہے سو قہر ہی کیا بات آپ کی

لیتا ہون گاہ گاہ خبر کی گہ زلف کی بلا
کوئی ضرور مانگے ہی ہر ملک مین کوئی مال

تم سا بھی نہ حضرت اس ہوگا نہ کوئی
مدت سے خواہش ہی خرابات آپ کی

ہم چاہتے فقط ہین ملاقات آپکی
اوٹھی ہو تم جہان تو کرو گے کہان مجھ نثار

دیکھون کسیکی آن تو ایسی نہین ہی جان
فرخ کرشمہ مجھ پہ تعینات آپ کی

اور ایک شخص ہے نہ کہی بات آپ کی
درد دیدہ ناک لگا ہے دل مگر دون خراب

جھوٹ اوسکا سچ نکلا مین عبث یہ لطف دو جہان
گویا ہے ہر دم عیش طلسمات آپ کی

اندوہ ہی مین یک گئی اوقات آپکی
حال سوا چہ حضرت دل عیش زندگی

پوچھی دم اخیر بھی آکر نہ اوسنے بات
افسوس جی کی جی مین ہی رہی بات آپکی

اب تم تو پا کشیدہ ہو ہم ہاتھ ملتے ہین
کیون کر کہی ہے ہم سے ابھی دون کی بات آپ کی

غزل ۱۱

۹۵۶

کیا عالم آپکی ہے یہان جرأت اندوزان
عالم سے جسکے جو ملاقات آپ کی

نہ یقین کیون کہ فہم کو ہے کار گاہ کی
تیرے پاؤن مین ہے ہاتھ سی لگا ہی مہندی

دل خرچ کون کر ترے پاؤن کی کون نہ ملا
حکمی مہندی کو حق نے عطا کی ہے کیا ہی مہندی

گلشن حسن تبان کی ہی جو کچھ آرایش
رنگ عاشق کی ہے اور ہی لالی مہندی

اوس وش کی نہ تشنہ کی کبھی مہندی
سرخی رنگ حنا کیون نہ قیامت ہو ترے

جو چہ جی ال ترے ہاتھون کی ہمائی مہندی
کیون نہ ہر ہر گذری چرخ شفق اوپہ نثار

یہ ہتیلی کو کس جا سے منگائی مہندی
پر گیا دل ہی مرا انکو لگانی تھی تو جان

کیون مرے ہاتھون سے تم نے لی مہندی
خون عاشق سے ہی رنگین ہوئی ہاتھ کی ہو

اوسنے اغیار کو انہی جو منگائی مہندی
اوس بہو کے کو سحر دیکھا تو عالم مارا اور

ہاتھون پاؤن پہ ہے مشک سی ملائی مہندی

۵

سہر تہ ہین دن کو کوئی گذرے ہم شب کو رہتے
سنتے یہ کیون خرابیان گر نہ کسیکو چاہتے

جگہ دکھا دین باغ سبز گاڑی نہ اوسنے کیون چنبے
ہوتے جو ہم بھی بت بنے جیسے ہی تم بنا ہتے

تم تو ہو رشک ماہ پر ۲ تے جو تمکو میری قدر — کہتے تمہین سب آفرین مجکو بھی سب سراہتے
درد و الم نے دل سے کی اپنی وہ خیج دوستی — آنکے جیسے مدعی گھر مین کسیکا ڈہاتے
عشق نے کر دیا تباہ سچ تو یہ ہے کہ جرات آہ — سنتے یہ کیون خرابیان گر نہ کسیکو چاہتے

۹۵۸ غزل ۱۰

یاد کس گل کی تجھے بار بے مزن سے لگی — آگ سی دل مین جو سیر گل و گلشن سے لگی
دہنی تجھکو کہان انکھ ملا سکتی ہے — وہ تو پردہ مین کنارہ کر ہی بیٹھے لگی
سہر ہی پر جو کمر باندہی ہے عشاق کی آہ — اپنی کمبخت طبیعت اوسی رہزن سے لگی
دیکھو دیکھو اوسکی گلی دیکھین ہی پتھر سے ہم — اوسپہ سینہ پہ کہا ہاتہ مین اوسکا تو کیا
تیر برانچہ جو پہینکی تو کلیجہ پہ مرے — چوٹ کس کس عضو اوپر سہی تو کس سن سے لگی
حسرت وصل مین کتنہ مین جسکی آتش شوق — ہاتہ مل مل کی موی ذوق مین جس دن سے لگی
تیر برانچہ جو پہینکی تو کلیجہ پہ مرے — چوٹ کس کس عضو اوپر سہی تو کس سن سے لگی
حسرت وصل مین کتنہ مین جسکی آتش شوق — یعنی جل جل کی ہوا راکھ کے تو ہی

۹۵۹ غزل ۱۲

تہوڑی تہوڑی ہو جاتی ہے کیا — شمع شبہائی جو شب باوس نہ سن سے لگی

نہ تنہا دل خرام ناز پہ ہر آن لوٹے ہے — ترا دامن بھی قدمونپر تری ایجان لوٹے ہے
گیا ہی چھوڑ کر تو جس کو اے آبادے عالم — وہ منظر کیا در و دیوار خانہ ویران لوٹے ہے
کرے ہے چاندنی کی سیر جب وہ مہ پیکر کشتی مین — تو کیا کیا موج پہ عکس مہ تابان لوٹے ہے
دیا یہ خانہ قاتل مین کس بیچین کو جانے — جو در پہ نیم بسمل سا پڑا در بان لوٹے ہے
گرے ہے جب کہ تری مضطرب کی چشم سے آنسو — تو کیا کیا خاک پہ جون گوہر غلطان لوٹے ہے
چھپاتا ہی گل نرگس سے تو جو اپنے مکہڑ کیو — ترے اس بات پر کیا کیا ترا حیران لوٹے ہے
سرو داب طرفہ اوس مطرب بچی کا رقص لاتا ہی — کہ ہر اک بیکلی سے اوسکے سن کر تان لوٹے ہے
خفا مجھسے نہو گر روت جاؤن ترے قدمون پر — کرون کیا کہ تجھپر دل مرا ایجان لوٹے ہے
کریگا کام آخر آب و تاب جامہ تامی کا — کہ اک بجلی سے چلتی مین ترا دامان لوٹے ہے
تصور مین جو دل کے زلف کا اوسکی ہو لہرانا — تو اک چھاتی پہ اسکے سانپ سا ہر آن لوٹے ہے
اور آتا ہی جو سونا یاد باہم ستر گل پر — تو سارے رات انکا ہون پہ ہو ہو جان لوٹے ہے
کہے اشعار بنیاں کے تو نے ایسی ہی جرات — کہ پڑھکر ہر سخنداں اب ترا دیوان لوٹے ہے

۹۶۰ غزل ۱۱

تھی یہ سرگوشی کہ جون بجتی ہے نوبت صبح کی
ہم سیہ بختون نے یون کاٹی شام فرقت صبح کی

ہر قدم پر حشر برپا تھا جب کہ وہ ماہ
تھی قزلباش صبح قیامت سے قیامت صبح کی

شعلۂ خورشید محشر کا جلانے کو مرے
دیکھ اے آتش کہ پرکالہ شرارت صبح کی

منہ دکھلاتے تھے جو از نکا اپنے اشک چشم آہ
جون گل و شبنم عجب باہم تھی صحبت صبح کی

جون بلائے شام غم ہے قابل گردن زدن
بے بیاض گردن جانان صباحت صبح کی

مجھ اسیر زلف کو آرام دے یون سے یار
نیند انھیونی کو جون بخشی ہے راحت صبح کی

گر تصور مین رخ جانان کی تو کسب کمال
یعنی بہتر ہوتی ہے ہر فن مین کسرت صبح کی

صبح جو وہ گھر گئے تو شام تک روتے رہے
ہم دل آفگاردن کو راس آئی نہ صورت صبح کی

بے رخ و زلف بتان دنیات بیچینی ہے آہ
کیا کہون ایذای شام اور کیا اذیت صبح کی

پہاڑ تا ہون مین گریبان زندگی سے ہاتھ دھا
یاد جب آتی ہے وہ صاحب سلامت صبح کی

درد دوری سے یہ کس مہرو کی تھا تو بیقرار
شام سے رو رو کے جو شب تو فراغت صبح کی

غزل

۹۶۱

نہانہ ارسکا شعلۂ رخسار گرم ہی
آتش زبان وہ ہم ہین کہ آتشکدہ کی گلزار گرم ہی

ہم وحشیون کی داغ مین جون آفتاب حشر
تا ہون شعلہ سان کفن فسوس اور نعش عبیر گرم ہی

بعلی ہی ہی فزون نگہہ بار گرم ہی
ناون ہی گھر کا سب در و دیوار گرم ہی

جن سے تپش ہی دشت کو کہسار گرم ہی
ہم دل جلون کی خاک سی بیدار فنا صبا

سر تا قدم جو شوخ عارض گرم ہی
کیا زیست ہو کہ اک تو اپنا مزاج جا

دی آگ دل جگر کو کہ سوز غم آہ
کیس جلا کہ کیا قتل ہی ستم

جون تیغ شعلہ اوسکی جو تلوار گرم ہی
لگ چلیو تک سمجھ کے خبردار گرم ہی

اور سینہ موزنش کا آزار گرم ہی

۹۶۲

گہ جراحت ایک اور غزل وہ کہ سب کہین
لکھنی ہی اوسکی وقت اشعار گرم ہی

۷

خود ایک تو وہ شعلۂ رخسار گرم ہی
قسمہ ہی زلف و دہان و نگہہ بار گرم ہی

لوح مزار بعد فنا یار گرم ہے

جل جاوین نہ اوسکی جو دیکھی بلا کے گرم
اللہ کیا وہ شعلۂ رخسار گرم ہی

وہ باغبان عشق کا گلزار گرم ہی

اس دل جلی کی سینہ فگاران کر دیا
جسکا لہو یہ شوخ کمانہ گرم ہی

یعنی کہ شل تیر شہاب اب ہر ایک تیر
پیکان ہی لیک تاب سوفار گرم ہی

۹۶۳

حیران ہی ہر زمین مین جراحت یکی ہی
شبنم طبع اب جو ہر فگار گرم ہی

۹

یون اب بخار غم سے تن زار گرم ہی
جون شمع تا بر شتہ جان تار گرم ہی

اتنک یہ سینہ دل بیمار گرم ہی

اخلاص مین مجھ دیا جلا کہ کہا تو گل
وہ شک گل کا داغ چہرہ کیا یار گرم ہی

سو بار دم مین سرد ہی سو بار گرم ہی

پہنچی سنا جو جا ہی تو آتش نعوذ مین جلا
ابتک نہ اوسکی خو ہی فرون نگہہ یار گرم ہی

محو عشق وہ پنہان ہون ہمہ شب
پوچھو ہی کیا گلی کا مرے یار گرم ہی

۹۶۴	جرأت غزل و قطع پسر کمسن کا	آتش رخون کا حسن کا بازار گرم ہے	۱۱

تشبیہ وہ رشک گل جو ذرا جاے جو مری — حیران باغ خلد کرین خاک کو مرے
گر تک بسی کان دہر کے سنے بات تو مری — اوسوقت آکے دیکھو کوئی گفتگو مری
یارب کبھی تو دیکھون مین یہ انقلاب عشق — میرے طرح سے وہ بھی کرے جستجو مری
حسرت ہرا ہر فلک کہ ہوئی ایک دم مین صبح — ماتی جب اوسنے بات بعد آرزو مری
نالان یہ شب کے نالون سے ہمسا ہین کہ بس — فریاد کرتے پھرتے ہین اب کو بکو مرے
گالی کسیکو دے کے وہ کہتا تھا مجھسے یہ — مین کیا کرون کہ تونے بگاڑی ہے خو مری
ناصح دم اخیر نکر فکر بخیہ تو — پوشاک اب کرین گے فرشتے رفو مری
کم ظرف مین نہین ہون پلا مجھکو ساقیا — ہرگز کوئی سنے گا نہ یان ہاو ہو مری
مائل تھا ایک شہرہ آفاق پہ جو مین — صحبت نہ گو ہرا برتی اوس سے کبھو مری
پر ملتمس ہون بعد فنا مجھسے مین کہ خاک — یہجا ئیو اوڑا کے صبا چار سو مرے
جرأت خوش آئے ہے تجھے گر عاشقانہ شعر — پڑھیو درست غزل اب ایک اور تو مری

غزل

۹۶۵			۱۱

بیکس ہون وہ کہ نکلی نہ حسرت کبھو مری — رویگی بعد مرگ مجھی آرزو مری — جلاد مجھپہ پاک محبت کا جرم ہے — گردن بیکجیو تین ہی جلد بی وضو مری
بیکس نہ کیونکہ چشم ہی ہر خون آرزو — یک لخت حسرتین جو ہون دل مین لہو مرے — پیارے کہ دیدہ در مجھکو نہین ارزو مگر — خواہش کہان کرونہین ترسے اور تو مری
نیک لگ گیا گا ہی جو وہ گل تو اب مجھی — چون بو گل کری ہی زخود رفتہ بو مرے — شعلے شبیہ ہر تن موسی اوسی مین آہ — کیا سوزش نہان ہی عیان مو بمو مری
رہ رو کی حال دیکھا کیا تھا اوس سے مین — او جہل ہوا فزا ہی جو نظر نو سی تو مری — سو اب ہم اخیر ہی آنسو ڈھلک گئی — عمر شکر مرتے مرتے رہی آبرو مری
یارب یہ کیسکی گھر سے مین نکلا کہ خلق مین — ہر داستان در بدر و کو بکو مری — اپنی سی آپ اوسکی زبانی نہون ہی کلام — حسن کلام کیون نہ کہی گفتگو مری

۹۶۶	شفقت کا اوسکی بندہ ہون بھلا کیون نہ ہو	جرأت خفا ہو کس سے جو ایسے ہو مرے	۱۱

کیا کہین حال کیا جہان کا ہی — کارخانہ تباہ یان کا ہے — کیا گمان شوخ بدگمان کا ہی — کیہ ہ مفتون اک جہان کا ہی
کون آیا تھا سیر گل کو جو آج — رنگ کیہہ اور گلستان کا ہی — جو کہ ہین کر چہ تصور مین — کب انہین خوف پاسبان کا ہی
دیکھین کیا ہو کہ تم تو بیکس اور — وہ نکیلا ہے شوخ بانکا ہے — یان ہین خواب کیونکہ آوے آہ — وہ جہان ہی خیال و انکا ہے
ایک دن مین کہا جو چلیے تو — یہی رستہ مرے مکان کا ہی — تو وہ بیگانہ وار کہنے لگا — ایسا تو آشنا کہان کا ہے
سیر گلشن کیون سو برس دیکھ — اور ہی باغ ہنر جہانکا ہے — روزن در سے بھی ملاو نہ آنکھ — حکم یہ ہم پہ باغبان کا ہے

۹۶۷			۱۱

غل سوتا نالہ و فغان کا ہے	دل بغل مین عذاب جان کا ہے	بندہ طالب جس آستان کا ہے	کب گذر روان و رشتہ جان کا ہے
طایر دل اب اپنا ہم پرواز	سر غم گردہ آشیان کا ہی	کون طالب بغیر مطلوب آہ	خضر سان عمر جاودان کا ہی
چاک سینہ سے یہ دل بیتاب	کس ہنری سی کل او سکے جہانکا ہے	تنہا جو مایل ترا سوصیف ہیتو نے	روز رسگ آج اوس جوان کا ہی
صبر آمے اور رے اب حال	یہ دل زار و ناتوان کا ہے	اب تو وہ شکل کاغذ بلے	نہ زمین کا نہ آسمان کا ہے
نہین کٹتی یہ ہجر کی شب تار	کچھ عجب رنگ آسمان کا ہی	جرح فرد اس فلک سی آج	کیا گریبان صبح مانکا ہے
۹۶۸	اب تو جرات وہی ہی ریختہ گر	جو مقلد ہرے زبان کا ہے	۵
سو سے ہر مین تا بہ پا اور پا بہ سر ہی پیش کر تصویر ہے	دیکھہ تو صورت مری کیا گریان گیر ہے	گر چہ ہو قدغن ہوا کی تا بہ کے	نالہ جو نکلی ہی دل سی سو ہوائی تیر ہے
مجھہ سا دیوانہ ہوا کوئی ہوا کبھی	خندہ و گریہ صدا میرا گریبان گیر ہی	سر لگاتا ہی ہمارا پانسی آنے	دشت و حشت بیچ پیغمبر تو تقریر ہی
۹۶۹	ہو گئے عالم مین ہم مشہور بے تشویر سے	وہ زبان پر اپنے جرات اور یہ تاثیر ہے	۴
نہ ملی کو بھی اوس سے جو تو ہر با کہتا ہے	بھلا مین کیا کرون ناصح کر دل یہ بیچین ہے	مری دلمین آہ نے خرسم ہی سو کر ڈالا ہے	پٹکتا ہی پڑا ہر دم نہ پہولی ہی نہ بتا ہے
خدا جانی کہ کیا جادو کیا ہی تو نے اوس پر	کوئی بھی مستقد خالہ کسی کا جو ہر ہتا ہے	نہ کوئی غیر نہ جاسوس نہ بیگانہ تعلق ہے	جو کچھ کھنا ہے کہہ ا یار یہ مین بیہتا ہے
۹۷۰	غزل		۹
نین کہا نکلے ہی دم تجھہ پہ کہا ایسی ہے	مانگا کچھہ نہ سو تو پہ کہنے لگا ایسی جی	ترک ہون اوسے تو پہ تیسے نہ قدرت	یہ بھی اب ہونے لگی ہمسے خفا ایسی جی
گر شب وصل نین کچھ اوسکی بہت کہون تو	کہی سو دو تو نین تجکو ہوا ایسی جی	کہیے کچھہ ذکر وفا اور کیا اپنے تو کو	آپ بھی لینے لگے نام وفا ایسی جی
دی جو مین شیرین سی نسبت تو کہا	آپ در پردہ یہ کرتی ہین گلا ایسی ہے	خواہش دل جو کہی ہنسی تو وہ کہنے لگا	آنکھہ چپکا کی بصد ناز و ادا ایسی ہے
گر شب وصل مین میرا ہنہ ہٹا ایسی ہے	کہہ کے یہ روی ہے مرا ہاتھہ ہٹا ایسی ہے	گردش چشم دکہا جاتی ہی سو طرحی طرف	وہ صنم جبکہ کبھی ہے بخدا ایسی ہے
۹۷۱	دیکھہ جرات مری یون کہنے لگا وہ شوخ	جرہ چلی آپ تبی اب نام مہندا ایسی ہے	۵
ہاتھہ دو طرفون تو وہ ہٹ کر کہ کیون کسیکے	ماتو کچھہ منہ سی تو جھنجہلا کر کہی کیون کسیکے	گر کہون بادہ کی بابت کہ کہنہ دہکہ کر	تو نہ سنے کے آنکھہ ڈپٹ کر کہی کیون کسیکے
گر لگون آنکھہ تو نیند مین بلا مین وہ	تیغہ بر کو دکہلا کر کہے کیون کسی کے	گر کہون وارم ہی پہ آتی ہی سر نگاہ	آن کر خصہ مین بل کہا کر کہی کیون کسیکے
۹۷۲	وصل کر بیچ لگون جرات مین کر تو دیتا	دو میسری پاس سے جا کر کہی کیون کسیکے	۱۳
دل مین آ وی دکھو دلستان در کار ہے	چون شرر کو اک گہڑی بہی سکان در کار ہے	دل جو بجھہ عشق مین ہی آہ یان در کار ہے	یعنی کہ تیکے کشش کو یہ سیان در کار ہے
جان گو تن مین نہو پر خیالان در کار ہے	طایر نیمہ نالہ آشیان در کار ہے	گر کہون نی گر شتاخ طا میان در کار ہے	تر کی دو جنس ہو یہ کیا یان در کار ہے
سیر طرح بیٹہنے ہی حق مین ہمدان در کار ہے	چون وہان خنجر یا کہ سکر یان در کار ہے	گر لا ہو ہے جو تو دو لکھو لہی راہ ہے	یہ کروی پنجا مہ کر جے یہان در کار ہے
ہوی شاد و بی گلشن کہ بغیر از انجم	سینہ پر داغ کو اشک روان در کار ہے	کیون نکالا باغ سو مرغ چمن کر کر	کیا قفس مین گل کہلا نا باغبان کار ہے
لطف حسن یار شرمندہ ہو دل نا کہ ہے	مسکرا گر لگری ہونی کر تان در کار ہے	پا و ن پہیلا کہ سینن سکے بنیاد	ششدر جنکے ہو بڑا ہو کہ لطف کار ہے

تجھ بدنامی مین کیا چاہی مفت نیکی	بی نشان ہو جاتی بس نشانی کے	زیست بد تر مرگ سے ہو گر نہ ہوی جانکاہ	بد نہ ہی تن کو ہے نہ تن کو جان کا
۹۰۳	لاؤ بیان بہر خدا اوس شوخ جانگو کے	زندگی جرأت کی گرامی دوستان در کار ہے	۱۰
دل اب ایسا کہین لگایا ہی کہ جو جاتے ہی	یہ تعلق ہمنے دنیا ہی مین کیا ہی کہ جی جاتی ہی	سیر گلشن ہی ہمین اے گل خسار تبان	رنگ ایسا ہی دکھایا ہی کہ جی جاتے ہی
گاہ گاہ اس پہ نگاہ پڑے پھر نہ ادھر	یہ ستمگر نے ستایا ہی کہ جی جاتی ہی	روشنی اوس شمع رخ سے تر انسو ہی کو	ان در کو ن سے سنایا ہی کہ جی جاتی ہی
حرف الفت نہین اب منہ سے نکلتا اوسکے	مدعی کیا یہ پڑا یا ہی کہ جی جاتی ہی	اک پریزاد کی بیوجہ بگڑ جاتی ہے	ایسا دیوانہ بنایا ہی کہ جی جاتی ہی
دل کہین اور اب اوسکا جو لگاوے تو سہی	ایسا بہتان لگایا ہی کہ جی جاتے ہی	کہو کی جاؤ مین ہم اب دیکھکے اوسکی حرکات	ہنسی محبوب وہ پایا ہی کہ جی جاتے ہی
یون ہی آپس مین در اسی جو ہوی تم کو شما	استعد لو سکو پڑ یا یا ہی کہ جی جاتی ہی	آنکھ بدوس شوخ ذرا ہر اک سے لڑا کر جرأت	ہمکو سب سے یہ لڑا یا ہی کہ جی جاتے ہی
۹۰۴	غزل		۱۱
جی نکل جاوے جو بندہ نہ ترا منہ دیکھی	منہ نہ دکھلای تو میرا تو موا منہ دیکھے	کیا مزا ہی کہ وہ باتین کری اغیار کے ساتھ	اور بجز تو کوی کمبخت کہان منہ دیکھی
تجھ بغیر اے مہ کنعان مرا یہ حال ہوا	اوس بھبھوکے جو تنک نہ کبھی گھر منہ دیکھے	رنج ہی اور غیرت خورشید کا لون ظلمت	کس کا مقدور ہی جو مہ سے مرا گھر منہ دیکھے
بس چلی کچھ نہ ہی جو تجھ پہ تری عاشق کا	ساتھ اپنی تجھ پہ روی تنہا نہ دیکھی	کچھ نہ کہیے نہ کچھ لیکھ یہ عنایت پیاری	منتین کر کے کوی تا بہ کبھی نہ دیکھی
ایسی عاشق کی کہان طالع بیدار جوا ہ	اوسکا سوتی مین دوپٹہ کبھی اتھا ہوا دیکھے	دیکھی جو پری سی جو دیکھی دل شوریدہ ذرا	یہ تو کیا منہ ہی کہ منہ اپنا دکھا منہ دیکھے
گر کہ کوی دیر نہ اپنی کو کہیگا تو کبھی	ایسے سودائی کا یان کس بلا منہ دیکھے	دخل کیا ہی جو ہم اور دل اوسکے بیچ کہیے	وقت رخصت جو وہ تیور کڑے ہا منہ دیکھے
۹۰۵			۴
	گر کہے کوی کہ اب تم یہ ہی جرأت جیا ن	تو ابھی لیکی وہ آیینہ ذرا منہ دیکھی	
کیا کیا بخار جو کا ہم وان نکال آئی	کر چاک سینہ اپنا دل کو جو ڈال آئے	وعدہ پہ رات اوسکے جبھک وہ آوے	کیا کیا الم اوٹھا کیا کیا خیال آئی
گہر جا کہ جو نپایا اوسکو تو کیا کہیں ہم	کس حال سے گہر انہی ہم خستہ حال آئے	کہتے ہین اوسکا کوچہ ہی رشک باغ جنت	سو ہم ہی جرأت وان سے ہو کر نہال آئے
۹۰۶	غزل		۵
جس پہ نت تیغ کھنچے اور سدا جور سہے	تو ہی انصاف کر اب کیونکہ نہ وہ ٹور رہے	جان بچ جی ہی ہی دشوار اگر کوہ دون	در پہ دل غم دل دار اسے طور رہے
ظلم سبہ کر تری کوچہ سے چلی تھی پر یار	یا کہین پہلی جو باتین ہین اثر اب تک	مے خوری جس ہی سو اوسکو ہی ہین آنکھین	ساقیا جام کا محفل مین اب دور رہے
۹۰۷	قصد کر آنی جرأت کہ اوسکو کہ آیندہ	دیکھین کیا اوسکو کہ بس دیکھتی ہی طور ہے	۴
بن اوسکے جو ن ہو ی شام اور چراغ جلے	تو شعلے ہر نفس سے سری نکلنے لگی	یہ کیا ہی ظرف گلی جسکو تم بلند لگی	کہ پاؤن خشک نہین پر سری بہنے لگی
دل تنگ نہ کو متلیکہ یہ دو پیارے	یہ کیسے پاس سے اوسکے چلا ہون مین گھر	نکیونکہ ہو مجھ جرأت کہ اوسکی محفل مین	ادہر اودہر سری آتی ہین لگ لگ کر
	قردیات		
عشق ذیری یہ حالت ہر ہے جانا	جو مجھ دیکھے نہ کہتا کہ یہ سودائی ہی	یون تری در سے اے محبوب چلے	کہ ہان تھا ہو سب غیب چلے
ہر دو عالم مین جرأت کا دل اٹھ آوے	ہا تہ مین تیا ہو جسنے وہ شیشہ توڑا	دی اوڑ شنام بات مین وا	کیا چلی اوس سے بس کن حیب چلے

اک آبلہ کنج کر اوسکا جو تخم نام لیا — گرا تھا عرش بریں پر خدا تھا یاد کیا — شوق سی کر نظارہ گل یار — ہنستو گلشن سی خندہ لب جوئبار

دکھلا دے اپنا مہر سا جلوہ کبھی مجھ کو — آرام بن تری نہیں ای ماہ جبین — تہ ہی بن دل تپ ذرہ کہان بیتاب خاکسار — کہ یہ شبہن نبیل کر پاس تصویر نہاری

اک آن زر دہی دل کر نکالا نہ تو فی آہ — مرتی ملک پر مگر یہ آرزو ہین — فرمائش فغان ہی مگر وہ زبان ملاوے

کیا کیا غم فراق سی احوال ہو گیا — پوچھا نہ آکے یار نے ذرا کہ کیہ ہین — نخل پر از ثمر کو جون باغبان ہلاوے

کہلا یا کو یون در پر دہ مست خواب ہے — کہ چون آبرسیہ کو چہ کر مہتاب نکلا ہی — یکبار او سکان ہی یہ دستان ہلاوے

کیون جہان آنکھون مین تاریک دم خواب ہے — اپنی پہلو مین جو وہ غیرت مہتاب نہین — شیشہ کر تو اپنی پنجہ کی حرارت

نیم رخ پہ ان کی ہو او وہ مست خواب ہے — اکطرف ابرسیہ ہی اکطرف مہتاب ہے — میری جنون سے ہم دم سب پیچ ہے

تصویر مین رخ مہتاب کو غیرت نہ دیا ہی — کہ نکو ی حضور آنکھون اگر گویا ماہ تاباں ہے — نقش کو کیا چہ میری کہتا ہی یہ مصور

شعلہ حسن کا ہی یا گل شاداب ہی کیا ہے — رخ جانان ہی یا خورشید تاباں ہی کیا ہے — آہ کیا پا بند حسرت عاشق دلگیر ہی

ہم دو انون کا ہی یہ دشت جنون مین رتبہ — کہ قدم ابتک اوس پاؤن سی ہر خار لگا — رنگ ہو کا پیٹ تا یم اور کچھ نہ نیچے ہے

تیر ترے سے جنون آج ہی ایسی ہی کہ بس — نرا ہی گریبان مین اک تار لگا — چین اوڑھ جا ہی کیونکر تری یاد آئی نہ کو نہ

ہر ن سو جون پر طاؤس کہتا ہے بھاگ — غم کر دا غون ذا تو مجھکو شگ گلشن دیا — آئینہ لیکی در ا شکل تو اپنی دیکھو

جون ہوای تہ جب محفل میر کہتی نیند آہ — اشمع کو محفل نشین ذ زیر دامین دیا — کچھ تلق گہری ہے کچھ خوف ہم رہا تان

سر شک گرم مین میری نشان نہ تن ہے — مین جوش گریہ سی ہون دیمان آب رو ہے — خلل کب پڑ گیا ناحق گل و بلبل کی صحبت مین

مرض ہر کچھ نصیب اعدا کرد تیسکا یا ہے — کرا نہی کر تری میر صدقے ہم نہ ہے کی جی پہ کیا ہے — صفائے دا لکی تیغ مین گر ہون شہید اوسکا

دکھا ا یون دی جشم پر نم کہ جی گر پہ شبنم کو — وہ دل کہ تھا شکل گل خرم خرم کیونکر ہو اوسکا — دیکھو اوسکی در ا آنکھ کہ انیکا مزا

ابتک تو تما چا نہ ستا ر منہ کیا ہو — بدلیگا رنگ قمر کیا نہ یہ حال صبر کیا ہے — اوسکا ترنے مین صدقہ کہ نظر آتا ہی

تم ہو اور یہ ہر مین اور تجھی آرائی ہی — مین ہون امرد دہا اور گوشہ تنہائی ہے — چشم مہ کیون نہ حیران ہی خجالت

دور سی یاد آتی ہی آنکھون کی وہ چشمک — چشم پر خون کہ ہی لو ہو کی فوارہ جیسی ہے — دل کی تسکین ہی آہی چیز تو نہ

کیا غضب ہی ہو گئے جا بدل تمکی ہم — اپنی او اوسکے لئے حاکم کی ہر کا نہ ہی — گالیان دیکر لگی نام مرا لے تم

خوا ہش دید ار ہو جسکو تو اوسکے لئے — وہ بہر صورت کہیں ہنگامی اور دیکھا ہے — دست پا مین ہری آجاتی ہی خشکی

لیکہ یون ہی تو لگی نام مرا لے تم — جو فقط باتون ہی کا مشتاق ہو وہ کیا کرے — لگا لائی ہین تیرا ہی پر پر دہ جسکی ہم

کچھ تو سمجھو رہ رو منزل دور دراز ہے — اسکے گہر مین جا چہپی جی میرے دور نکلے — تو سا سے ہا ہے الامان ہا تھ سی ہے

پوچھی ہر تبر پر بر تی ہین کیونکر ہو — یہ ہمین پر دہ مراتی ہو مرجانی کو تم — جب کسی نی یہ کہا وہ کہین ہمان گئے

کون اس درد کی دوا بخشے — صبر اس دل کو اب خدا بخشے — وہ لاکہ دو ہو بہی تر ین چشم خیال — ہماری پاس ہی وہ دور بین چشم خیال

رباعیات

۱

بندہ سے ہو کیا بیان اوصاف خدا — تھا ایک کہ اسکے صفات دریا
کن کہتے ہے ہو گیا سبھی کچھ موجود — شکر کہ تو ہو ہے مالک ارض و سما

۲ ایضاً

جو سب سے جدا ہے اور سبھی ہو علا — پنہاں جو سب ہے جس سے سب کچھ پیدا
دیکھی جو سب کو اور سو کوئی نہ کہے — حیران جہان ہو عقل بس ہو ہی خدا

۳ ایضاً

سن جلوہ احد کا تھا جو سبھی سخن — تھا نور محمدی عیان پیش کرن
تھا ذات خدا کر ساتھ یہ ذات کرن — اس سے یہ کہا تھا کن کہ موجود ہو کن

۴ ایضاً

محکوم فلک ہی اژدر دست خدا — اور حکم ہین تیر حربہ شست خدا
قبضہ ہین تری ہی دست قدرت الکست — ای قوت بازوے تو فتح و دست خدا

۵ ایضاً

ہم نام خدا و نور سبحان ہی علی — ہم خویش رسول شیر یزدان ہی علی
اشخاص ہین جو ہو مرد میدان وغا — مردون ہین ہی وہ پہ شاہ مردان علی

۶ ایضاً

ہر گز نہ سلاطون دلسم ہین یاد علی — ہون انو کا غلام جو ہین اولاد علی
ای کاش کہ بعد مرگ جاوے تو نیز — تربت پہ میری کہدی رہی ناد علی

۷ ایضاً

تو عقدہ کشا جہان مین کیونکر نہ کہے — قدرت تیجی ہین ہی کہ مردے کو جلائے
ہی جرات مداح ترا سخت علیل — اب تیری کرم سی جلد صحت پہ پائی

۸ ایضاً

ویران شریعت کو ہو تم صدر نشین — اور قایم معرفت کی ہو شاہ مکین
ظاہر حق کہ ہو ہی حقیقت سی — تم سا کوے رہ طریقت مین نہین

۹ ایضاً

منے کتب شرع حضرت ہی تو ہی — تفسیر صحیفہ سیادت ہی تو ہی
روشن ہوا جس کی خانہ آل نبی — وہ شعل خانہ نبوت ہے تو ہی

۱۰ ایضاً

تھا کہ ہو نور شمع رخسار حسن — آئینہ حق نما ہو دیدار حسن
حق یہ ہے کہ راہ حق مین اوس سے — جو کام ہوا ہے سو وہ تھا کار حسن

۱۱ ایضاً

تا جو سے رہ جہر دی راہ حسین — ہر کس بہر طریق بد خواہ حسین
مہر آیگا اک تیرہ تو سمجھی گا غیر — ہے نہاں بہ سر نیزہ سر شاہ حسین

۱۲ ایضاً

دیکھا جو کل اوسنے سری کا نیزہ — اور کہیچ کے آہ سرد ہر دم رونا
منہ پھیر کر مسکرا کے پیچھے سی کہا — آسان نہین کسی پہ عاشق ہونا

۱۳ ایضاً

اوس بت جو کرے ہین سینہ گیتی کو کیا	دل سنگ ہر رنگ داور مری ہی میرا	ارا تیرے باغ دیکھے یا دائی ہی آہ	وہ چمپئی رنگ اور قد بوٹا سا
۱۴			
بوسے ہی جو منہ سے مورے تو مورے وا ہو	تک پاؤن تو دانی ہین دوانا	کرتا ہی عاشقی کی ننگ آتا ہی	نوکر جا کر غلام سمجھوا اپنا
۱۵			
پہلے کرتے تھے دلربائی کیا کیا	دکھلاتے تھے ربط آشنائی کیا کیا	جب لیچکے دل کرتم تو دکھلائی وہ	جس کی کہ کیفیت سجھائی کیا کیا
۱۶			
مجھسے جو ہوے ہو تم یہ اسرا ہی کیا	دل اپکا بھی نہین گرفتار ہو کیا	بیٹھی ہو مٹھی کراہ او ٹھنی کا سبب	بیمار تو مین ہون تمکو آزار ہی کیا
۱۷			
گر حسن کا یان نہین ہی پیارے تو ترا	خوبان جہان سے ہنسنے پر منہ مورا	ہر چند کہ تھا تماشہ بینی یہ مزاج	پر تجھسے ملی تجھ بنے سب کچھ چھوڑا
۱۸			
ہمکو نہ کوئی شناسی اوسکا جانا	ہی اپنی تو موت ہاے اوسکا جانا	آدمی پہ جسکے جی چلا جاتا تھا	اب دیکھیے کیا دکھاے اوسکا جانا
۱۹			
کیا کیا نہین ظلم آہ مجھپر ہوتا	ہر نقطہ تری جدائی مین ہون قتا	سو تر مین بھی اشک چشم پوچی جاتا ہون	نکلے ہر زمین سے جیسے کوئی سوتا
۲۰			
جلتے ہر تا ہر تو جگر جلانے والا	سو تون کو ہی اور ہی لانے والا	رہ جا یرہ جا یر سنے اے اسیر سیاہ	رہ جائیگا ورنہ کوئی آنے والا
۲۱			
آتش ہجر غم کی دل جا لا خاک ہوا	او جلکے جگر بھی اب ا خاک ہوا	جون شمع ملا نہ کچھ بجز سوز فراق	حاصل ہمین عاشقی مین کیا خاک ہوا
۲۲			
گر شکل نہ اپنی تو دکھا جاویگا	تو مجکو غم فراق کھا جاویگا	ایسا ہی ہو غم ہی تو تن سے مرے	گھبرا گھبرا کر جی چلا جاویگا
۲۳			
ہستی گویا ہی اک مسافر خانا	ہر روز ہی قافلون کا آنا جانا	نجنیدہ کسیکو یان نرکنا نہ پسے	پہر جا کر نہین ہی اس سرا مین آنا
۲۴			
قاصد سے پیام کچھ نہ سنایا نگیا	یا خود سے اوسکے پاس جایا نگیا	اک بات بنا کر یون ہی مجکو تا صبح	بیچین کیا نہ کرنی آیا نہ گیا
۲۵			
مجنون جو پہرا شت مین ہوا وارا	فرہاد بھی سر پہوڑ موا بیچارا	اس عشق کا انجام پہ دیکھا جرات	اپنا سا سہر ایک نے بہت سا مارا

۲۶	ایضاً	
آنکا جواد سکے لگ بابے کہنکا	آنکھون مین دم انکر اپنا بنا رہا لگا	جاگتی ہین کان ہر صدا پر اور ہے	کیا کیا چونکا ہی ہر گہر کہ شتاب کا
۲۷	ایضاً	
دل آنکھون سے خون ہو بہا ہی میرا	احوال مین کیا کہون کہ کیا ہی میرا	جی تن مین کسیطرح ٹہرتا ہی نہین	آجلد کہ دم اوکہڑ چلا ہی میرا
۲۸	ایضاً	
گر حال نہ یہ مبتلا کسی پر ہوتا	مین کاہیکو اسطرح سے مضطر ہوتا	کمبخت یہ دل تو میری جانی کا ہی جم	کاش اسکی عوض نعل مین پتہر ہوتا
۲۹	ایضاً	
آنے کو کہا تہا یار تو نے سو آ	کبتک کرون انتظار تیرا مین بلا	تو وہ ہی جہان مین نہین ہوگی مشل	کہتے ہین کہ الکریم اذا وعدہ وفی
۳۰	ایضاً	
اوسنے شوخ کا اسطرف گذر انہوا	اک بار ہوا دل دو بارا نہوا	جرأت کرین کیا بیان اسکا افسوس	ہم اوسکے ہوے پر وہ ہمارا نہوا
۳۱	ایضاً	
قاصد کہون کیا مین زندگی کا اسلوب	شکر ہی حال بہی انہیا یا خوب	پر درد فراق ہی جو حالت ہے سوا	کہل جائیگی اوسپہ کہولتی ہی کتوب
۳۲	ایضاً	
چاہی جو دل مریض اجل ہی تو بچتا	جز شاہ نجف نہ کسی سے حالات	مردہ کو کیا جلاکر گویا جیتے	زندہ کا جلانا اوسکو آگی کیا بات
۳۳	ایضاً	
تہا جام جہان نما ایاغ حسرت	جون شمع تہا چراغ حسرت	سر باد فنا ہی گل کیا تو نے فلک	اب کیہ نرہا سوا دماغ حسرت
۳۴	ایضاً	
شب اوسکے خیال مین کہان آتی ہی نیند	رہتا نہ چشم مین کہان پانی ہی نیند	جون جون آنکھون کو بند کرتا ہون تو دم	گھبرا لگی ہی جی اوچٹ جاتی ہی نیند
۳۵	ایضاً	
غالم ہی نظام جدے گو ہو وہ پیر	چوکی نہ شرارتون سے جو ہو دہر	دیکہیو نہ کہ بزم مین نہ پھر از دندان	سرکائی ہی شمع کا دہان گلگیر
۳۶	ایضاً	
ہر شوخ کا مارزلف کا لا کافر	حلقہ ہی ہر تسپہ بالا کافر	اوسی چشم پہ آنکہ پڑتی ہی دل نہ کیا	جادو برحق ہی کرنے والا کافر
۳۷	ایضاً	
کہا ہی کہ ہو کہتر از شاہ و وزیر	تو کو کہ قناعت مین ہو مثل فقیر	بہوکا ہنس کہیلا تو دی ہو نگ فقیری	جو تجہہ مین ہی ہر مین ہی تا دون اکسیر
۳۸	ایضاً	

کیجئے نا سیر اگر کوئی نہ وزیر	مگر زر دے کے ہاتھ آتا ہے قفس میں صیاد	جو کچھ وہ پڑھائیں سیکھ لیتے ہیں طوطی	بلکا کی مثال ہیں یہ پڑھے کہ اسیر
۳۹			
جو عیب تھا سو ہوا رائے زنی میں ہنر	نیکی ہو کم اور ہو بدی افزوں تر	اولی پڑھنے نہ سمجھو ہو جو کوئی	یہ آخری دور پر پڑی ہیں تہمتیں
۴۰			
علامۂ دہر ہے وہ فتنہ انگیز	اللہ رے اوسکی وہ نگاہیں خونریز	شب وصل کی یونہی گذرتی ہے رات	واللہ اوسکی محبت آمیز
۴۱			
ملتے ہی ہاتھ اپنے افسوس افسوس	پر ہاتھ لگا کسے اوسکا پاویں	الفت کا اثر ہوا تو محبت ہی ہے	عشرت ہی بڑی ہو تو کسی کی دیکھیں
۴۲			
آیا نہ وہ رشک ماہ افسوس افسوس	آنکو ہمارے کچھ نہ جانا افسوس	دیکھی رسمی یہ رسم راہ الفت	گھبرائے یہ دو رتلک نہ انا افسوس
۴۳			
از بسکہ ہے دل کسی سے اوسکا مانوس	گر بھیجی خط بھی اوسکو کر ملفوف	تو آدمی ہے بس جو اب نامہ کا ہے	ان پر واز زبان یہ کیجئے موقوف
۴۴			
گھر جانا یہ جو ملائمہ گھر ہے قاتل	تو ہمکو ہوا قدم اوٹھانا مشکل	گھر میں ہیں لائیون ہمارے ساتھی	پہنچا ہیں کہ جیسے اول منزل
۴۵			
اک آن کی دیکھنے کو ترسے ہے یہ دل	اک آن کی دیکھنے کو ترسے ہے یہ دل	خواہش نہیں کچھ اور پر ارمان تو ہے	اک آن کی دیکھنے کو ترسے ہے یہ دل
۴۶			
بن جائے دہان ہے جو چین پانا مشکل	اور ضعف سے ہے قدم اوٹھانا مشکل	جرأت پہ نہ زیست ہو کسطرح بھلا	جانا مشکل ہے اور نہ جانا مشکل
۴۷			
صد شکر کہ کی خدا نے رحمت حاصل	سب کو ہوئی عید اور عشرت حاصل	نواب زبان نے غسل صحت جو کیا	صحت ہی نہیں اپنی کی سعادت حاصل
۴۸			
اوسکی ہیں اسی بنجر بیٹھے ہم	معلوم نہیں کہ ہیں کہیں ہم	ایسے نہ چین ہے نہ بہتر آرام	کیا بیٹھے بہائے ہائے کر بیٹھے ہم
۴۹			
پہلے ایسا جو تجھکو پاتا ظالم	کاہیکو میں تیری گھر میں آتا ظالم	گر منع نہ تیری مجھکو ہوتی معلوم	کاہیکو میں تجھسے دل لگاتا ظالم
۵۰			
اوس گل کے میں پاس کیا ہے خورم	اب اوسکی بغیر ہوں برشگنم	سنتا تھا جہان میں سو دیکھی یہ مثل	ہر عیش و طرب کے بعد ہے درد و الم

۵۱

ایضاً

رشتہ ہم اگر ضبط نہ ہونا ہیں تمہیں | جبتک ہے دم میں دم نہ بھولینگے تمہیں | یاد آپ کی اک دم فراموش نہیں | تم ہو تو ہو ہم نہ ہونگے تمہیں

۵۲

ایضاً

شک کی جو دو دیکھ سو تیا ہو گمانتیں | تو کیا کہوں کسطرح کٹی ہیں راتیں | حیران ادھر ادھر ہو پڑا تکتا ہوں | آتی ہیں جب وہ پیاری پیاری باتیں

۵۳

ایضاً

ہو جو تو آپ کب ہوں تاتی ہیں | ان آپ کے بخشوں کو ہم جانتے ہیں | شاید کوئی صید نو گرفتار ہوا | اوڑتی چڑیا کو ہم تو پہچانتی ہیں

۵۴

ایضاً

کب دسی دل کی رنگ رو زرد نہیں | کسوقت زبان پر دم سرد نہیں | سنتا نہیں کون کی کسی میں اوس ہیں | کس سے کہیں درد کوئی ہمدرد نہیں

۵۵

ایضاً

بیچین ہو درد دل سے ہم ہوئے ہیں | سر اپنا پٹک پٹک کے جی کھوتے ہیں | اے شام ہمیں تا سحر تڑپ کر گذرے | سب کہتے ہیں اور ہم بھی پڑی روتے ہیں

۵۶

ایضاً

غم تو ہوا بیجا ہی آرام نہیں | اک لحظہ نہیں ہے ہائے آرام نہیں | آتی نہیں خوابیں بھی وہ گو گو نظر | دیکھی ہی جنہوں کی آئی آرام نہیں

۵۷

افسوس کیا ہوا کہ الفت نے ہمیں | کھویا دنیا سی دل محبت نے ہمیں | بدنام اہل کو کیا کریں ہم جرات | مارا ہی تعلق طبیعت نے ہمیں

۵۸

ایضاً

رفتار میں یہ کیکی انداز کہاں | باتوں میں یہ کیکی ادا سی واز کہاں | خوبی ہے تمہیں یہ تم محبوبی کی | یہ عشوہ کہاں کسی میں یہ ناز کہاں

۵۹

ایضاً

ہم کجو کہ نہ آہ و نالہ کرتا ہی رہیں | دکھ پر دکھ کسطرح نہ بھرتا ہی رہیں | اتنی ہی لیے جہان میں جرات ہمتو | جیتے ہیں کہ تا کسی پہ مرتا ہی رہیں

۶۰

ایضاً

ہم درد فراق سے جو گھبراتے ہیں | گہ روتے ہیں گاہ سر کو ٹکراتے ہیں | دم بابر کا سب ہے ہمارا پیارے | آنا ہی تو آؤ ورنہ ہم جاتے ہیں

۶۱

ایضاً

بیدار نہیں قرار ای آئے کہیں | یارب جلدی سے اب وہ بلوائے کہیں | اور آپ سے اسلیے نہیں جاتا میں | ڈرتا ہوں کہ کچھ بات نہ کہلا جائے کہیں

۶۲

ایضاً

اللہ رے تری شکوہ اللہ شان | جن ایک کو دیکھکر جو حیران ہوا | لاکھوں تجھے دیکھکر ہوئے ہیں حیران

۶۳

ایضاً

یہ خندہ ہائے دلبرِ گلرو سمجھ میں	کیونکر نہ یہ تمکین ہنسی ہو گئی میں	کیونکر نہ میں یہ چیں جبیں خورشید سے	جھکتی نہیں نگاہ کہیں کہکشاں کہیں
۶۴			
		ایضاً	
گریاں میں ابکی بار ترے تنگ پاؤں	تو بات نہ اور کچھ زبان کو نہ ہاتھ	ہی دل میں یہ آرزو کہ لپٹ آپ سے کہیں	بھیٹا ہوا میں تمہاری صفتی جا نہیں
۶۵			
		ایضاً	
ہر چند میں اب آپ سے تنگ نہیں آتا ہوں	پر آنا تمہارا سر جہاں یاد نہیں آتا ہوں	اوس گھر کو پھونک ہوں گرد بے سمجھ	غبار سا میر حرمی ہو جاتا ہوں
۶۶			
		ایضاً	
ہر چند کہ میں سیکڑوں دنیا میں حسین	لیکن حق یہ ہے کہ ایک بھی تجھ سا نہیں	نک یکسر اس طرف کو اللہ اللہ	کافر ہوں جو انکھڑیاں کہیں کچھ اور کہیں
۶۷			
		ایضاً	
مطلب ہی نوا سی خندہ گل کی زبان	باراں ہی ہوا سی صوت بلبل ہم تنا	پر جس سے کوئی لگی وہ ساز نہیں	سچ پوچھو تو ناحق کا یہ سب غل ہے یہاں
۶۸			
		ایضاً	
آرام نہیں ہے بیقراری سے ہمیں +	اب کام پڑا ہے آہ و زاری سے ہمیں	دل پر ہے ہاتھ اور انکھ میں اشک	حاصل یہ ہوا ہے تیری یاری سے ہمیں
۶۹			
		ایضاً	
کہتا ہے جو مہر و مہ سے گردوں دوں ہے	اسکی فانی پہ کوئی کیا ہوا سکا ہمیں	بس دیکھ لے اسکی گرم بازاری ہا	اونچی دوکان اور پھیکا پکوان
۷۰			
		ایضاً	
گر کبھی نہ غیر کی دھن میں آؤ +	دیکھو بازآؤ تم نہ بازے کہاؤ	تو ہوتی ہو اور میری صورت سے خفا	سچ ہی نیکی کرو خدا سے پاؤ
۷۱			
		ایضاً	
برسوں گر دیکھنے نہ پاؤں تجھکو +	اور حال نہ اپنا گوشاؤں تجھکو	تو ہے تیری یاد میں یہ دل ہی بھلا	کافر ہوں جو ایکدم بھلاؤں تجھکو
۷۲			
		ایضاً	
دیوانہ ہی سہی تو ترا بن یا ہمکو	کھوٹا نہ پرکھی سادہ دکھایا ہمکو	سب کچھ ہیں یاد میں تمہارے بھولا	پر حیف کہ آپ نے بھولا یا ہمکو
۷۳			
		ایضاً	
ل رنگ حنا سے سرخ کر پاؤں کو	بنتا تھا چین میں وہ سرود لجو	جوں میں نے کہا کہ ہو کف پا یہ ملا	بھولا وہ ہنسنکی اپنی ادھر دیکھو
۷۴			
		ایضاً	
ل جاں کی آشکا کیے ہم اوسکے ار کو	پر لا یا نہ منہ پہ ایک بھی اوس دلبر کو	آواز بھی کان میں نہ تک آئی نہ آہ	کیا کیا لیے حسرتیں پھرا گھر گھر کو
۷۵			
		ایضاً	
یہ آتش غم ہی سہی جلا یا ہمکو	گر جا سر شک خون بہا یا ہمکو	کیا کہیے زبان پہ ہمسے جراُت ہو کہاں	جو جو ہوس عشق نے دکھا یا ہمکو

۷۶	ایضاً	
برباد گئی بہار خاطر ست ہو	جون روح سبکسار خاطر ست ہو	جل مثل چنار خود کسیکو نہ جلا ہو خاک ولی غبار خاطر ست ہو
۷۷	ایضاً	
تو نے جو سفر کیا ہے اے غیرت ماہ	یون شب غربتی مین پھرا ہون تیرا	جون بیکسے بیابان مین مسافر کوئی تاریک تو شب ہو اور باریک ہو راہ
۷۸	ایضاً	
اک سمت چلا تھا کل مین دل کی ہمراہ	جون ہی نظر آیا اوسکا کوچہ ناگاہ	دل ٹھہر گیا اور پھر کہین لگا کھنچنے لے تیری ہی راہ اور میری ہی راہ
۷۹	ایضاً	
نکلا جو سوار ہو کے وہ غیرت ماہ	تھی اوسکی جلو مین فوج خوبان سپاہ	ہر اک ہی نقیب حسن اب پیش نگاہ کس شان سے آتا ہے وہ اللہ اللہ
۸۰	ایضاً	
ہر مہ رخون تیری ہی ضیا وقت نگاہ	روشن ہی تجھی سے شام کو چرخ پہ ماہ	ہر گل مین تری ہی بو ہے اے گلشن حسن کیا سب مین سما یا ہے تو اللہ اللہ
۸۱	ایضاً	
گر آنکھ ملا لڑت وہ کہتا ہی وہ آنکھ	در دیدہ نگاہ سے چراتا ہی وہ آنکھ	جتنون مین کہی ہے مجھسے کیا کیا وہ آنکھ جون جون مری دوستی کی پاتا ہی وہ آنکھ
۸۲	ایضاً	
دم رکنے نگاہ نا کرنے کرتے	غربال سہی دل آہنین ہر تیر سہتے	غم دل پہ رہا یون نہین تو حیرت اک روز مر جائینگے ہم کسی پہ مرتے مرتے
۸۳	ایضاً	
اب گھر سے وہ ہو کب نکلے ہے	اوسکی تو وہ چال اور اپنا یہ حال	اک دم جو نہ دیکھے تو دم نکلے ہے
۸۴	ایضاً	
افسوس کہ بیکار گیا عمر ہی تجھے	مین دیکھون جسا ہی کو تو بیتاب ہی کتنا	صد حیف کہ ڈالے کوئی اوس پر سے تجھے
۸۵	ایضاً	
کرتے ہی فغان واہ وزاری	جرات از بسکہ یار غم علی پہ رہا	تھا بعد فنا بھی اپنا مرد الہاری
۸۶	ایضاً	
لوسن بر بوسہ ہا ہی دیتا ہی کہ تجھے	جاتا ہے یہ اوسکی بھی اسی ہی آہ	کچھ ہوش نہین ہے بات کرنے کا تجھے
۸۷	ایضاً	
ہم دونون کا نام مفت بدنام ہوے	اے شہرہ حسن و عشق تیرا ہو برا	سو مرتبہ وہ مکتوب کا پیام ہوے
۸۸	ایضاً	

ہے فسانہ اور اسی اوسکا فسانہ ہی ہے	اور اسکے کسیکو جیسے جانا ہی ہے	تشنوں کی لبوں کی کیا کسی کو چرچا ہے	داغوں کے تئے ہونٹ کا دینا یاد ہے
۸۹			
	ایضاً		
ہے صرف غم و الم جوانی میری	بیکار ہے خاک زندگانی میری	خط دیکھ کہ حقیقت اپنی اوس شوخ سے کہہ	کہدیجیو نامہ بر زبانی میری
۹۰			
	ایضاً		
اب ہاتھ سے صبر کی عنان چھوٹ گئی	آنسو رہے تھے فوج غم اوٹ گئی	گھر جا کے جو اوسکے گھر نہ پایا اوسکو	حیران سی رہ گئی کمر ٹوٹ گئی
۹۱			
	ایضاً		
دل پر کمین لا لکیا کہیے	جی جانی ہے دل شاہل جیسا کہیے	گر کیجیے بیان کچھ تو سننے والا	بیحال ہونیکے حال ایسا کہیے
۹۲			
	ایضاً		
چاہت سنتے ہو جی بری ہوتی ہے	جی کہتی ہے دوستی بری ہوتی ہے	لگتا نہیں دل کہیں اب اوس بن میرا	سچ کہتے ہیں یہ لگی بری ہوتی ہے
۹۳			
	ایضاً		
ہے جان سو اسکو ایکدن کھونا ہے	جب جسم ہے تو اس سے کیا ہونا ہے	جو خواب عدم میں ہیں کہ دنیہ دم	آخر ہمیں نیند تجکو بھی سونا ہے
۹۴			
	ایضاً		
آخر ہمیں ایکدن گنوا آوینگے	کام اور جہان کے لوگ کیا آوینگے	جو از رہ دوستی ملا کرتے ہیں آج	کل کو دی خاک میں ملا آوینگے
۹۵			
	ایضاً		
گر میں ہوں گل تو رنگ و بو تو ہی ہے	در ہوں بلبل تو نغمہ گر تو ہی ہے	ہر پنجہ یہ ہے درست پر حق تو یہ ہے	سچ میں ہی ہوں یا ماہ تو تو ہی ہے
۹۶			
	ایضاً		
تسکین اپنی دکھا کہ تسکہ گوری گوری	در دیدہ نگہ ہوں کی کرلی چوری	سو عشق ہزار سر چڑھا ہی ہے	یہ وہ ہی مثل کہ چوری اور سینہ زوری
۹۷			
	ایضاً		
کچھ ہے میں تو مزا نیا یا ہمنے	اک دل ہی کو صفت میں گنوایا ہمنے	اور جسکے لیے گنوایا دل کو جرات	اوسکو پایا کبھی نہ پایا ہمنے
۹۸			
	ایضاً		
بنتے نہیں دستی ناتوانی پیارے	کیا خاک ہے ایسی زندگانی پیارے	گر زیست یہی ہے تجکو منظور تو اب	آجا آجا شتاب جانی پیارے
۹۹			
	ایضاً		
ایسی مرے دل کو بیقراری کب تھی	خوبی مجھ وصل میں میسر سب تھی	کہتا تھا کچھ اور سنتا تھا اور کچھ	دو دن کی ہے بات ایک وہ بھی شب تھی
۱۰۰			
	ایضاً		
اوس بن اک دم کہاں نہ ہو سی گذری	جس جا وہ ہو وہاں مری سی گذری	اپنا بھی دل میں گو ہے جرات	دو چار گھڑی جہاں مری سی گذری

۱۰۱

جو تم سے یہ غفر یاد ہم نہ رہے — گر آنکے قریب تیر ہم نہ رہے — جی شدت غم سے جاں بلب ہی آہ — کوئی دم عالم تمہیں رہم نہ رہے

ایضاً

۱۰۲

کس سے ہو فسانۂ حال دل کا کہیے — کس سے ہو فسانۂ حال دل کا کہیے — سب اپنے ہی ہیں غم میں جو حیران تو ہیں — کوئی نہیں کس سے حال دل کا کہیے

ایضاً

۱۰۳

جو کچھ بھی متاع دل بہائی تو نے — عرفان کی شکل یہ دکھائی تو نے — اے دیدۂ اشکبار کچھ خیر تو ہے — یہ رُت کی جھڑی کیوں لگائی تو نے

ایضاً

۱۰۴

گر آتش درد و غم میں جلیے تو جیے — گاہے مانند شمع سر کو دھنیے — سر تا بقدم زبان ہو جی لیکن — کچھ منہ سے نہ کہیے اور سب کی سنیے

ایضاً

۱۰۵

دل لیکے تو مجھسے اور کیا چاہتا ہے — منتا نہیں کیوں جو جی میں آیا چاہتا ہے — یوں ہیں جو تری مرضی ہو تو ہو قسمت — پھرتا ہی وہی جو کچھ خدا چاہتا ہے

ایضاً

۱۰۶

غم میں نہیں ہے جسکو آرام مجھ — ہر آن ہے مرگ ہی کا پیغام مجھے — دو روز میں سب کے یوں کہی ہے مجھکو — مرنے دو بلا سے میری کیا کام مجھے

ایضاً

۱۰۷

جانی اور کسی سے کیجے محبت دل کی — برباد گئی یہ سب مشقت دل کی — گنتے ہے شب و روز ستارے اسکو — کیا کیجیے کس سے کہیے حالت دل کی

ایضاً

۱۰۸

چاہت مری تیرے مسکرانے سے کھلی — اور دیکھ کے محبوبنہ چہکنے سے کھلی — دل لیکے تو مت مکر مرے دل کی — چوری تری آنکھ کے جھپکنے سے کھلی

ایضاً

۱۰۹

ہمسے تو بتوں کی کج ادائی نہ گئی — بو مہر کی انمیں کچھ بھی پائی نہ گئی — سو کر کے کیا شیشہ دل کو سیکن — ان سنگدلوں میں بیوفائی نہ گئی

ایضاً

۱۱۰

کافر ہو وہ چین تیری جو آرزو نہ چاہے — بیکل ہو جو دل تو کل پھر کیا چاہے — آجا جانمیں تو جی تن سے جدا — صدقہ تری جان کی مجھے جھوٹ سے کیا چاہے

ایضاً

۱۱۱

بڑھا ساقہ اور قہر چیں تنگی ہے — سینکڑوں ہوا کہیں نہیں تنگی ہے — جو بات ہے اوس میں سرت غوب بات — جسکو نظر آئے اوسکی نکتگی ہے

ایضاً

۱۱۲

بیدرد وہ ہے جو درد الفت نہ سہے — کہیے اوسی سے جو کہ جرأت نہ کہے — دوری کا جھگڑا الم ہے تو یہ ہے — اللہ کسیکو بے محبت نہ رکھے

تخمسات

۱۰

سمندر گرچہ ہے اک اسکا نالا — کنارا پر نہیں مین کرنے والا — نہنگ مرگ نے گو سر نکالا — دل اسکو عشق کی دریا مین ڈالا

۲

توکلت علی اللہ تعالا

گہرا تھا تو جب وحدت کے یم مین — جدائی تھی نہ تم مین اور ہم مین — یہی کہتی ہین اب فرقت کے غم مین — نخفت فیہ من روحی کہ دم مین

۳

ہمین دم آپ نے دیکر نکالا

وہ خود ہم مین ہے ہم اسکے ہین دل مین — احاطہ مین ہی شک اوسکے ہر شے — یہ روشن ہے کرون اظہار تا کے — تحیط اول تجلی حق کی یون ہے

۴

کہ جون قرص قمر کے گرد ہالا

حدیث لی مع اللہ تک سمجھ جا — کہ رکھ سکتا ہے کون اس راہ مین پا — نجوم یان رشما تو جوش سودا — طریق منزل لا یسعنے کا

۵

جنون جب ہے کون ہے جو کرے نالا

گرفتاری ہے اوس پر دانشین سے — کہ جو سر ہے ہر اک سر جبین سے — فلک تک روشنی ہے کیا زمین سے — فروغ شعلہ آہ حزین سے

۶

ہوا ہے فرش کے اوپر اوجالا

کرین یہ خلق سیر تم نکل آؤ — ہے یہ عرش جب کرتے ہین ہا ہو — مرو دانا بڑا ہے انکا قابو — نہ سمجھو کہکشان تم اسکو یا بو

۷

فقیرون کا یہی ہے مرگ چالا

بھلا کر راہ اے فرط توحش — چلا تھا آہ اے فرط توحش — کہان کیا آہ اے فرط توحش — جزا اک سر اے فرط توحش

۸

کہ تو نے مجھسے گرنے کو سنبھالا

یہ کثرت ہے میان وہ نخل وحدت — بزنگ بو ہے گل ہے اوسکی حالت — غرض خورشید اور انجم کی صورت — عجب یہ نور ہے جو فی الحقیقت

۹

ملا سب مین ہے اور سب سے نرالا

رکھو ہے گرچہ کیفیت بڑی یہ — نہین منظور ابھی پر تشنگی یہ — نہ بھر کر جام یہ فرہ کر پی یہ — تری ہین ہاتھ سے ساقی پیتی یہ

۱۰

پیون صہبائے عرفان کا پیالا

کہ یہ خواہش اوسی جب کو دل کی — بصد جان جسکا طالب ہے مرا جی — نظر آوے مجھے اسکی تجلی — انا الموجود فاعلمنے تجلی

۱۱

کہا جسنے مجھے اوسکو دکھا لا

اگر ہے جلوہ سے جرات تارک جان — کرون ظاہر نہ تو بھی راز پنہان — عجب نکتہ ہے اوس کہنے پہ حیران — کہان ہین ہم کہان اوسکے سلیمان

جو ملجائے کوئی اللہ دے دلا

مخمس ۳۰

۱

خبر اوسکی ہے کیونکر ہم سے جسکو ہم نہین پاتے — سمجھ کیا کہکے اوسکو ہم جو اوسکو ہم نہین پاتے — جدھر دیکھو ادھر نظر اوسکی نہین آتی — ہوا ہے تو یہ نقشہ تر بیابان ہجر ان کا

۲

کہ جسکے کھولکر منہ اوسکا دیکھا بس یہیں پایا نکا

بس اتنی بی بی پر دہ ایسا تم عجب کہ دیکھا ہو
عدہ پردہ دار مری چھپکی ایسا نہیں پایا ہو
ایسی پردہ مری پھر کسی پر ہم تک کھا ہو
قفس میں ہم صفیرو کوئی جسکے بات کرتا ہو

۳

بہار میں بھی کہی تو رہنے والا تھا گلستان کا

گیا ہو بہار و سانا جو خوبوں کے محلے میں
گیا ہو شکر بستان خوبوں کے محلے میں
گیا وہ غنچہ دہن ان جو خوبوں کے محلے میں
گیا وہ غنچہ دہن ان جو خوبوں کے محلے میں

۴

تو کس کس نے نہ اوسکو روزن دیوار سے جھانکا

نرسی کردم اگر ہیں عیش کی تسبیح کے دانے
ہر اک دم اشک فیض ہی فشاں ہیں دیدہ گریاں پر
ہمیں نالہ کل ہی ہو سنا خاک گلستاں پر
بجا ہے اشک ہو خونناب نخت دل ہو مژگاں پر

۵

عجب کچھ رنگ ڈھنگ اب تو بنا ہے چشم گریاں کا

کرا ہی ہو جو رحمی تو انا نکو کی ہی بخوانی
دیا رہل ہیں جنس صبر کی ہی کمیابی
شرشک خون نگار رنگ دیکھو تو ہو غنابی
دل مجروح سینہ میں کری ہی سخت بیتابی

۶

اب اس گھایل کا تو اللہ ہی رشید کوئی ٹھانکا

ہمارا دل ہی تکلیف غم مقرر تو ہی ہیں
ہمارا دیکھنے کا شوق جو کافر تو ہی ہیں
بہت دیکھے ہیں ایسے جو ہمسر تو ہی ہیں
گرارہ ہم ہیں اوسکا اور سنکر تو ہی ہیں

۷

کرہی افسوس اور وزن در و دیوار زندان کا

نذر جاوے کسی فرقت میں مکاں یہ کرتا ہے
تو ہر پہر کو اوسکا بین کرہی کی ہتا ہے
وہ ہر سوالی کا نیچہ اوسکی دل خط اہر
تماشا ہی وہ کس شکل پر ہم عشق تو ہی

۸

کری ہی ذکر جب کوئی مرے حال پریشان کا

نہ گذرا ہی ادھر اوس غمزدہ کو بلکہ کون ہو ہیں
کہ جاوے کو ہی اوسکا زبان پر لیکن کون ہو ہیں
غرض جو حال ہی ہر پر سر کیلئے کون ہو ہیں
نہ ہا تم سے پیغام ہی نہ جا کون ہو ہیں

۹

نہ آنا یاں کسی صورت سے ہو سکتا ہی جانا کا

خدا جانے کہ یہ گردان دہ ہی کیسی میرے
نہیں یہ جا تماشا کم ہی جگہ جنکی ہو دے
بگیر نا صحت اللہ کا پھر ہو جو ہر کیا سمجھے
تماشا ہی کہ جن زلفوں میں اوسکا دل ہو شوخی

۱۰

تو ناحق پھر گیا تھا ہمسے دل اوس آفت جان کا

نہایت اوس سے باری ہیں کی جنت و ناری
تو ہر تقصیر اوسکی ہو سمجھے از تقصیر کی بخشی
دل اوس سست سبک کا ہوں میں تسکیں کیا خوبی
سہا وہ خوش تو اوسکو لوگوں نے اوسکی بیدادی کہا

۱۱

نہ واں جاوے کوئی یا نکا نہ یاں آوے کوئی واں کا

نظر آیا نہ اوس شہ کا کہی یارو
کری ہو ہمسری اوس سے جو لیتا ہی جا ہو
سخن کا جو ہر عقدہ فکر کی جن کھولا ہو
نیستان سخن میں کوئی اجرات کر بقال ہو

یہ زور اوسکے تئیں بخشا ہوا ہی شیر یزدان کا

مخمس سوم

۱

سلیمان نے یکہ یاد نہ کرکے آہ کری ہیں
تو یکہ کا ہم بھی ہی خواہ کری ہیں
تمسو اوس مرتبہ تمکو یہاں لا کے کری ہیں
ہو ہی ہم بت کہ بندے ہیں ہر ہو سے کری ہیں

۲

ہر ہے رہیو الو تمسے عشق اللہ کرتے ہیں

ہوا وارہ وہ ظالم جو سب سے جدا کیا
ہی نت بڑھا دیا ہو شدید ہر ساعت
خدا کا قہر نازل ہو یروں کی جان کے اوپر

۴

ہمارا دل جلاتے ہین ہوسے بد راہ کرتے ہین

بحر ان بیکرانہ ہوس سے عبارت ہے — کرہی بیدل اب بازآ ذرا اپنی شرارت سے — نہین گر کام لوں نیرنگ دنیا کی طہارت سے — کہ یہ اکسیر شیخ تو انگی ہاتھ عشیر حقارت سے

۴

گدایان خرابات اک نگہ مین شاہ کرتے ہین

یہ جنبوشعلہ رو ہین سب ہمارے برق خرمن مین — سدا سوزان ہین سب عشق کی جان و تن مین — بلا سے ہم پتنگون کو جہان یہ تیرہ روشن ہین — پریزاد در ستر سب جلنے کو واعظ کے دشمن ہین

۵

عجب ہین ہم بھی دیوانے جو اونکی چاہ کرتے ہین

گل گلزار سب چھوڑا ہا پیراہن سے سر سے — بہار گلستان ہین ہم تو داغ اوس گل تر سے — قفس ہین کیا نہین ہم تو رہے صیاد کے در سے

۶

جہان کی رنج نالے اپنے خاطر خواہ کرتے ہین

کہان تک دل ہی ہین ہم صبر کرتے آہ کرتے ہین — زبان پر سوز دل تک بند نہ ہو بزم میں یارب — کہی کہتے کہ غیر از درد سب سن لین نہ سمجھین آہ

۷

یہ افسانہ سنا کر قصہ ہم کوتاہ کرتے ہین

مگر تیغ ہین تو ہاتھ کی ہوتی ہین نوک آہ کے — ہوے ہین گوش کر نالون سے اہل شنوا کے — نکل جاے کسی ان کا شش پہ جی سامان ہا کے

ہزار و رات دن ہم نالہ جانگاہ کرتے ہین

خمس چہارم

۱

ہم ہین مضطر تمنی جلتے ہین فریاد ہے نہین — کوئی ہمدرد اپنا غیر از درد تنہائی نہین — کون سی بات ہے ایسی کہ کل آج کل پائی نہین

۲

کل سے بیکل ہین ہم کل آج تک آئی نہین

جن محبت جو کہ ہو دیوانگی سے بے شعور — اوس سے البتہ ملانا کلمہ کا کیا ہے ضرور — لیک یان حیران ہون صاحب کہ از رہ گئے ہو دور

۳

اپنا دیوانہ اسے سمجھو یہ سودائی نہین

لوگ گر ہون جمع گو ہیر ہے دلین کہین کو تو ہو — گر دہن سو جان ہے ہر دل مین کہی ہے تو ہو — کم دہن گر انی ڈھیری دلین کہین رکتی ہو

۴

مین تمہین کو دیکھتا ہر تا ہون ہر جائی نہین

اب گمان محبت ہی منظور یار — بیٹھنا تو سامنے میرے کرو تم اختیار — دیکھو کیا خوب ہی کہتا ہون دیکھو اعتبار

۵

اسمین رسوائی ہی کچھ ملنے مین رسوائی نہین

کیا خرام ناز کی ترکون نے سیکھی ہین ادا — بیقراری جسکی دیکھو ہی دل کو موہ لیتی سدا — حشر برپا کیون نہ ہو چلتے ہی سرو دلربا

۶

کچھ قیامت سے ترے کم جلوہ آرائی نہین

تو کہون کچھ مین تو صاحب ہون جواب دیتا نہین — ابتدا کی ہی سطر یہ عرض میری سن تو لو — بات گر کرتا نہین تو سنتی تو ہو

۷

سنکر دکھاتے تو سنے قسم کہائی نہین

مین بھی اس فرصت کو سمجھتا ہون زبون — دیکھ مجھکو اپکی آنکھ نہین کیا تری عرض — مین جو کہتا ہون مین تم پر جان ہو یہ کیا ہو حرج

۸

ضعف نے بے بس کیا یاری پہ مجلائی نہیں

خوب اس نکتہ کو سب اہل حرم سمجھے ہیں — کار فرما کسی کا کام کیا کچھ ہو سکے — یا بد یہ ہے اپنا کہو ہم سمجھے ہیں — کیا تماشا عشق کا فرہاد و مجنوں نے کیا تھا

۹

ہم بھی دکھلاویں وے کوئی تماشائی نہیں

ہو کر کیا ثابت کہ ہے اہل محبت میں قدم — جا گریبان عرض جیب پہ کیوں گذرا الم — دیکھ کر اسکو یہ ہوں میں تا نہ حیران و بہم — ہے اسیر دام الفت جب سے یہ بیمار عشق

۱۰

کون سے دن اسپہ اک آفت نئی آئی نہیں

گہ پہ ہے تا بہ محبت سے ہوا پرآبلہ — گاہ عالم کیا فریاد ہے اسکے گلہ — گہ رواں چشم سے اشکوں کا ہوا ہے قافلہ — ہے اسیر دام الفت جب سے یہ بیمار عشق

۱۱

عشق سے اب تک طبیعت اسکی گھبرائی نہیں

کچھ نہیں ہے غیر از ہیچ تمنا ہر مری — ہر پنہ ہر ہر ستا ہر صورت دوشیزہ — نہ کہوں کس سے رہا ہے سر سے کوئی ماجرا — ہے اسیر دام الفت جب سے یہ بیمار عشق

خاک دیکھیگا تری آنکھوں میں بینائی نہیں

مخمس پنجم

۱

جب سے اے راحت جاں تجھ سے جدا رہتا ہوں — کیا کہوں سخت مصیبت میں پھنسا رہتا ہوں — مضطر و شیدہ و حیران و خفا رہتا ہوں — کسی چیز میں نہ مشغول میں کیا رہتا ہوں

۲

سنہ لیٹے ہوئے دن رات پڑا رہتا ہوں

نہ تو ملنے سے وہ واقف کہ کروں عرض مرض — اور نہ کہنے کا کرے کار ہا مجھ پہ عرض — قبر میں جیسے کہ مردہ کوئی ہووے پڑا غرض — اسطرح خانۂ تاریک میں تنہا خاموش

۳

سنہ لیٹے ہوئے دن رات پڑا رہتا ہوں

نہ تو اب سیر چمن کی ہے مری میں ہوس — اور نہ کچھ خواہش پرواز ہے مجھ کو قفس — جنبش سان کیا مجھ سے شد و غرض نہ کد و نفس — بیکلی ہے نہ ہے کانٹے کی کہ میں رہتا ہی تو کر

۴

سنہ لیٹے ہوئے دن رات پڑا رہتا ہوں

کیا بیان اپنی جوانی کا کروں میں غمگین — طاقت اب تا بہ اشارہ بھی نہیں — نہ تو بیٹھوں ہوں نہ اٹھتا ہوں نہ جاتا ہوں کہیں — یا کہ کر تری محبت کو ہوں بیٹھا نشیں

۵

سنہ لیٹے ہوئے دن رات پڑا رہتا ہوں

غم کے ساتھوں سے جو گذری ہے کہوں کیا ہے بات — دل پہ جو کچھ ہے کوئی سینہ میں گاہ و رات — مرض غم درد جدائی ہے مری اوقات — نہ تو جیتا ہوں نہ مرتا ہوں نہ کچھ کہتا ہوں بات

۶

سنہ لیٹے ہوئے دن رات پڑا رہتا ہوں

بیٹھ کر تا ہی ہوں میں سینہ میں گہ تا ہی — حال یہ ہے کوئی تو کس سے کہا جاتا ہی — بات کرنا جو کسی سے نہیں خوش آتا ہی

۷

سنہ لیٹے ہوئے دن رات پڑا رہتا ہوں

کوچ کا تا نہیں پیغام ترے آنے کا — قصد کرتا ہی یہ جی تن سے نکل جانے کا — عالم اب کس سے کہوں اپنے میں گھبرانے کا — نہیں مقدور زباں پر سخن لانے کا

۸

سنہ لیٹے ہوئے دن رات پڑا رہتا ہوں

اب تو دل بستہ ہوں کہ جیسے کسی بن آوے مری — تن میں گویا ہی جی ایک نہیں ہوتی ہری — جی یہ چاہے ہی کہ مجھ سے نہ کوئی بات کرے — کنج تنہائی میں بیٹھا کروں ماتم میرے

۹	منہ لپیٹے ہوئے دن رات پڑا رہتا ہوں		
جب سے پہچان نہیں تو مری آئی ہوش رہا	تو کوئی شکل خوش آوے ہی نہ کوئی چہرا	صحبت تن سی بھی بیزار ہوا ہے جو میرا	بلکہ قرنتین تری ہو کے دو عالم سے خفا
۱۰	منہ لپیٹے ہوئے دن رات پڑا رہتا ہوں		
تیری دوری کا الم دل پہ جو ہے سو سو ہے	کیا کہوں آہ میں کس کس کو گریزاں ہوں یار	جوں خفا زلیست سے مدت کا کوئی ہووے جدا	اس طرح دور جدائی سے تری میں ہوں حزیں
۱۱	منہ لپیٹے ہوئے دن رات پڑا رہتا ہوں		
جا کہیں بھائی جو دل محفل خوباں کھینچ	سو تو اب آہ تری حیرت میں حیراں ہے کھنچ	بخدا غم سے تری ہے بت غارت گر میں	جان بلب ہو کے پس میں عگیں
	منہ لپیٹے ہوئے دن رات پڑا رہتا ہوں		
۱	**مخمس ششم**		
نگاہ کے جو رم میں دم بتا کے	تو بس میں جاؤنگا میں تملا کے	غریب و واسطے اپنے خدا کے	کوئی یاں اوسکو لے آؤ بلا کے
۲	بہانے سے کسی اور آشنا کے		
نہ تھا معلوم آگے زندگانی	دلی تھی تو عجب شے زندگانی	کیا کیا تو نے ہے ہے زندگانی	ہزار افسوس تو اے زندگانی
۳	چلے یوں خاک میں ہمکو ملا کے		
نگاہ تیغ سے سر تو مارو	رکھائی پر نہ تبلا کر سد مارو	زبانی یہ ہمارے کہہ دو یارو	تبان تیغ تغافل سے نہ مارو
۴	کہ ہیں آگے سے ہم مارے خدا کے		
کشندہ ہے کمان ابروی قاتل	کریں ہیں تیر مژگان نیم بسمل	غرض سمجھا جو ہے انیا وہ مائل	نگاہ یار ہے یوں جانب دل
۵	نشانی کو کوئی جیسے کہ تاکے		
قرار اب کلبۂ احزاں میں کیا ہو	جو بچ بکیسی ہے کچھ نہ پوچھو	فقط اب دل تنہائی ہے یارو	گیا وہ دل بھی پہلو سے کہ جسکو
۶	کبھی روتے تھے جہاتی سے لگا کے		
طبیعت میں تھی کیا کیا نستر انی	کوئی اپنا سمجھتے تھے نہ ثانی	سو اب صورت بنا کے تو ڈرانی	چلے منہ موڑ کر کیوں اے جوانی
۷	ہمیں یہ دلولے اپنے دکھا کے		
جوانی کی جو ہے وہ جوش میں ہائے	عجب ہیں میں ادا اوس کی نرالی ہائے	کہوں یہ بات کس کے گوش میں ہائے	غضب ہے لیتی ہے آغوش میں ہائے
۸	وہ اوسکا سانس لینا کس مزا کے		
جو تم مطلب ہو تو میں ہوں تمنا	رہو نظر دل میں تم میری شتابی	سہوں یہ ہجر کی کب تک عذابی	حیدر بخشو گنہ بندہ کا صاحب
۹	بٹھا و اپنی محفل میں بلا کے		
مری ہے عقل یاں حیران حیرت	کہ ہر آیا ہے تیرا دیدبان حیرت	ترے ہر یہ کہاں تک نشان حیرت	تبان کی غم میں ہے جان حیرت

کیا کہیں تو نے اے خدا کے

مخمس ہفتم

۱

صدمۂ ہجر سے یہ حالت ہے — کہ دم و خست و مصیبت ہے — درد و اندوہ و رنج و کلفت ہے — ضعف و ناطاقتی بشدت ہے

۲

ایک دل اور ہزار آفت ہے

۳

ہجر کی رات کی نہ پوچھو الم — کہ بیکتا ہے اشک خون پیہم — اور یہی کہتے ہیں کہانی ہم — شب فرقت میں ہمنشیں کوئی دم

۴

آنکھ لگ جائے تو غنیمت ہے

۴

سوز ہجراں کا کیا کہوں عالم — شعر یہ پڑھتا ہے اے ہمدم — وصل میں جسکو تھا نہ چین کبھی کم — سو گیا اور اوسکے ہجر میں ہم

۴

رہے جیسے یہ کیا قیامت ہے

۵

یار کر مشکل یار جانی کے — چشم و حاجب خون فشانی کے — کیا کہوں بات ناتوانی کے — کہ کوئی اپنی زندگانی کے

۵

نہیں صورت سے اپنی صورت ہے

۶

کوئی دن کی یہ بات ہے اللہ — پاس تھا ایک وہ بت دلخواہ — یا کہ تصویر سے وہ صورت آہ — دیکھتے رہتے تھے سدا نا گاہ

۶

ہوئے غائب نظر سے حیرت ہے

۷

اب جو ہیں میں نہیں وہ خوبرو یار — نسل نے کیوں نہ کیجیے فریاد — یا تو ہم تھے حزم و دل شاد — یا اب ان محبتوں کو کر کر یاد

۷

ہر تحیر خدا کے قدرت ہے

۸

ہائے وہ دن کہ وصل کی راتیں — تھیں عجب لطف سے ملاقاتیں — خواب میں اب نہیں ملاقاتیں — یاد آتی ہیں اوسکی جب باتیں

۸

بات کرنے کی کس کو طاقت ہے

۹

اب تو فرقت میں ہے سراپا حال — کاش ہوجائے ہجر ہی میں وصال — گر یہ ہے دل یہ لاکلنج و ملال — جوش گریہ سے کس کو فرصت ہے

۹

ایک وہ ہیں جو بزم غیر میں ہیں — ایک ہم ہیں کہ ہجر میں ہیں — رات دن گریہ و بکا میں ہیں — ہچکیوں کیونکہ نامہ بر احوال

۱۰

درد دوری سے مرگ کا ہیں طلب

۱۰

سوز و شیون ہے ہر گھڑی ہمراہ — ہچکیوں کیا خاک ہو سوئے صبر و شکیب — درد دوری سے مرگ کا ہیں طلب

۱۱

کیا کہیں اپنی اپنی قسمت ہے

۱۱

ان دنوں شام ہو تو کیا ہے — چرخ نے دی غم جدائی ہائے — اپنی صورت عجب بنائی ہائے

۱۲

کہ نہ ہیئت ہے وہ نہ حرکت ہے

مسدس اول

۱

نہیں ہے اس کو شکی یار جانی — بنایا اور سمجھتا ہے خدا سو بھی — اور اوسکی ہے مشرب ہمسری سے — ۲

۲

نہ ہستی پر ملال اور نہ بیکسی ملا — خار سا کند دل رکھ سر سا میکنہ ملا —

دوشعر کوئی کتب نازیبا اسکی خلاف	ہنر خوبی کا کتابت اور فن شعر کا فرسی	پڑی ہیں پھر تمہیں اشعار میں ہم سادگی سے	نگاہ کر انکہ یہ کمبخت ان خرابات سے ہی
۳	خرابات سو پامال ادا ہا میکند مارا	خدا رسوا کند دل انکہ رسوا میکند مارا	
یہ تنگ ظرفی ہی ہم جرات کی ہمت سے ہو گزرا	بحمد اللہ کہ کرکیا رنگ پیدا	سیہ خاکی شب دوشینہ دل وحشی نے دکھلایا	کہانتک ہو جیر تشہیر رسوائی میں آیا
۴	خرابات سو پامال ادا ہا میکند مارا	خدا رسوا کند دل را کہ رسوا میکند ما را	
نہیں کچھ محفل غیر میں مقدور سنوارت ابھی	ہوس کا ہے یہی ایما کہ صورت پر مت ابھی	زبان پر شکوہ جاری ہر تمنا حسب حالی ہے	تجھے ہیں حقیر اے یہ کہوئی آسمپت ابھی
۵	خرابات سو پامال ادا ہا میکند مارا	خدا رسوا کند دل را کہ رسوا میکند مارا	
ہوئے بند گانی سے ہم ہوس ہو غالم	ہر زدان سلامت ہو گئی محبس ہی غالم	ہوا تھوں نیل کا دل ہر زخم فسوس ہی غالم	بضمہ ستنبول نگار کر یہ ہا پوس ہی غالم
۶	خرابات سو پامال ادا ہا میکند مارا	خدا رسوا کند دل را کہ رسوا میکند مارا	
خرابی دیکھ اپنی جو چہ گندی ہی ہم اکیا کیا	ندامت کھینچی ہیں سے ہاتھوں دمبدم کیا کیا	اوسکے دربان بیوفا کی ہیں تم کیا کیا	غریز دیکھ نہ پوچھو تم ستا دین بات ہم کیا کیا
۷	خرابات سو پامال ادا ہا میکند مارا	خدا رسوا کند دل را کہ رسوا میکند مارا	
کوئی نازوادا سو اکی کوشش کرنا ہی	ہیں کیا یا زم خوبان کوئی ضابطہ ہیں لاتا ہی	کیہیں ہم کیا کہ یہ جستی ادیت کیا دہانا ہی	
۸	خرابات سو پامال ادا ہا میکند مارا	خدا رسوا کند دل را کہ رسوا میکند مارا	
نہ کیہ درمت ہے لوگو نہیں ذی عزت ہمارے اب	یہی ہے اتحاد اللہ سے ساعت ہمارے اب	کوئی خاطر ہی میلی نہیں نفت ہماری اب	چھپا یا ہے منہ بس یہ سو ہے صورت ہمارے اب
۹	خرابات سو پامال ادا ہا میکند مارا	خدا رسوا کند دل را کہ رسوا میکند مارا	
نہ دن کو ہیں آرام نہ شب کو آہ سوتے ہیں	جہان بھر میں ان کیا کیا شامت زدہ ہیں	کہیں ہیں کوئی ایسے غربت نصیب کہ تیرے	تو حب حال پہ شعر اپنا ہم پڑہ کر روتے ہیں
۱۰	خرابات سو پامال ادا ہا میکند مارا	خدا رسوا کند دل را کہ رسوا میکند مارا	
تباہ حال ہو جو سو جو ہوں لاکھ مجبت ہے	وہ ہیں مغرور اور سکو کوئی جانی کی عادت ہے	ہیں جاں کاہی کی غالب بات کب کوئی جرات سے	خرابی ہو خرابی ہو نہ ہمت سے نہ ہمت ہے
	خرابات سو پامال ادا ہا میکند مارا	خدا رسوا کند دل را کہ رسوا میکند مارا	
۱	**مسدس دوم**		
نہ کیونکر رونی زانوئے غم پر سر کو دہر ے	نقل ہیں کیونکر یہ طرز انشا تحریر کیجئے کیا	خبر جو ہو تو اسکو تو وہ کچھ خدا سے ڈرے	سو اپنی حال ہی آگاہ کون اوسکو کرے
۲	نہ قاصد ہے نہ صبا نہ مرغ نامہ بر ہے	کسی نے کیسی مانے بردخبر ہے	
غم فراق سو ہی دلہ یہ کدام یہ الم ہے	جگر پہ داغ مزہ اسکا رب یہ ہو دم	مسافر ہیں کسکو گھر کون اوسکے اپنا غم	شکوہ یار نہ کوئی فوقت نہ ہمدم
۳	نہ قاصد ہے نہ صبا نہ مرغ نامہ بر ہے	کسی نے کیسی مانے بردخبر ہے	
بال جہاں سے ہو بتر زندگانی آہ	غم فراق سو ہی وقت اپنا حال تباہ	یہی فال گدر تا ہی ہو شام و پگاہ	عجب طرح کی مصیبت میں ہے غریب اسد
۴	نہ قاصد ہے نہ صبا نہ مرغ نامہ بر ہے	کسی نے کیسی مانے بردخبر ہے	

مجھ کو وہ صفات ملاقات تو جو ہے سو ہے	دل اپنی بیچین نہیں وہ پیار اپنے ہو پاس ہیں	نہ جانے وہ جو کسی کو نہ ار دیں تسلیں
۵	نہ قاصد نہ صبا نہ مرغ نامہ بر ہے	کسی نہ بیکسی مانے بر دخبر ہے
فراق یار میں کوئی کہاں تک غم کہاں ہے	ہوا ایسی جھیے سو بہتر یہی کہ موت ہو آئے	وہ رسم نامہ و پیغام و کان ایرا ہے
۶	نہ قاصد نہ صبا نہ مرغ نامہ بر ہے	کسی نہ بیکسی مانے بر دخبر ہے
دیا ہے خلق نے مجھکو جو درد تنہائی	نہ دل کو چین ہے نہ صبر نے شکیبائی	اگرچہ دم میں ہزار آفت اور پر آئی
۷	نہ قاصد نہ صبا نہ مرغ نامہ بر ہے	کسی نہ بیکسی مانے بر دخبر ہے
کوئی نہیں جو کہیں دردِ دل کہ دیگاہ	پر ہر سفر ہی میں بہتر ہے اپنے شام و نگاہ	جو ہمدمے گذرے ہمراہ اوس سے وہ کہیگا ہو گاہ
۸	نہ قاصد نہ صبا نہ مرغ نامہ بر ہے	کسی نہ بیکسی مانے بر دخبر ہے
نہ درد دل سے ہی ہے یاں یکدم تخفیف	نہ یہ خبر ہے کہ کیسا ہوں اب مزاج شریف	پر ہر سخن میں اتنو کوئی بیکسی میں زار و نحیف
۹	نہ قاصد نہ صبا نہ مرغ نامہ بر ہے	کسی نہ بیکسی مانے بر دخبر ہے
تن میں رہی ہے طاقت ناچار یہیں صبر و قرار	نہ پاس ہے کوئی گھر میں بجز در و دیوار	نہ دوستا ہی کوئی نہ یار نی غمخوار
۱۰	نہ قاصد نہ صبا نہ مرغ نامہ بر ہے	کسی نہ بیکسی مانے بر دخبر ہے
بغیر حسرت و افسوس یاس کچھ نہیں آہ	غم فراق سوا اپنے پاس کچھ نہیں آہ	یہی ہے حال تو جینے کی آس کچھ نہیں آہ
۱۱	نہ قاصد نہ صبا نہ مرغ نامہ بر ہے	کسی نہ بیکسی مانے بر دخبر ہے
تمہی اب اپنے کہا ہے ہی چشم تر کیونکر	ہیں اوسکے آگے نظر زندگی ہمیں کیونکر	نمودہ گھر میں تو ویران لگے ہے گھر کیونکر
۱۲	نہ قاصد نہ صبا نہ مرغ نامہ بر ہے	کسی نہ بیکسی مانے بر دخبر ہے
جو ہمنشیں یہ کوئی آن کر گرد دیگاہ	کہی ہے جسکے لیے ہے ترا یہ حال تباہ	غریب تو تباہ وہی اس ہے ہمراہ
۱۳	نہ قاصد نہ صبا نہ مرغ نامہ بر ہے	کسی نہ بیکسی مانے بر دخبر ہے
زراہ لطف نہ یا نظر وہ شک قمر	نہ ہم میں اتنی ہے جرات کہ جائیں اوسکے گھر	اگرچہ آن بنی ہے ہوا اپنی جان ہی پر
۱۴	نہ قاصد نہ صبا نہ مرغ نامہ بر ہے	کسی نہ بیکسی مانے بر دخبر ہے

مسدس سوم

تو پوچھے ہے مجھ سے یہ مرجان	مرضی ہو تو بیٹھوں یہاں کوئی آن	واللہ یہی ہے مجکو ارمان
۲	اگر بر سر چشم من نشینی	نازت بکشم کہ ناز بینے
کہ دل میں نہ مجھسے بدگمانی	دیکھے سے ترے ہے زندگانی	جاگہ تو یہ کیا ہے یار جانی
۳	اگر بر سر چشم من نشینی	نازت بکشم کہ ناز بینے

گھر صدقے کیا میں تیرے قربان	واللہ یہی ہے مجکو ارمان	واللہ زراہ مہربانی

دھچوڑکے مجکو گیرا ہارے	مرجاؤن ترپ کی غم کی مارے	لاکھون مین گھر ابھی تجھہ داری	مجکو تو میسر آ نہ دے پیارے
۴	گر بر سر و چشم من نشینی	نازت بکشم کہ نازنینی	
ترسی تری وصل کی طلب ہی	دل پہلو مین میرے جان بلب ہی	قابل تری بندہ خانہ کب ہی	خواہش پہ بھی تو روز و شب ہے
۵	گر بر سر و چشم من نشینی	نازت بکشم کہ نازنینی	
محبوب ہی کب جہان مین تجھسا	آ یہان مغتنم ہی تیرا	گھر میرا یہ کیا ہی اور مین کیا	تو جبین کہ ہو ترے جلوہ فرما
۶	گر بر سر و چشم من نشینی	نازت بکشم کہ نازنینی	
تہی موت مری تری جدائی	جان آنی سی میری تن مین آئی	تو نی مجھی بات کیا سنائی	ایجان زراہ آشنائی
۷	گر بر سر و چشم من نشینی	نازت بکشم کہ نازنینی	
ہو دی تو یہان حیرات	تو جان مین آئی جان حیرات	ایسا یہ کہان مکان حیات	ہر دم ہی یہی بیان حیرات
	گر بر سر و چشم من نشینی	نازت بکشم کہ نازنینی	

۱ مسدس چہارم

گون یاب یہ گیا پاس سبری نی احوال	جسکی جنی سی ہو آپ مین آنا بھی محال	ہجر ہی مین یہ سنا ہی کہ ہو ے وصال	انپر احوال پہ اب غور جو کرتا ہون خیال
۲	خواب در چشم و نفس در پر دل مخزون بار است	از کہ دورم کہ بخود ساختنم دشوار است	
ہو نہیں سکتی ہی حال اپنی کی بہ تقریر	دم حیرت مین کیا مجکو جرات نی اسیر	کیونکہ نزدیک ہلاکت ہون اب مین دلگیر	خبر اپنی نہین کچھہ مجکو بشکل تصویر
۳	خواب در چشم و نفس در پر دل مخزون بار است	از کہ دورم کہ بخود ساختنم دشوار است	
چین ہی بستر راحت کا گیا سونا ہاے	رہگیا گوشہ تنہائی مین جی کھونا ہاے	دیکھنا چپکی کہی گھر کا بس کہ کونا ہاے	فرد جا نسوز پہ پڑہ پڑہ کہی رونا ہاے
۴	خواب در چشم و نفس در پر دل مخزون بار است	از کہ دورم کہ بخود ساختنم دشوار است	
ترسی دلمین کہ اب سیر تماشا کی ہو	خانہ ہی یار نظر آئی ہی مانند قفس	دست افسوس ملکر یا مون مانند عکس	آپ اپنی سی گبر یا مون یہ التجا کر لب
۵	خواب در چشم و نفس در پر دل مخزون بار است	از کہ دورم کہ بخود ساختنم دشوار است	
دیکھون گلشن کو تو گل بکجا نظر آوے مجھا	جا یون در یا یہ تو آنکھہ مین ہی ہے در یا یار	کنج تنہائی مین خاموش پڑا ہون لاچار	ہی یہ موت کو کوئی مدت کا ہو جیسی بیمار
۶	خواب در چشم و نفس در پر دل مخزون بار است	از کہ دورم کہ بخود ساختنم دشوار است	
یاس سے نہین جیسی ہی غیرت	جانب در کے مژہ تر سی ہی ہر لحظہ نگاہ	کہا کی مرجاؤن مین کچھہ جیسی ہی آہ	مین تو حیران ہون یہ حالت ہوئی میری دار
۷	خواب در چشم و نفس در پر دل مخزون بار است	از کہ دورم کہ بخود ساختنم دشوار است	
لیگیا کون الٰہی یہ مرا صبر و قرار	کسکی در پی پڑا رہتا ہون زار و زار	صدمۂ ہجر سی اب جینا ہوا ہے دشوار	ہی یہ تر یہ کہ دم ہو دی نہ جسم سی یار
۸	خواب در چشم و نفس در پر دل مخزون بار است	از کہ دورم کہ بخود ساختنم دشوار است	

وہ گھٹی دن جو گذرتی تھی خوشی سی خوشی	تیرے ماتھوں پہ ہے ست ناصفہانیات	جاگتی کٹتی ہی جو رات تو کوکب سرِ رات	ہی خونخوار اور خیرانی میں اپنی ہی بات
۹	خواب در چشم و نفس بر لبِ محزوں بار ست	از کہ دورم کہ بخود ساختنم دشوار ست	
ہنسیں کیکیوں تجھی شب ہجر کی غذا	دل ہی جلتا ہی بی آب و نمک بیتابی	بستر غم پہ تڑپتا ہوں بیاباں خوردہ	سو طرح آرام ہی کیا خاک کہ ہو چشم پر آب
۱۰	خواب در چشم و نفس بر لبِ محزوں بار ست	از کہ دورم کہ بخود ساختنم دشوار ست	
تیغ در پیش لگی ہیں جو مرے سر پہ کماں	سخت مشکل نظر آتا ہی مرا جی کا بچاؤ	اور سے آتا کسی صورت نہیں بتلا نی ہاؤ	ہا ری بار دیں کر لو کیا مجھی تم تو بتا دو
۱۱	خواب در چشم و نفس بر لبِ محزوں بار ست	از کہ دورم کہ بخود ساختنم دشوار ست	
آپ اپنی ہی خفا ہو کی ہیں نالوں پہ مرے	دست و خشت سی گئی چاک گریباں ہو کر	آنکھ کہو کی ہو شکل سن بچاں ہو کر	چپ اسی سوچ میں کیا شش و حیراں ہو کر
۱۲	خواب در چشم و نفس بر لبِ محزوں بار ست	از کہ دورم کہ بخود ساختنم دشوار ست	
تا تو وہ سنج تماشا پیش نظر لیلیٰ و نہار	یا ہوا ایسی جدائی کہ ہو ملنا دشوار	دم سحر کتنا ہی سینہ پہ گرانی ہر بار	کنج غم کیونکہ نہ ہو جی مجھی کہ جو ان نام دار
۱۳	خواب در چشم و نفس بر لبِ محزوں بار ست	از کہ دورم کہ بخود ساختنم دشوار ست	
مجکو وہ رکھ کہی آتی ہی حیرت الیوا	کسکی جانی سی گئی طاقت حیرانہ ہوا	ہی گلو گیر و نہ نجیر و دشت ای رای	دیدۂ حلقۂ زنجیر کی صورت اے وای
	خواب در چشم و نفس بر لبِ محزوں بار ست	از کہ دورم کہ بخود ساختنم دشوار ست	

مسدس ترجیع

۱	نہ آپ ہی ہیں جانکی واں ہی قدر تسلی	ہیں ہی تسریتی ہیں اب جانبیں ہے ای رای	عجب طرح کی مصیبت ہی کہ الٰہی تبلای
۲	ملاپ کیونکہ ہو دونوں کی دل نفس میں ہیں	جنہوں کی بس میں ہیں ہم وہ بیراں میں ہیں	
نہ اور سکی گھر میں ہر جانبکا اب ہیں یار	نہ گھر ہمارا ہی آتا ہی اب وہ سر بازار	کسی پر دل ہی ہر دم بحر میں ہیں ساتھ	تو کہ ہو جدائی نی اب ہیں یار
۳	ملاپ کیونکہ ہو دونوں کی دل نفس میں ہیں	جنہوں کی بس میں ہیں ہم وہ بیراں میں ہیں	
پڑا تڑپتا ہوں اب گھر میں نہ تنہا ہائے	قریب مرگ ہی احوال اب ہمارا ہائے	بیان کیا کریں گذر رہی ہی دلپہ کیا کیا ہائے	جو خود کہیں تو جو ری ہی کسی جا ہائے
۴	ملاپ کیونکہ ہو دونوں کی دل نفس میں ہیں	جنہوں کی بس میں ہیں ہم وہ بیراں میں ہیں	
خوشی ہی ہر تو ہم کہاں ہم اور وہ دلدار	عجب طرح کی گذرتا تنہا نا پلیل و نہار	نہ کیونکہ ہو دین بلا زندگی ہی ہم پر بار	کہاں جو جا ہیں یلیں اسطرح کی سوہر بار
۵	ملاپ کیونکہ ہو دونوں کی دل نفس میں ہیں	جنہوں کی بس میں ہیں ہم وہ بیراں میں ہیں	
نہ جانکی ہی و ہر بار تک ہیں طاقت	نہ ہم تک انکی اور گر کسی اوسکو ہی خبر	عجب طرح کی مصیبت ہیں ہو من حیرت	کہ دل ہو ہیں دل آشیں لیکہ ہر ساعت
	ملاپ کیونکہ ہو دونوں کی دل نفس میں ہیں	جنہوں کی بس میں ہیں ہم وہ بیراں میں ہیں	

مسدس ششم

۱	کہاں ہی ہوتر ہو ہاں ہی ہو ہیت و لخواہ	کہ اپنی جینکی کہ مطلق نہیں توقع آہ	پیرون ہو نہ در بدر دکو کو بحال تباہ	زبان فسی نکلی ہو ہر دم یہ آہ کی ہمراہ

۳	زرفتن تو من آلودۂ غربتی نصیب شدم	سفر تو کردی و من در وطن غریب شدم	
نہ بیٹھنے کا کہیں بھی سکتا ہے	ہجوم غم سے نہ وہ دم کا آنا جانا ہے	کلیجہ پتا ہے رستا ہے تلملاتا ہے	اور آہ لب پہ ہے شور غاشقانہ ہے
۳	زرفتن تو من از غربتی نصیب شدم	سفر تو کردی و من در وطن غریب شدم	
غم اکی لمحہ بسالی قرار صبر نہ دی راحت	ہجوم غم سے چلا جی ہے آہ کی سی راہ	نصیب ہے یہ بھی گردش سے ہے تمام تو	اے جیسی کوئی مسافر پہ ہے شکستہ را
۴	زرفتن تو من از غربتی نصیب شدم	سفر تو کردی و من در وطن غریب شدم	
رفیق چھوٹ گئی اور ہمنشین سارے	دل اور میں ہوئی دونوں کا پردگی کہاں سے	شروع ہی ہوئی میں ہم کو کیا فوارے	یہ نوبہ دم ہی مرا کیا کہ میں اسی پیاسے
۵	زرفتن تو من از غربتی نصیب شدم	سفر تو کردی و من در وطن غریب شدم	
کہیں جواب نہیں آتی ہے تو کل نظر	تو در لکھو کل تمہیں دم آرہا ہے تو نہیں	پڑا ہے کا اور کا اور کا اور کا اور کا	کلیجہ تھامے یہ کہتا ہوں یاد وہ دیدۂ تر
۶	زرفتن تو من از غربتی نصیب شدم	سفر تو کردی و من در وطن غریب شدم	
پڑا جو پڑتی ہے سینہ میں یہ دل مہجور	تو جیسے کہیں پہ پہنچنے کا کیا مقصود	قریب مرگ ہوں تجھ بن پہر دو ہوں سے دور	غرض خدا ہی ہے شوق ہی ہے مقصود
۷	زرفتن تو من از غربتی نصیب شدم	سفر تو کردی و من در وطن غریب شدم	
عجب کیا تیر ہے خالی ہے گر ہوا کا نشان	ملا ہے تن سے مرکار روان عمر رواں	مدام سینہ صد چاک میں یہ شور فغاں	کہی تھی کل جرس کی بھی دل نالاں
۸	زرفتن تو من از غربتی نصیب شدم	سفر تو کردی و من در وطن غریب شدم	
فلک کو جب سے کیا ہے عجبی جدا ہے ہر	تو میر جیسے ترا کیونکہ مبتلا ہے ہر	قلق ہے دل کی میں یہ تا کہاں جا ہے ہر	زبان سے نکلا ہے ہر میر ہی صدا ہے ہر
۹	زرفتن تو من از غربتی نصیب شدم	سفر تو کردی و من در وطن غریب شدم	
بر نگ مہر جو تجھ بن مجھ کو قرار نہیں	تو سچ ہو کہیں کہ دردت مدام کہیں	کہو تو دل کہ دو جیسی جا ہے چل رہی تو ہے	غرض کہ خاک جیون تجھ بغیر میں غمگین
۱۰	زرفتن تو من از غربتی نصیب شدم	سفر تو کردی و من در وطن غریب شدم	
ہوئی ہے اب تری جانی ہے یہ دوا ہے	کہ ہا رے دل ہی پیارے یہ درد فرقتا ہے	لگی ہے صبح وطن اسکو شام غربت ہے	بس اب تو ہی ہی در زبان حیات ہے
	زرفتن تو من از غربتی نصیب شدم	سفر تو کردی و من در وطن غریب شدم	
۱	**مسدس مقسم**		
تم جو دو بار مہربان ہو کر نہ فرمائی	تو زیست مجھ پہ ہے بھاری نہیں دکھائی	پہر تا ہوں بر لبوں میں جان ہو کوئی سودائی	کہتا ہوں ہی در دل سے لحظہ میں نہ جدائی
۲	ای ہمدم خوبان در دا غم تنہائی	دل بی تو بجان آمد وقت ست کہ باز آئی	
کہاں تک کہوں تم سے بن دیکھے جو تڑپتا ہے	جو دیکھی مرصورت منہ اپنا وہ پھیر لیتا ہے	غیر از غم و درد کی کب اس کول میں ہے	تنہا ہو میں اور شکر غم کا میر گھیرا ہے
۳	ای ہمدم خوبان در دا غم تنہائی	دل بی تو بجان آمد وقت ست کہ باز آئی	
جا چین ہے جی میں نہ دل بیچین ہے مضطر	تمہارے تو کلیجہ کو ذرا تو نہیں ہے اثر	اور ملے کو ہو جو تو یہ سخت کمر ہے	ہوں درد سر پا ہوں یہ فرد زبان میں

۴	ای بادشہ خوبان دردا ز غم تنہائی	دل بی تو بجان آمد وقت ست کہ باز آئی	
تجھ سے تو نہیں دیکھی ایسی کوئی بیمار سے	سچ ہے کہ بری نے ہو بیمار کی گرفتاری	بھاگے ہے کہ تسخیر غم خوان انکو ہوئی ہے جاری	کاچار یہ چلا کر کہتا ہوں میں ہر بار سے
۵	ای بادشہ خوبان دردا ز غم تنہائی	دل بی تو بجان آمد وقت ست کہ باز آئی	
تجھ سے ہی ترا نہیں ہے گھر میں جو آباد ے	سو صاف نظر اسجا اب آتی ہے بربادے	کیا خاک سبا تجھ بن ہو بلکہ سر ہر شادے	کر چاک گریبانکو کہتا ہوں میں فریاد ے
۶	ای بادشہ خوبان دردا ز غم تنہائے	دل بی تو بجان آمد وقت ست کہ باز آئی	
مردے سے بڑا ہو نہیں احوال یہ ہی میرا	ہو زیست دوبارہ اب کر جا نہ تو ہیرا	انواع ستم فی اباد لکو ہے سر پر گھیرا	کہتا ہے بصد منت تجھ سے یہ گدا تیرا
۷	ای بادشہ خوبان دردا ز غم تنہائے	دل بی تو بجان آمد وقت ست کہ باز آئی	
تو جیو کہ تنہا ہان جیدن نہ سد ارا ہی	بن آئی مجھ دلکی بتیابی نی ارا ہی	کچھ بات تو کر نیکا اب کب بھی بارا ہی	ہو نہ ہو نہیں یہ پیر بتا ہان انکو نہیں اشارا ہے
۸	ای بادشہ خوبان دردا ز غم تنہائی	دل بی تو بجان آمد وقت ست کہ باز آئی	
ناکان رہے دل کب تک پیو ہیں مرجانے	اور درد جدائی کی تڑپا ہیں کرنا ہے	کیا سفت عین جاتا ہے مری ہی ہر	فریاد یہ سن سیر ہی لشکر غم در پے
۹	ای بادشہ خوبان دردا ز غم تنہائی	دل بی تو بجان آمد وقت ست کہ باز آئی	
بھیا ہے تو دان خاطر نکی کیا تخت تغافل ہے	یان جان ہی سو جاتا ہے نیا دل خطر	آنیا ہے ہم مست کر مک انپر خدا سی ڈر	از زاتہ ملطف فی جاتی ہی خبر اگر
۱۰	ای بادشہ خوبان دردا ز غم تنہائی	دل بی تو بجان آمد وقت ست کہ باز آئی	
جیرا نہ تنہا تنہا	ہر ایک مرد ہی کو لیہ خوان بہت	تنہائی ہیں منہ در انپر چکا ہی پڑا تنہا	پڑ تنہا ہی تو یہ پر تنہا کہتا ہے تو یہ کہتا
	ای بادشہ خوبان دردا ز غم تنہائی	دل بی تو بجان آمد وقت ست کہ باز آئی	
ا	**واسوخت**		
یار بے اندوہ جدائی سے تو مرنا بہتر	گذرنا غم جی پہ تو بس جی سے گذرنا بہتر	بحر الفت ہیں قدم کا نہیں دھرنا بہتر	ہر گز نا راہ اب ہیں چاہ سی کرنا بہتر
۲	ستنا وہ سے جہ الفت ہیں غرقی	موجے زن دلیں ہوا کی یہ دریا ہی عمیق	
قیس مرجاوے سی اس بحر ہیں کو تیرا کی	آہ کیہ جا ہیں کہ پر گیتی مثل خاشاک	آفت مثل صدف اس سے کوئی ہو کیا جا	حاصل بطبی ہی ہر کہ جگر ہو در چاک
۳	اس سے جو موج زناں جسکو پڑا دجہ ہرا	نلا بر نجلا دسکا کہیں تہل بر آ	
دیکھو ہر چند ہیں سجھ پا کہ ای خانہ خراب	جان پس تہی موہوم کو تو نقش بر آب	جی لگا کر کسی ہر چہ سی مت ہو شیاب	اب جو دیکھو تو دم انکو نہیں ہے مانند حباب
۴	کوئی دم کا ہے یہ جہان نظر آتا ہی	ایک دریا می انکھو سی بہا جاتا ہی	
جیں سنگ نہ کیا آہ یہ حال طاہر	جیں تا ہی کہ کوشش ہو نہیں اس کی اثر	یکھوں صاف کہ گنگ سن تو ہے ارباب علم شعار	دانستہ اب تا کر ہیں ایکدہ ای تا بہ سر آ
۵	محو نظارہ تو ہے کہ یہ دل تہانہ مرا	سادگی بر گل رخسار کہ ہے تہانہ مرا	
آتش دوزخ گر اپنا تو دکھایا تجکو	جیں ہ گلخانہ تہا تو وہ جتایا تجکو	انپر دخت فی پر یزاد بنایا تجکو	دلکی بیتابی فی کیا کیا نہ سکھایا تجکو

۶	انکھ ورنہ تری ہر ایک شے آئینہ ہی	کل کی ہر بات تجھی بات نہ کرنی ہی	
تجھ بین یہ خوبی گفتار کہان تھی تو یہ	ایسی انکھیلی کی رفتار کہان تھی تو یہ	طبع عالم کی گرفتار کہان تھی تو یہ	مستہ گرمی بازار کہان تھی تو یہ
۷	اپنی ہی چاہنی ہی تو یہ نمودار ہوا	کہ تری حسن کا ہر ایک خریدار ہوا	
آشنا آنکھ نہ غمزی ہی ذرہ بھی واقف	دلبری کی نہ کچھ انداز ہو تو بتا آگاہ	تھا نہ یہ نا نکردہ نہ پیشہ کی نگاہ	مین تو حیران ہون تجھ کو یہ کیسی سوجھی
۸	بی وفا ایسی ہی ہوتی ہی چاہنے والون سے	اپنی خوبی پہ یہ مغرور ہوا تو کیا خوب	
جلسہ یہ بھی ہے کہان یہ سب بن تماشا	آتی محفل ہی بدنین تو یہ کب گل کی بہار	پاس ان سب کا ہوا تھی سی اپنے پیارے	گفتگو غیر سخن تھی تری جتون تھی اودا
۹	اب جو کچھ اور ہوا تو تو ہمین سمجھا غیر	گر یہی بات سمائی ہی تری دلمین تو خیر	
دل نہ ہل پاس مری پیشہ نہ بیٹھا آکر نہ آ	تجھکو بہکایا جنون نی یا تو نہ پاس انکا	مری مٹی سی اوٹھا ہاتھ نہ دنمین پار ہٹا	پر یہ تو دیکھتو کیا اسکا ضرر دیکھی گا
۱۰	ایسے محبوب سی دل اپنا لگا یا تمین نے	کہ جو کچھ تو نی دکھایا ہی دکھاون ہیہی	
چشم پوشی نی تری مجھکو سمجھایا ہی یہی	کہ لگاؤ لگا کسی ایسی ہی محبوب سی جی	چار سو دوم ہو خوبان جہان مین جسکی	نا رہی جا سی جو آزردہ کری دل نہ کہی
۱۱	فدیتی مت ہو ترے آفت ہو تا ہی یہ	چتون نمین یہ شرارت ہو کہ اللہ اللہ	
سر سے لی پاون تلک کوری نیا لیسی جو	حسن خوبی کی مبصر کمین جسکو کہ برا	ہو وہ اک حسن کی تصویر کہ نیچ سر تا پا	جای دل جسپہ کہ نقاش ازل کا بھی کچا
۱۲	جسکہ ہنس بول کی وہ تجھ سی تقابل ہو کم	دلمین کچھ سو چکی تو اپنی کہی کو روکے	
بال بکھری ہوی پر دیکھو جو کہڑا اوسکا	جی کہنی لگی ہو حال پریشان تیرا	اور نظر آی جو اوس ماہ جبین کا ہاتھا	عقل دیوی کہو اگر تو دی سر پہ نہ بیٹھا
۱۳	تیغ ابرو کی جو دیر یافت کری تیرانی	پڑی ایسا ہی تو مارا کہ نہ مانگی پانی	
چشم جادو سے ہر اک مژہ کی ترک آئین نظر	شکل نرگس رہے ہر آنکھ نمین نہ کچھ فرق بصر	کان وہ کان ملاحت ہو کہ تو دیکھی گر	صورت گل نہ سنی کہ نہ سنی ایسی خبر
۱۴	ہو سین بیٹھی کی ایسے ہو کہ گر دیکھے تو	غم خدا جانے لگی کیا تری باتی کو	
بیسر ایسے ہو کہ دیکھی تو یہ ہو حال ترا	لوگ کیا جانی لالا کی سنگھاسن کیا	تس پہ تھی کی کہ بہکر سی ہو یہ آفت پیدا	ہوش مین آی پہ کہ جانے نہ دل کا مرکا
۱۵	اوسکا لباس مین لون وہ بدن سوکھا ترا	تجھکو دکھلا نہین اور یکہ دم لون تیرا	
رنگ رو سونیہ سبھو کا سا کہ دیکھو تو اگر	سب کلون آدمی تیرا جون گل تر پر دہ نظر	ایسی خار ہے ہو تین کہ ای نشتر	جانے دیکھے کہ جنین سا نشتر ہی ہو
۱۶	تیری اوار سا کوی ہے گر آئینہ لایا	ہو کے بیہوش تو ایسا کہ بہر نہ دکھا	
بار بسمل ہون لب سنگ گہر ہو نہ کہان	مطلقا جای سخن ہو نہ تنگی دہان	تسپہ ہنسا ہو اس انداز سے وہ آفت جان	کہ جیک دان آوے دیکھو تو جون بر پو مان
۱۷	غرق بیتابی ہو اوقات ہمیشہ کا مے	یاد جب آئین وہ لب ہو تو ہو جای	
ہو وہ چاہ بنخدان کہ نظر جو آئی	غوطی تو نہ تحر نفکر من بہ لاکہون کہا	گر دلن ایسی ہو کہ خود ناکوی کی اکر جاے	دیکھکر جسکی صفا صبح کا سینہ بیٹھ جاے
۱۸	پیر کرسا تھہ مری اوسکی جو بندہ تو لی	یا بچہ کر کے تو بیٹا ہوا جہا تی کا کی	

شکم اک صید کا تو سا ہو ایسا شفاف	لوح سیمین کو جیسے کرنا لاد و نخشا	خورکرد دیکھو گرا وسکو چشم انصاف	صورت حبشہ خورد دیکھو کیسی ناصاف
۱۹			
وہ کمر جس سے کہ وابستہ ہی تار نفس	گورا گورا جو شکم دیکھو وہ مہتاب سا ہے	پیٹ پکڑی ہوئے دورا پہری بیتاب سا ہے	
	ہون میں تیرے گول ہر ہر نیر ہر ہر ایسا کہ	دیدہ حسرت کو گویا بدی جگہ ہو ہوس	ساق پا ہو یہ بلور یہ کچلی او پونہ جوس
۲۰			
پاؤن وہ پاؤن ہون او سکا کہ جب او نکو پرزاون	بیٹھ کر دست محبت سو دباؤن کیسا	تجکو دکھلا کہ مین جون شمع جلاؤن کیسا	
	کبھو سہلاؤن کف پا کبھو چاہے سو لگاؤن	اور جو چاہے نہ او نہا دون تو عجب لطف لوٹبلو ن	پھر جو وہ لطف او نہا دون تجھے پھر دکھاؤن
۲۱			
اوس سے ہی ہو گرم سخن تجکو جلاؤن عالم	حسرت وصل دکھا دی تجھو دن ایسی کرکے	اپکو کشتر گ کو تو صاف فراموش کر دے	
	ظلم جو تو نے دکھایا ہی دکھاؤن ظالم	اپنا دل شاد کرون تجکو کڑھاؤن غالم	چاہی اب تجھ ایسا ہے بلاؤن غالم
۲۲			
سارن عالم سے ہر دم کرمنہ موڑا ہی	کہ مری یاد مین دن رات تو فریاد کری	ایسی بد اپنی لگاؤن کہ بہت یاد کری	
	رشتہ ربط ہر اک شخص سو تنہا توڑا ہی	جز تری تنہا کسی اور سے کچھ جوڑا ہے	تو نی ناحق کو نکالا جو یہ نکتہ ڑا ہی
۲۳			
جی مین تھا دون نہ سو اتیری کسی اور کا نام	کیا کہون دل نی دہری کو نے او نہا ہی کیسے	ای ترے تفرقہ پرداز و کہا ایسی تیسے	
	تو نہ سمجھا کہ پڑا مجھسے اب اور شخص کو کام	جملہ جو جان جہان جسکا ہین شیدا ہی	بیوفا کی کا اس آغاز کے بدہی انجام
۲۴			
دشمنی سے صحبت کی تو نے جو تھی قول و قرار	ظاہر اب دیکھیو یون صبر دل شیدا سو	چاہو جانی والا نہ کوے پیدا ہو	
	بھولے اپنے عہد شکن تجکو وہ کل دار و مدار	اب مین تیرے جو نظر بھی نہ کرون مر غور تو	تو غم و درد جدا سے ہو نگو نہ زار و نزار
	نہ رکھون پیر نہ رکھون تجھے بستر پر سے	تو ہی مغرور تو ہو ن نام کو جرات ہے ترا	

ترجیع بند

۱			
جنبش کا نہین رہا ہے یارا	جانے دے تری تو جان مارا	پھر آ پھر آ کہ مر چلا مین	جانے دے نجا نجا خطا را
بالله کہ سوائے شربت وصل	کچھ ہو گا نہ درد دل کا چارا	مین جی سی گذر چلا ہون پیارے	کر جذبہ مری طرف نظارہ
اک بار جو تو پھر آئی مجھ تک	تو ہو مری زندگے دوبارہ	مین زرد رون سو زرد کہلی گل	مرجھانون گا ہے یہ آشکارہ
تنہا مین تو قریب وقت رحلت	کیون تو نے مجھے نہ ٹک پکارا	یون مجکو بلا کے خاکمین یا	بن سیری ملی ہے تو سدہارا
۲			
ہر دم کے طپش فراق جان مارے	رفتی و مرا خبر نکردے	بر بیکسیم نظر نکردے	
ہر تیر بی ہیچہ کے بلا آہ	اللہ رے دل کی بی قراری	ہر لحظہ زبان سو آشنائی	فریاد و فغان و آہ و زاری
کیسے چون ہون جو آہ مین تو گویا	تا کم کی ہو جیسے رات بھاری	ہر رات بزنگ شمع بجکو	ہے سوز و گداز و اشکباری
تیری ہے اک جہان ہر شون	دل پر جو لگے ہے نشتر غم	ہے نوک مژہ سنہ خون جاری	
	تنہا مری تو دوستداری	کی مجھسے جو تو نے بی تغافل	ای یار نہ تھی یہ رسم یاری
۳	رفتی و مرا خبر نہ کردی	بر بیکسیم نظر نہ کردی	

جاتا ہون گھر سے تیری گھر کو	رہ دیتا ہون تمام مگر کو	کہتا ہون یہ مین چپکے چپکے	تو چھوڑ گیا مجھے کدھر کو
آتی ہے جو دور دور کے صدا ہے	گھبرا کے مین دیکھتا ہون در کو	جز گریہ نظر پڑی ہے کیا خاک	جب کہو لون ہون اپنی خبر کو
لیتا ہون مین دوڑ کر قدم جب	دیکھون ہون کسی کی نا مہر کو	کیون مجکو نہ ساتھ لیگیا تو	جانا تھا اگر تجھے سفر کو
ہمراہ تری خوشی خوشی ہائے	چلتا مین چلاتا تو جسد بہر کو	اب چاک کرون نہ کیون گریبان	افسوس کہ بیخبر سحر کو
۴	رفتی و مرا خبر نکردی	بر بیکسیم نظر نہ کردی	
عالم وہی وہ ہے روز و شب ہی	اک تو ہی نہین ہے کیا غضب ہے	دوری سے ترے قریب مردن	ایجان ترا یہ جان بلب ہی
یارب نہ کسی کے ہو یہ حالت	احوال مرا جو کچھ کہ اب ہی	پر تن سے جو دم نہین نکلتا	کیا جانکہ اسکا کیا سبب ہے
جلدے اے مرگ پا شکستہ	آجا کہ یہان تری طلب ہے	گر ہے تو اجل کا ہے تصور	دہیان اسکے سوا کچھ اور کب ہے
پہنچتی ہے جو تن مین آتش غم	سب جانتے ہین کہ بجلو تپ ہی	دل لیکی یہ کرنے بی وفائے	یہ بھی کوی دلبری کا ڈھب ہے
۵	رفتی و مرا خبر نکردی	بر بیکسیم نظر نہ کردی	
ہو مین جو تن سے جی چلا جاے	اس جینی سے کاش موت آجاے	جو درد جگر سے ہو وہی ہمین	کب اوس سے کراہ بن بلا جاے
یون چشم سے اشک خون روان ہے	دریا کوی جسطرح بہا جاے	خبش نہ ہو جسکے دست و پا مین	بستر پہ کب اوس سے پہلا جاے
مرنے کے قریب کیون نہ ہو چین	جب پاس سی تجھسا دلربا جاے	جوابات نہ پوچھے اوس سے کیونکر	حال دل خستہ کیا کہا جاے
کیون جان یہ تیرے جی مین آئی	اوس سی بلکر مری بلا جاے	بیٹھا رہون پہر مین کیون نہ شب بھر	خیرت کی نہین یہ کیا بلا جاے
۶	رفتی و مرا خبر نکردی	بر بیکسیم نظر نہ کردی	
سمجھا نہ مری تو چاہ افسوس	افسوس افسوس آہ افسوس	پابند وفا ہون اوسکا جسکو	منظور نہین نباہ افسوس
صورت جو تری دلاتی ہین یاد	دن رات یہ مہر و ماہ افسوس	کرتے گذری ہے مجکو دن رات	لے شام سے تا پگاہ افسوس
ملتا ہون مین اپنے ہاتھ ہر بن	پڑتی ہی جدہر نگاہ افسوس	اپنے نینون دے کی دل لگایا	لیا روگ یہ خواہ نخواہ افسوس
ہین کیا کہون جو کہ حال میرا	فرقت ذکیا تباہ افسوس	چھوڑا ب مجھے کنج بیکسی مین	لے تو نی سنو کی راہ افسوس
۷	رفتی و مرا خبر نکردی	بر بیکسیم نظر نہ کردی	
آوارہ ہوا ہون یہ مین جانا	جیسے کہ پھری کوی دوانہ	پھرتا ہون پڑا خراب بجھ بن	نہ ٹھور کہین ہی نہ ٹھکانا
اب دل کا وہ حال ہی کہ جس سے	بسمل کا تجمل ہو تکلانا	کیا بیٹی بیٹھے لگ گیا دل	قسمت مین جو تھا ستم اوٹھانا
کیا حال کہون کہ ضعف سے ہای	دشوار ہے اب تو لب ہلانا	جانا تھا خفا مجھے تو پیارے	لازم روٹھے کو تھا منانا
گوتے خفگے یہ وقت رخصت	واجب تھا تجھے مرا بلانا	بس بھول گی رسم و راہ الفت	ہوتا ہے کوی ہی یون نباہ
۸	رفتی و مرا خبر نکردی	بر بیکسیم نظر نہ کردی	

بھولے نہ وہ گلعذار مجکو	بھلای کوتے ہزار مجکو	رہتی ہین جو سوی ذلکا باز	کسکا ہے یہ انتظار مجکو
ساون کی دکھا تین تو ذرا چڑھاؤ	ای دیدہ اشک بار مجکو	لگتا ہے نہین ہی دل کسی کل	ہردم جو ہے اضطراب مجکو
چھتا نہین مجھسے دہیان تیرا	کیون چھوڑ گیا تو یار مجکو	جب تو ہے سنیر من ہو تو کیونکر	اوجڑا نہ لگے دیار مجکو
احوال پہ اپنے آتا ہے آہ	رونا بے اختیار مجکو	افسوس کہ کنج بے کسی مین	یون چھوڑ کے بے قرار مجکو
۹	رفتے و مرا خبر نہ کردی	برسیکیم نظر نہ کردے	
گریون ہے رہا غم جدائے	مرجاون گا مفت مین بن آئے	دریا کے گیا جو اروان یا	یان چشم نی سیل خون بہائے
مرتا ہون جو مین سزا ہے میری	کیون کے تجی کسے سی آشنائی	گہرا نے کی او سکے ہے نہ خواہش	در تک نہین جسکے تک رسائی
اب دل کے نگر کو نون غم آہ	توتی ہے دو ہای ہو و ہائے	الفت نی اب ایک شعلہ خو کر	تن مین سری آگ سی لگائے
اخلاص جو تجکو تہا گہٹانا	تو چاہ پہ اتنے کیون بڑہائی	کافر تجھے رحم کچھ نہ آیا	اللہ رے تیری بے وفائے
۱۰	رفتے و مرا خبر نہ کردے	برسیکیم نظر نہ کردی	
آتی ہے جو سیر سے نظر کچھ	روتا ہون مین دلمین سو چکر کچھ	دل صدمۂ غم سے ہو گیا خون	ہے جوش پہ اب یہ چشم تر کچھ
کیا پوچھون بہلاکہ وانسی آکر	کہتا ہے نہین سیا مبر کچھ	دل ایسے جگہہ لگا کہ مجکو	کہ جاتے ہین لوگ آگی ہر کچھ
تبلاون خبر مین کیا جہان کی	اپنے ہے نہین مجھے خبر کچھ	ہون خانہ نشین بن او سکا میں	ویران سا نظر پڑی ہر گہر کچھ
رو دیتے ہین مجکو دیکہکر سب	لیکن نہ ہوا تجھے اثر کچھ	لے اپنی خوشے سہ راہ تو نی	در کار نہ تہا تجھے سفر کچھ
۱۱	رفتے و مرا خبر نکردی	برسیکیم نظر نکردی	
کیون کر نہ زبان پہ آئی فریاد	احوال ہے اپنا جای فریاد	جب داد رسے نہو جہان مین	پہر کس کو کوی سنائے فریاد
بولے ہی جو دل ترا نہ غم	نکلے ہے عجب صدائی فریاد	فریاد نے مری لئے اور	مین خلق ہوا برائے فریاد
خبش مین نہ آئے دل تپان کا	گر حشر مین ہاتھ لائے فریاد	ای شوخ جفا شعار مد حیف	یون تو مجھے دیکے جائے فریاد
	ہو جبکہ یہ گفتگوے جرات	پہر کیا کرون مین سوای فریاد	
	رفتے و مرا خبر نکردی	برسیکیم نظر نہ کردی	
	مثنوی بحر الفت		
دیکہتا ہے بحر مجھ بے	رونق افزاے گلشن خوبی	بعد صد آرزو ی شوق وصال	ہی نوشتن تمام جسکا مجال
سمجھ ہو حرف مطلب دل زار	کہ تر پتی کٹی ہی بسمل زہار	کہا کی کچھ مرے لبون پہ جی مین ہر	خبر یت ہی تو لیس اسی مین ہر
گر مرتے مین پہ ہین ہو یار	من سی تیری سلامتی درکار	اور یہ جسپہ فلک نی کام کیا	کہ جدائی کا دل پہ داغ دیا
ہی مجھی لطف زندگی گیا خاک	تنکل گئی سی مرا گریبان چاک	خم غم سی ہون بادہ نوش سدا	صورت غنچہ ہون خموش سدا

جی ہی پر بجلی سے آن بنے
تسلسل اشک دیدۂ گریان
دیکھوں ہوں گر کو جب چمن میں یار
غنچۂ گل کو دیکھتا ہوں میں جب
سوی نرگس جو آنکھ جاتی ہے
گل حنا پہ جب کروں ہوں نگاہ
دیکھوں ہوں جب کہ میں گل اودنگ
گھر کو دیکھوں جو خانہ ویران
یہی کہہ کہہ کے تسلی تا ہے
روز و شب مجھپہ ہی فلق تجھ بن
تنہا ہوں ہوں مدام کلیجے کو
کبھی گھبرا کے در تلک جانا
کبھی ٹھہرانی دل میں یہ تدبیر
غم کا کہنا کسی سے کیا کیجے
رسمیں عجب ہوئی ہو سو ہو ہم پہ
ہی یہ عاشق کی عشق کی خامی

دلمیں داشتہ نہیں چمن میں درے
کہ جلدی ہیں مثل آب سوداں
یاد آتے ہیں وہ گل رخسار
یاد آتے ہیں پیارے پیارے لب
چشم کیفی وہ یاد آتی ہے
چینیٔ رنگ یاد آئے ہے
یا لاوں نقد قوں کا آئی ہی رنگ
نظر آتا ہے خانہ ویران
خار کیا ہے کہ قید خانا ہے
اجی تم ملوگے کون سے دن
کہاں جاتا ہے غم کلیجے کو
کبھی بھر ٹھنڈی سانس بھرا آنا
کر کے ترک لباس ہو جے فقیر
کہا کے کچھ چیز چپکے مر رہیے
بیٹھیے انتوار سکا گھر کے در
جسمیں ہو معشوق کو ہو بدنامی

تمکو جب دل میں یاد کرتا ہوں
جب جدا تجسا یار جاتی ہو
بیقراری سے جان دیتا ہوں
کہنچوں ہوں دل سے آہ یوں یکبار
دل یہ ہوتا ہی مضطر و بیتاب
بس وہیں دلمیں درد ہوتا ہی
ہاتھ مل کے تسلاتا ہوں
دیکھہ رہتی ہیں لوگ سب مجکو
درد دل ہی نہ ایک دم سونا
ہی فزوں ہر دم آہ و زاری دل
دم بھر کی ہی کروں ہوں جی جوں ضبط
کبھی وحشت سی کچھ پیر ہی بکنا
کبھی نالوں سے غم پہ سر دھنا
کبھی خاموش درد و غم سہنا
پھر جو وحشت سو آپ میں آنا
کبھو ہر دے بکتا ہوں بکل

جوں میا ٹھنڈی سانس بھرتا ہوں
کس روش اپنی زندگانی ہو
منہ کو میں پیٹ پیٹ لیتا ہوں
ٹکڑے ہوتا ہی غنچہ ساں دل ہمار
خفقانی کو جوں پلائیں شراب
رنگ چہرہ کا زرد ہوتا ہے
اس خرابی سے گھر کو جاتا ہوں
بیقراری سے روز و شب مجکو
یہی پڑھ پڑھ کے شعر سر دھنا
مارے ڈالے ہی بیقراری دل
یاد آتی ہیں جب وہ پچھلے ربط
کبھی درد و زخم کو کھرچے نکلتا
کبھی یہ دل میں مشورہ کرتا
کبھی جوش جنوں سے یہ کہنا
اپنے کو آپ ہی یہ سمجھانا
کبھی پڑھنی یہ عاشقانہ غزل

غزل

وہ وہی جسے وہ یار جانی ہے
دل ہی مصروف نالہ و افغان
اشک حسرت سو قفس میں ہے
جان بلب ہوا ہوں ای یار
کہیں عاشق ہی یہ جو خشک لب
ہائے افسوس اسنے دنیا کا
غرض احوال اب ہی نوع دگر
زب تمکنا کہیں نہیں میرا

صفت جانی سحر فسانی ہے
چشم سرگرم خون فشانی ہے
نہ تو دانہ ہی اور نہ پانی ہے
کس کی یہ مجھپہ مہربانی ہے
رنگ چہرہ کا زعفرانی ہے
ابھی دیکھا ہے کیا جوانی ہے
آنچی اتو غم سے جان ہی پہ ہے
جی ہی لگتا نہیں کہیں میرا

بستر خار ہے ہمیں سکتا
درد ہی اپنی دل میں ساری رات
تجکو میں چھوڑ کر کسی چاہوں
جان بلب مجکو دیکھکر ای وای
ہی یہ ظاہر اب اسکے نقشے سے
یہی غم ہی تو دیکھیو جرأت
مخلصی مجکو غم سے دو پیارے
اب ہی لگتا ہجوم غم گہرے

ناتوانی سے نا توانی ہے
اور غم عشق کی کہانی ہے
کون تیرا جہان میں ثانی ہے
ابتو سیکے یہی زبانی ہے
بیطرح کچھ غم نہانی ہے
جان لبس کوئی دم میں جانی ہی
کہ خبر لینی ہی تو لو پیارے
ہائے کیا دن تھے وہ کہ تم میرے

سنی شاعران عاشق و غائب — حال کر میرے ای مری صاحب — مہربانی بہت سی آپ بھی کی — ورنہ میری تو گفتگو تھی یہی

لیکہ ہو تر سم از جدائیہا — مے گریزم ز آشنائیہا — ایسی حرفت بھی کوئی کرتا ہے — یہ تو سمجھو کہ کوئی مرتا ہے

جا بجا پڑھتے ہی مرا مکتوب — تم چلے آؤ یاں بہر اسلوب — اپنے رشکے تئیں نہ جانو — تھوڑے لکھے کو تم بہت جانو

واں نہیں کچھ تمہیں خیال مرا — یاں تصور میں ہے جمال مرا — آنکھوں کے آگے بندہ اک تصویر — باتیں کرتا ہوں میں بلا تاخیر

کبھی کہتا ہوں جان مرتا ہوں — کبھی قدموں پہ سر کو دھرتا ہوں — کبھی کہتا ہوں حال رو رو کے — کبھی ہنستا نثار ہو ہو کے

کبھی کہتا تیا تو تو پیارے — اتنے روز و کہاں تھے تم پیارے — کبھی تلووں پہ آنکھوں کو ملنا — کبھی بے اختیار پڑ چلنا

کبھی آنکھوں میں اشک بھر لانا — دست بستہ ہو جرم بخشانا — کبھی کہنا کہو برائے خدا — اب نہ ہوگا کبھی میں تجھ سے جدا

کبھی آگے گو پڑ کے کہنا آؤ — پچھلے دوش خجلت پر آ جاؤ — کبھی کہنا یہ لیکے ہاتھ میں ہاتھ — ہائے کیا تجھنے کی ہمارے ساتھ

دیکھنا پھر تو ہاتھ خالی ہے — وہ ہی گھر وہ ہی رات کالی ہے — یوں تصور میں تجھکو سو سو بار — دن ہی جو ہجر کا قیامت ہے

درد و دوری سے چشم ہے پر نم — رگ جاں پر لگی ہے نشتر غم — دل گرفتار تازہ آفت ہے — نہ ہے غمخوار نہ رفیق کوئی ہے

نہیں ہمدرد حرف غم زبان پر — یوں ہو بیکس یہ کنج تنہائی — جیسے قیدی کوئی ہو سودائی

نہ مجھے شکل تو دکھاتا ہے — تلملاتے کٹے ہے ساری رات — نہ تو تو اسطرف کرے ہے گزار — نہ ترے در تلک مجھے ہے بار

نہ ترا کچھ پیام آتا ہے — نہ لکھے ہے کوئی زبانی کچھ — نہ تری آئی ہے نشانی کچھ

کہ بہلا دل سے دل کو بہلاؤں — ہائے اس عنبر سرشت میں مر جاؤں — نکل دم تو عذاب سے چھوٹوں

کبھی میں مارا مارا رہتا ہوں — کبھی پیک صبا سے کہتا ہوں — اپنی جانی کو تجھ تلک کوٹوں

بے گنہ تم جو ذبح کرتے ہو — کچھ خدا سے بھی اپنے ڈرتے ہو — جان بلب ہیں نہ آنی سوئی مرد — دیکھو یہ پیام جرأت کا — کیا غضنفر کی بیٹی نہیں فرد

اب اگر دیکھنے نہ آؤ گے — کیا قیامت کو منہ دکھاؤ گے

اے باغ و بہار دلکشائی — دی نقش و نگار خود نمائی — رنگ گل گلشن تراکت — رہو مری جان تم سلامت

سن لیجو سلام عاشقانہ — پہونچے یہ پیام عاشقانہ — کچھ حال نہیں رہا ہے ہم میں — احوال یہ ہے تمہارے غم میں

لیکن ز جناب ذات باری — درکار ہے خیریت تمہاری — اور جب سے غم فراق ہے آہ — کیا ملنے کا اشتیاق ہے آہ

اللہ رے جدائی اس غضب کی — خاموش پڑے ہیں جان لب سے — لاویں فریاد کیا زبان پر — رحم آئے ہے ہمکو آسمان پر

گر آہ زبان سے اک نکلجائے — بجلی ابھی چرخ پر دہلجائے — ہو دود نہاں جو آشکارا — تو چرخ میں آئے ہر ستارا

کیونکر یوں نالہ جو بیکلی سے — فریادی ہو رعد ہر کسی سے — رو کر ابھی ابر کو رولاؤں — گر چشم سے آستیں بھاؤں

گر دیدہ مرد بستگی ہے — یاں کسکو خبر بستگی ہے — بے حال نہوگا کوئی ہمسا — ہیں منتشر اب حواس ہمسا

تفسیر ہے حالت ہمچی کے — کیا خاک خبر ہو ہمچی کے — بستی گویا ہے اک بیاباں — بیفصل بہار ہیں تر و جان

تو باغ دہر مین جب تھا بہار جب تھا بس — کس گل کی خوشبوئی ہر جمن مین نہ تھی بس — یون دل کی صدا سے بے تامل — جون غنچے صبا سے غنچۂ گل
جاتی ہی جو عقل بھولی بھولی — سر سے ہی آنکھون کی بھولی بھولی — کیا کیا دل زار رنگ لایا — کر واسا کوئی جو یاد آیا
اوٹھتا ہی جو دل مین درد پیہم — گہ رنگ سیہ ہی گاہ ہی زرد — گہ شعر و سخن کی گفتگو تھے — گہ جوش و خروش و ہاو ہو تھی
گاہی تھی جگت گے لطیفہ — گہ ذکر بتان کا تھا وظیفہ — آراستہ گاہ بزم عشرت — کہنا کبھی چپکے کچھ بہ نسبت
دیتی کبھی بات اوٹھا دعائین — لیتی کبھی زلف کی بلائین — گہ بستر بے خودی پہ سونا — گہ آند صبح دیکھ رونا
کرتی کبھی سیر گل چمن مین — گہ رمز و کنایہ ہر سخن مین — گہ ناز و کرشمے کی ادائین — گہ سنتے ستار کی صدائین
گہ ساز ملا سکیو گانا — سننا کبھی ہمکو کچھ فسانا — اب کہتے ہین آپ پیتے ہم آہ — اور سنتے ہین شاہ وحدت اللہ
کیا کہیے کہ کیسی آفت آئی — کرتی ہی ہلاک اب جدائی — مہمان ہی کوئی دم کا یان ہم — آرام تو صاف کر گیا رم
آنا ہی تو جلد آن پہونچو — پہونچے ہے لبون پہ جان پہونچو — حالت مری ضعف نے یہ کی ہے — صورت ہی کچھ اور ہو گئی ہے
رنج ضعف سے حال کیا کہون مین — کہنا ہی محال کیا کہون مین — ہمدم مت جھوٹھ جانیو تو — فرق اسمین نہین ہی اک سر مو
موے شدہ ام زنا توانے — سوبر تن من کند گرانی — بہڑکی ہی جو دلمین آتش شوق — کیا کیا ملنی کا آئی ہی ذوق
از بسکہ ہون اضطراب مین غرق — ہی نالہ گرم صورت برق — آتشکدہ آئی ہے نظر گہر — دیکھون ہون ہین چار سو یہ کمکر
کای شمع یگانہ ام کجائے — آتش زن خانہ ام کجائی — کینچون ہون مین نارہا ہی جانکاہ — دوری ہی قریب مرگ ہمدن آہ
دیکھی جب کمیت لہلہے کی — ہمتو بس کمیت ہمارے — جب شور سہی مور کو دے بولا — اک فتر داغ دلنے کھولا
کوئل کی صدا سے نکلے یہ بو — یعنے وہ سبا ری اور جی تو — اکدم نہین دل کی سے کل آہ — ہر دم ہی زبان پہ یہ غزل آہ

غزل

گل دیکھے جو یار بن چمن مین — بس آگ بھڑک اوٹھی بدن مین — جون سایہ تنک ہم اوٹھین خاک — طاقت ہی نہین رہی ہی تن مین
پیارے جو سدھارے تم سفر کو — ہی ہمکو مسافری وطن مین — اس سوز جگر ہی شمع سان آہ — شعلہ ہی زبان کی جا دہن مین
اوٹھہ جاتی ہین سب سے بن اسی سے — جا بیٹھون ہون جہان سن جمن مین — اب کیا کہین اپنی بیکسی ہم — ہمدرد نہین ہی کوئی جز غم
کیا کیجیے دوس کسکو دیکھے — لازم ہی یہی کہ صبر کیجے — جز مرگ نہین کچھ اپنا چارا — سو صبر تو کر گیا کنارا
اور موت پہ اختیار کب ہے — جیتا رہنا ہی یہ غضب ہے — صحبت ہی فلک نے کی وہ برہم — چرچے کیا کیا تھے ورنہ باہم
رہتا ہی جو ہجر کا غم اے یار — ہون اپنی مین زندگی سے بیزار — گریون ہی رہا غم جدائی — یہ بات مین تجکو کہ سنائی
ہرگز نہ کسی سے کچھ کہونگا — چپکے کچھ کہا کے مر رہونگا — کردم خبرے دگر تو دانی — میرم بغمت ز زندگانی
تو جس سے جدا ہو یار جانے — کیا خاک ہی اوسکی زندگانی — یہ جان ترا ہی دیہان سر آن — باقی ہی ہم مین کچھ نہین جان
رخصت تو دہ پیاری پیارے — ہین پیش نظر سدا ہمارے — کیا حالت دل کہون کہ سہیا ہے — گذری ہی خیال مین جو وہ گات

یاد آئی ہے مجکو جب وہ قیامت
ہوتا ہوں میں مضطرب نہایت
تیری ہی ہر قسم ہے مجکو اے جان
آنکھوں سے جدا نہیں تو اک آن

از زور رفتہ ہو رہا ہوں
پر تو ہی جہان وہیں گیا ہوں
گو جی میں رہا نہ کچھ بھی باقی
تو ہی تو ہوں میں اشتیاقی

تیرا ہی سامنا ہے اے آہ
فرق اسمیں نہ سمجھیو تو ہ اللہ
گر ہوش ز من شود من از ہوش
یاد تو نمی شود فراموش

از بسکہ خیال ہے تمہارا
کہتا ہے یہ حیرات اے بیچارا
جب تک کہ یہ ہجر کی ہوں دن گم
آہا کرو خواب میں مرا

تمکو یہ سلام ہو پہنچے میرا
اور سب کو سلام ہو پہنچے میرا

مثنوی سراپائے معشوق

سراپا کا لکھنوں اوصاف میں کیا
بہر کا حسن کا ہو وہ سراپا
یہ گھونگھرالی میں موی سر پر

وہ شام حسن رخ صبح دل افروز
عجب ہے کہ کہیں کچھ اثر
جو شب ہا نکو تاں کی گھون ہے

گھون گر نگہت زلف پریشان
غزالاں مشک سوے عنبر افشان
غرض ناف اون کی ہے مشک ناب

جبراون بالون کو خوباں دیکھ پاتے
تو دیکھ کر کہ ہر تار
وہ ہر یک کہ

کہون کیا اوسمیں کس کے جی کا ہے
دل عاشق کو کر خرچہ کی
کسی کا

سویدا اوسمیں چمکتا گر نظر آوے
تو کالا دیکھ کر یہ
کسی کا

قیامت زلف کی ہے کہ بلا
یا ماتم ہے کہ کالی
کسی کا

تصور اوس جبین کا ہو تو ناگاہ
ہلال عید
کسی کا

نہ پوچھ اوس چشم کی کہ وہ تا بان
ہے اوس
کسی کا

یا اوس نسبت سے حسن اوسکا کہیے
ہے
کسی کا

غرض کیا کہہ کے بتلاؤن اوسے آہ
نہیں
کسی کا

سیہی مژگان پر خمدار کی
تو
کسی کا

جو اوس نے کر کے شمشیر کا لیکے تا می
کیا
کسی کا

ہزاروں اوسکی ہے جان بلب یہ
غرض
کسی کا

غرض جس چشم کو اوسنے ہے کام
تو
کسی کا

کہون غمزہ کی کچھ توصیف والا
ہے
کسی کا

کہو ہے دیکھ اوسکو چشم اوسکی
کہ
کسی کا

لطف کی ہے یہ اوسکی تہہ سے باہر
کہ
کسی کا

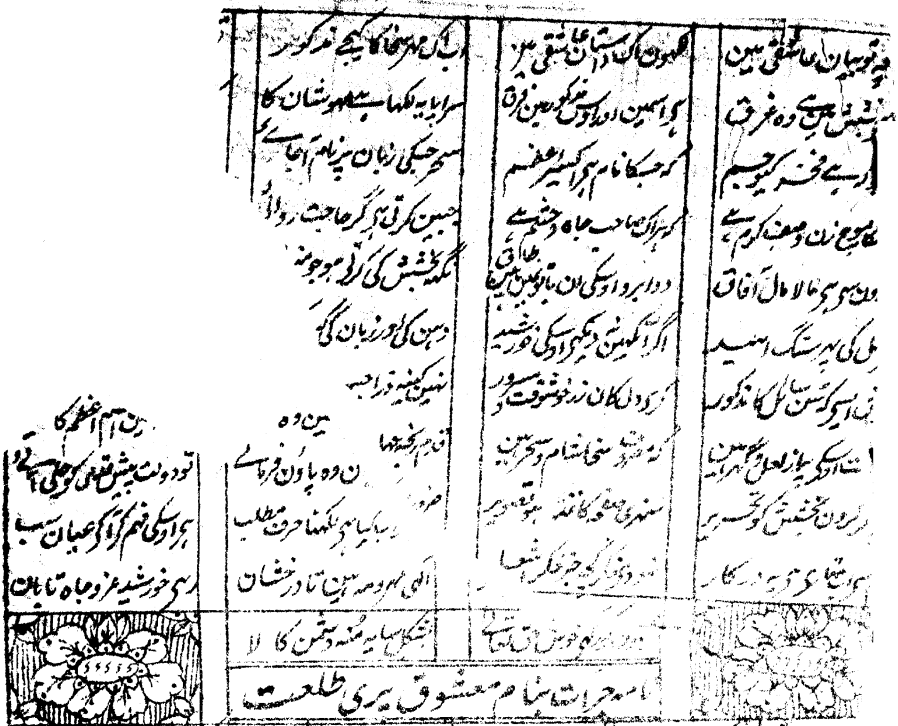

در بیان نام معشوق پری طلعت

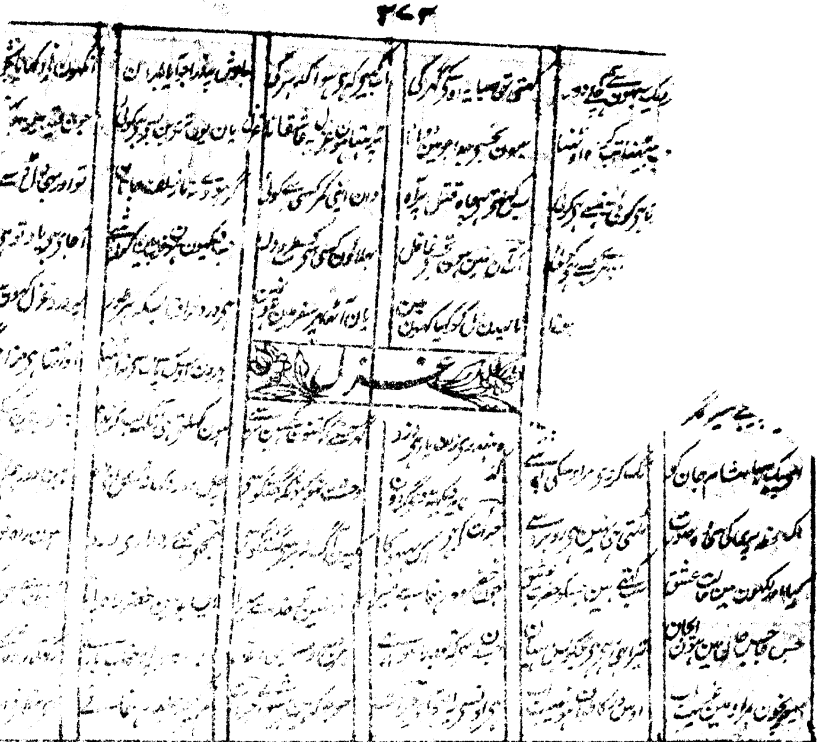

غزل

هوالغنی

التماس

خدمت ارباب حیثیتان گذارین

نظر بر فصاحت اعنے کلیات شیخ تلندر بخش

جرات کا اصل نسخہ و چند نقول اوسی زمانے کے

بکمال تلاش ہم پہونچا کے بڑی کدوکوشش سے راقم نے

ترتیب دیا ہے اور مطبع کارنامہ مین زیور طبع سے آراستہ

کر کے ہر صاحب ذوق کی نذر کیا ہے امید کہ کوی عیب

اسکے پہلے اپنے کا خیال فرمائین عوض فائدے

از انصاف ان تحریر مین جسقدر نسخے مطلوب

ہون مطبع کارنامہ سے طلب فرمائین

ملتمسہ

محمد یعقوب عفی عنہ

سنہ ۱۸۰۳